قال اللہ تعالےٰ

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

بشریٰ للمومنین طوبیٰ للطالبین کہ کتاب ہدایت انتساب مقبول ہر شیخ و شاب ۔

مجموعہ مقالات زکیات محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی مسمّٰی بہ

فیض سبحانی

ترجمہ اُردو

فتح الربانی

بتصحیح و تنقیح ماالاکلام بحسن نظام محمد عبد الاحد عفا اللہ عنہ الصمد

ماہ شعبان المعظم ۱۳۲۱ سنہ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مطابق سنہ ۱۹۰۳ء

در مطبع مجتبائی دہلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی مجلس

سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر (جیلانی) رضی اللہ عنہ نے تیسری شوال ۵۴۵ھ میں اتوار کی صبح کو رباط میں فرمایا

نزول حکم الٰہی کے وقت اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا۔ دین کی موت ہے توحید کی موت ہے۔ توکل۔ اخلاص اور دل کی موت ہے۔ مومن چون و چرا کو نہین جانتا ہرگز نہین جانتا۔ بلکہ لفظ بلیٰ کہکر خدا کے احکام کو مان لیتا ہے آدمیون کے نفس مخالف اور جھگڑالو واقع ہوئے ہین۔ جو شخص اسکی اصلاح کا ارادہ کرے اُسے چاہیے کہ مجاہدہ کرتا رہے۔ اُسکے شر سے محفوظ رہیگا کیونکہ نفس سر بسر شر ہے۔ مجاہدہ کے باعث مطمئنہ بنکر خیر مجسم بنجاتا ہے اور بیجا آوری طاعات و ترک معاصی کی بابت موافقت کرنے لگتا ہے۔ اسوقت اُسے حکم ہوتا ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ الآیہ (اے نفس مطمئنہ اپنے خدا کی طرف چلا آ۔ تو اُس سے رضامند ہے اور وہ تجھسے) اسکی خواہشین صحیح ہوجاتی ہین۔ شر زائل ہوجاتا ہے۔ مخلوقات سے کچھ علاقہ نہین رہتا اور اُسکے باپ ابراہیمؑ سے اُسے صحیح نسبت حاصل ہوجاتی ہے۔ کیونکہ وہ نفس سے الگ ہوکر بلا خواہش چلتے پھرتے تھے اور دل مطمئن تھا انواع مخلوقات نے حاضر ہوکر انکی امداد کے لیے اپنی خدمتین پیش کین مگر آپنے یہی کہا کہ مین تمہاری مدد نہین چاہتا میرے حال سے متعلق خدا کا علم مجھے سوال کرنے سے بے پروا کر رہا ہے۔ چونکہ آپ کا تسلیم و توکل صحیح تھا اسلیے آگ کو حکم ہوا کہ سلامتی کے ساتھ ابراہیمؑ کے لیے ٹھنڈی ہوجا۔ صابر کے لیے دنیا مین خدا کی بیحساب عنایت اور آخرت مین بیحساب نعمت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یوفی الصابرون الآیہ (صابرون کو بیحساب اجر ملے گا) خدا کے لیے جو لوگ تکلیف اُٹھاتے ہین وہ اُس پر مخفی نہین۔ گھڑی بھر اُسکے لیے صبر کرو کیونکہ تم نے برسون اُسکے لطف و انعام دیکھے ہین۔ شجاعت گھڑی بھر کا صبر ہے اور خدا امداد اور فتح سے صابرین کے ساتھ ہے اسکے لیے صبر کرو۔ بیدار رہو غفلت نہ کرو۔ اپنی بیداری کو مابعد الموت کے لیے نچھوڑ۔ کیونکہ اُسوقت کی بیداری مفید نہوگی۔ اسکی ملاقات سے پہلے بیدار ہوجاؤ۔ اور بلا حکم خود بیدار کیے جانے سے پہلے جاگ

واصل ہوجاتا ہے۔ جسکی عبادت ہر وقت خدا ہی کے لیے ہوتی ہے۔ اس سے اللہ تعالی کا یہ قول وَمَا اُمِرُوْا
اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ الآیہ (ان کو اسی بات کا حکم ہوا ہے کہ اپنے دین کو خالص رکھکر صرف خدا کی عبادت کرین
اور جھوٹے دین سے الگ رہین) پیدایش کے متعلق شرک کو چھوڑ دے اور خدا کو ایک جانے۔ وہ تمام اشیا
کا خالق ہے اور سب چیزین اسی کے قبضہ مین ہین۔ اے غیر اللہ سے اشیا کے طالب تو عقلمند نہین ہے
کیا کوئی چیز ایسی ہے جو خدا کے خزانون مین نہ ہو۔ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ
(ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہین) اے لڑکے صبر کا تکیہ لگا کر موافقت کا قلادہ ڈالکر کشایش کے
انتظار مین حاضر ہوکر تقدیر کے پورا ہونے تک سوچا جب تو ایسا ہوجائے گا تو اسکے فضل و احسانات کا تجھ
مقصد جینہ برسے گا تو اسکی طلب و تمنا اچھی طرح کر ہی نہین سکتا اے قوم تقدیر سے موافقت کرو
اور عبد القادر کی (جو موافقت تقدیر کی بابت کوشش کرتا ہے) نصیحت قبول کرلو۔ مجھکو تقدیر کی موافقت نے
قادر تک پہنچا دیا ہے۔ اے قوم آؤ ہم خدا کے سامنے ذلیل ہوجائین اسکی تقدیر و فعل کے آگے پست
رہین اپنا ظاہری و باطنی سر جھکائین۔ تقدیر سے موافقت رکھین اور اسکی رکاب مین چلین کیونکہ وہ
بادشاہ کا ایلچی ہے اور ہم بھیجنے والے کے سبب اس کا اکرام کرتے ہین۔ جب ہم ایسا کرین گے تو وہ ہمین اپنے
ساتھ رکھکر قادر تک پہنچا دیگی۔ وہان صرف خدا ہی کی واقعی سلطنت ہے۔ تیرے لیے اسکے دریائے
علم سے پینا فضل کے دسترخوان سے کھانا۔ اسکی محبت سے انس حاصل کرنا اسکی رحمت مین چھپ جانا
مبارک ہو۔ یہ مرتبہ ہر دس لاکھ مین سے ایک اور تمام کنبون قبیلون مین سے کسی کسی کو نصیب ہوجاتا ہے
اے لڑکے تقوے کیا کر۔ حدود شرع نفس ہوا شیطان۔ اور برے دوستون کی مخالفت کو لازم کرلے
مومن ان چیزون سے جہاد کرنے مین خود سر نہین آتا۔ تلوار کو میان۔ گھوڑے کی پیٹھ کو ننگا نہین
کرتا بلکہ اپنی کاٹھی کی لکڑی پر سو رہتا ہے۔ اس قوم کی نیند غلبے اور کھانا فاقہ۔ اور کلام از روے
ضرورت۔ گنگ رہنا ان کا شیوہ ہے۔ حالانکہ خدا نے ان کو نطق پر قادر کر رکھا ہے۔ خدا کا فعل انکو
گویا کرتا اور دنیا مین انکی گویائی کو اسطرح حرکت دیتا ہے جسطرح قیامت مین تمام اعضا کو حرکت دیگا
جو خدا ہر چیز کو نطق عنایت فرماتا ہے وہی ان کو گویائی دیتا ہے وہ ان کو اسطرح گویا کرتا ہے جسطرح
جمادات کو۔ انکے لیے گویائی کے اسباب مہیا کردیتا ہے اسلیے بولنے لگتے ہین۔ جب ان سے کوئی کام
لینا چاہتا ہے تو اسکے لیے انھین تیار کردیتا ہے۔ خدا نے یہ چاہا کہ اتمام حجت کے لئے مخلوق کو جہنم کا خوف
اور جنت کی خوشخبری پہنچائے اس لیے انبیا و مرسلین کو گویا کردیا اور انکی وفات کے بعد علما و صالحین کو انکا
نائب بنایا۔ اور انھین از روے نیابت اصلاح مخلوق کی متعلق گویائی عنایت فرمائی پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین علما انبیاء کے وارث ہین۔ اے قوم نعمتون پر خدا کا شکر کرو۔ اور اسی کا عطیہ سمجھو کیونکہ
وہ خود فرماتا ہے وَمَا بِکُمْ مِّنْ نِّعْمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ تمہارے پاس ہر نعمت خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اے خدا کی

آمحفو - ورنہ اسوقت بے فائدہ ندامت ہوگی - اپنے دلون کو سنوارو - یہ سنور گیا تو تمہارے تمام حالات درست ہوجاینگے - اسلیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کے جسم مین ایک لوتھڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن درست ہوجاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہوجاتا ہے اُسکا نام دل ہے - دل کی اصلاح تقوی توکل توحید اور اعمال مین اخلاص سے حاصل ہوتی ہے - اور ان اوصاف کے نہونے سے اسکی خرابی متصور ہے قفس جسم مین دل ایک طائر ہے یا ایسا ہے جیسا ڈبہ مین موتی - یا خزانے مین مال - پس تو طائر یا موتی یا مال کا اعتبار ہے قفس یا ڈبہ یا خزانہ کا اعتبار نہین - الٰہی ہمارے اعضا کو اپنی طاعات اور دلونکو اپنی معرفت مین مشغول رکھ - اور ہمین عمر بھر کے لیے راتدن اپنے مراقبہ مین لگا - اے قوم جس طرح اور نیک بندے خدا کے لیے ہوگئے تھے تم بھی اُسی کے لیے ہوجاؤ - خدا جس طرح اُن کا حامی و مددگار تھا اسیطرح تمہارا ہوجائیگا - اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا تمہارا ہوجائے تو اُسکی طاعت اسکے ساتھ صبر اور اُسکے افعال پر خواہ تم سے متعلق ہون یا تمہارے غیر سے رضامندی ظاہر کرنے مین مشغول رہو - اگلی قوم نے دنیا مین زہد اختیار کیا - اور پرہیزگاری و ورع کے ہاتھ سے دنیوی حصہ لیا - پھر آخرت چاہی - اور اُسکے لیے عمل کیے - اپنے نفس کا کہا نہ مانا - خدا کی اطاعت کی - اپنے آپ کو نصیحت دیکر دوسرون کو نصیحت کی اے لڑکے پہلے اپنے نفس کو نصیحت دے پھر اور کو سمجھا - تجھپر خصوصیت کے ساتھ اپنے نفس کا بچاؤ لازم ہے - اپنے آپ کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف کو نہ بڑھ - کیونکہ تیرے پاس ابھی ایسی شے (نفس امّارہ) باقی ہے کہ تو خود اُسکی اصلاح کا محتاج ہے - تجھپر افسوس کیا تجھے معلوم ہے کہ تو غیر کو کیونکر نجات دلاسکیگا تو خود اندھا ہے پھر غیر کو کیونکر رستہ پر لیچلے گا - بینا آدمی لوگون کا رہبر ہوا کرتا ہے - لوگون کو دریا مین ڈوبنے سے وہی بچا سکتا ہے جو خود اچھا تیراک ہو - آدمیون کو خدا کی طرف وہی پھیر لاتا ہے جو اُسے پہچانتا ہو - نادان آدمی کیونکر رہبری کر سکتا ہے - جب تک تو خدا کو نہ پہچانے اُس سے محبت نہ رکھے خالص اُسکے لیے عمل نکرے اور اُسکے سوا کسی اور سے نہ ڈرے تصرفات الٰہی مین کلام نہین کر سکتا - یہ باتین دل سے ہوتی ہین - زبانی بک بک سے نہین ہوتین - خلوت مین ہوتی ہین جلوت مین نہین ہوتین اگر توحید گھر کے دروازہ پر ہے اور شرک گھر کے اندر تو یہ بعینہ نفاق ہے - تجھپر افسوس کہ تیری زبان پرہیزگار ہے اور دل گنہگار - زبان شکرگذار ہے اور دل معترض - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم میری طرف سے تجھپر خیر اُترتی ہے اور تیری طرف سے شر چڑھتا ہے - تجھپر افسوس کہ بندہ الٰہی ہونے کا مدعی ہو اور ماسوا کی اطاعت کرے - اگر تو فی الواقع ہوتا تو اُسی کے رستہ مین دشمنی رکھتا اور اُسی کے رستہ مین دوستی - یقین رکھنے والا مومن - اپنے نفس و شیطان اور خواہشون کا مطیع نہین ہوا کرتا - وہ شیطان کو پہچانتا ہی نہین کہ اُسکی اطاعت کرے - دنیا کی پروا ہی نہین کرتا کہ اُسکے لیے ذلیل ہوتا پھرے بلکہ اُسکی اہانت کرتا اور آخرت کا طالب رہتا ہے اور جب آخرت حاصل ہوجاتی ہے تو اُسے چھوڑ کر خدا کے

نعمتوں میں تصرف کرنے والو۔ شکر کہاں گیا۔ اے اُسکی نعمتوں کو غیر کیطرف سے خیال کرنے والو تم کبھی اُسکی نعمتوں کو غیر کا عطیہ سمجھتے ہو اور کبھی اُنھیں قلیل جانتے اور جو تمہارے پاس نہیں ہے اُسکے منتظر رہتے ہو۔ اور کبھی نعمتوں سے معصیت پر مدد لیتے ہو۔ اے لڑکے تو اپنی خلوت میں پرہیزگاری کا محتاج ہے جو تجھکو معاصی اور لغزشوں سے نکالے۔ پھر مراقبہ کا محتاج ہے جو تجھکو بہترین طرف نظر حق کی یاد دہانی کرے۔ تو خلوت میں اس مرتبہ پر پہنچنے کے لیے محتاج اور مجبور ہے۔ اور پھر نفس و ہوا اور شیطان کی مخالفت کا محتاج ہے۔ بڑے لوگوں کی خرابی لغزشوں کے ساتھ زاہدوں کی شہوت کے ساتھ ابدال کی خلوت میں فکروں اور وسوسوں کے ساتھ ہے اور صدیقین کی خرابی گناہوں سے ایکبار دیکھنے میں ہے۔ دل کی حفاظت اُنکا شغل ہے کیونکہ وہ بادشاہ کے دروازہ پر سونے والے اور مقام دعوت میں کھڑے ہو کر مخلوق کو معرفت الٰہی کیطرف بلانے والے ہیں۔ وہ ہمیشہ دلوں کو بلاتے اور یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ اے دلوالے روحوالے انس و جن۔ اے بادشاہ کے مریدو۔ بادشاہ کے دروازہ کیطرف آؤ۔ اپنے دلوں۔ اپنے تقوے۔ اپنی توحید و معرفت۔ اور ورع سامی۔ اور زہد و نیاد آخرت اور ترک ماسوائے اللہ کے قدموں سے اُسکی طرف دوڑو۔ یہ اس قسم کا مشغلہ ہے۔ اُنکی ہمتیں اعلیٰ خالق سے متعلق ہیں۔ اُنکی ہمتیں عرش سے لیکر فرش خاک تک تمام آسمان و زمین کو شامل ہیں۔ اے لڑکے نفس و ہوا کو چھوڑ۔ ان لوگوں کے پاؤں کی خاک بنجا۔ اُنکے آگے مٹی ہو جا۔ اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے۔ ابراہیمؑ کو کافر نادان باپکے گھر پیدا کیا۔ مومن زندہ ہے کافر مردہ۔ موحد زندہ ہے مشرک مردہ۔ اسیلئے اللہ تعالیٰ اپنے بعض کلام میں فرماتا ہے کہ میری مخلوق میں سب سے پہلے جس کو موت آئی شیطان ہے۔ کیونکہ اُسنے میری نافرمانی کی اسلیئے ہلاک ہو گیا۔ یہ آخر زمانہ ہے۔ نفاق اور جھوٹ کے بازار کھل گئے ہیں۔ منافقوں جھوٹوں۔ دجالوں کے پاس نہ بیٹھ۔ تجھپر افسوس کہ تیرا نفس منافق کاذب کافر فاجر اور مشرک ہے۔ تو کیونکر اُسکے پاس بیٹھتا ہے اُسکی مخالفت کر موافقت نہ کر اُسے قید کر آزاد نہ کر۔ قیدخانہ میں ڈال اور اُس پر ضروری حقوق جاری کر اُسے مجاہدات سے مغلوب کر۔ اپنی خواہش پر سوار ہو جا۔ اور اتنی ڈھیل نہ دے کہ وہ تجھپر سوار ہو بیٹھے۔ طبیعت کا مصاحب نہ بن۔ کیونکہ وہ بے عقل اور صغیر سن بچہ ہے تو بچہ سے کیا سیکھے گا اور کیا حاصل کرسکے گا۔ شیطان تیرا اور تیرے باپ آدمؑ کا دشمن ہے۔ تو اُسکے پاس جاکر اُس کا کہا کیسے مانتا ہے حالانکہ آپس میں اور تجھ میں خون ہو چکا ہے۔ پرانی عداوت ہے۔ تو اُسکی طرف سے بے فکر ہو کر نہ بیٹھ۔ کیونکہ وہ تیرے ماں باپ کا قاتل ہے موقع پاکر اُنکی طرح تجھے بھی قتل کر ڈالیگا۔ تقوے کو اپنا ہتھیار۔ اور توحید۔ مراقبہ۔ خلوت میں ورع۔ راستبازی اور خدا سے مدد مانگنے کو اپنا لشکر بنا وہ ہتھیار اور یہ لشکر اُسکو شکست دے گا۔ گرا دیگا اور اُسکے لشکر کو توڑ ڈالیگا۔ تو اُسے کسطرح

بزلیت ہوسکیگا حالانکہ حق بہترین ساتھی ہے اے لڑکے دنیا و آخرت کو ایک جگہہ اکٹھا کرلے اور بلحاظ دل دونون سے الگ ہوکر (نہ دنیا ساتھ ہو نہ آخرت) صرف خدا کا ہوجا۔ ماسوے سے خالی ہوکر اسکی طرف متوجہ ہو۔ اور خالق سے بے پروا ہوکر مخلوق مین گرفتار نہو۔ ان اسباب کو قطع کر۔ اور ان معبودون کو چھوڑ دے۔ اور جب تو قادر ہوجائے تو دنیا کو اپنے نفس کے۔ آخرت کو اپنے دل کے اور مولے کو اپنے سر کے لیے اختیار کرلے۔ اے لڑکے نفس و ہوا۔ اور دنیا و آخرت کا ساتھی نہ بن۔ اور بجز خدا کے کسی شے کیطرف بار بار نہ جا۔ تجھے ایسا خزانہ ملگیا ہے جو کبھی فنا نہوگا۔ اس وقت خدا کی طرف سے ایسی ہدایت ہوگی جسکے بعد گمراہی متصور نہین۔ گناہون سے توبہ کر اور اُن سے اپنے خدا کیطرف بھاگ جب تو توبہ کرے تو ظاہر و باطن سے توبہ کر۔ توبہ گویا زمانہ کا بدلجانا ہے۔ خالص توبہ کے ساتھہ خدا سے شرما کر گناہون کا لباس اُتار۔ مگر یہ توبہ یا شرم حقیقی ہو مجازی نہو۔ یہ اعمال شرع کے ساتھہ طہارت اعضا کے بعد دلکی طہارت ہے۔ جسم کا عمل الگ ہے اور دل کا عمل اور۔ دل جب اسباب اور تعلقات مخلوق کے جنگل سے نکلجاتا ہے تو توکل اور معرفت اور علم الٰہی کے دریا مین سوار ہوجاتا ہے۔ سبب کو چھوڑکر مسبب کو ڈھونڈھنے لگتا ہے۔ اس دریا کے وسط مین پہنچکر سالک کہتا ہے کہ جسنے مجکو پیدا کیا ہے وہی رہبری کرے گا۔ چنانچہ وہ ایک کنارہ سے دوسرے کنارے اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاکر سیدھے رستہ پر جا ٹھیراتا ہے پھر جسقدر وہ یاد الٰہی کرتا ہے رستہ کھلتا جاتا اور تباہی دور ہوتی جاتی ہے۔ طالب حق کا دل مسافتین طے کرکے ہر چیز کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے پھر اگر کسی رستہ مین خوف ہلاک طاری ہوگیا تو ایمان ظاہر ہوکر اُسے دلیر کردیتا ہے۔ وحشت و خوف کی آگ بجھکر اسکی جگہہ نور اُنس اور قرب کے باعث فرحت آجاتی ہے۔ اے لڑکے جب بیماری آئے تو صبر کے ہات سے اُسکا استقبال کر اور دوا حاصل ہونے تک ٹھیرا رہ۔ پھر جب دوا ملجائے تو اُسے شکر کے ہاتھون سے لے۔ اس حالت پر رہنے سے تجھے عیش عاجل نصیب ہوگا دوزخ کا خوف مومنین کے جگر کاٹتا۔ چہرے زرد۔ اور دل غمگین کردیتا ہے۔ اور جب یہ صورت قرار پاجاتی ہے تو اللہ تعالی اُن کے دلون پر رحمت و لطف کا پانی ڈالتا اور آخرت کا دروازہ کھولدیتا ہے۔ اور وہ اپنا امن دیکھہ لیتے ہین پھر جب وہ چندے ٹھیرتے اطمینان حاصل کرتے اور راحت پاتے ہین تو اُنکے لیے جلال کا دروازہ کھلجاتا ہے اور اُن کے دلون اور اسرار کو پاک کردیتا ہے اُسوقت انکا خوف پہلے سے بڑھ جاتا ہے پھر جب یہ تمام ہوجاتا ہے تو جمال کا دروازہ کھلتا ہے اس سے وہ سکون و اطمینان حاصل کرتے اور بیدار ہوجاتے ہین اور ایسے مراتب مین ٹھکانا پاتے ہین جو کسی شے کے لیے درجہ بدرجہ ہوتے ہین اے لڑکے اپنا ارادہ محض کھانے پینے پہننے نکاح کرنے رہنے سہنے اور جمع کرنے متعلق نرکھہ۔ یہ سب نفس اور طبیعت کا ارادہ ہے۔ دل اور سر کا ارادہ کیا ہوا جس کا نام طلب حق ہے۔

غیرت ارادہ نے تجھے کسقدر غمگین کر رکھا ہے اسلیے تیرا دلی مقصود خدا ہونا چاہیے جو کچھ اسکے پاس ہے دنیا کا بدل آخرت ہے ۔ اور مخلوق کا بدل خالق ۔ اسے ترک فانی اشیار ہیں سے تو جس چیز کو چھوڑے گا اسکا بدل آخرت میں اُس سے بہتر پائے گا ۔ اس بات کا اندازہ کرلے کہ تیری عمر کا بس یہی ایک دن گیا ہے آخرت کے لیے تیار ہو اور ملک الموت کی آمد کا نشانہ بن ۔ دنیا قوم کے لیے کھانا پکانے والی ماما اور آخرت اُن کے لیے آباد کی گئی ہے ۔ پھر جب غیرت الٰہی آئیگی تو قوم اور دنیا کے مابین حائل ہو جائیگی اور تکوین قائم مقام آخرت کر دیجائے گی ۔ اسوقت لوگ نہ دنیا کے محتاج رہینگے نہ آخرت کے ۔ اے جھوٹے مدعی تو عیش کی حالت میں خدا کو دوست رکھتا ہے ۔ اور جب بلا آتی ہے بھاگ جاتا ہے گویا خدا تیرا محبوب ہی نہ تھا ۔ بندہ امتحان ہی کے وقت ظاہر ہوا کرتا ہے ۔ جب خدا کی طرف سے کوئی بلا آئے اور تو ثابت قدم رہے تو محب ہے اور اگر متغیر ہو جائے تو جھوٹ ظاہر ہو گیا اور پہلا دعویٰ لوٹ گیا جاتا رہا ۔ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں ۔ فرمایا فقر کی چادر تیار کر لے ۔ ایک شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ کہا کہ میں خدا کو دوست رکھتا ہوں حضور نے فرمایا کہ بلا کی چادر تیار کر لے ۔ خدا و رسول کی محبت کو فقر و بلا لازم ہے اسلیے بعض صالحین نے کہا ہے وُکِّلَ الْبَلَاءُ بِالْوَلَاءِ دوستی کے ساتھ بلا مقرر کیگئی ہے تاکہ جوابا ہو وہ مدعی نہ بنے ورنہ ہر شخص خدا کی محبت کا دعویٰ کرنے لگے گا ۔ لہذا بلا و فقر پر ثابت قدم رہنا اس محبت کیلئے بمنزلہ تنبیہ کیا گیا ہے الٰہی ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی دے اور دوزخ کے عذاب بچا

دوسری مجلس

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے پانچویں شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں فرمایا

تیرا خدا پر بھولنا تجھے اُس سے دور اور غائب کر دے گا ۔ مارے جانے ذلیل کیے جانے اور بلاؤں کے سانپ بچھو مسلط کیے جانے سے پہلے دھوکا کھانے سے باز آ ۔ تو نے بلا کا ذائقہ نہیں چکھا اسلیے دھوکا کھا رہا ہے ۔ اپنے اُن تمام سامانوں سے جن میں تو مشغول ہے خوش نہو ۔ کیونکہ وہ عنقریب زائل ہو جائینگے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا الآیہ یعنی جب وہ اُن سامانوں میں خوش ہوگئے جو ہماری طرف سے دیے گئے تھے تو یکایک ہم نے اُن کو پکڑ لیا ۔ خدا کی نعمتیں صبر ہی سے حاصل ہوتی ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے صبر کی بابت تاکید فرمائی ہے ۔ فقر و صبر مومن ہی میں جمع ہوتے ہیں ۔ محب آزمائے جاتے ہیں ۔ اور صبر کرتے ہیں اور باوجود بلا انھیں نیکیوں کا الہام ہوتا ہے ۔ اور خدا کی طرف سے جدید مصائب پر صبر کرتے ہیں ۔ اگر صبر نہوتا تو تم مجھکو اپنے میں بیٹھا نہ دیکھتے ۔ میں جال میں پھنسا ہوا صید ہوں ۔ کہ میرے وسیلہ سے پرند شکار کیے جاتے ہیں ۔ رات کو میری آنکھیں کھولی جاتی ہیں

اور پاؤن کی قید کاٹ دیجاتی ہے - دل کو آنکھین بند رہتی ہین اور پاؤ دام مین باندھ دیا جاتا ہے - یہ تمہاری
مصلحت کے لیے کیا گیا ہے - اگر موافقت الٰہی نہو تو تم پہچان نہین سکتے ورنہ اس شہر مین کونسا عاقل ہے جو
اور شہر والون کے ساتھ معاشرت کر سکتا ہے - اسمین ریا و نفاق ظلم عام ہے - شبہہ اور حرام کی کثرت ہے -
کفران نعمت الٰہی اور اُس سے فسق و فجور پر مدد لینا بہت ہے - اسمین ایسے بہت ہین جو گھر مین بدکار ہین
دکان مین پرہیزگار - تہ خانون مین زندیق ہین کرسی پر صدیق - اگر حکمتین نہوتین تو مین تمہارے
گھرون کے حالات بتا دیتا لیکن میری بنیاد دیوار کی اور میرے بچہ پرورش کے محتاج ہین - اگر مین
اپنی بعض معلومات کا پردہ اُٹھا دون تو یہ مجھمین تم مین فراق کا سبب ہو جائیگے - مین اپنی اس موجودہ
حالت مین نبیون اور پیغمبرون کی قوت کا محتاج ہون آدم سے لیکر اس زمانہ تک تمام متقدمین کے
صبر کا محتاج ہون - قوت زبانی کا محتاج ہون الٰہی تجھسے تیرا لطف و امداد اور رضامندی مانگتا ہون
آمین - اے لڑکے آخرت اور اسمین فائدہ اُٹھانے کے لیے دنیا مین جو چیزین پیدا کی گئی ہین وہ خدا
کی بھیجی ہوئی مشقتین اور تکلیفین ہین کہ تو اُن سے الگ ہے - تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر طاعت حق سے
فارغ ہو گیا ہے جبتک اسکے ساتھ کچھہ اور نہ لائیگا یہ قول نفع نہ دیگا - ایمان قول و عمل کا نام ہے -
اگر تو معاصی اور لغزشون کا مرتکب - اور خدا کا مخالف ہوگا اور ان پر اصرار کرتا رہیگا - نماز روزہ صدقہ
اور نیک افعال چھوڑ دیگا تو یہ قول قبول نہوگا اور تجھے نفع نہ دیگا - ہر دو شہادتین کیا نفع دیسکتی ہین
جب تو نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو گویا دعوی کیا - تجھسے پوچھا جائیگا کہ کوئی گواہ ہے گواہ کون ہین - امتثال اوامر
اجتناب نواہی - آفات پر صبر - اور تسلیم بجانب تقدیر - یہ اُس دعوے کے گواہ ہین جب تو یہ سب اعمال بجا
لایا تو بلا اخلاص کوئی عمل قبول نہوگا - کیونکہ کوئی قول بلا عمل اور کوئی عمل بلا اخلاص و طریقہ سنت
قبول نہین ہوتا کسی قدر مال سے فقیرون پر مہربانی کرو - تھوڑا بہت دینے پر قادر ہو کر سائل کو نہ پھیرو
خدا عطا کو محبوب رکھتا ہے اسمین اُسکی موافقت کرو - اور اس کا شکر کرو کہ اُسنے تم کو اہل اور عطا پر قادر کیا
تجھپر افسوس کہ جبکہ سائل خدا کا ہدیہ ہے اور تو دینے پر قادر ہے تو ہدیہ کو بھیجنے والے کیطرف واپس
کیون کرتا ہے - تو میری باتین سنکر روتا ہے اور جب فقیر آتا ہے تو تیرا دل سخت ہو جاتا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ تیرا سننا اور رونا خالص اللہ کے لیے نہین ہے - میرے نزدیک سننا اول سر کے ساتھ
پھر دل کے ساتھ پھر اعضا کی نیکی کے ساتھ - اپنے علم و عمل و زبان - اور حسب و نسب سے الگ ہوکر اور
مال و اہل و عیال کو بھولکر میرے پاس آیا کر - اور جمیع ماسوے اللہ سے دل کو ننگا کرکے میرے سامنے
کھڑا ہوا کر - وہ اپنے قرب اور فضل و احسان سے اسے خلعت پہنائیگا - جب میرے پاس آتے وقت
تو نے ایسا کیا تو تیرا حال اُس پرندہ کا سا ہو گیا جو صبح کو بھوکا جاتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر آتا ہے
دل کا نور خدا کے نورون مین سے ہے - اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مومن کی فراست سے

ڈرتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ اے فاسق مومن سے ڈر۔ اور نجاست گناہ سے ملوث ہوکر
اُسکے پاس نہ جا۔ وہ خدا کے نور سے تیرے حالات کو دیکھتا ہے۔ تیرا شرک و نفاق دیکھتا ہے۔ تیرے
کپڑوں کے نیچے تیرا چھپا ہوا کھوٹ معلوم کرلیتا ہے۔ تیری فضیحت و رسوائی کو جانتا ہے۔ جو نجات یافتہ کو
نہیں دیکھتا خود نجات نہیں پاتا۔ تو مجسم ہوش ہے اور اہل ہوش سے ملتا ہے کسی نے پوچھا کہ یہ اندھا
پن کب تک۔ تیرے سرت نے جواب دیا کہ جب تک تو کسی طبیب کے پاس نہ جاوے کی چکٹ کو اپنا تکیہ بنالے اُس سے
حسن ظن رکھے۔ تیرے دل میں اُسکی نسبت کوئی تہمت نہ رہے۔ اور تو اپنے بال بچوں کو لیکر اُسکے دروازہ
پر آپڑے۔ اُسکی تلخ دوا پر صبر کرے تو البتہ تیری دو آنکھوں کا اندھا پن جاتا رہے گا۔ خدا کے لیے
ذلیل رہ۔ اور اپنی حاجتیں اُس پر چھوڑ دے۔ اپنے نفس کے لیے کوئی کام نکر۔ افلاس کے پاؤں میں
کر پڑ۔ خلقت کی طرف سے دروازے بند کرلے۔ اپنے اور خدا کے مابین دروازہ کھول۔ اپنے گناہوں کا
اقرار کر۔ تقصیروں کی معذرت کرتا رہ۔ اور یقیناً جان لے کہ ضرر اور نفع دینے والا اور نہ دینے والا
وہی ہے۔ اس وقت تیرے دل کی آنکھ کا اندھا پن زائل ہوکر بصر و بصیرت حاصل ہوجائیگی اے لڑکے
موٹے کپڑے اور موٹے کھانے سے فقیرانہ شان نہیں بڑھتی۔ بلکہ شان دلی زہد سے بڑھتی ہے۔ سچا
کمل پوش اول باطن پر کملی ڈالتا ہے۔ پھر وہ ظاہر کی طرف متعدی ہوجاتی ہے۔ بس تو پہلے اُسکا
سر قلب۔ نفس سب کملی پہن لیتا ہے۔ پھر اعضا پہنتے ہیں۔ پھر جب وہ سراپا کمل پوش ہوجاتا ہے
تو رحمت اور احسان خداوندی کا ہاتھ اسکے حالات کو انہیں مصائب کے اندازہ سے بدل دیتا ہے۔
اُس سے غم کے کپڑے اُتار لیتا ہے اور لباس فرحت کی طرف لیجاتا ہے۔ رنج کو نعمت۔ بغض کو رحمت
خوف کو امن۔ بعد کو قرب اور فقر کو غنا سے بدل دیتا ہے اے لڑکے حسّون کو زہد کے ہاتھ سے
بے رغبت کے ہاتھ سے نہ ایک کھاتا اور روتا ہے وہ ایسا نہیں جیسا کہ ایک کھاتا اور ہنستا ہے۔
مباح خدا سے دل لگاکر کھایا کر اسکے شر سے سالم رہے گا۔ اگر تو طبیب کے ہاتھ سے کھانے کا تیار کر
بہتر ہے کہ تنہا ایسی چیز کھا جائے جسکی اصلیت تجھے معلوم نہو۔ تمہارے دل سقدر سخت ہیں۔ تم میں
سے امانت جاتی رہی مہربانی تم میں بالکل نہیں رہی احکام شرع تمہارے پاس امانت تھی تم نے
اُن کو چھوڑ دیا اور ان میں خیانت کی۔ تجھپر افسوس۔ اگر تو امانت کو لازم نکرلیگا تو عنقریب تیری تمیز
باقی اور آسمان کا ہاتھ پا تو شل ہوجائیں گے اور خدا تجھپر اپنی رحمت کا دروازہ بند کرے گا۔ مخلوق کے
دلوں میں تیری طرف سختی ڈالدے گا اور اُن کو تجھپر احسان کرنے سے روک دے گا۔ خدا کے ساتھ
اپنے سروں کی حفاظت کرو۔ اُس سے ڈرتے رہو۔ اُسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ وہ تمکو تمہارے
ماسن تمہاری عاقبت تمہاری شادمانی تمہاری نافرمانی کے سبب پکڑے گا۔ اس سے ڈرو۔
وہ آسمانوں اور زمینوں کا معبود ہے۔ شکر کے ساتھ اسکی نعمتوں کی حفاظت کرو تم و طاعت

اسکے امر و نہی کا مقابلہ کرو۔ تنگی کے مقابلہ مین صبر کرو۔ اور فراخی کے مقابلہ مین شکر۔ تم سے پہلے نبیون پیغمبرون صالحون کا یہی طریقہ تھا نعمتون پر شکر اور مصیبتون پر صبر کیا کرتے تھے معاصی کے دسترخوان تو اُٹھ گئے۔ ہوا اور طاعت کے دسترخوان پر کھاؤ۔ اُنکی حدون کو نگاہ رکھو۔ فراخی آئے تو شکر کرو اور تنگی آئے تو گناہون سے توبہ اور اپنے نفس سے مناقشہ کرو۔ خدا بندون پر ظلم نہین کیا کرتا۔ موت اور اس کے مابعد کے حالات کو یاد رکھو۔ خدا۔ اور اسکے حساب اور اسکی نظر کو جو تمہاری طرف ہے یاد رکھو۔ بیدار ہو جاؤ یہ نیند کہان تک۔ یہ جہل۔ اور باطل مین تردد۔ یہ نفس و ہوا کی پابندی۔ اور عادت پر قائم رہنا تا کجا۔ حق کی عبادت اور متابعت شریعت کے ادب کیون نہین حاصل کرتے۔ ترک عادت عبادت ہے۔ تم قرآن اور کلام نبوت کے ساتھ مودب کیون نہین ہوتے اے لڑکے اندھے پن۔ جہل غفلت اور نیند کے ساتھ لوگون سے نہ مل۔ بلکہ بصیرۃ علم اور بیداری کے ساتھ اُن سے اختلاط کر۔ اُنکی کوئی اچھی بات بات لگے تو اس کا اتباع کر۔ اور جو بری معلوم ہو اُسے چھوڑ دے۔ اور اُن کو اس سے روک۔

تم اللہ تعالی کیطرف سے بالکل غافل ہو۔ بیداری لزوم مساجد اور پیغمبر علیہ السلام پر بہ کثرت درود کو لازم کر لو۔ کیونکہ آپنے فرمایا ہے اگر آسمان سے آگ برسے تو اُس سے صرف سجدون والے ہی نجات پائینگے جب تم نمازون مین سستی کروگے تو حق کے ساتھ تمہاری نماز منقطع ہو جائیگی۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سجدہ کیحالت مین بندہ اپنے خدا سے بہت قریب ہوتا ہے۔ تجھپر افسوس کہ تو کس قدر تاویل کرتا اور آسانی کر لیتا ہے تاویل کرنے والا غدار ہے۔ کاش جب ہم عزیمت پر عمل کرتے اجماع سے تعلق پکڑتے اور اعمال مین اخلاص حاصل کرتے ہین تو گویا خدا سے بھاگتے ہین۔ پس تو جب ہم تاویل کرکے آسانی کر لیتے ہین تو ہمارا کیا حال ہوگا۔ عزیمت اور اہل عزیمت رخصت ہوئے۔ یہ آسانی کا زمانہ ہے نہ کہ عزیمت کا۔ یہ ریاء و نفاق کا اور ناحق مال مار لینے کا زمانہ ہے۔ بہت سے لوگ مخلوق کے لیے نماز روزہ کرتے حج کو جاتے زکوۃ دیتے اور نیک افعال کرتے ہین۔ خالق کے لیے نہین کرتے۔ اس عالم کا بڑا کام خلق در خلق بلا خالق ہے۔ تم سب مردہ دل ہو البتہ نفس اور خواہشون کے اختیار سے زندہ ہو۔ تم سب طالب دنیا ہو۔ خلق سے نکلجانا اور حق کے ساتھ قائم رہنا معنوی طور پر دلکی زندگی ہے۔ اس مقام مین صورت کا اشتباہ نہین۔ خدا کے احکام کو بجا لانا۔ منہیات سے باز رہنا۔ اسکی بھیجی ہوئی بلاؤن اور قضا و قدر پر صبر کرنا حیات قلبی ہے۔ اے لڑکے تقدیری معاملات مین خدا کی طرف جھک جا۔ پھر اسکے بعد اُسکے ساتھ قائم رہ۔ ہر کام پہلے بنیاد کا محتاج ہوتا ہے پھر عمارت کا اور اس پر ہر وقت یعنی رات دن مداومت کر۔ تجھپر افسوس اپنے کام کو سوچا کر۔ کیونکہ سوچنا امر قلبی ہے۔ پھر اگر تو اپنے لیے نیکی دیکھے تو خدا کا شکر ادا کر۔ اور اگر بدی دیکھے تو اُس سے توبہ کر۔ اس سوچنے سے

تیرا دین زندہ ہو جائے گا اور شیطان مر جائے گا۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ ایک ساعت کا تفکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ اے امت محمدیہ خدا کا شکر کرو کہ اس نے بہ نسبت پہلے عمل کرنے والوں کے تمہارے تھوڑے عملوں پر قناعت کر لی ہے۔ تم دنیا میں پیچھے ہو اور قیامت میں سب سے آگے۔ تم میں سے جو شخص تندرست ہے اسکی برابر کوئی تندرست نہیں۔ تم سردار اور دیگر امتیں رعیت۔ تو جب تک اپنے نفس ہوا اور طبیعت کے گھر میں قائم رہے گا تندرست نہ ہو گا۔ تو جب تک اپنے ریا و نفاق کے سبب مخلوق کے ساتھ جھگڑنے اور ان کا مال چھیننے کی فکر میں رہے گا صحت نہ ہوگی۔ جبتک دنیا پر راغب رہے گا صحت نہ ہوگی۔ جب تک ماسوائے اللہ پر دلی بھروسا رکھے گا صحت نہ ہوگی۔ الٰہی تو ہمیں اپنے ساتھ لگا کر صحت عطا کر۔ اور دنیا و آخرت میں نیکی عنایت فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تیسری مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے آٹھویں شوال ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ معمورہ میں فرمایا

اے فقیر غنا کی تمنا نہ کر۔ شاید وہ تیری ہلاکت کا سبب ہو جائے۔ اور اے مریض صحت کا آرزومند نہ ہو۔ شاید وہ تیری ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ غافل بن۔ اپنے مال و اولاد کی حفاظت کر تاکہ انجام اچھا ہو۔ اپنے مقدر پر جو تیرے ساتھ ہے قناعت کر اس سے زیادہ نہ مانگ۔ اللہ تعالیٰ تیرے سوال کے باعث جو کچھ تجھکو دے گا وہ مکدر اور بری حالت میں ہوگا میں نے اسے آزمایا ہے ہاں جب بندہ کو اللہ کی جانب سے سوال کا حکم کیا جائے تو ایسے سوال کے باعث مسئول میں برکت ہوگی۔ اور کدورت زائل کر دی جائیگی۔ تو عفو و عافیت۔ اور دین و دنیا و آخرت کی بابت معافاۃ دائمی کا سوال اکثر کیا کر۔ اور بس اسی پر قانع رہا کر۔ خدا پر کسی شے کو پسند نہ کر۔ اور نہ اس سے گردن کش ہو۔ ورنہ تجھے ہلاک کر دے گا۔ اپنی جوانی اور قوت و مال کے باعث خدا اور اسکی مخلوق پر گردن کشی نہ کر۔ کیونکہ وہ تجھکو پکڑے گا اور اسطرح پکڑے گا جسطرح دیگر ماخوذین کو پکڑا ہے۔ اسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تیری زبان مسلم ہے دل مسلمان نہیں۔ قول مسلمان ہے فعل مسلمان نہیں۔ تو جلوت میں مسلمان ہے خلوت میں نہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تیری نماز۔ روزہ اور دیگر تمام نیک افعال خالص اللہ کیلیے نہیں تو تو منافق اور خدا سے بہت دور پڑا ہوا ہے اپنے تمام افعال و اقوال اور ذلیل مقاصد سے اسی وقت خدا کے آگے توبہ کر۔ اللہ والے وہ ہیں جنکے اعمال میں ظاہر داری نہیں ہے۔ یہ لوگ کامیاب۔ یقین رکھنے والے۔ موحد۔ مخلص۔ اللہ کی بھیجی ہوئی بلاؤں اور آفتوں پر صابر۔ اور اسکی نعمتوں اور احسانات پر شاکر ہیں۔ اللہ کو زبان سے پھر دل سے۔ پھر اسر

یاد کرتے ہیں جب اُن کو مخلوق سے تکلیفیں پہنچتی ہیں تو اُن کے روبرو ہنس دیتے ہیں۔ دنیوی بادشاہ
اُنکے نزدیک ہیں۔ اور اہل زمین میت۔ عاجز۔ مریض فقیر جنت اُنکی طرف مضاف کی جائے تو گویا
اُجاڑ ہے۔ اور دوزخ اُنکی جانب منسوب ہو تو سرد ہے۔ اُنکے نزدیک نہ زمین ہے نہ آسمان اور نہ اُن میں
کوئی رہنے والا۔ اُنکی ہمتیں متحد ہو کر ایک ہو جاتی ہیں پہلے دنیا و اہل دنیا کے ساتھ رہے پھر عقبیٰ
و اہل عقبےٰ کے ساتھ ہوئے۔ پھر دنیا و آخرت کے پروردگار کے ساتھ ہو گئے۔ وہ خدا اور اُسکے
دوستوں سے ملے۔ دلوں سے اُسکے ساتھ سیر کرتے رہے یہاں تک کہ اُس سے جا ملے اور انھوں نے
راہ چلنے سے پہلے رفیق حاصل کیا۔ ذکر آلہی کے باعث اپنے اور خدا کے مابین دروازہ کھول لیا۔
ہمیشہ اُسکی یاد میں رہے یہاں تک کہ یاد آلہی نے اُن کے گناہ دور کر دیے۔ غیر سے اُن کا مفقود ہونا
خدا کے ساتھ موجود رہنے کی دلیل ہے۔ انھوں نے خدا کا یہ قول فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ الایہ (تم مجھے
یاد رکھو میں تم کو یاد رکھوں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور ناشکر نہ بنو) سن لیا ہے۔ اسلیے بطور لزوم اُس کا
ذکر کرتے ہیں اس لالچ سے کہ خدا اُن کو یاد رکھے۔ اور بعض کلمات میں سے اُنھوں نے خدا کا یہ قول سن
رکھا ہے أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي (میں اپنے ذاکر کا ہمنشین ہوں) اسلیے مخلوق کے ساتھ مجالست چھوڑ دی ہے
اور مجالست الٰہی حاصل ہونے تک ذکر آلہی پر قانع ہیں۔ **اے قوم** ہوسناک نہ بنو۔ تم سراپا ہوس ہو
یہ علم بلا عمل تم کو نفع نہ دے گا۔ تم اسکے محتاج ہو کہ اس سیاہی جو سفیدی پر قائم ہے اور جس کا نام حکم اللہ ہے
پر عمل کرو۔ یوم بعد یوم اور سال بعد سال اسپر عمل کرتے رہو تا کہ اس کا ثمرہ ہات لگے **اے لڑکے** تیرا
عمل تجھے ندا دے رہا ہے کہ اگر تو بے عمل رہا تو میں تجھپر حجت ہوں۔ اور اگر تو نے عمل کیا تو تیرے لیے دلیل
ہوں۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ علم عمل کو آواز دیا کرتا ہے اگر اُسنے جواب دیا تو
بہا ورنہ چلد یتا ہے۔ یعنے اُسکی برکت رخصت ہو جاتی ہے۔ اور محنت باقی رہتی ہے۔ تیرے لیے
خدا سے اُسکی سفارش جاتی رہتی ہے۔ اور تیری ضرورتوں میں اُس کا کام آنا منقطع ہو جاتا ہے اُس کا خلاصہ
غائب ہو جاتا ہے اور چھلکا باقی رہتا ہے۔ کیونکہ علم کا خلاصہ عمل ہے۔ تو پیغمبر علیہ السلام کا تابع ہو ہی
نہیں سکتا۔ جب تک آپکے قول پر عمل نکرے۔ جب تو آپکے حکم پر عمل کرے گا تو تیرا عمل تیرے دل اور
سِر کے آگے آکر دونوں کو خدا کے روبرو پیش کر دے گا۔ تیرا عمل تجکو پکارا کرتا ہے لیکن تو سن نہیں سکتا
کیونکہ تو صاحبدل نہیں۔ اُسے دل اور سِر کے کان سے سُن۔ اور اُس کا کہا مان۔ تجھے نفع ہو گا۔ علم معہ
عمل تجھے اُس عالم کا مقرب بنا دے گا جسنے اُسے نازل کیا ہے۔ جب تو اس حکم یعنی علم اول پر عمل کریگا
تو تیرے لیے دوسرے علم کا چشمہ جاری ہو جائے گا۔ تیری ہر بہنے والی آنکھیں ہو جاینگی۔ تیرا دل
حکم اور علم ظاہر و باطن سے پُر ہو جائے گا۔ اُسوقت تجھپر اُسکی زکوٰۃ واجب ہو گی کہ بھائیوں اور
مریدوں پر مہربانی کرے۔ علم کی زکوٰۃ اُسکا پھیلانا اور خلق کو حق کی طرف بلانا ہے **اے لڑکے**

جیسے سبب کہا وہ قادر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صابروں کو بے حساب اجر دیگا۔ اپنے کسب سے کھا اور حرام
نہ کھا۔ کما اور کھا۔ اور اس سے غیر پر مہربانی کر۔ مومنوں کی کمائیاں صدیقوں کے طبق ہیں۔ بجز
فقیروں اور مسکینوں کی طرف مضاف کرنے کے ان کو اپنے پیشوں سے اور کچھ حصہ نہیں ملتا۔ وہ
مخلوق پر مہربانی کرنے کے آرزومند اور اس سے رضا و محبت الٰہی کے طالب ہیں۔ انھوں نے پیغمبر
علیہ السلام کا یہ قول سن رکھا ہے کہ مخلوق خدا کا کنبہ ہے اور خدا کا پیارا وہی ہے جو اسکے کنبے کو نفع
پہنچائے۔ اولیاء اللہ بہ نسبت دیگر مخلوق گونگے بہرے اندھے ہیں۔ جب ان کے دل خدا سے نزدیک ہو جاتے
ہیں تو نہ کسی غیر کی سنتے ہیں۔ اور نہ کسی اور کو دیکھتے ہیں۔ قرب ان کو حلال کرتا ہے ہیبت انکو باندھ
لیتی ہے۔ اور محبت محبوب کے پاس انھیں قید کر دیتی ہے۔ جلال و جمال میں محو ہو کر نہ داہنی طرف جھکتے
ہیں نہ بائیں طرف۔ ان کی ایک امام ہے جس کا پیچھا یا معلوم نہیں ہوتا۔ انس و جن اور انواع مخلوقات
انکی خادم ہے۔ حکم و علم انکی خدمت کرتا ہے۔ فضل ان کو کھانا دیتا اور انس ان کو پانی پلاتا ہے
طعام فضل کھاتے اور شراب انس پیتے ہیں۔ وہ کلام حق سننے میں مشغول ہیں۔ بس تو وہ اور جنگل میں
ہیں اور مخلوق اور جنگل میں۔ مخلوق کو خدا کے احکام بتاتے اور منہیات سے روکتے ہیں۔ یہ پیغمبر علیہ السلام کے
کی نیابت ہے۔ وہ حقیقی وارث ہیں۔ خلق کو حق کیطرف لیجانا ان کا کام ہے۔ ان کو محبت الٰہی نے جما
تمام اشیاء کو انکے موقعوں پر رکھنے اور ہر بزرگ کو اسکی بزرگی دیتے ہیں۔ اپنا حق نہیں لیتے۔ [illegible]
نفوس و طبیعت کو پورا حصہ نہیں دیتے۔ محبت بھی خدا ہی کے لیے رکھتے ہیں۔ اور بغض بھی خدا ہی کیلئے
کرتے ہیں انہیں یہ سب باتیں اسی کے لیے ہیں غیر کے لیے نہیں۔ جسکو یہ خوبی حاصل ہوگئی اسے پوری
صحت۔ نجات اور کامیابی حاصل ہوئی۔ انس و جن فرشتے۔ اور زمین و آسمان اسے چاہنے لگتے ہیں
اے منافق۔ مخلوق و اسباب کے عابد حق کے بھولنے والے۔ تو باوجود اس حالت کے جس میں گرفتار
ہے یہ چاہتا ہے کہ تجھے یہ رتبہ ملجائے تیرے لیے نہ کرامت ہے نہ عزت۔ اسلام لا۔ پھر توبہ کر۔ پھر علم پڑھ
اور خالص طور پر عمل کر۔ ورنہ ہدایت نہوگی۔ تجھپر افسوس تجھ میں اسکے سوا اور کوئی عداوت نہیں کہ میں
حق کہتا اور خدا کے دین میں تجھسے فروگذاشت نہیں کرتا۔ میں نے مشائخ کے کلام کی سختی۔ سفر اور فقر
کی سختی میں پرورش پائی ہے۔ جب میری جانب سے کوئی کلام صادر ہو اسے خدا کی طرف سے سمجھ
اسی نے مجھکو گویا کیا ہے۔ جب تو میرے پاس آئے تو اپنے سے اور اپنے نفس و ہوا سے الگ ہو کر
آیا کر۔ اگر تجھ میں بصیرت ہوتی تو مجھے بھی ان چیزوں سے الگ دیکھتا۔ مگر فہم سقیم تیرے لیے باعث
آفت ہے۔ اے مرید میری صحبت اور مجھے نفع حاصل کرنا میری ایک حالت ہے جس میں نہ خلق ہے
نہ دنیا و آخرت۔ جو میرے بات پر توبہ کرے۔ میری صحبت میں رہے۔ مجھے نیک گمان رکھے۔ اور
میرے کہے پر عمل کرے وہ انشاء اللہ ایسا ہی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کی اپنے کلام سے اور

اولیاء کی اپنی حدیث سے تربیت کرتا ہے۔ (حدیث سے الہام قلبی مراد ہے) کیونکہ وہ انبیاء کے وصی خلیفہ
اور اُن کے غلام ہیں۔ اللہ تعالے متکلم ہے۔ اُسنے موسیٰ سے کلام کیا۔ خود بلاواسطہ مخلوق کلام کیا۔
خالق نے کلام کیا۔ علام الغیوب نے کلام کیا۔ اور ایسا کلام کیا۔ کہ موسیٰ اسے سمجھ گئے۔ اور بلاواسطہ اُنکی
عقل تک پہنچگیا۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام سے بلاواسطہ کلام کیا۔ یہ قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے
جو تمہارے اور پروردگار کے مابین ہے۔ اسے جبرئیل نے آسمان سے اُتارا۔ خدا کے پاس سے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا چنانچہ آپنے اسی طرح فرمایا ہے اور ایسی ہی خبر دی ہے۔ اس کا
انکار ناجائز ہے۔ الٰہی کل کو ہدایت دے۔ سب پر رجوع برحمت ہو۔ کل پر رحم کر۔ **حکایت**۔
امیر المومنین معتصم باللہ نے وفات کے وقت کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کے حق میں جو کچھ کیا اُس سے
خدا کے آگے توبہ کرتا ہوں حالانکہ اُن کا کام مینے اپنے ذمے نہیں لیا تھا بلکہ اُس کا ذمہ دار اور شخص تھا۔
اے **مسکین** غیر مفید کلام کو چھوڑ تعصب مذہبی کو ترک کر۔ اور ایسی چیز میں مشغول ہوجا جو دنیا و آخرت
میں نفع دے۔ تو عنقریب اپنی بہتری دیکھکر میری بات کو یاد کیا کرے گا۔ تو نیزہ بازی کے وقت
جبکہ تیرے پر خود نہو گا جلد معلوم کرلے گا کہ کونسی چیز پر زخم کاری لگ سکتا ہے۔ اپنے دل کو غم دنیا سے
خالی کر۔ تو عنقریب اس سے اُٹھا لیا جائے گا۔ دنیا میں اچھا عیش نہ مانگ وہ تیرے ہاتھ نہ لگیگا۔
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ عیش آخرت ہی کا ہے۔ اپنی امیدیں کوتاہ کر۔ تیرے پاس زہد موجود ہے
کیونکہ کوتاہی امید کا نام زہد ہے۔ بُرے دوستوں کو چھوڑ۔ اپنے اور اُنکے مابین رشتہ محبت کو قطع
کردے۔ اور دور کے دوست سے مل بشرطیکہ اُن میں نیکی ہو جس سے تو دوستی کرتا ہے اُنہیں اور تجھ میں
قرابت ہوجاتی ہے۔ بس تو اسپر غور کر کہ تو کس سے دوستی کرتا ہے۔ بعض صالحین سے سوال کیا
گیا کہ قرابت کیا چیز ہے۔ جواب دیا باہم دوستی۔ مقدر شدہ اور غیر مقدر شدہ کی طلب کو چھوڑ۔ کیونکہ
مقدر شدہ کی طلب محنت کا رنج ہے۔ اور غیر مقدر شدہ کی طلب غصہ اور محرومی کا باعث ہے۔ اسی لیے
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے غیر مقدر شدہ کا طلب کرنا بندہ کے لیے منجملہ عقوبات الٰہی ہے۔ اے
لڑکے خدا کی صنعتوں سے اُسکے وجود پر دلیل قائم کر۔ صنعتوں کو سوچ۔ اُسوقت تو صانع تک پہنچ جائیگا
یقین رکھنے والے مومن عارف کی دو ظاہری آنکھیں ہوتی ہیں دو باطنی۔ ظاہری آنکھوں سے
خدا کی زمینی مخلوق کو دیکھتا ہے اور باطنی آنکھوں سے آسمانی مخلوق پر نظر ڈالتا ہے۔ پھر اُس کے
قلب سے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اُسوقت اُسے بلا تشبیہ و بلا کیفیت دیکھ لیتا ہے اور خدا کا مقرب
و محبوب بنجاتا ہے اور محبوب سے کوئی شے پوشیدہ نہیں رہتی۔ حجاب اُسی قلب سے اُٹھتے ہیں جو خلق
نفس۔ طبیعت۔ ہوا۔ اور شیطان سے مبرا ہو اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اپنے ہات سے پھینکدے
پتھر اور ڈھیلا اسکے نزدیک ایک ہو۔ سمجھ پیدا کر۔ سوچ۔ میں کیا کہہ رہا ہوں فہم سے کام لے۔

مین خداوند کلام کی فکر مین ہون - جو اسپر باطن کلام کے ساتھ متکلم ہوتا ہون جسکے معنی سراسر نصیحت مین
اے لڑکے خالق کی شکایت مخلوق کیطرف نہ لیجا - بلکہ مین اسی کی جانب شکایت لیجاتا ہون - مگر
سوا اور کوئی کسی شئے کو مقدر نہین کرسکتا - جیسا کہ مصیبتون اور مرضون اور صدقہ کا چھپانا نیکی مین
داخل ہے - دہنے ہات سے صدقہ دے اور اس بات کی کوشش کر کہ بائین کو خبر نہو - دریائے دنیا
سے خوف کر اسمین مخلوق بکثرت ڈوب چکی ہے اس سے خلقت کے بعض افراد نجات پاسکتے ہین - یہ
دریائے عمیق ہے - کل کو ڈبو دیتا ہے - مگر ان خدا اپنے بندون مین سے جس کو چاہتے نجات دے
جیساکہ قیامت مین مومنون کو دوزخ سے نجات دیگا - کیونکہ سب اُسپر سے عبور کرین گے اور
وہ اپنے بندون مین سے جس کو چاہے گا نجات دیگا - اللہ تعالی فرماتا ہے وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا
اور تم مین کوئی ایسا نہین جو دوزخ پر وارد نہو - یہ بات تیرے پروردگار پر فرض ہوچکی ہے) اس دن خدا
فرمائے گا اے آگ سلامتی کے ساتھ سرد ہوجا تاکہ مجھپر ایمان لانے والے - خالص بندے جو میری
رغبت رکھنے والے اور غیر سے نفرت کرنے والے ہین عبور کرسکین - یہ حکم اسیطرح کا ہوگا جسطرح کا
نمرود کی آگ کو ہوا تھا جو ابراہیم علیہ السلام کے جلا ڈالنے کو بھڑکائی گئی تھی - اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ
اے دریائے دنیا الامان - اس بندہ کو جو ہماری مراد اور ہمارا محبوب ہے غرق نہ کیجو چنانچہ وہ نجات پاجاتا ہے
اور کینہ چھپانے پر صبر کرتا ہے - جیساکہ موسیٰ اور ان کی قوم نے دریائے نیل سے نجات پائی - وہ جسکو
چاہے اپنا فضل عطا کرے اور جسے چاہے بیحساب روزی عنایت فرمائے - تمام خیر اسکے قبضہ مین ہے
دینا نہ دینا اسکے قبضہ مین ہے - غنا و فقر اسکے قبضہ مین ہے - عزت و ذلت اسکے قبضہ مین ہے - کسیکے
قبضہ مین کچھ نہین - عقلمند وہ ہے جو اسکے دروازہ پر پڑا رہے - اور دوسرے کے دروازے سے
اعراض کرے - اے بدنصیب مین تجکو دیکھتا ہون کہ تو مخلوق کو رضامند اور خالق کو ناراض کیا
کرتا ہے - دنیا کو آباد کرکے آخرت کو اُجاڑ رہا ہے - تو عنقریب ماخوذ ہوگا اور تجھے وہی پکڑیگا
جسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے - اسکی پکڑ طرح طرح کی ہے - تجکو حکومت سے معزول کرکے پکڑ لیگا
مرض سے پکڑ لیگا - ذلت و فقر سے پکڑ لیگا - شدائد و غموم و ہموم مسلط کرکے پکڑ لیگا - تجھپر لوگون کی
زبانون اور ہاتھون کو غلبہ دیکر پکڑ لیگا - اپنی کل مخلوقات کو تجھپر مسلط کردیگا - اے غافل بیدار ہو
الٰہی ہمین اپنے ساتھ اور اپنے لیے بیدار کردے - اے لڑکے دنیا حاصل کرنے مین ایسا نہو جیسا
رات کو لکڑیان چننے والا جو اس کو نہین سمجھتا کہ میرا ہاتھ کہان جا پڑیگا - مین تجکو تیرے تصرفات
مین رات کو لکڑیان چننے والے کیطرح دیکھتا ہون کہ اندھیری رات مین نہ چاندنی ہے نہ روشنی اور کسی
ریتلی زمین مین ہے جسمین کثرت سے گھنے درخت اور ہلاک کرنے والے حشرات الارض موجود ہین
قریب ہے کہ کوئی جانور اسے ہلاک کرڈالے - تو دن کو لکڑیان چن - کیونکہ سورج کی روشنی کسی ضرر سے بچنا

والی چیز پر ثابت قدم رہنے سے تجھے روک لے گی۔ اپنے جمیع تصرفات میں توحید و شرع اور تقدیر کے آفتاب کے ساتھ رہ یہ آفتاب تجھکو ہوا و نفس اور شیطان و شرک بالخلوق کے جال میں پھنسنے سے باز رکھیگا اور سلوک میں جلدی کرنے سے روک لے گا۔ تجھپر افسوس۔ جلدی نکر۔ جلد باز خطا کرتا ہے یا اسکے قریب ہوجاتا ہے۔ اور درنگ کرنے والا حق بات کرتا ہے یا اُسکے قریب پہنچ جاتا ہے جلد بازی شیطان کیطرف سے ہے اور آہستگی رحمان کی طرف سے۔ دنیا جمع کرنے کی حرص تجکو اکثر جلد بازی پر برانگیختہ کرتی ہے۔ قناعت کر قناعت کا خزانہ فنا نہین ہوتا۔ جو تیرے مقدر نہین اسکا طالب کیون بنتا ہے۔ وہ کبھی تیرے ساتھ نہ لگے گی اپنے نفس کو روک۔ اور مقدر پر رضامند رہ۔ غیر سے بچ قناعت کو لازم کرلے تاکہ تو عارف باللہ ہوجائے اسوقت ہر چیز سے بے پرواہ ہو جائے گا۔ تیرا دل مضبوط۔ اور سینہ صاف ہوگا۔ اور خدا تجکو تعلیم دیگا تیری ظاہری آنکھون مین دنیا ذلیل ہوجائے گی۔ اور باطنی آنکھون مین آخرت۔ اور سری آنکھون مین ماسوا اللہ۔ خدا کے سوا اور کوئی شے تجھے بری نظر نہ آئے گی۔ اسوقت تو تمام مخلوق کے نزدیک معظم ہوجائیگا اے لڑکے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے آگے کوئی دروازہ بند نہو تو خدا سے ڈر۔ یہ ہر دروازہ کی کنجی ہے۔ خدا فرماتا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا الآیہ (جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اُسکے لیے نجات کا سامان کرتا اور اُسکو ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہین ہوتا) اپنے نفس۔ اہل۔ مال اور اہل زمانہ کے باب مین خدا سے معارضہ نکر۔ کیا تجھے اس سے شرم نہین آتی کہ خدا کو کسی شے کے تغیر و تبدل کا حکم کرے کیا تو اُس سے بڑا حاکم یا زیادہ عالم یا زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو اور تمام مخلوق اُسکے بندے ہین۔ وہ تیرا اور اُن کا مدبر ہے۔ اگر تو دنیا و آخرت مین اُسکی محبت چاہتا ہے تو سکون و سکوت اور گنگ رہنے کو اختیار کرلے۔ اولیاء اللہ اُسکے آگے باادب رہتے ہین۔ بغیر اُسکے اذن صریح کے جو دلون کو پہنچتا ہے کوئی حرکت نہین کرتے۔ ایک قدم آگے نہین رکھتے وہ مباح چیزین نہین کھاتے لباس نہین پہنتے۔ نکاح اور اپنے اسباب مین کسی قسم کا تصرف نہین کرتے جبتک اُنکے دلون کو صریح اذن نہین ملتا وہ اپنے خدا اور مقلب القلوب والابصار کے ساتھ قائم ہین۔ اُنھین جبتک دنیا مین دلون کے ساتھ اور آخرت مین بدنونکے ساتھ خدا سے ملاقات نکرلین بجز خدا کے کسی شے کے ساتھ قرار ہی نہین آتا۔ الٰہی دنیا و آخرت مین اپنی ملاقات ہمین نصیب کر اپنے قرب و دیدار کی لذت عنایت فرما۔ ہمین اُنمین کر دے جو ماسوی سے الگ ہوکر تجھسے رضامند ہین۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

چوتھی مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دسوین شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو بمقام رباط فرمایا

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس کسی کے لیے خیر کا دروازہ کھولدیا جائے

وہ اسے غنیمت سمجھے کیونکہ اُسے یہ معلوم نہیں کہ کب بند کر دیا جائے گا۔ اے قوم جب تک زندگی کا دروازہ کھلا رہے اسے جب ہی غنیمت جانو۔ کیونکہ یہ دروازہ عنقریب بند ہو جائے گا۔ جب تک قدرت اعمال نیک کو غنیمت جانو۔ توبہ کا دروازہ جب تک کھلا رہے غنیمت سمجھو اور اُس میں داخل ہو جاؤ۔ دعا کے دروازہ کو غنیمت جانو۔ کہ تمہارے لیے کھلا ہوا ہے۔ اپنے نیک بھائیوں کے باب مزاحمت کو جو تمہارے لیے کشادہ ہے غنیمت خیال کرو۔ اے قوم جس کو تم نے توڑا ہے بناؤ۔ جسے ناپاک کر دیا ہے اُسے دھو ڈالو جسے بگاڑا ہے اُسے سنوارو۔ جسے گدلا کیا ہے اُسے صاف کرو۔ جسے لیا ہے اُسے واپس کر دو اپنے گریز کو چھوڑ کر مولیٰ کی طرف چلے آؤ۔ اے لڑکے یہاں خالق کے سوا اور کوئی نہیں۔ اگر تو خالق کے ساتھ ہے تو اُس کا بندہ ہے اور اگر مخلوق کے ساتھ ہے تو اُن کا تو بیشک دل کے اعتبار سے بہت سے جنگل اور میدان قطع نکرے اور سر کے اعتبار سے کل کو چھوڑ کر کلام ہی نہیں کر سکتا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ طالب سب کو چھوڑ دیتا اور یقین رکھتا ہے کہ مخلوقات میں سے ہر شے اُسکے اور خدا کے مابین حجاب ہے۔ وہ جس چیز کے پاس ٹھیرے گا اُسی کے باعث محجوب ہو جائے گا۔ اے لڑکے سست نہو۔ کیونکہ سست ہمیشہ محروم رہتا ہے اور ندامت اُسکے گلے کا طوق ہو جاتی ہے۔ کسر سے عمل کر اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں تجھپر بخشش کی ہے۔ ابو محمد عجمی کہا کرتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا جَيِّدِيْنَ (الٰہی ہمیں کھرا کر دے) جیدین کی جگہ جیاداً کہنا چاہتے تھے مگر زبان یاری ندیتی تھی جسے چکھ لیا اُسنے پہچان لیا۔ مخلوق کے ساتھ حسن معاشرت و موافقت مع پابندی حد شرع و رضائے الٰہی مبارک خوبی ہے لیکن اگر یہ حد شرع کو چھوڑ کر عدم رضا کے ساتھ ہو تو مبارک نہیں اور نہ اُن کے لیے کرامت ہے قبول و عدم قبول طاعات کے لیے اہل صفا اور برگزیدہ لوگوں کے نزدیک علامتیں مقرر ہیں اے لڑکے دعا کا جال پھیلا۔ اور رضا کی طرف آ۔ ایسی حالت میں زبان سے دعا نکر کہ تیرا دل معترض ہو۔ قیامت کے دن بندہ دنیا کے نیک و بد اعمال یاد کرے گا۔ مگر اسجگہ ندامت نفع ندے گی۔ ذکر فائدہ مند نہو گا بات تو آج یعنی موت سے پہلے یاد کرنے میں ہے۔ کاٹنے کے وقت کھیتی اور بیج کا ذکر نفع نہیں دیتا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جو نیکی بوئے گا قابل رشک ہوگا۔ اور جو بدی بوئے گا۔ ندامت حاصل کرے گا۔ تو موت کے وقت بیدار ہو جائے گا۔ مگر اسوقت بیداری نفع ندے گی۔ الٰہی ہمیں غافلوں اور جاہلوں کی نیند سے بیدار کر دے۔ اے لڑکے شریروں کی صحبت تجھکو نیکوں کی نسبت بدگمانی میں ڈالدے گی۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کے نیچے چل۔ نجات پا جائے گا۔ اے قوم خدا سے شرماؤ جیسا کہ حق شرمانے کا ہے۔ غفلت نکرو۔ تمہارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ تم جسے نہ کھا سکو گے اُسکے جمع کرنے میں مشغول ہو۔ جسے نہ پا سکو گے اُسکے امیدوار ہو۔ جہاں نہ رہ سکو گے اُسے بنا رہے ہو۔ یہ تمام

خداوندی سے نہایت بے حجاب ہے۔ ذکر اللہ عارفوں کے دلوں میں خیمہ لگاتا۔ اُن کو احاطہ کرتا اور اُن کو
ہر شے کا ذکر بھلا دیتا ہے۔ جب یہ پورا ہو جاتا ہے تو جنت کے سوا اور کوئی ٹھکانا نہیں۔ ایک جنت منقودہ
ہے۔ دوسری جنت موعودہ۔ دنیا میں جنت منقودہ رضا بالقضا ہے۔ اور خدا سے دل لگانا۔ اور مناجات
اور رفع حجاب میں ہے۔ ایسے دل کا آدمی بہر حال بے کیفیت و تشبیہ خلوت میں خدا کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسی
خدا کی مثل کوئی شے نہیں۔ اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔ اور جنت موعودہ وہ ہے جس کا خدا نے مومنوں
سے وعدہ کیا ہے۔ تیرا دیدار الٰہی بلا حجاب جنت موعودہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر طرح کی خیر خدا کے
پاس اور شر غیر کے پاس ہے۔ اسکی طرف متوجہ ہونے میں خیر۔ اور اُس سے پشت پھیرنے میں شر ہے۔
تو جس عمل کا عوض چاہتا ہے وہ تیرے لیے ہے۔ اور جسکو اللہ کے لیے کرتا ہے وہ خدا کا ہے۔ اگر تو عمل
کرکے بدلا مانگے گا تو اسکی جزا مخلوق سے متعلق ہو جائے گی۔ اور اگر خدا کے لیے کرے گا تو تیرا بدلہ اسکا
قرب اور اسکی طرف نظر ہوگی۔ اعمال پر کسیطرح کا عوض نہ مانگ۔ دنیا اور آخرت۔ اور بہ نسبت
خدائے عزوجل۔ ماسوی کیا شے ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ منعم کو مانگ۔ نعمت کا طالب نہ بن۔ گھر سے
پہلے ہمسایہ طلب کر۔ وہ ہر چیز سے پہلے۔ اور ہر شے کا موجد کرنے والا ہے۔ اور ہر شے کے بعد ہوگا
ذکر موت۔ اور مصیبت پر صبر۔ اور توکل علی اللہ کو ہر حالت میں لازم کرلے۔ یہ تینوں خصلتیں پوری
ہو جائینگی تو تیرے پاس فرشتے آنے لگے گا۔ ذکر موت سے تیرا زہد درست ہو جائے گا۔ اور صبر سے
وہ شے حاصل ہوگی جس کا تو خدا سے ارادہ رکھتا ہے۔ اور توکل کے باعث اشیاء تیرے دل سے الگ
ہو نگی۔ اور تو خدا سے علاقہ پیدا کرے گا۔ تیرے دل سے دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سب دور ہو جائینگی۔ تیرے
پاس ہر جانب سے راحت اور ہر طرف سے حراست و حجابت آ جائے گی۔ چھؤں جانبوں سے خدا
تیری حفاظت کرے گا۔ مخلوق میں سے کوئی تجھپر غالب نہ آسکے گا۔ تیری جانب سے مصائب کے ناکے
اور تکالیف کے دروازے بند کردیے جائینگے۔ تو اُن لوگوں میں ہو جائے گا جنکے حق میں اللہ تعالیٰ
یہ فرماتا ہے۔ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (تجکو میرے خاص بندوں پر غلبہ نہوگا) شیطان
کو اُن موحدین مخلصین پر جو مخلوق کے دکھاوے کو عمل نہیں کرتے کیونکر غلبہ ہو سکتا ہے۔ تعلق انتہا
میں ہوتا ہے ابتدا میں نہیں ہوتا۔ ابتدا سر بسر گنگ اور انتہا سراپا گویائی ہے۔ مخلص کی
بادشاہت دل میں اور قوت سِر میں ہوتی ہے۔ ظاہر کا اعتبار نہیں۔ اُن میں سلطنت ظاہر و
باطن کے جامع بہت کم ہیں۔ ہمیشہ اپنے حال کو چھپائے رکھ۔ کامل ہونے اور دل کے خدا تک واصل
ہونے تک اسی طرح رہ۔ جب تو کامل و واصل ہو جائے گا تو اُس وقت بے پروا ہوگا۔ تجھے اسوقت
پروا کیوں ہونے لگی تھی تو نے اپنے حال کو درست کر لیا ہے۔ اپنے مقام پر جا ٹھیرا ہے۔ تیرے
نگہبانوں نے تجھے کنکھیوں سے دیکھ لیا ہے۔ اور مخلوق تیرے نزدیک ستونوں اور درختوں کی

مانند ہو گئی ہے۔ اُنکی تعریف اور مذمت تیرے نزدیک یکساں ہو۔ اقبال و ادبار برابر ہے۔ تو اُنکا درست
کرنے اور توڑنے والا ہے۔ خدا کے حکم سے اُنمین تصرف کر سکتا ہے۔ خدا نے تجکو حل و عقد کا منصب عطا
کیا ہے۔ شاہی نشان تیرے دل کے ہات کی طرف اور علامت تیرے بشر کے ہات کی طرف رد
کرتا ہے۔ جب تک یہ تمام معاملات درست نہو جائین کلام نکر۔ اور نہ عقل سے کام لے۔ ہان نکر
تو اندھا ہے اس کو ڈھونڈھ جو تجھے کھینچے۔ تو جاہل ہے اُسے طلب کر جو تجھے سکھائے۔ جب کوئی ایسا
ملجائے تو اُس کا دامن پکڑ لے اُسکے قول اور رائے کو مان۔ اُس کے ذریعے سیدہا رستہ تلاش کر۔ پھر جب تو اُس تک
پہنچ جائے تو وہین بیٹھ جا۔ تاکہ اُسے اچھی طرح پہچان لے۔ اسوقت ہر گم کردہ راہ تیری طرف رجوع
کرے گا اور تو فقرا و مساکین کے لیے طبق بنجائے گا۔ خدا کے بھید کو چھپانا اور لوگون سے بانطلاق پیش
آنا جوان مردی مین داخل ہے۔ تو طالب حق اور ما سوی سے الگ ہو کر اُسکی رضا کے قریب کہان ہے
کیا تو نے اللہ تعالی کا قول نہین سنا مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا الآیہ (بعض تم مین دنیا کا ارادہ رکھتا ہے اور بعض
آخرت کا) اور دوسری جگہہ فرماتا ہے يُرِيدُونَ وَجْهَهُ (نیک بندے ذات الہی کا ارادہ رکھتے ہین)
اگر تو نیک نصیب ہے تو غیرت کا ہات آے گا۔ اور تجھے ما سوے اللہ کے ہات سے نجات دے گا۔ اور تو دروازۂ
قرب حق کی طرف چلنا شروع کریگا۔ اسجگہہ خدا ہی کی ولایت ہے جو برحق ہے۔ جب یہ پورا ہو جائے گا تو بلا
ضرر و بلا تعب دنیا و آخرت خادم بنکر موجود ہونگی۔ خدا کا دروازہ کھلیگا۔ اور اُسی پر ثابت قدم رہ۔
اس جگہہ تجھے بہت سے وسوسے آینگے اور نفس ہوا قلب۔ شیطان۔ اور فرشتے کے خطرہ کو پہچان
لے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ خطرہ حق ہے۔ اور یہ خطرہ باطل۔ تو ہر ایک کو اُسکی علامت سے پہچان لیگا
اور جب تو اس مقام پر پہنچ جائے گا تو خدا کی طرف سے ایک خطرہ آے گا کہ خدا اُس سے تجھے ادب دیگا
ثابت رکھے گا۔ کھڑا کرے گا۔ بٹھائے گا۔ حرکت دے گا پھیرے گا۔ امر کرے گا روکے گا۔ **ای قوم**
زیادتی و نقصان اور تقدم و تاخر کو طلب نکرو۔ تقدیر نے علیحدہ علیحدہ تم سب پر احاطہ کر رکھا ہے۔
تم مین سے ہر ایک کیلئے ایک کتاب اور خاص تاریخ مقرر ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے تمہارا
پروردگار مخلوق کے پیدا کرنے۔ روزی اور اجل سے فارغ ہو چکا ہے قلم ہونے والی چیز کو لکھکر خشک ہو گیا
خدا ہر چیز سے فارغ اور اُسکی قضا سابق ہے۔ لیکن تمہارے پاس حکم آیا۔ اور اسپر امر و نہی اور اکرام
و الزام کا پردہ ڈالا گیا۔ اب کسی کے لیے یہ جائز نہین کہ گذشتہ قضا کے ساتھ حکم پر حجت پکڑے
بلکہ یہ کہے کہ وہ اپنے فعل سے سوال نہین کیا جائے گا اور بندے سوال کیے جائینگے۔ **ای قوم**
اس ظاہر کے ساتھ اس سیاہی کے ساتھ جو سفیدی پر قائم ہے عمل کرو۔ تاکہ یہ تمکو اسکے باطن کے ساتھ
عمل کرنے پر برانگیختہ کرے جب تو اس ظاہر پر عمل کرے گا تو یہ فہم باطن تک پہنچا دیگا۔ سب سے
پہلے ہر شے کو تیرا بھید سمجھتا ہے پھر تیرا دل نفس کو لکھاتا ہے پھر قلب نفس کو نفس زبان کو اور زبان

خلق کو آگاہ کرتی ہے۔ یہ خلق کے منافع اور مصلحتون کے لیئے اُنکی طرف پہنچ جاتا ہے۔ اگر تو حق سے موافقت
کرے اور اُسے چاہے تو تیرے لیے مبارکی۔ تجھپر افسوس کر خدا کی محبت کا مدعی بن گیا۔ تجھے نہین معلوم تھا
کہ اسکے لیے چند شرطین ہین۔ اُن مین سے تجھ مین اور تیرے غیر مین اُسکی موافقت ہے اور
اُن مین یہ ہے کہ تو غیر اللہ سے سکون حاصل نکرے۔ اور اس کا انیس بنے۔ اور اسکے ساتھ رہنے سے
تجھے وحشت نہو۔ جب کسی بندہ کے دل مین خدا کی محبت ٹھیر جاتی ہے تو اس سے محبت اور اس سے
الگ کرنے والی تمام چیزون سے دشمنی رکھنے لگتا ہے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کر۔ یہ شئے
خلوت نشینی۔ تمنا جھوٹ نفاق اور بناوٹ سے حاصل نہین ہوتی توبہ کر اور اپنی توبہ پر ثابت رہ۔ تو بین
کوئی شان نہین بلکہ اسپر ثابت و قائم رہنے مین ہے۔ درخت لگانے مین شان نہین نکلتی بلکہ شان اسکے ثابت
رہنے اور شاخ نکالنے اور پھل لانے مین نکلتی ہے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سختی و ضرر۔ فقر و غنا۔
شدت و نرمی۔ بیماری و صحت۔ خیر و شر۔ عطا و منع مین خدا کی موافقت کو لازم کر لو بجز تسلیم الی اللہ
مین اور کوئی تمہاری دوا نہین دیکھتا۔ جب کسی شے کا حکم کیا جائے۔ تو اُس سے وحشت نہ کرو اُسمین
جھگڑا نہ ڈالو۔ غیر سے اسکی شکایت نکرو۔ اس سے تم پر زیادہ بلا نازل ہوگی بلکہ سکون و سکوت اور
گمنامی کو لازم کر دو۔ اُسکے آگے ثابت قدم رہو اور دیکھو کہ وہ تمہارے ساتھ تمہارے معاملہ مین کیا کرتا ہے
اسکی تغییر و تبدیل پر خوش ہو جاؤ جب تم اسکے ساتھ اسطرح رہوگے تو ضرور وحشت اُنس سے اور تنہائی خوشی کے ساتھ
بدلجائیگی الٰہی تو ہمین اپنی جناب مین اپنے ساتھ رکھ اور ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

پانچوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہ شوال ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

اے لڑکے حق کی بندگی کدہر ہے۔ حقیقت بندگی بیان کر۔ اور تمام کامون مین اُس سے کفایت حاصل کر
تو مولے سے بھاگا ہوا غلام ہے۔ اسکے پاس چلا جا۔ اور عاجزی کر۔ امر کے بجا لانے۔ نہی سے رُکجانے
قضا پر صبر و موافقت کرنے سے اُسکے آگے متواضع ہو۔ جب یہ باتین پوری ہو جاینگی تو خدا کیلیے
تیری عبودیت پوری ہوگی۔ اور اسکی جانب سے تجھے کفایت حاصل ہوگی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (کیا خدا اپنے بندہ کو کفایت نہین کرتا) جب تیری عبودیت صحیح ہو جائے گی
تو وہ تجکو دوست رکھے گا اور اسکی محبت تیرے دل مین قوی ہو جائے گی۔ اور وہ تجھے بلا تعب
اور بلا طلب اپنا مقرب بنالے گا۔ پھر تجھے کسی کی صحبت اچھی نہ لگے گی۔ اور تو اُس سے
ہر حالت مین راضی مند رہے گا۔ اگر باوجود فراخی زمین تجھپر تنگ اور باوجود کشائش تمام دروازے
تجھپر بند ہو جائینگے تو تو ناراض نہوگا۔ غیر کے دروازہ پر نجائے گا۔ اور نہ کسی کا کھانا کھائیگا

اس وقت تو سوئی سے جا سکے گی جنکی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ (ہم نے اُسپر پہلے ہی سے دودھ پلانے والیاں حرام کردی تھیں) ہمارا پروردگار ہر شے کا گواہ۔ ہر شے مین موجود۔ ہر شے کا نگہبان۔ ہر شے کے ساتھ اور ہر شے سے قریب ہے۔ تم اُس سے غائب نہین ہو۔ معرفت کے بعد انکار کا کیا کام۔ تجھپر افسوس کہ خدا کو پہچانتا اور پھر انکار کرتا ہے۔ اس سے نہ پھر ورنہ ہر خیر سے محروم ہوجائیگا اسکے ساتھ صبر کر۔ اور اُس سے صبر نکر۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ جو صبر کرتا ہے قادر ہوجاتا ہے۔ یہ عقل اور یہ جلدی کیا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے اے مسلمانو صبر کرو۔ اور مقابلہ مین مضبوطی کرو۔ اور دشمن کی گھات پر مقیم رہو۔ اور خدا سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ۔ صبر کے باب مین اکثر قرآنی آیتین موجود ہین جو دلالت کرتی ہین کہ صبر مین خیر نعمتین۔ حسن جزا۔ عطا۔ اور دینی و دنیوی راحت ہے۔ صبر کو لازم کرلو کیونکہ تم ایسی یہان وہان کی خوبی معلوم کرچکے ہو۔ قبرون کی زیارت صالحین سے ملاقات اور نیکیان کرتے رہو۔ تمہارا کام درست ہوگیا ہے تم اُن مین نہو کہ جب نصیحت دیے گئے تو نمانا۔ اور جب سنا عمل نکیا۔ تمہارا دین چار باتون سے جاتا رہا۔ (۱) تم اپنے علم پر عمل نہین کرتے (۲) جس کو نہین جانتے اُسپر عمل کر بیٹھتے ہو۔ (۳) جسے نہین جانتے اُسے سیکھنا نہین چاہتے (۴) لوگون کو جو نہین جانتے اُسکے سیکھنے سے روکتے ہو۔ اے قوم تم ذکر الہی کے مجالس مین سیر کے لیے آتے ہو۔ علاج کے لیے نہین آتے۔ واعظ کے وعظ سے منہ پھیر کر اُسکی خطاؤن اور لغزشون کو یاد رکھتے ہو۔ ٹھٹھا کرتے ہو ہنستے ہو۔ کھیلتے ہو۔ تم اپنے سر ہلا ہلا کر خدا کے ساتھ عقد باندھتے ہو۔ اس سے توبہ کرو۔ دشمنان خدا کی مانند نبو۔ اور جو کچھ سنو اُس سے نفع حاصل کرو۔ اے بچے لڑکے تو عادت کا قیدی ہے۔ طلب قسمت اور سبب کے ساتھ ٹھیرجانے کا قیدی ہے۔ سبب اور اُس پر توکل کو بھولگیا ہے۔ جد عمل اور ان مین اخلاص پیدا کر۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ مین نے جن و انسان کو عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ انکی پیدایش ہوس۔ کھیل کود۔ کھانے پینے۔ سونے اور نکاح کرنے کے لیے نہین۔ اے غافلو۔ اپنی غفلتو سے بیدار ہوجاؤ۔ تیرا دل ادھر ایک قدم چلتا ہے اور اُسکی محبت تیری طرف چند قدم آتی ہے۔ وہ محبون کی ملاقات کا اُن سے زیادہ مشتاق ہے۔ جسے چاہتا ہے بحساب روزی عنایت کرتا ہے جب کسی بندہ کو کسی کام کے لیے چاہتا ہے تو اُسکے لیے آمادہ کردیتا ہے۔ یہ بات باطن سے متعلق ہے ظاہر سے نہین۔ جب مذکورہ بالا باتین پوری ہوجاتی ہین تو دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کے متعلق اُس کا زہد درست ہوجاتا ہے۔ اور اُسکے پاس صحت قرب۔ فرشتے اور سلطنت و امارت آجاتی ہے اُس کا ذرہ پہاڑ۔ قطرہ دریا۔ ستارہ چاند۔ قمر شمس۔ تھوڑا بہت۔ عدم وجود۔ فنا بقا۔ اور تحرک ثبات ہوجاتا ہے اور اسکا درخت بڑھ کر عرش تک اونچا ہوجاتا ہے۔ اور جڑ زمین مین رہتی ہے اُسکی ٹہنیان دنیا و آخرت پر سایہ ڈالتی ہین۔ یہ ٹہنیان حکم و علم ہین۔ اسکے نزدیک دنیا انگوٹھی کے

حلقہ کیطرح ہو جاتی ہے۔ نہ دنیا اُسکی مالک رہتی ہے اور نہ آخرت اُسکو قید کر سکتی ہے۔ کوئی بادشاہ یا غلام اُسکا
مالک نہین ہوتا۔ کوئی پردہ اسکی آڑ نہین بن سکتا۔ کوئی پکڑنے والا اُسے نہین پکڑتا کوئی کدورت اُسکو
مکدر نہین کرتی۔ جب یہ مرتبہ پورا ہو جاتا ہے تو بندہ مخلوق کے ساتھ تغیر سے اُن کا ہاتھ پکڑ کر دریائے دنیا
سے پار کرنے کے لائق ہو جاتا ہے جب خدا بندہ کے ساتھ بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے اُن کا رہبر طبیب
ادیب۔ وظیفہ مقرر کرنے والا۔ ترجمان۔ مبارک شکار عطیہ۔ چراغ۔ اور آفتاب کر دیتا ہے۔ جب خدا یہ
ارادہ کرتا ہے تو ایسا ہو جاتا ہے ورنہ اُسے اپنے پاس چھپا لیتا اور غیر کی نظرون سے غائب کر دیتا ہے
اس جنس کے بہت سے آحاد و افراد ایسے ہین کہ خدا باوجود کلی حفظ اور پوری سلامتی کے انکو خلق کی مصلحت
و ہدایت کی توفیق دیکر مخلوق کیطرف بھیجتا ہے۔ دنیا کا زاہد آخرت کے۔ اور دنیا و آخرت کا زاہد پروردگار کا
دنیا و آخرت کے ساتھ آزمایا جاتا ہے۔ تم ایسے غافل ہو گویا موت ہی نہ آئے گی۔ اور نہ قیامت کے دن
اُٹھائے جاؤ گے۔ نہ خدا کے سامنے حساب دو گے۔ نہ پلصراط سے گذرو گے یہ تمہاری حالت ہے اور
تم اسلام و ایمان کے مدعی ہو۔ اگر تم عمل نکرو گے تو یہ قرآن و علم تم پر حجت ہو گا۔ اگر تم علما کے پاس حاضر
ہو کر اُن کا کہا نہ مانو گے تو تمہارا آنا تم پر حجت ہو گا۔ اور تم گنہگار رہو گے۔ گویا پیغمبر علیہ السلام سے ملاقات کی
اور اُن کا حکم نہ مانا۔ قیامت کے دن جلال الٰہی اور عظمت و عدل و کبریائی تمام مخلوق پر عام ہو گی۔ دنیوی
بادشاہ فنا ہو جائینگے۔ اور اُسی کا ملک باقی رہے گا۔ قیامت مین سب اُسی کی طرف رجوع کرین گے اور
اللہ والون کی بادشاہت عزت و غنا اور اکرام الٰہی ظاہر ہو گا۔ وہ آج عباد و بلاد کی رونق و تری
اور زمین کی میخین ہین۔ اُنکے باعث زمین کا قیام ہے۔ وہ مخلوق کے امیر و رئیس اور خدا کے نواب
ہین۔ یہ باعتبار معنی ہے باعتبار ظاہر نہین۔ آج یہ امر معنوی ہے۔ کل ظاہر ہو جائے گا۔ کفار سے لڑنے
والون کی شجاعت اُنسے جا بھڑنے اور ثابت قدم رہنے مین ہے۔ نیکونکی شجاعت نفسون۔ ہواؤن
طبیعتون۔ شیطانون اور بُرے دوستون کی ملاقات مین ہے۔ جو شیاطین الانس ہین۔ خواص کی
شجاعت دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ سے زہد مین ہے۔ اے لڑکے اس سے پہلے بیدار ہو کہ تو بلا حکم
خود بیدار کیا جائے۔ دیانت اختیار کر۔ اور دینداروں سے مل۔ کیونکہ فی الواقع انسان وہی ہین۔ خدا کی
اطاعت کرنے والا عاقل تر اور نافرمان بہت بڑا جاہل ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین علیک بذات
الدین تربت یداک دیندار کو لازم کرلے تیرے دونون ہات خاک آلودہ ہون یعنی تو محتاج ہو جائے ترب یعنی
محتاج ہو گیا اور اترب بمعنے استغنے ہے یعنی تونگر ہو گیا۔ جب تو اہل دین سے ملے اور اُن سے محبت کریگا
تیرے ہات مستغنی ہو جائین گے۔ اور دل نفاق و اہل نفاق سے جو بطور ریا لا طائل عمل کرتے ہین وحشت
کریگا۔ تجھسے وہی عمل قبول ہو گا جو تو خالص اُسکے لیے کرے گا۔ صورت عمل قبول نہین ہوتی۔ بلکہ
معنے ہوتے ہین جب تو عمل مین اپنے نفس ہوا شیطان اور دنیا کی مخالفت کرے گا تو وہ قبول کریگا

خالص عمل کر اور ان پر نظر نہ ڈال۔ وہی قبول ہو گا جو تیرے لیے ہے۔ مخلوق کے لیے نہ ہو۔ تجھ پر افسوس ہے کہ
خلقت کے لیے عمل کرے اور یہ چاہے کہ خدا اُسکو قبول کرے۔ یہ ہوس ہے۔ حرص تکبر اور فرحت کو چھوڑ دے
خوشی کم اور غم زیادہ کیا کر۔ کیونکہ دار الحزن اور قید خانہ یہی ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر تھے غم
کم اور سوز زیادہ کیا کرتے تھے۔ دوسرے کا دل خوش کرنے کے لیے بہت تبسم کرتے بہت کم ہنستے تھے۔ آپ کے
قلب مبارک میں احزان و اشغال تھے۔ اگر صحابہ اور امور دنیا نہ ہوتے تو آپ گھر سے نہ نکلتے اور کسی شخص کے
پاس نہ بیٹھتے اے لڑکے جب خدا کے ساتھ تیری خلوت نشینی درست ہو جائے گی تو تیرا سر خجالتناک
اور دل صاف ہو جائے گا۔ نظر سراپا عبرت دل سراسر فکر روح اور باطن خدا کی طرف واصل
ہو جائے گا۔ دنیا کا فکر عقوبت و حجاب اور آخرت کا فکر دل کے لیے علم و حیات ہے جس بندہ کو تفکر
ملتا ہے اسے احوال دنیا و آخرت کا علم عطا کیا جاتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ اپنا دل دنیا میں ضائع کرتا
حالانکہ اللہ تعالی جو کچھ تیری قسمت میں ہے اس سے فارغ ہو چکا ہے۔ اور اسکے لیے اوقات معین
کیے ہیں جو اُسے معلوم ہیں۔ تیرے لیے ہر روز نیا رزق ہوتا ہے خواہ اُس سے مانگ یا نہ مانگ۔ تیری
حرص خدا و دنیا کے نزدیک تجھے رسوا کرے گی۔ تو نقصان ایمان کے باعث روزی مانگتا ہے ایمان کی
زیادتی کے باعث طلب سے بیٹھ رہتا ہے اُسکے کمال کے سبب روزی سے بالکل بے پروا ہو جاتا ہے
اے لڑکے قطعی بات کو ہنسی بازی سے نہ ملا۔ تو مخلوق کے ساتھ اپنے دل پر قادر نہیں تو
خالق کے ساتھ اُسے کیونکر جمع رکھ سکتا ہے۔ تو شرک بالسبب ہے۔ مسبب کے ہمراہ کیونکر رہیگا
ظاہر و باطن۔ اور جو تو سمجھتا ہے اور جو نہیں سمجھتا اور جو مخلوق کے پاس ہے اور جو خالق کے پاس
جمع نہیں ہو سکتا۔ جو مسبب کو بھول کر سبب میں مشغول رہا۔ اول کو چھوڑ کر ثانی میں مصروف ہوا
اور باقی کو بھول کر فانی سے خوش ہوا وہ بہت بڑا جاہل ہے۔ اے لڑکے تو جاہلوں کی صحبت میں
رہتا ہے۔ اسلیے اُن کا جہل تیری طرف متعدی ہوتا ہے۔ احمق کی صحبت نقصان کی صحبت ہے
مومنین اہل یقین اور علمائے باعمل کی صحبت اختیار کر۔ تمام تصرفات میں مومنوں کا حال اچھا ہے
وہ مجاہدات اور اپنے نفسوں اور خواہشوں کو مغلوب کرنے پر قادر ہیں۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں مومن کے چہرہ پر خوشی اور دل میں غم رہا کرتا ہے۔ یہ اپنی قوت سے اسپر قادر ہے کہ مخلوق
کے روبرو خوشی ظاہر کرے بخلاف اسکے اور اپنے باطن غم و ملال کو پوشیدہ رکھے۔ اُس کا غم دائمی
ہوتا ہے۔ تفکر گریہ بہت ہے اور ہنسی کم۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مومن کو اپنے پروردگار
سے ملے بغیر راحت نہیں۔ مومن ظاہری خوشی سے اپنے غم کو چھپاتا ہے اُس کا ظاہر کسب میں
متحرک اور باطن خدا کی طرف ساکن رہتا ہے۔ اس کا ظاہر عیال کے لیے ہے اور باطن خدا کے لیے ہے اسکا
بھید اہل و اولاد۔ ہمسایہ ہمسائی۔ اور مخلوقات میں سے کسی پر ظاہر نہیں ہوتا۔ وہ پیغمبر علیہ السلام

کا یہ قول سنتا ہے کہ نفس رکھنے کے ساتھ بات امور پر دو چار ہو۔ مومن ہمیشہ اپنا راز چھپاتا رہتا ہے
اور اگر غلبہ کی حالت طاری ہوتی ہے یا آگئی زبان سے کوئی کلمہ نکلجاتا ہے تو فوراً تدارک کرتا اور جلد اُسکو
بدل دیتا ہے جو ظاہر ہوا اُس کو چھپاتا۔ اور اس اظہار سے عذر کیا کرتا ہے اے لڑکے تو پہلے اپنا آئینہ
بنا اور تو تجکو اپنے دل الہٰی سِر اور اعمال کا آئینہ بنالے۔ میرے پاس آ۔ تو اپنے نفس میں وہ کیفیت دیکھے گا
جو مجھسے دور رہنے میں نہیں دیکھ سکتا اگر تجھے دین کے متعلق کسی بات کی ضرورت ہے تو مجھے اپنے
لیے لازم کرلے۔ میں دین الٰہی میں تجھسے خوف نہ کرونگا۔ میں دینی معاملات میں بے شرم
ہوں۔ ایسے سخت ہاتوں سے تربیت دیا گیا ہوں جو اپنا نفع حاصل کرنے والے اور منافق نہ تھے
دنیا کو اپنے گھر میں چھوڑ۔ اور مجھسے قریب ہو۔ میں آخرت کے دروازہ پر کھڑا ہوا ہوں۔ میرے
پاس بیٹھ میرا قول سُن۔ اور عنقریب مرنے سے پہلے اُس پر عمل کر۔ خدا کے خوف اور خشیت
کا دائرہ کھینچ۔ اگر تجکو خوف خدا نہیں تو دنیا و آخرت میں تیرے لیے امن نہیں۔ خدا سے ڈرنے
ہی کا نام علم ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا سے اُسکے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم
ہیں۔ خدا سے وہی عالم ڈرتے ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں جانتے اور اُسکو عمل میں لاتے
ہیں۔ خدا سے اپنے اعمال کی جزا نہیں مانگتے۔ بلکہ اُسکی رضامندی و قرب کا ارادہ رکھتے ہیں
اوسکی محبت اور بُعد و حجاب سے نجات چاہتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا و آخرت میں اُن کے روبرو
دروازہ بند نہو۔ دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ کی طرف رغبت نہیں کرتے۔ دنیا ایک قوم کے لیے
ہے۔ اور آخرت ایک قوم کے لیے۔ اور خدا ایک اور قوم کے لیے۔ وہ کون ہیں یقین رکھنے والے
عارف مومن۔ جو اُسکے محب پرہیزگار۔ اُس سے ڈرنے والے۔ غمزدہ اور اُسکے لیے شکستہ
دل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ بغیر دیکھے خدا سے ڈرتے ہیں۔ خدا اُنکی ظاہری آنکھوں سے غائب اور
دلکی آنکھوں کے روبرو ہے۔ اُس سے کیونکر نہ ڈریں حالانکہ وہ ہر دن نئی شان میں ہے۔ تغیر
و تبدیل کرتا رہتا ہے کِسیکی مدد کرتا ہے کسی کو رسوا کرتا ہے۔ اِسے جلاتا ہے اُسے مارتا ہے۔ اِسے
صاحب اقبال کرتا ہے اُسے صاحب ادبار اسے قریب کرتا ہے اُسے بعید۔ اپنے فعل سے سوال نہیں کیا جاتا
اور لوگ اپنے اعمال سے سوال کیے جاینگے۔ الٰہی ہمیں اپنا مقرب بنا۔ دور نہ رکھہ اور دنیا و آخرت میں ہمکو نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

چھٹی مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نصف شوال ۵۴۵ھ میں جمعہ کے دن مدرسہ میں فرمایا

نیکوں کے دل صاف پاک مخلوق کو بھولنے خدا کو یاد کرنے۔ دنیا کو فراموش۔ اور آخرت کو یاد رکھنے

والے ہیں وہ جو کچھ تمہارے پاس ہے سب کو چھوڑ کر اُسے پا گئے ہیں جو خدا کے پاس ہے۔ تم اُن سے دور
اُن کے حالات سے متحیر اور آخرت کو چھوڑ کر دنیا میں مشغول ہو۔ تم خدا کی شرم چھوڑ کر اپنے بھائی کو جانچ
رکھتے ہو۔ اپنے بھائی مومن کی نصیحت قبول کر۔ اس کا مخالف نہ ہو۔ وہ تیرے لیے ایسی چیز دیکھتا ہے کہ تو
اپنے لیے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے
مومن اپنے مومن بھائی کی خیر خواہی میں سچا ہوتا ہے اُسپر مخفی اشیا کو ظاہر کرتا حسنات و سیئات کو جدا
کر دیتا اور اُسکے نفع و نقصان کو معلوم کرا دیتا ہے۔ وہ پاک ذات ہے جسنے میرے دل میں مخلوق کی خیر
خواہی ڈالی۔ اور اس کا بہت بڑا غم مجھے دیا۔ میں ناصح ہوں اور اس کا کچھ بدلا نہیں چاہتا۔ میری
مزدوری خدا کے پاس جمع ہے۔ میں دنیا کا طالب نہیں ہوں۔ میں دنیا و آخرت اور ما سوا کو
نہیں پوجتا بجز خالق واحد احد اور قدیم کے کسی کی عبادت نہیں کرتا۔ تمہاری نجات سے میری
خوشی اور ہلاکت سے میرا غم وابستہ ہے جب میں کسی مرید صادق کا منہ دیکھ لیتا ہوں جسنے میرے
ہات پر نجات پائی ہو تو کھانے پانی سے سیر ہو جاتا ہوں کپڑے پہن لیتا ہوں خوش ہو جاتا ہوں کہ
میرے ہات تلے رہکر ایسا نکل آیا اے لڑکے میرا مقصود تو ہے میں نہیں ہوں اگر متغیر ہوگا تو تو ہوگا
میں نہ ہونگا۔ میں عبور کر چکا ہوں۔ اور تو اپنے لیے مجھے دوست رکھتا ہے۔ میرے ساتھ تعلق کرلے تاکہ تو
جلدی سے عبور کر جائے اے قوم اللہ اور مخلوق پر تکبر چھوڑ دو۔ اپنا مرتبہ پہچانو۔ اپنے نفسوں میں تواضع
کو جگہ دو۔ پہلے تم ذلیل پانی کے ناپاک نطفے تھے۔ آخر میں مردار ہو کر پڑے رہوگے۔ انہیں سے تم ہو
جن کو طمع کھینچتی۔ ہوا شکار کرتی۔ اور خواہش ایسی چیز مانگنے کے لیے بادشاہوں کے دروازوں پر
لیجاتی ہے جو اسکی قسمت میں نہیں یا ذلت و خواری کے ساتھ ایسی چیز مانگتا ہے جو اُسکے مقدر میں ہے
پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو چیز قسمت میں نہو اسکا مانگنا بندہ کے لیے خدا کا نہایت سخت عذاب
ہے۔ اے تقدیر اور کاتب تقدیر سے ناواقف تجھپر افسوس۔ کیا تجھے یہ گمان ہے کہ اہل دنیا جو مقدر میں
نہیں وہ تجھے دیدینگے۔ یہ شیطان کا وسوسہ ہے جو تیرے دل اور سر سے پیدا ہوا ہے۔ تو خدا
کا بندہ نہیں ہے بلکہ اپنے نفس و خواہش اور شیطان و طبیعت اور درہم و دینار کا بندہ ہے۔ کوشش
کر کسی نجات یافتہ کو دیکھے تاکہ اُسکے طریقہ پر آکر تو بھی نجات پا جائے۔ بعض صالحین سے مروی ہے
کہ جس نے نجات یافتہ کو نہ دیکھا وہ خود نجات سے محروم رہا۔ تو نجات یافتہ کو دیکھتا تو ہے لیکن ظاہری
آنکھوں سے۔ نہ کہ دل اور سر کی آنکھوں سے۔ تیرا ایمان تیرے لیے نہیں ہے۔ اس لیے تجھکو ایسی
بصیرت حاصل نہیں ہوئی جس سے غیر کو دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں
بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ مخلوق کے ہاتوں سے دنیا حاصل کرنے کا طامع
دین کو اجیر اور باقی کو فانی سے بیچ رہا ہے۔ اس لیے اُسے نہ یہ ہات لگیگا نہ وہ۔ تو جب تک

ناقص الایمان رہے اپنے ذمہ اصلاح معاش لازم کرلے تاکہ لوگون کا محتاج نہو۔ اور اپنا دین صرف کرکے
انکے مال کھانا پائے۔ پھر جب تیرا ایمان کامل اور قوی ہوجائے تو خدا پر توکل کرلے اور اسباب سے الگ
ہوجانے کو لازم پکڑلے۔ اور اسباب کو چھوڑدے۔ اور تمام اشیاء سے دل کے ساتھ کنارہ کرلے۔ تیرا دل تنہا
شہر، اہل، دکان۔ اور جان پہچان سے الگ ہوجائے گا۔ اور تو اپنے تمام مقبوضات اپنے اہل اور
بھائیون کے سپرد کردے گا۔ اور تو خود ایسا ہوجائے گا گویا ملک الموت نے تیری جان لے لی۔ اور حوادث
کے اُچکنے نے تجھے اچک لیا۔ گویا زمین شق ہوکر تجھے نگل گئی۔ گویا تقدیر اور قدرۃ سابقہ کی موجون نے
تجھے پکڑلیا۔ اور دریائے علم مین ڈالکر ڈبودیا۔ جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے اُسے اسباب ضرر نہین
کرتے۔ کیونکہ وہ ظاہری ہوتے ہین۔ باطنی نہین ہوتے۔ اور تمام اسباب غیر کے لیے ہوتے ہین
اسکے لیے کچھ بھی نہین اسکے توجہ اگر تم اسباب سے الگ ہوتے اور اُنکے ساتھ تعلق رکھنے سے
دلی غور سے من کل الوجہ قادر نہین ہو تو اگر ایسا کل وجہ سے ممکن نہو تو بعض وجہ سے سہی۔ کیونکہ
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین دنیا کے غمون سے جسقدر ہوسکے فارغ ہوجاؤ۔ اسکے لڑکے اگر تو غم دنیا
سے فارغ ہونے پر قادر ہے تو اسے کر گزر۔ ورنہ دل سے خدا کی طرف دوڑ۔ اور اُسکے دامن رحمت
سے لپٹ جا۔ تاکہ تیرے دل سے غم دنیا نکل جائے۔ وہ ہر شے پر قادر ہر چیز کا عالم ہے۔ ہر شے اُسکے
قبضہ مین ہے۔ اسکے دروازہ پر جا پڑ۔ اور یہ مانگ کہ تیرے دلکو غیر سے پاک کرے۔ ایمان اپنی
معرفت اپنے علم۔ اور مخلوق کی طرف سے بے پروائی سے بھردے۔ اُس سے سوال کر کہ تجھے یقین
عطا کرے۔ تیرے دلکو اپنا انس دے اور اعضا کو اپنی طاعت مین مشغول رکھے۔ ہر چیز اُس سے
مانگ۔ غیر سے نہ مانگ۔ اپنی طرح کی مخلوق کے آگے ذلیل نہو۔ بلکہ تیرا ذلیل ہونا اُسکے لیے ہو غیر
کے واسطے نہو۔ تیرا معاملہ اسکے ساتھ ہو اور اُسکے لیے ہو غیر سے نہو اسکے لڑکے بلا عمل قلبیہ فقط
زبانی جمع خرچ تجھے ایک قدم خدا کی طرف نہین لیجاسکتا۔ سیر دلی سیر۔ اور قرب قرب اسرار۔ اور
عمل عمل باطنی کا نام ہے اس کے ساتھ اعضا سے حدود شرع کی محافظت اور خدا اور اُسکے بندون
کے لیے تواضع لازم ہے۔ جسنے اپنے نفس کو بڑا سمجھا اسکے لیے بڑائی نہین جسنے مخلوق کے لیے اعمال
ظاہر کیے اسکے لیے عمل نہین۔ ان فرائض کے سوا جنکا اظہار ضروری ہے باقی اعمال خلوتون مین
ہوتے ہین۔ جلوتون مین نہین ہوتے۔ بنیاد مضبوط کرنے مین پہلے تو کوتاہی کرچکا ہے۔ اوپر کی
دیوار کی مضبوطی نفع نہین دے گی۔ جب دیوار گرنے کو ہو اور بنیاد مضبوط ہو تو تو اُسکی درستی پر قادر
اعمال کی بنیاد توحید و اخلاص ہے۔ جسکے پاس توحید و اخلاص نہین اسکے پاس عمل نہین۔ تو توحید
و اخلاص سے عمل کی بنیاد مضبوط کر۔ پھر خدا کی طاقت و قوت سے نہ کہ اپنی طاقت و قوت سے اعمال
کی دیوار چُن۔ توحید کا ہات باقی ہے نہ کہ نفاق و شرک کا۔ موحد وہی ہے جسکے عمل کا چاند چڑھ جاتا ہے

منافق۔ ایسا نہیں ہوتا۔ آدمی جو حال میں نفاق کو جہت دور رکھ اور ہمیں دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

ساتویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۳ شوال ۵۴۵ھ میں اتوار کے دن رباط میں فرمایا

اے اللہ محمد و آل محمد پر درود بھیج۔ ہمیں صبر دے۔ اور ثابت قدم رکھ۔ ہم پر اپنی عطا کی زیادتی کر۔ اور اپنے
شکر کی توفیق دے۔ الیٰ آخر الدعا۔ پھر فرمایا۔ اے قوم صبر کرو۔ دنیا سب آفت و مصیبت ہے اور اسکے
خلاف حالت شاذ و نادر پائی جاتی ہے۔ کوئی نعمت ایسی نہیں جسکے پہلو میں رنج اور کوئی خوشی ایسی نہیں
جسکے ساتھ ملال نہو۔ ہر فراخی کے ہمراہ تنگی موجود ہے۔ دنیا کی طرف سے کروٹ لیکر شرع کے ہاتھ سے
اس سے اپنا حصہ لے کیونکہ دنیا سے کچھ حاصل کرنے کی یہی تدبیر ہے۔ اے لڑکے اگر تو مرید ہے تو
اپنے مقسوم کو شرع کے ہاتھ سے اور اگر خاص یا صدیق ہے تو امر کے ہاتھ سے اور اگر فانی یا واصل
و مقرب ہے تو اسے فعل کے ہاتھ سے لے تیری جانب حکم بھیجا جائیگا۔ حکم کرنیوالا تجکو حکم کرے گا۔ اور
تقویٰ روکے گی۔ اور فعل تجھ میں حرکت کرے گا۔ مخلوق تین قسم ہے (۱) عامی (۲) خاص (۳) خاص الخاص
متقی مسلمان عامی ہے جو شریعت کو ہاتھوں سے تھام رکھتا ہے۔ جیسے شرع کو پکڑ رکھا ہے اس سے جدا نہیں
ہوتا۔ اور اللہ تعالےٰ کے اس قول پر عمل کرتا ہے ما آتاکم الرسول الآیہ (جو کچھ رسول تم کو دے اسے لیلو
اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) جب یہ تمام ہوجاتا اور آدمی اسپر ظاہراً اور باطناً عمل کرنے لگتا ہے
تو دل منور ہوجاتا ہے جس سے وہ اشیاء کو دیکھتا ہے۔ اور جب شرع کے ہاتھ سے کوئی چیز لیتا ہے
تو دل مستغنی ہوجاتا اور الہام الٰہی کا طالب بنجاتا ہے۔ کیونکہ اسکا الہام ہر شے پر عام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا (اللہ تعالیٰ نے نفس کو اسکا فجور اور تقوے الہام کیا ہے) ایسا شخص دل سے
فتوے لیتا اور الہام الٰہی کا منتظر رہتا ہے۔ اسکی علامت یہ ہے کہ وہ ظاہر امر کرکے لیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ
جو کچھ اس سامان معیشت تیار کرنے والے کی دکان میں ہے سب اسکی ملک ہے اسکے قبضہ میں ہے
پھر رجوع کرتا ہے اور اس کا دل نور اور زیادہ چمکنے لگتا ہے۔ اور جو کچھ اسکے پاس ہے اسی نور میں
دیکھ لیتا ہے۔ یہ مرتبہ قوت ایمان و توحید کے وقت شرع پر عمل کرنے اور دنیا و مخلوق سے دل الگ
کر لینے اسکے جنگلوں اور دریاؤں کو عبور کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اسوقت صبح صادق آجاتی۔ نور ایمان
نور قرب الٰہی۔ نور صبر نور حلم۔ نور آراستگی نور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہ سب حقوق شرع ادا کرنے
اور اسکی متابعت کا ثمرہ ہے۔ ابدال جو خواص الخواص ہیں شرع سے فتوے لیکر امر الٰہی۔ اسکے فعل
تحریک اور الہام کے منتظر رہتے ہیں۔ ان تین کے سوا باقی ہلاک۔ مرض بد مرض۔ حرام در حرام
اور دین کے سر کا درد۔ اسکے دل کی نجاست اور اسکے بدن کی میل ہے اے قوم تم میری طرح

کے تصرفات الٰہی اس لیے ہوتے ہین کہ وہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو ۔ ثابت قدم رہتے ہو یا بھاگتے ہو
تصدیق کرتے ہو یا تکذیب کرتے ہو ۔ جو تقدیر سے موافقت نہین کرتا اسکے ساتھ نرمی نہین کیجاتی
اور نہ اُسے توفیق دیجاتی ہے ۔ جو احکام الٰہی کے رضامند نہین اس سے رضامندی ظاہر نکیجائے گی ۔
جو نہین دیتا اُسے کچھ نہین دیا جاتا ۔ جو کسیکی زیارت کو نہین جاتا کوئی اُسکے پاس سوار ہو کر نہین آتا ۔
اے جاہل تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور پھر اپنے ارادہ کو بدل ڈالتا ہے ۔ کیا تو دوسرا خدا ہے کہ اللہ تعالیٰ
کو اپنے موافق کرنا چاہتا ہے ۔ یہ بات برعکس ہے ۔ اس کا عکس کر تاکہ راہ صواب ہاتھ آئے ۔ اگر تقدیر
نہو تی تو تو مجھ سے جھوٹے دعووں کو نہ پہچانتا ۔ جواہر امتحان کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہین ۔ اپنے نفس کا اسطرح
انکار کر جسطرح وہ خدا کا انکار کر رہا ہے ۔ جب تو نفس کا منکر ہوگا تو غیر کے انکار پر قادر ہو جائے گا ۔ قوت
ایمان کے اندازہ سے منکرات زائل ہوتے ہین ۔ اور اسکے ضعف کے اندازہ سے تو گھر مین بیٹھ رہیگا
اور انکے ازالہ سے عاجز ہو جائے گا ۔ ایمان کے قدم وہ ہین جو شیاطین انس و جن کی ملاقات کے وقت
ثابت رہتے ہین ۔ اور جو نزول بلا و آفات کے موقع پر جگہہ سے نہین ہلتے ۔ تیرے ایمان کے قدم ثابت
نہین ہین اس لیے ایمان کا مدعی نہو ۔ سب سے دشمنی اور خالق کل سے دوستی کر ۔ پھر اگر وہ کسی ایسی شے کو
تیرا محبوب بنادے جسے تو دشمن سمجھتا ہے تو تو محفوظ رہے ۔ کیونکہ اسوقت محبوب بنانیوالا وہ ہوگا نہ کہ تو ۔
اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تمہاری دنیا مین سے تین چیزین میری محبوب بنالی گئی ہین خوشبو
اور عورت ۔ اور میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین رکھی گئی ہے ۔ یہ چیزین بغض ۔ ترک ۔ زہد ۔ اور
اعراض کے بعد آپکی محبوب بنائی گئی ہین ۔ تو اپنا دل ماسوا اللہ سے خالی کرلے ۔ وہ جس چیز کو چاہیگا تیرا محبوب بنادیگا

آٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین شوال ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کے وقت مدرسہ مین فرمایا

ریاکار کے کپڑے پاک ہین اور دل ناپاک مباحات مین زہد کرتا اور کمائی سے جی چراتا ہے ۔ دین کے
بدلے روٹی کھاتا ہے اور کچھہ پرہیز نہین کرتا ۔ صریح حرام خوار ہے ۔ عوام کو اس کا حال معلوم نہین
اور خواص سے مخفی نہین ۔ اُس کا زہد و طاعت ظاہرداری کا ہے ۔ اسکا ظاہر آباد ہے اور باطن
خراب ۔ افسوس ۔ خدا کی طاعت دل سے ہوتی ہے نہ کہ جسم سے ۔ یہ سب چیزین قلوب و اسرار اور
معانی سے متعلق ہین ۔ تو جن کپڑون مین ہے اُن سے الگ ہو جا تاکہ مین تجکو خدا سے ایسی پوشاک لیکر
دون جو کبھی پرانی نہو ۔ تو کپڑے اُتار لے تاکہ وہ خود تجکو پہنادے ۔ حقوق الٰہی مین سستی کرنے کا لباس
اُتار ڈال ۔ مخلوق کیساتھ ٹھیرنے اور انکے شریک کرنیکے کپڑے پھینکدے ۔ شہوت ۔ رعونت ۔ عجب و نفاق
مخلوق کے نزدیک اپنی مقبولیت ۔ اُنکی توجہ اور عطا کا لباس دور کر ۔ دنیا کے کپڑے اُتار اور آخرت

نا فلمت ہیں۔ تیری بات وقوت اور وجود سے الگ ہوکر بلا طاقت وقوت اور بلا وقوف سبب و بلا سبب
بالمخلوقات اپنے آپکو خدا کے سامنے ڈالدے جب تو ایسا کریگا تو اسکی مہربانیاں اپنے گرد دیکھیگا
اسکی رحمت آکر تجھے مشتمل کر دیگی۔ اسکی نعمت اور احسانات تجکو لباس پہنائینگے اور لپیٹے سے ملا لینگے
ادہر جا۔ اس کی طرف اسطرح برہنہ ہوکر جا کہ نہ تو ہو اور نہ غیر۔ ادہر غیر سے الگ ہوکر مل سب کو
چھوڑ چھاڑ کر ادہر کی سیر کر وہ تجکو ہیبت دیگا۔ واصل کریگا۔ تیرے ظاہر و باطن کو قوت دیگا یہانتک
کہ اگر تجھپر تمام دروازہ بند ہوجائینگے اور اگر تو ان تمام بوجھونکو اٹھائیگا تو ہمیں خدا تجکو محفوظ رکھیگا جسنے
مخلوق کو توحید کے۔ دنیا کو زہد کے اور ماسوے اللہ کو رغبت کے ہات سے فنا کر دیا۔ اسنے پوری
فلاح و فتحمندی حاصل کی۔ اور دنیا و آخرت کی نیکی کا حصہ لیا۔ موت سے پہلے اپنے نفسوں
خواہشوں۔ اور شیطانوں کو مار ڈالو۔ اور عام موت سے پہلے خاص موت کو لازم کرلو۔ اے قوم
یہ ایمان لو۔ میں خدا کی طرف سے داعی ہوں۔ تم کو اسکی طاعت اور دروازہ کیطرف بلاتا ہوں
اپنے نفس کیطرف نہیں بلاتا۔ منافق مخلوق کو خدا کی طرف نہیں بلایا کرتا بلکہ اپنی طرف کھینچا کرتا ہے
وہ حظوظ اور قبولیت کا طالب۔ دنیا کا خواہاں ہے۔ اے جاہل تو اس کلام کو نہیں سنتا اپنے
نفس و ہوا کے ساتھ اپنے حجرہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ تو سب سے پہلے صحبت مشائخ نفس و طبع اور ماسوے
اللہ کے قتل کا محتاج ہے۔ پہلے مشائخ کے دروازوں پر جا۔ پھر اسکے بعد خدا کے ساتھ اپنے
حجرہ میں بیٹھ۔ جب یہ پورا ہوجائیگا تو تو مخلوق کی دوا۔ اور خدا کے حکم ہادی و مہدی بنجائیگا
تیری زبان پرہیزگار اور دل فاجر ہے۔ تیری زبان خدا کی حمد کرتی ہے۔ اور دل اسپر معترض ہے
تیرا ظاہر مسلمان ہے اور باطن کافر۔ ظاہر موحد ہے۔ اور باطن مشرک۔ تیرا زہد اور دین سب
ظاہری ہے اور باطن اسطرح خراب ہے جسطرح بیت الخلا پر سفیدی۔ اور دروازہ پر قفل۔
جب تیرا ایسا حال ہے تو گویا شیطان نے تیرے دل پر خیمہ لگا کر اسے اپنا گھر بنا لیا ہے۔ مومن
اول باطنی عمارت بناتا ہے۔ پھر ظاہری جسطرح کوئی گھر بنانے والا اگر پہلے اندر کے غلے بنانے
میں بہت سا مال صرف کر دیتا ہے۔ اور اسوقت بیرونی دروازہ خراب خستہ ہوتا ہے۔ پھر تعمیر
پوری ہوجاتی ہے تو دروازہ درست کر لیتا ہے اسیطرح ابتدا میں خدا اور اسکی رضامندی ہونی چاہیے۔ پھر اسکے
حکم سے مخلوق کیطرف التفات ہو۔ ابتدا تحصیل آخرت سے ہو اسکے بعد دنیا سے تو اپنا حصہ لے سکتا ہے

نویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہویں شوال ۵۴۵ھ دن جمعہ کے صبح کو مدرسہ میں فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوست کو عذاب نہیں دیتا بلکہ کبھی

تا ہے کسی چیز مین مبتلا کردیا کرتا ہے۔ مومن اسے خوب جانتا ہے کہ اللہ تعالے دنیا یا آخرت سے متعلق
کسی آیندہ مصلحت کے لیے اُسے آزمایا کرتا ہے اسی لیے بلا سے رضامند اور اس پر صابر ہو کر خدا کو تہمت
نہین لگاتا خدا نے بلا کے باعث اُسے دیگر منکرات سے روک رکھا ہے۔ اسے دنیا مین مشغول رہنے
والو۔ اس مقام مین کلام نکرو۔ تم زبان سے بولتے ہو نہ کہ دل سے۔ خدا اور اُسکے کلام اور انبیاء سے
روگردان ہو۔ انبیاء کے حقیقی تابع اُنکے خلفاء اور قائم مقام ہین۔ تم تقدیر اور قدرت مین جھگڑتے
ہو۔ مخلوق کے عطیہ پر خدا کے احسانات سے غافل ہو۔ خدا اور اُسکے نیک بندون کے نزدیک
جبتک خالص توبہ کرکے اُسپر قائم نرہوگے اور قضا و قدر کے ساتھ (خواہ تمہارے نفع کے لیے ہو
یا نقصان کے۔ تم کو عزت دے یا ذلت۔ فقر ہو یا غنا صحت ہو یا مرض۔ اچھی بات ہو یا بُری)
موافقت نکروگے تمہاری کوئی بات قبول نکیجائیگی۔ اے قوم تابع ہو تاکہ متبوع بنجاؤ۔ خدمت گذار بنو
تاکہ مخدومی حاصل ہو قضا و قدر کے تابع و خادم بنے رہو تاکہ وہ تمہارے تابع و خادم بنجائین اُن کے آگے جھکو
تاکہ وہ تمہارے سامنے جھکین۔ کیا تم نے یہ نہین سُنا کہ تو جیسا کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا۔ جیسے تم ہوگے
ویسا ہی تمپر حاکم ہوگا۔ تمہارے اعمال گویا تمہارے حاکم ہین۔ خدا بندون پر ظلم نہین کیا کرتا۔ بلکہ
تھوڑے عمل کی جزا بہت دیتا ہے۔ سچ کو فاسد اور سچے کو جھوٹا نہین بناتا اے
لڑکے تو خادم ہو کر مخدوم بنے گا۔ اور تقدیر سے موافقت کرکے نیکیونکی توفیق دیا جائے گا۔ خدا
کی طاعت کر۔ اور اس سے الگ ہو کر اُن بادشاہون کی خدمت مین نرہ جو نفع نقصان کچھہ نہین پہنچا سکتے
وہ تجھے کیا دیتے ہین۔ کیا جو تیری قسمت نہو وہ دے سکتے ہین۔ یا جس چیز کو اللہ تعالی نے تیرے لیے
مقدر نکیا ہو وہ مقدر کرسکتے ہین۔ اُنکے پاس کوئی چیز ہی نہین ہے۔ اگر تو اُنکی عطا کو جدید پائیگا
تو کافر ہو جائے گا۔ کیا تو نہین جانتا کہ دینے اور نہ دینے والا۔ ضرر اور نفع پہنچانے والا خدا کے سوا اور
کوئی نہین۔ وہی مقدم ہے اور وہی موخر۔ اگر تو جواب دے گا کہ مین اس بات کو جانتا ہون تو
مین کہونگا تیرا یہ علم کیسا ہے کہ تو غیر کو اُسپر مقدم کر رہا ہے۔ افسوس تو دنیا کے بدلے آخرت کو
اور طاعت نفس و ہوا و شیطان و خلق کے بدلے طاعت الٰہی کو اور غیر کے سامنے جھکتا ہے بیچتا
اپنے تقوے کو کیون فاسد و تباہ کر رہا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ خدا پرہیزگارون کا حافظ و
ناصر ہے۔ اُنکی بلائین رد کرتا ہے۔ اُن کو سکھاتا اور اپنی معرفت دیتا ہے۔ اُن کے کرب و بلا
سے نجات عنایت فرماتا ہے۔ اُن کے دلون کو دیکھتا اور اُنھین ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے
کہ جہان سے گمان بھی نہین ہوتا۔ اللہ تعالے نے اپنی بعض کتابون مین فرمایا ہے۔ اے
ابن آدم مجھسے اس قدر حیا کر جسقدر اپنے نیک ہمسایہ سے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ
جب بندہ اپنے دروازے بند کرلیتا۔ پردے چھوڑ دیتا اور مخلوق سے چھپکر خلوت مین گناہ
کرتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اے ابن آدم تو نے تمام دیکھنے والون مین مجھے ادنی درجہ کا سمجھا

دسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چودھوین شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہین مین اور میری امت کے پرہیزگار تکلف سے
بری ہین یعنی متقی عبادت الٰہی مین تکلف نہین کیا کرتا کیونکہ عبادت اُسکی عادت ہوگئی ہے۔ وہ
اپنے ظاہر و باطن سے بلا تکلف عبادت کیا کرتا ہے۔ منافق عموماً ہر حال مین۔ اور خصوصاً عبادت
الٰہی مین بہت تکلف کرتا ہے۔ ظاہر مین تکلف سے ادا کرتا ہے اور باطن مین تارک ہے۔ وہ
متقیون کے مقام مین داخل نہین ہوتے ہر چیز کے لیے ایک مثال اور ہر عمل کے لیے ایک شخص
مقرر ہے۔ لڑائی کے کام کے وہی آدمی ہین جو اسکے لیے پیدا کیے گیے ہین۔ اے منافقو اپنے
نفاق سے توبہ کرو۔ بھاگنے سے باز آؤ۔ شیطان کو اپنے اوپر ہنسوانے اور خوش ہونے کے لیے
کیون چھوڑتے ہو۔ تمہارا نماز روزہ۔ اور اسیطرح صدقات اور حج و زکوۃ خدا کے لیے نہین بلکہ
مخلوق کے واسطے ہے۔ تم کام کرنے اور محنت اُٹھانے والے ہو۔ اگر تدارک اور توبہ و معذرت نکروگے
تو عنقریب دہکتی آگ مین داخل ہوگے۔ بلا آمیزش بدعات اتباع کو لازم کر لو۔ سلف صالح کا طریق
اختیار کرو۔ سیدھی راہ پر چلو جس مین تشبیہ و تعطیل کچھ نہین۔ بلکہ سنت پیغمبر علیہ السلام کا اتباع
ہے اس سے بلا تکلف بلا جبر طبع بلا تشدد۔ بلا دریدہ دہنی۔ بلا جرأت تم کو وہ وسعت ملے گی جو پہلو
کو ملی تھی۔ تجھپر افسوس۔ کہ قرآن حفظ کرتا ہے اور اُسپر عمل نہین کرتا۔ حدیث پیغمبر یاد ہے لیکن اُسپر
عمل نہین تو ایسا کیون کرتا ہے لوگون کو امر کرتا ہے خود کچھ نہین کرتا۔ اُن کو روکتا ہے خود باز نہین
رہتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ الایۃ خدا کے نزدیک یہ بڑے غصہ کی بات ہے کہ کہو اور
نکرو۔ کہکر اسکی مخالفت کیون کرتے ہو۔ تم کو شرم نہین آتی۔ ایمان کا دعوے کرتے ہو اور ایمان نہین
لاتے۔ ایمان آفتون کا مقابلہ کرنے والا۔ اور اُنکے بوجھ کے نیچے صابر ہے۔ ایمان ہی چھپانے
اور اُٹھانے والا ہے۔ مومن کے نزدیک ایمان تمام دنیا سے زیادہ مکرم ہے ایمان خدا کے لیے کرم ہوتا
اور ہوا و شیطان و اغراض نفسانی کے لیے۔ جو شخص خدا کے دروازہ کو چھوڑ گیا وہ مخلوق کے
دروازون پر جا بیٹھا۔ اور جو خدا کا رستہ چھوڑ کر گمراہ ہوگیا وہ مخلوق کے رستہ پر جا پڑا۔ خدا جسکے
لیے بہتری چاہتا ہے۔ اسکے آگے مخلوق کے دروازے بند کرتا اور خود عطا کرنے کے زمانے تک
اُنکی عطائین منقطع کر دیتا ہے اُسے تالاب و دریا مین جا کھڑا کرتا ہے۔ اسی سے شے کی طرف
لیجاتا ہے۔ افسوس تو چار دن مین تالاب پر بیٹھا خوش ہو رہا ہے۔ عنقریب گرمی آجائے گی
اور تمام پانی سوکھ جانے کے سبب تو ہلاک ہوگا۔ دریا کے کنارے مکان بنا لے جسکا پانی کبھی ختم

منقطع نہیں ہوتا۔ اور جاڑوں مین بکثرت ہوجاتا ہے۔ خدا کے ساتھ رہ۔ اس سے تو غنی۔ عزیز
امیر عالم اور رہبر ہو جائے گا۔ جو خدا کے باعث سب سے مستغنی ہوجاتا ہے ہر چیز اسکی محتاج
ہوتی ہے۔ غنی سے آراستگی اور آرزو سے حاصل نہین ہوتی۔ بلکہ ایسی چیز سے ملتی ہے کہ جسکی توقیر
سینہ مین ہے اور عمل جسکی تصدیق کرتا ہے اسے لوٹ لے۔ گوشہ نشینی تیری عادت۔ گمنامی تیرا
لباس۔ مخلوق سے بھاگنا تیرا مقصود ہونا چاہیے۔ اگر تو زمین مین نقب لگا کر کسی تہ خانے مین
چھپنے پر قادر ہے تو ایسا کر گذر۔ یہان تک کہ تیرا ایمان جوان ہو تیرے ایقان کا قدم مضبوط ہو تیرے صدق کا
بازو پر نکال لائے تیرے دل کی آنکھین کھل جائین تو اپنا یہی طریقہ رکھ۔ اسوقت تو اپنے گھر کی زمین سے
اونچا ہو کر ہوا سے عالم الہی مین اڑنے لگے گا اور اپنے رہنما رفیق نگہبان کے ساتھ مشرق و مغرب
بحر و بر۔ دشت و جبل اور زمین و آسمان کے گرد پھر آئے گا۔ اسوقت اپنی زبان کو کلام کی اجازت دیجیے
گمنامی کا لباس اتار۔ خلقت سے بھاگنا چھوڑ۔ تہ خانے سے نکلکر انکے پاس آ۔ تو انکی دوا ہے۔ ان سے
مدد نہ مانگ۔ انکی قلت و کثرت۔ اقبال و ادبار اور تعریف و ہجو کی پروا نکر۔ جہان گریگا اٹھایا جائیگا کیونکہ تو
اپنے خدا کے ساتھ ہے۔ اے قوم خالق کو پہچانو اور اسکے آگے ادب سے رہو۔ جبتک تمہارے دل اس سے
دور رہینگے تم بے ادب رہوگے۔ اور جب قریب ہوجاؤ گے تم کو ادب آجائے گا۔ دروازہ پر غلامون کی بھیڑ
گویا بادشاہ کے سوار ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔ اور جب وہ سوار ہوجاتا ہے تو خاموش اور مودب ہوجاتے
ہین۔ کیونکہ وہ اسکے مقرب ہوتے ہین اور اسوقت ان مین کا ہر ایک کسی گوشہ مین چھپ رہتا ہے۔
خلقت کی طرف متوجہ ہونا گویا خدا سے بھاگنا ہے۔ جب تو ارباب کو جدا۔ اسباب کو الگ اور نفع و
ضرر خلقت کی ملاقات کو چھوڑے گا نجات نہ ملے گی۔ تم لوگ تندرست مگر بیمار۔ غنی مگر فقیر۔ زندہ مگر مردہ
موجود مگر معدوم ہو۔ خدا سے بھاگنا اور اعراض کبتک۔ دنیا کی آبادی اور آخرت کی خرابی کبتک۔ تم
مین سے ہر شخص کے پاس ایک دل ہے۔ پھر اس سے دنیا و آخرت دونون کو کسطرح دوست
رکھ سکتا ہے۔ اسمین خالق و مخلوق دونون کیونکر سما سکتے ہین۔ یہ بات ایک دل مین بحالت
واحدہ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ جھوٹ ہے اور پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جھوٹ ایمان سے
بیگانگی رکھتا ہے۔ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اسمین ہو۔ تیرے اعمال اعتقاد کے گواہ ہین ظاہر
باطن کی دلیل ہے۔ اسی لیے بعض کا قول ہے کہ ظاہر باطن کا عنوان ہے۔ تیرا باطن خدا اور اسکے
خاص بندون کے نزدیک ظاہر ہے۔ جب کوئی ان مین سے تیرے پاس آئے تو اسکے سامنے مودب رہ
اور اسکی ملاقات سے پہلے توبہ کر۔ اسکے آگے ذلیل اور متواضع رہ کہ جب صالحین کے آگے متواضع
رہے گا تو خدا کے سامنے بھی متواضع ہوگا۔ تواضع کر۔ کیونکہ خدا متواضع کا رتبہ بلند کر دیتا ہے
اپنے بڑے کا ادب کر۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ تمہارے بڑون مین برکت ہے۔ شیخ رضی ا

سنت کہتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام نے اس بت فقط کبرسن مراد نہین رکھا بلکہ کبرسن کے ساتھ مرد بھی بجا لا
میں پرہیزگاری ۔ اور کتاب وسنت پر عمل کرنا بھی شامل ہے ۔ کیونکہ بہت بڑے بوڑھے ایسے ہوتے ہین
جن کا احترام اور جنسے سلام وکلام تک جائز نہین ۔ اور نہ اُنکی ملاقات مین کسی قسم کی برکت ہو ۔ اکابر
وہ ہین جو پرہیزگار صلح ۔ صاحب تقوے عامل بالعلم ۔ اور عمل مین مخلص ہون ۔ اکابر وہ صاف دل
ہین جو ما سوے اللہ سے روگردان ہین ۔ اکابر وہ دل ہین جو خدا کے جاننے پہچاننے والے اور اُس سے
قریب ہین ۔ علم دلی جب زیادہ ہوجاتا ہے تو دل اپنے مولا سے قریب ہوجاتے ہین جس دل مین
حب دنیا ہو وہ خدا سے محجوب ہے ۔ اور جس مین حب آخرت ہو وہ قرب الٰہی سے محجوب ہے ۔ تجکو جسقدر
دنیا کی رغبت ہوگی آخرت کی رغبت گھٹ جائے گی ۔ اور جسقدر آخرت کی رغبت ہوگی خدا کی محبت کم
ہوجائے گی ۔ اپنے اندازہ کو پہچانو ۔ اور اپنے نفسون کو ایسی جگہہ نہ لیجاؤ کہ جہان خدا نے اُن کو جگہ
ندی ہو یعنی اپنی قدر نہ گھٹاؤ اسی لئے بعض نے کہا ہو کہ جسنے اپنا رتبہ نہ پہچانا تقدیر اُسے اُس کا رتبہ معلوم کرادیگی
تو جہان سے اُٹھادیا جاوے وہان پہلے ہی سے نہ بیٹھ ۔ گھر مین آنے کے بعد گھر والے نے جہان تجھے نہ
بٹھایا ہو وہان بیٹھنا اچھا نہین کیونکہ تو وہان سے اپنی مرضی بغیر اُٹھادیا جائے گا ۔ اور اگر نہ اُٹھے گا
تو اہانت کے ساتھ اُٹھایا جائیگا نکالدیا جائیگا اگر تو نے اپنی عمر علمی باتون کے لکھنے اور بلا عمل یاد کرنے مین
ضائع کی اُسے تجکو کیا نفع دیا پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین ۔ اللہ تعالے قیامت کے دن انبیاء و علماء سے
کہے گا تم مخلوق کے نگہبان تھے ۔ رعایا کے حق مین کیا کیا ۔ بادشاہون اور دولتمندون سے خطاب
ہوگا کہ تم میرے خزانون کے خزانچی تھے ۔ کیا تم نے فقیرون کے ساتھ کچھہ سلوک کیا ہے ۔ یتیمون کی
پرورش کی ہے اور جو حق مین نے تم پر فرض کردیا تھا اُسے ادا کرتے رہے تو ہواسے قوم پیغمبر علیہ السلام
کے وعظ سے نصیحت پکڑو ۔ اُن کا کہا مانو تمہارے دل کسقدر سخت ہین ۔ وہ پاک ذات ہے جسنے مجکو
مخلوق کے اندازہ کرنے پر قادر کردیا ہے ۔ مین جب اُڑنے کا قصد کرتا ہون تقدیر کی مقراض میرے
پر کتر دیتی ہے ۔ مگر مین آرام سے ہون ۔ میری کیا پوچھتی ہو مین شاہی برج مین مقیم ہون ۔ اے
منافق تجھپر افسوس تو اس شہر سے میرے نکلجانے کی آرزو کرتا ہے ۔ اگر مین حرکت کرون تو
اثر متغیر ہوجائے ۔ اعضا جدا ہوجائین بات بدلجائے لیکن مین خدا کے جلد عذاب آنیسے خوف کرتا ہون
مین خود چست وچالاک نہین ہون ۔ بلکہ مجھپر تقدیر کیجانب سے چستیان ہین ۔ مین اُسکا موافق ہو
اُسکی طرف تسلیم کیا گیا ہون ۔ اے خدا مین سلامتی وتسلیم کا خواہان ہون ۔ افسوس تو مجھے
ٹھٹھا کرتا ہے ۔ حالانکہ مین خدا کے دروازہ پر کھڑا مخلوق کو اُسکی طرف بلا رہا ہون ۔ تو عنقریب
اپنا جواب معلوم کرلے گا ۔ مین اوپر ایک ہات نظر آتا ہون اور نیچے ہزارون ہات ہون ۔ اے
منافقو ۔ تم دنیا وآخرت مین بہت جلد عذاب الٰہی دیکھوگے ۔ زمانہ حاملہ ہے تم کو عنقریب معلوم

ہوجائیگا کہ اُس سے کیا پیدا ہوا۔ مین خدا کے تصرف مین ہون۔ کبھی مجکو پہاڑ بنا دیتا ہے کبھی ذرہ۔ کبھی دریا
کردیتا ہے کبھی قطرہ کبھی سورج کردیتا ہو کبھی چراغ اور روشنی۔ وہ مجکو روز و شب کی طرح بدلتا رہتا ہے
وہ ہر دن بلکہ ہر لحظہ نئی شان مین ہے۔ آج کا دن تمہارے لیے ہے اور لحظہ غیر کے لیے۔ اسکے
لوٹنے کے اگر سینہ کی فراخی اور دل کی درستی چاہتا ہے تو مخلوق کی دشمن۔ انکی بات پر التفات نکر۔ کیا تو
نہین جانتا کہ لوگ اپنے خالق سے رضامند نہین ہین۔ پھر تجھسے کیونکر خوش ہونگے۔ کیا تجھے معلوم
نہین کہ ان مین کے بہت نہ عقل رکھتے ہین نہ دیکھتے ہین نہ ایمان لاتے ہین۔ بلکہ تکذیب کرتے ہین
تصدیق نہین کرتے۔ اُس قوم کی تابعداری کر جو خدا کے سوا کسی کو کچھ نہین سمجھتے۔ اُسکے سوا کسی کی
نہین سنتے اُسکے سوا کسی کو نہین دیکھتے۔ خدا کی رضامندی کے لیے خلقت کی ایذا پر صبر کر۔ خدا
جس بلا مین تجکو مبتلا کرے اُس پر صابر رہ۔ اپنے برگزیدہ عاجزی کرنے والے بندون کو مخلوق سے
الگ کرنے کا یہ خدائی طریقہ ہے کہ وہ ان کو انواع انواع کی بلاؤن آفتون اور رنج سے آزمایا
کرتا ہے اُن پر دنیا و آخرت اور ما تحت عرش سے لیکر تحت الثرےٰ ہر چیز کو تنگ کر دیتا ہے اس سے
اُنکی ہستی کو فنا کیا کرتا ہے۔ اور اس فنا کر دینے کے بعد اُن کو محض اپنے لیے موجود کرتا اور صرف
اپنے ساتھ قائم رکھتا اور اُن کو دوسری زندگی دیتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے ثُمَّ اَنشَأنَاہُ خَلقاً
آخَر الآیہ (پھر ہم اُسے دوبارہ پیدا کرینگے۔ پس اللہ جو تمام پیدا کرنے والون سے بہتر ہے بڑا بابرکت ہے)
پہلی پیدایش مشترک ہے۔ اور یہ خاص اللہ تعالے اُسکو اُسکے بھائیون اور ابنائے جنس یعنی بنی آدم
سے الگ کرلیتا ہے۔ پیدایش کے پہلے معنی کو بدل ڈالتا ہے۔ اُسے زیر و زبر کر دیتا ہے وہ محض
ربانی و روحانی ہوجاتا ہے اُس کا دل مخلوق کی ملاقات سے تنگ ہوجاتا ہے۔ اور اُسکے سینے کا
دروازہ خلقت کی طرف سے بند ہوجاتا ہے۔ دنیا و آخرت اور دوزخ و بہشت اور تمام مخلوقات
و اکوان اُسے ایک صورت مین شے واحد نظر آتے ہین۔ پھر یہ شے اُسکے سِر کے قبضہ مین دیجاتی ہے
اور وہ اُسے نگلجاتا ہے اور یہ نگلنا ظاہر نہین ہوتا۔ اللہ تعالے اُس مین اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے
جیسا کہ عصائے موسیٰ مین کیا تھا۔ وہ پاک ذات ہے جو اپنی مراد کے متعلق جس شخص کے ہاتھ پر چاہے
اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے موسیٰ کا عصا رسیون وغیرہ کے ڈھیر کے ڈھیر نگلگیا اور اُس کا
پیٹ نہ پھولا۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب کے معلوم کرانے کا ارادہ کیا تھا کہ یہ ہماری قدرت ہے حکمت نہین
بلکہ اُس دن جادوگرون کا فعل حکمت اور ہندسے سے متعلق تھا اور عصائے موسیٰ سے جو کچھ ظاہر
ہوا یہ محض خدا کی قدرت تھی۔ خرق عادت اور معجزہ تھا اسی لیے جادوگرون کے افسر نے اپنے کسی
مصاحب سے کہا تھا کہ دیکھو موسیٰ کس حالت مین ہین۔ اُسنے کہا اُن کا رنگ متغیر ہے اور عصا
اپنا کام کر رہا ہے۔ افسر نے جواب دیا کہ یہ اللہ کا فعل ہے موسیٰ کا نہین۔ کیونکہ ساحر اپنے سحر

اور اسکا رنگ اپنے کام سے جدا نہیں کرتا چنانچہ پھر یہ شخص اور اسکے تمام دوست آشنا ایمان سے آئے ۔
اے لڑکے تو حکمت سے قدرت کی طرف کب رجوع کریگا ۔ تیرا کسل تجکو حکمت سے قدرۃ الٰہی
کی طرف کس دن پہنچائیگا ۔ تیرے عملوں کا اخلاص تجکو باب قرب الٰہی کیطرف کب لے چلیگا تجکو
معرفت کا آفتاب خواص وعوام کے دلوں کے چہرے کب دکھائیگا ۔ بلا کے سبب حق سبحانہ
وہ یہ بات معلوم کرنے کو تجھے آزماتا ہے کہ دیکھیں ہمارے دروازہ کو چھوڑ کر اسباب کی طرف جاتا ہے
یا نہیں ۔ آیا ظاہر کیطرف رجوع کرتا ہے یا باطن کی طرف ۔ اسکی طرف جاتا ہے جو معلوم نہیں ہوتا یا اسکی
طرف جو معلوم ہوتا ہے ۔ ادھر رجوع کرتا ہے جو دکھائی نہیں دیتا یا ادھر جو دکھائی دیتا ہے ۔ اے
خدا ہم کو نہ آزما ۔ اور بلا آزمایش اپنا قرب نصیب کر ۔ الٰہی اپنا قرب ولطف عنایت کر ۔ الٰہی بلا بُعد اپنا
قرب دے ۔ ہمیں تیرے بُعد کی طاقت نہیں ۔ اور نہ ہم آزمایش کا اندازہ کر سکتے ہیں ۔ نار آفات سے
الگ کر کے ہمیں اپنا قرب نصیب کر ۔ اور اگر آفات کی آگ ہمارے لیے ضرور ہے تو ہمیں اُس آتشی
سمندر کی مانند کر دے ۔ جو آگ ہی میں انڈے بچے دیتا ہے اور وہ اُسے نہ ضرر دیتی ہے نہ جلا سکتی ہے
اُس آگ کو ہم پر اپنے خلیل ابراہیمؑ کی آگ کی طرح کر دے اُس سے ہمارے گرداگرد اسطرح سبزہ اگا دے
جسطرح ابراہیمؑ کے گرد اُگایا تھا ۔ اور ہمیں انکی طرح تمام اشیاء سے بے پروا کر دے اور ہمارا مونس متولی
بنجا جسطرح انکا بنگیا تھا ۔ اور انھیں کیطرح ہماری حفاظت کر آمین ۔ ابراہیمؑ نے طریق سے پہلے رفیق
گھر سے پہلے ہمسایہ ۔ وحشت سے پہلے انیس ۔ مرض سے پہلے پرہیز ۔ بلا سے پہلے صبر ۔ قضا سے
پہلے رضا حاصل کر لی تھی ۔ اپنے باپ ابراہیمؑ سے تعلیم لو ۔ اور اقوال وافعال میں اُنکی اقتدا کرو ۔ وہ
پاک ذات ہے جسنے بلا کے دریاؤں میں ابراہیم کو تیر پیراکی کی ۔ دریائے بلیات میں انھیں تیرنے کی تکلیف
دی ۔ اور انکی تائید کی ۔ انھیں دشمن پر حملہ کرنے کی تکلیف دی ۔ اور خود گھوڑے کے ساتھ رہا ۔
اُن کو اونچے مقام پر چڑھنے کی تکلیف دی ۔ اور اپنا ہاتھ انکی پشت پر رکھا ۔ اُن کو اپنے کھانے
کی طرف دعوت خلق اور پاس والوں پر خرچ کرنے کی تکلیف دی ۔ لطف باطنی وخفی اسی کا نام ہے
اے لڑکے خدا کے ساتھ ہو جا ۔ اُسکے تقدیر اور فعل کے وقت خاموش رہ ۔ تاکہ تجکو الطاف کثیر
نظر آنے لگیں ۔ تو نے حکیم جالینوس کے غلام کا حال نہیں سُنا کہ کسطرح گونگا بیوقوف اور ساکت
بنا رہا ۔ یہانتک کہ اُسکا تمام علم سیکھ لیا ۔ کثرت ہذیان ومنازعت اور خدا پر اعتراض کرنیسے اُسکی حکمت تیرے ہاتھ میں
ہرگز نہیں آسکتی ۔ الٰہی ہمکو موافقت ۔ اور ترک منازعت نصیب کر ۔ اور دنیا وآخرت میں نیکی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا

گیارہویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسویں شوال ۵۴۵ھ میں جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ میں فرمایا

اے قوم خدا کو پہچانو اُس سے بے خبر نہ ہو۔ اُسکی اطاعت کرو۔ نافرمان نہ ہو۔ اُس سے موافقت رکھو
مخالفت نہ کرو۔ اُسکے حکم سے رضامند رہو اور منازعت نہ کرو۔ خدا کو اُسکی صنعت سے معلوم کرو۔ وہ خالق
رازق۔ اول۔ آخر۔ ظاہر۔ باطن۔ قدیم۔ ازلی۔ دائمی۔ ابدی اور اپنے ارادہ کو پورا کر دینے والا ہے
اُسکے فعل سے سوال نہیں ہو سکتا۔ اور لوگ اپنے اعمال سے سوال کیے جاینگے۔ وہ غنی کرنے
فقیر کرنے زندہ رکھنے مار ڈالنے نفع پہنچانے اور عذاب کرنے والا ہے۔ اُسی سے خوف کیا جانا چاہیے
اور اُسی سے امید۔ اُسکے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ اور کسی سے امید نہ رکھو۔ اُسکی حکمت اور قدرت کے ساتھ
یہاں تک گردش کرو کہ قدرت حکمت پر غالب آجائے۔ سفیدی پر سیاہی سے اُسوقت تک ادب سیکھو
کہ تمہارے پاس وہ شئے آجائے جو تمہیں اور تم میں حائل ہے۔ خرق حد شرع سے جسکی طرف ظاہری
نہیں بلکہ معنوی طور پر اشارہ کیا گیا ہے محفوظ رہو گے۔ اس مرتبہ تک صالحین میں سے کوئی کوئی
پہنچتا ہے۔ دائرہ شرع سے باہر ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اسے وہی جانتا ہے جو اُسمیں داخل ہو
تو محض کیفیت سے اُسے نہ جان سکے گا۔ تمام امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آجاؤ
اور فرشتے کی پکار کے دن تک امر و نہی اور اُنکے اتباع پر کمر باندہ لو۔ پھر اسوقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اجازت لیکر اُسکے پاس چلے جاؤ۔ ابدال کا نام ابدال اسلئے ہے کہ وہ خدا کے ارادہ
کے سامنے اپنا ارادہ اور اُسکے اختیار کے روبرو اپنا اختیار ہی نہیں رکھتے۔ ظاہری حکم لگاتے ہیں
ظاہری عمل کرتے ہیں۔ پھر خاص طور کے اعمال بجا لاتے ہیں اور حسب ترقی درجات امر و نہی
پر زیادہ کاربند ہوتے جاتے ہیں۔ یہانتک کہ ایسی جگہ پہنچ جاتے ہیں جہاں امر و نہی کچھ بھی
نہیں۔ بلکہ احکام شرع اُن میں اثر کرتے۔ اُنکی طرف مضاف ہوتے ہیں اور وہ خود الگ رہتے
ہیں۔ ہمیشہ خدا کے ساتھ حالت غیبت میں رہتے ہیں۔ البتہ امر و نہی کے وقت حاضر ہو جاتے
ہیں۔ اُنکی حفاظت کرتے ہیں اور حدود شرع میں سے کسی حد کو خراب نہیں کرتے۔ کیونکہ فرض
عبادت کا چھوڑنا الحاد۔ اور ارتکاب ممنوعات گناہ ہے۔ کسی حال میں کسی شخص کے ذمہ سے
فرائض ساقط نہیں ہوتے۔ اے لڑکے اُسکے حکم و علم کے ساتھ عمل کر۔ اس دائرہ سے
باہر نہ نکل۔ اور اپنا اقرار نہ بھول۔ نفس ہوا۔ شیطان طبیعت اور دنیا سے جہاد کر۔ خدا کی
مدد سے ناامید نہ ہو۔ وہ ثبات کے ساتھ تیرے پاس آئیگی۔ خدا فرماتا ہے کہ اللہ صبر کرنے
والوں کے ساتھ ہے اور ارشاد ہوا ہے کہ خدا ہی کی جماعت غالب رہے گی۔ اور یہ بھی کہا ہے
کہ جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم اُن کو اپنے طریقے بتا دیتے ہیں۔ نفس جب مخلوق
کے سامنے شکایت کرے تو اُسکی زبان روک۔ اُس پر اور تمام مخلوق پر اللہ تعالی کیلیے نگہبان
بن۔ اُن کو طاعت کا حکم کر گناہ سے روک۔ گمراہی۔ بدعت۔ اتباع ہوا۔ اور موافقت نفس

سنت بازرکھ۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے اتباع کا حکم کرتا رہ **اے قوم** کتاب اللہ کی حفاظت
کر۔ اس سے مؤدب ہو۔ وہ خدا کے اور تمہارے مابین پیوند ہے۔ اسے مخلوق نہ ٹھیراؤ۔ اللہ تعالیٰ
کہتا ہے کہ یہ میرا کلام ہے۔ تم کہتے ہو نہیں۔ جو خدا کا رد کرے اور قرآن کو مخلوق کہے وہ خدا کا
منکر اور اس سے بری ہے۔ یہ قرآن یہی قرآن جو تلاوت کیا جاتا ہے یہ جو پڑھا جاتا ہے یہ جو سنا
جاتا ہے۔ یہ جو دیکھا جاتا ہے۔ یہ جو مصاحف میں لکھا جاتا ہے خدا کا کلام ہے۔ امام شافعیؒ اور
احمدؒ کا قول ہے کہ قلم مخلوق ہے اور جو کچھ اس سے لکھا گیا ہے غیر مخلوق ہے۔ قلب مخلوق ہے
اور جو کچھ اس میں محفوظ ہے غیر مخلوق ہے۔ **اے قوم** عمل کر کے قرآن کے خیر خواہ بنو۔ نہ کہ اس میں
جھگڑا کر کے۔ اعتقاد چند کلمات ہیں اور اعمال بہت۔ تم اس پر ایمان لاؤ۔ دلوں سے تصدیق
اور جوارح سے عمل کرو۔ اور نافع چیز سے شغل رکھو۔ ناقص اور ادنےٰ درجہ کی عقلوں پر متوجہ نہ ہو
اے قوم منقول عقل سے منسوخ اور نص قیاس سے متروک نہیں ہوا کرتی۔ گواہ چھوڑ کر محض
دعوے کے پاس نہ کھڑا ہو۔ کیونکہ لوگوں کے مال صرف دعوے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر لوگ اپنے دعووں سے لے لیا کرتے تو ایک قوم دوسری قوم
پر خون اور مال کا دعوے کر کے اسے حاصل کر لیا کرتی۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مدعی پر گواہ
لازم ہیں اور مدعا علیہ پر قسم۔ عالم زبان اور جاہل دل مفید نہیں ہوتا۔ پیغمبر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں اپنی امت پر سب سے زیادہ اس منافق سے خوف کرتا ہوں
جو زبان کا عالم ہو۔ اے عالمو۔ اے جاہلو۔ اے حاضرو۔ اے غائبو۔ خدا سے شرماؤ اور اسکی
طرف اپنے دلوں سے دیکھو۔ اسکے لیے ذلیل ہو جاؤ۔ اپنے نفسوں کو اسکی تقدیر کے گھوڑوں کے
نیچے لے آؤ۔ اور اسکی نعمتوں کا شکر نفس پہ لازم کر لو اسکی طاعت میں روشنی کو اندھیروں سے ملاؤ جب
یہ ہو جائیگا تو تمہارے پاس خدا کی کرامت۔ عزت اور دنیا و آخرت میں جنت آ جائیگی **اے لڑکے**
اس بات کی کوشش کر کہ دنیا میں کوئی چیز تیری محبوب نہ رہے جب یہ مرتبہ حاصل ہو جائیگا تو تو اپنے
نفس کے ساتھ ایک لحظہ نہ چھوڑا جائیگا بلکہ اگر تو متعجب لگ جائیگا تو یاد دلایا جائے گا۔ اور اگر غافل ہو جائیگا
تو بیدار کیا جائے گا وہ تجکو غیر کی طرف دیکھنے کے لیے نہ چھوڑے گا۔ جسے یہ مزہ چکھ لیا اسے خدا کو پہچان
لیا۔ مخلوق میں بعض افراد اس جنس کے ہیں کہ خلق کیجانب سکون کو قبول نہیں کرتے اور منافقوں
آفات، بلیات ہمارے دلوں کے سر پر ہیں۔ اہل اللہ جب دل کی آنکھ سے غیر اللہ کو دیکھ لیتے ہیں تو
اپنی سلامتی کو اسکی جانب سکون حاصل کرنے اسکے آگے پڑے رہنے مخلوق کی جانب سے اندھا ہو جانے
اور اس پر اعتراض کرنے سے اپنی زبان کاٹنے میں خرچ کر دیتے ہیں۔ انکے روبرو شب ماہ و سال
بدلجاتے ہیں اور وہ ایک حالت پر رہتے ہیں۔ خدا کے ساتھ متغیر نہیں ہوتے۔ وہ مخلوق میں سب سے

زیادہ و نقصان ہین۔ تم اُن کو دیکھو تو مجنون کہو اور وہ تم کو دیکھین تو یہ کہین کہ ابھی یہ لوگ قیامت پر ایمان ہی نہین لائے۔ اُنکے دل خدا کے سامنے غمگین اور شکستہ ہین۔ وہ ہمیشہ خائف اور ترس ناک رہتے ہین جب اُسکے جلال و عظمت کے پردے اُنکے دلون پر کھل جاتے ہین تو اُن کا خوف زیادہ ہو جاتا ہے۔ اُنکے دل ٹکڑے ٹکڑے اور جوڑ بند کھلنے کے قریب ہو جاتے ہین۔ اللہ تعالیٰ اُنکی یہ حالت دیکھکر رحمت و جمال اور لطف و رجا کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اس سے اُن کو سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ مین طالبین آخرت و طالبین خدا کے سوا اور کسی کی طرف دیکھنا نہین چاہتا۔ طالبین دنیا و خلق و نفس و ہوا کو کیا کرون۔ ہان مین اُسکے علاج کو پسند کرتا ہون کیونکہ وہ مریض ہے اور مریضون پر طبیب ہی صبر کر سکتا ہے۔ افسوس تو اپنی بات مجھسے چھپاتا ہے حالانکہ وہ چھپتی نہین۔ مجھسے تو اپنا طالب آخرت ہونا ظاہر کرتا ہے حالانکہ تو طالب دنیا ہے یہ ہوس جو تیرے دل مین ہے۔ تیری پیشانی مین مکتوب ہے تیرا مُہر تیرے ملانے مین ہے۔ تیرے ہاتھ مین کھوٹا دینار ہے اسمین ایک دانگ سونا ہے باقی چاندی۔ کھوٹا دینار میرے سامنے نہ لا مین ایسے بہت دیکھے ہین۔ اُسے میرے حوالے کر اور تصرف کا اختیار دے تاکہ اُسے پگلاؤن۔ اور خالص سونا نکالکر باقی پھینکدون۔ تھوڑا کھرا زیادہ کھوٹے سے بہتر ہے۔ مجھے اپنے دینار کا اختیار دے مین سکہ بنانے والا ہون میرے پاس اُسکے اوزار ہین۔ ریا و نفاق سے توبہ کر اور اپنے نفس پر اس کا اقرار کرنے سے نہ شرما۔ کیونکہ منافق مخلصون سے زیادہ ہین۔ اسی لیے بعض مشایخ کا قول ہے کہ اخلاص کو ریا کار ہی خوب پہچانتا ہے جو اول سے آخر تک مخلص رہے یہ بہت ہی شاذ نادر ہے۔ بچے اول اول جھوٹ بولتے مٹی اور نجاستون سے کھیلتے۔ اپنے آپکو خطرون مین ڈالتے۔ مان باپ کا مال چُراتے۔ اور چغلیان کھاتے ہین۔ اور جب اُن مین عقل پیدا ہو جاتی ہے تو تھوڑا تھوڑا کرکے سب چھوڑ دیتے اور اپنے مان باپ اور اُستادون کا طریقہ سیکھ لیتے ہین خدا جسکے لیے بہتری چاہتا ہے وہ مودب ہو کر اپنا پہلا طریقہ چھوڑ دیتا ہے اور جسکے لیے بُرائی مد نظر ہوتی ہے وہ اپنے پہلے ہی طریقہ پر رہتا ہے اور دنیا و آخرت مین ہلاک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوا اور بیماری دونون چیزین پیدا کی ہین۔ گناہ بیماری ہے اور طاعت دوا۔ ظلم بیماری ہے عدل دوا۔ خطا بیماری ہے صواب دوا۔ خدا کی مخالفت بیماری ہے گناہون کے نشہ سے توبہ کرنا دوا۔ یہ دوا جب پوری ہوگی کہ تو اپنے دل سے مخلوق کو چھوڑ دیگا اور خدا سے ملا دیگا اُسکی طرف لیجائیگا۔ اسوقت تیری روح آسمان مین ہوگی۔ گھر زمین مین۔ تو اپنے دل کے معلومات کے مطابق خدا کے ساتھ ہو جائیگا اور احکام پر عمل کرنے مین مخلوق کے ساتھ شریک رہیگا۔ عمل کی کسی حالت مین۔ اُنکی مخالفت نکر۔ تاکہ عمل اور مخلوق کے لیے تجھپر حجت نرہے۔ تو باطن مین خدا کے اور ظاہر مین مخلوق کے ساتھ ہوگا۔ اپنے نفس کو شیر کا بچہ بنا کر تجھوڑ۔ اگر تو اسپر سوار ہو گیا تو بہتر ورنہ یہ تجھپر سوار ہو جائیگا تو لے اپنے بچہ پالا۔ یا تو خیر نہین تو

یہ تجھے بچھاڑ دے گا۔ اگر طاعات الٰہی میں یہ تیری اطاعت کرے تو خیر ورنہ اُسے بھوک پیاس ذلت۔ ننگا
رکھنے اور ایسی جگہ خلوت نشین کرنے سے جہاں کوئی انیس نہ ہو۔ سزا دے۔ ان کوڑوں کو اُس سے
دور نہ کر تاکہ وہ مطمئن اور ہر حال میں خدا کا مطیع ہو جائے۔ پھر جب مطمئن ہو جائے تو اُسکے اور اپنے
مابین عتاب کو ترک نہ کر اور یہ کہا کر کہ کیا تو نے فلاں فلاں فعل نہیں کیا۔ اُسے اپنے سے موافقت
کرنے والا بنا لے تاکہ ہمیشہ ذلیل رہے۔ مگر تو ان تمام باتوں پر طلب مراد الٰہی۔ اُسکے ساتھ موافقت
اور ترک معاصی کے ساتھ مدد دے سکتا ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ تیرا ظاہر و باطن یکساں ہو
تو ہمہ موافقت بلا مخالفت۔ طاعت بلا معصیت شکر بلا کفر۔ ذکر بلا نسیان اور خیر بلا شر بن جائے جب
تیرے دل میں خدا کے سوا اور کوئی موجود ہے تو فلاح نہیں ہے۔ اگر تو ہزار برس تک اُنکا روزانہ
سجدہ کرے اور اپنے دل سے کسی اور کیطرف متوجہ ہو تو تجکو فائدہ نہ ہوگا۔ جو شخص اپنے مولا کے سوا
کسی اور کو چاہتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔ جب تک توکل کو معدوم نہ کر دے اُسکی دوستی کو سعادت
نہ سمجھ۔ باوجود دلی توجہ کے اشیاء سے اظہار زہد کرنا تجھے نفع نہ دے گا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ
سارے جہان کے سینوں کی باتیں جانتا ہے تجکو شرم نہیں آتی کہ زبان سے توکل علی اللہ کا نام لیتا ہے
اور دل میں غیر کو پکارتا ہے اے لڑکے اللہ تعالیٰ کے علم پر دھوکا نہ کھا۔ اُسکی پکڑ سخت ہے
ان علماء پر جو خدا کو نہیں جانتے ہرگز نہ پھول۔ اُن کا علم اُن کے لیے باعث ضرر ہے نہ کہ موجب
نفع۔ وہ خدا کے احکام کے عالم اور خدا سے ناواقف ہیں لوگوں کو جس چیز کا حکم کرتے ہیں آپ
خود نہیں کرتے اور جس چیز سے منع کرتے ہیں اُس سے خود باز نہیں رہتے۔ مخلوق کو خدا کی طرف
بلاتے اور خود اُس سے بھاگتے ہیں۔ گناہوں اور لغزشوں کے باعث اُس سے لڑتے ہیں۔
انکے نام میرے پاس تاریخوار لکھے ہوئے ہیں۔ گنے ہوئے موجود ہیں۔ الٰہی مجھپر اور اُن پر
رحمت کے ساتھ رجوع ہو اور ہم سب کو اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کے
طفیل بخشدے الٰہی ہمارے بعض کو بعض پر مسلط نہ کر اور بعض کو بعض سے نفع دے اور ہم سبکو اپنی رحمت میں داخل کر لے۔ آمین

بارہویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دوسری ذیقعدہ ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کو رباط میں فرمایا

اے لڑکے خدا کے لیے تیرا ارادہ صحیح نہیں ہوا۔ اور نہ تو اُس کا مرید ہے کیونکہ جو خدا کا ارادہ کر کے
غیر کو طلب کرتا ہے اُس کا دعویٰ باطل ہے۔ دنیا کے مریدوں کی کثرت ہے۔ آخرت کے مریدوں کی
قلت۔ اور خدا کے سچے مرید بہت ہی کم ہیں بلکہ وہ قلت اور نہ ہونے کے لحاظ سے سرخ گندھک کا حکم
رکھتے ہیں۔ کمیابی و نایابی میں اُنکا وجود ہے۔ کوئی کوئی پایا جاتا ہے۔ وہ کنبوں قبیلوں کے

زمین میں بمنزلہ کوہوں اور بادشاہ ہیں۔ شہروں اور بندوں کی آبادی کا باعث ہیں۔ انکے سبب مخلوقات
کی بلا دفع ہوتی ہے۔ لوگوں پر انہیں کے سبب مینہ برستا ہے۔ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے
اور انہیں کے باعث زمین اُگاتی ہے وہ ابتدائی حالت میں ایک ٹیلہ سے دوسرے ٹیلہ۔ ایک شہر سے
دوسرے شہر۔ ایک ویرانہ سے دوسرے ویرانہ کی طرف بھاگتے ہیں جس جگہ انہیں پہچان لیے جاتے
ہیں وہاں سے چلدیتے ہیں۔ سبکو اپنے پس پشت پھینک جاتے ہیں۔ اور دنیا کی کنجیاں اہل دنیا کے
حوالہ کردیتے ہیں۔ وہ اسیطرح رہتے ہیں۔ یہاں تک اُنکے گرداگرد قلعے بنجاتے ہیں اور اُن کے دلوں
کی طرف نہریں جاری ہوتی ہیں۔ اور ایک خدائی لشکر اُنسے خطاب کرنے لگتا ہے۔ رب کے سبب اُنکی
حراست میں رہتے ہیں۔ اُن کا اکرام ہوتا ہے حفاظت کی جاتی ہے اور خلق کے والی بنائے جاتے ہیں
یہ سب اُن کے اوپر چلے جانے کے بعد ہوتا ہے۔ پھر اسوقت انکا اکرام مخلوق پر فرض ہوجاتا ہے۔ وہ
طبیب بنجاتے ہیں اور کل مخلوق بیمار۔ تجھپر افسوس کہ انہیں سے ہونے کا مدعی ہے۔ تیرے پاس اُنکی
علامت کیا ہے قرب حق اور اُسکے لطف کی نشانی بتا۔ تو خدا کے نزدیک کس مرتبہ اور کس مقام میں ہے
ملکوت اعلےٰ میں تیرا نام اور لقب کیا ہے۔ ہر رات تیرا دروازہ کس چیز پر بند ہوتا ہے۔ تیرا کھانا پینا
مباح ہے مطلق حلال ہے۔ تو دنیا کا محتاج ہے یا آخرت کا یا قرب الٰہی کا۔ وحدت میں تیرا انیس
اور خلوت میں تیرا جلیس کون ہے۔ اے جھوٹے نفس و شیطان اور ہوا و فکر دنیا وحدت میں تیرے
انیس ہیں۔ اور شیاطین الانس یعنی بدکار دوست اور اصحاب قیل و قال خلوت میں تیرے جلیس ہیں۔
یہ شئے ہذیان اور محض دعوے سے حاصل نہیں ہوتی اس باب میں تیرا کلام بے فائدہ کی ہوس ہے
خدا کے سامنے سکون و گمنامی اور ترک ادب کو لازم کرلے۔ اگر تو اس باب میں کلام ہی کرنا چاہتا ہے
تو اُس سے اور اسکے اہل کے ذکر سے برکت حاصل کر لیا کر۔ کیونکہ باوجود باطن خالی ہونے کے ظاہر میں
اس کا مدعی ہے جو ظاہر باطن کے موافق نہو ہذیان ہے۔ تو نے پیغمبر علیہ السلام کا قول نہیں سُنا۔
جسنے بھائیوں کا گوشت کھایا اُسنے روزہ نہیں رکھا۔ پیغمبر علیہ السلام نے بیان کردیا ہے کہ کھانے پینے
اور محض مفطرات چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں ہے۔ بلکہ اُسکے ساتھ ترک گناہ کو بھی ملانا چاہیے۔ غیبت
سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ نیکیوں کو اسطرح جلا ڈالتی ہے جسطرح لکڑیوں کو آگ۔ نجات پانے والا
اُس کا عادی نہیں ہوتا۔ اور جو غیبت کے ساتھ مشہور ہوجاتا ہے لوگوں میں اسکی عزت کم ہوجاتی
ہے۔ اور نظر شہوت سے بچو۔ کیونکہ یہ تمہارے دلوں میں گناہوں کا کھیت بودیتی ہے اور دنیا و
آخرت میں اسکا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ جھوٹی قسم سے بچو۔ کیونکہ وہ شہروں کو چٹیل میدان بنا کر
چھوڑتی ہے۔ اموال و ادیان کی برکت کھودیتی ہے تجھپر افسوس کہ جھوٹی قسم کھاکر اپنا مال رائج
کرتا ہے۔ اور دین میں خسارہ ڈالتا ہے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو اسی کو خسارہ سمجھتا۔ تو خدا کی قسم

کہتا کہ یہ کہتا ہے کہ اس جیسا مال اس شہر میں نہیں۔ اور نہ کسی اور کے پاس موجود ہے۔ مجھے ایسے اس میں قیمت کا ہے اور مجھے اس قیمت کو پڑا ہے۔ حالانکہ تو اپنی ان تمام باتوں میں جھوٹا ہے۔ پھر تو جھوٹی قسم کھاتا ہے اور خدا کی قسم کھاتا ہے کہ میں سچا ہوں۔ تو عنقریب اندھا اور اپاہج ہو جائے گا۔ خدا تم پر رحم کرے۔ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب سے رہو۔ جو آداب شریعت سے مودب نہ ہوگا قیامت کے دن اسے دوزخ کی آگ ادب سکھا دے گی۔ شیخ رضی اللہ عنہ سے اثناء وعظ میں کسی نے سوال کیا کہ جس میں یہ پانچوں خصلتیں ہوں۔ کیا ہم اسکے روزہ اور وضو کے باطل ہونے کا حکم لگا دیں۔ آپ نے جواب دیا روزہ اور وضو باطل نہیں ہوتا۔ مگر یہ بطریق وعظ اور بطور تخویف و تحذیر ہے اسے لڑکے شاید کل تو زمین سے ناپید ہو جائے۔ قبر میں موجود ہو۔ یا یہ معاملہ کسی اور وقت میں ہو۔ پھر یہ غفلت کیسی تمہارے دل کسقدر سخت ہیں۔ تم پتھر ہو۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میرے سوا اور لوگ کہہ رہے ہیں مگر تم ایک حالت میں ہو۔ تم پر قرآن۔ اخبار رسول اور اگلوں کے حالات پڑھے جاتے ہیں لیکن تم نہ عبرت حاصل کرتے ہو نہ پرہیزگار بنتے ہو۔ اور نہ تمہارے اعمال بدلتے ہیں۔ جو وعظ کی مجلس میں حاضر ہو اور نصیحت نہ مانے وہ اچھے مقام میں ہے مگر نہایت درجہ کا شریر ہے۔ اسے لڑکے بتلا اولیا اللہ کو ذلیل سمجھنا اسلئے ہے کہ تو خدا کو بہت کم پہچانتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ یہ لوگ دم بخود ہیں۔ ہمارے ساتھ معاشرت کیوں نہیں کرتے۔ ہمارے پاس کیوں نہیں بیٹھتے۔ یہ تو اس لیے کہتا ہے کہ اپنے نفس کے حال سے بیخبر ہے۔ کیونکہ تجکو اپنے نفس کی پہچان نہیں۔ تو لوگوں کے مرتبے نہیں پہچانتا۔ تجکو جسقدر دنیا اور اسکے انجام کی معرفت کم ہوگی۔ اسی قدر آخرت کی قدر سے جاہل رہیگا اور جسقدر آخرت کو کم پہچانے گا اسیقدر معرفت الٰہی سے بے خبر ہوگا۔ اے دنیا میں مشغول ہونیوالے خسارہ اور ندامتیں دنیا و آخرت میں عنقریب تجھپر ظاہر ہونے والی ہیں۔ تیری ندامتیں قیامت کے دن حسرت ظاہر ہونے کے دن۔ رسوائی کے دن خسارہ کے دن ظاہر ہونگی۔ آخرت آنے سے پہلے اپنے نفس سے حساب لے۔ خدا کی بردباری اور اپنے اوپر اسکے کرم سے دھوکا نہ کھا۔ تو گناہوں لغزشوں اور لوگوں پر ظلم کرنے کے باعث بہت بری حالت پر ٹھیرا ہوا ہے۔ گناہ کفر کے قاصد ہیں جیسا بخار موت کا قاصد ہوا کرتا ہے۔ موت اور قابض الارواح فرشتہ کے آنے سے پہلے توبہ کو لازم کر لے۔ اسے جوانو توبہ کرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ بلاؤں میں بھیجکر تم کو آزمایا کرتا ہے۔ تاکہ تم توبہ کر لو۔ مگر تم سمجھتے نہیں۔ اور گناہوں پر اصرار کیے جاتے ہو۔ اس زمانہ میں لوگ الگ الگ بحالت انفراد آزمائے جاتے ہیں۔ مگر انکی آزمائش از روئے انتقام ہے نہ کہ از روئے نعمت۔ گناہوں کا عذاب ہے نہ کہ درجات و کرامات کی زیادتی۔ اہل اللہ اسلیے آزمائے جاتے ہیں تاکہ خدا کے نزدیک اُنکے درجے بلند ہو جائیں۔ وہ اسکے ساتھ صبر کرتے ہیں کیونکہ

کیونکہ اسکی ذات کو چاہتے ہین جب یہ پورا ہوجاتا ہے تو اُن کے لیے بادشاہی کامل ہوجاتی ہے اور اگر پورا
نہین ہوتا تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت مین خیال کرتے ہین۔ الٰہی ہمین ہلاک نکر۔ ہم تیرا قرب بطور دوجہان مین
دیکھنا مجھے چاہتے ہین۔ دنیا مین دل کی آنکھون سے اور آخرت مین ظاہری آنکھون سے۔ اے قوم
خدا کی مہربانی اور کشائش سے نا امید نہو۔ کیونکہ وہ قریب ہے۔ مایوس نہو کیونکہ صانع خدا ہے۔ تجھے کیا خبر کہ اللہ
تعالیٰ اسکے بعد کوئی بات پیدا کردے۔ بلا سے نہ بھاگ۔ کیونکہ صبر کے ساتھ امتحان ہر قسم کی بہتری کی بنیاد
ہے۔ نبوت رسالت ولایت معرفت اور محبت کی جڑ بلا ہے۔ اگر تونے صبر نکیا تو تیرے لیے کوئی بنیاد نہین۔ جو لوگ
بے بنیاد قائم نہین رہتی۔ تو نے ڈلاؤ یا ٹیلے پر کوئی گھر بنا ہوا دیکھا ہے۔ تو بلا و آفات سے اس لیے بھاگتا
کہ ولایت و معرفت اور قرب الٰہی کی کوئی ضرورت نہین رہی۔ صبر کر اور عمل کرتا رہ تاکہ تو اپنے قلب و سر
اور روح کے ساتھ قرب الٰہی کے دروازہ کیطرف چلے۔ علما اولیا ابدال پیغمبرون کے وارث ہین۔
انبیا دلال ہین اور یہ لوگ انکے آگے منادی کرنے والے۔ مومن خدا سے امید و بیم نہین رکھتا۔ اسکے
قلب و سر کو قوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر مومنون کے دل قوی کیونکر نہون۔ انکو
اوپر کی سیر کرائی گئی ہے۔ جو ہمیشہ وہین رہتے ہین۔ انکے دل اسکے پاس ہین اور جسم زمین مین۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ وہ ہمارے پاس برگزیدہ اور بہتر لوگون مین ہین
وہ اپنے اہل اور اپنے ہمعصرون سے برگزیدہ ہین۔ انکے معانی متمیز اور الفاظ روشن ہین اس لیے
خلقت سے الگ اور دل لگی کی چیزون کو چھوڑے بیٹھے ہین۔ وہ آگے چلتے ہین اور پس پشت سبزہ
اُگ آتا ہے۔ اُن کے لیے رجوع نہین رہا۔ وحدت کے مونس بناؤ۔ انھون نے ویرانون دریا
کے کنارون جنگلون اور چٹیل میدانون کو اختیار کرلیا ہے۔ آبادیون کو چھوڑ دیا ہے۔ جنگلون کے
ساگ پات کھاتے اور چشمون کا پانی پی لیتے ہین۔ وہ وحشیون کی طرح ہوجاتے ہین۔ اسوقت
خدا ان کے دلون کو مقرب اور اپنا مونس بنا لیتا ہے۔ انکے الفاظ پیغمبرون صدیقون اور شہیدون
کے الفاظ کے ساتھ پائے جاتے ہین۔ اور معانی اُن کے معانی کے مشابہ ہوتے ہین۔ دن رات
خلوت مین اسکی خدمت کے ایستادہ ہین۔ مشتاقون کی راحت اور دوستونکی خوشی خدا کے
ساتھ ہے اسے لڑکے شیرینی و تلخی۔ صلح و فساد اور کدورت و صفائی ضرور ہے۔ اگر تو پوری
صفائی چاہتا ہے تو دل کو مخلوق سے جدا کرلے۔ اور خدا سے ملادے۔ دنیا اور اہل دنیا کو خدا کے
سپرد کردے۔ اور اپنے دل کو سب سے الگ کرکے باب آخرت سے قریب ہوجا۔ اور پھر اُسمین
داخل ہو۔ اگر وہان اپنے خدا کو نپائے تو اسکے قرب کا طالب بنکر نکل۔ جب تو اُسے پائیگا
تو اُسکے پاس ہر طرح کی صفائی حاصل کرسکے گا۔ خدا کا دوست دوسرے سے سروکار ہی نہین
رکھتا۔ جنت درجات کے طالبون اور تاجرون کا گھر ہے جنھون نے دنیا کو اُسکے بدلے بیچ

کو ملتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وفیہا ما تشتہیہ الانفس الآیۃ یعنی جنت مین وہ شے موجود ہے جس کو
نفس چاہتا ہے اور آنکھین لذت حاصل کرتی ہین۔ بسبب قلب۔ بشر اور شے کا ذکر نہین کیا جنت رہنے
والون۔ پھر گروہ ان کا کون۔ اور شہوات و لذات مین زہد اختیار کرنے والون کے لیے ہے جنکو حق
روزہ کو روزہ کے اور باغ کو باغ کے۔ اور گھر کو گھر کے بدلے بیچ ڈالا ہے۔ عارف باللہ جو خدا کے لیے
عمل کرتا ہے ابر کی مانند ہے جسپر رات دن چوٹین پڑتی ہین اور وہ کچھ نہین کہتا۔ اسے بمنزلہ زمین
سمجھنا چاہیے کہ اس پر سب چلا جاتا ہے اور وہ متغیر ہو جاتی ہے۔ لیکن گنگ ہے۔ اہل اللہ خدا کے سوا
کسی کو نہین دیکھتے۔ اور اسکے سوا کسی کی نہین سنتے۔ ان کو بے زبان دل ملا ہوا ہے۔ وہ اپنے
ذات اور اغیار سے فانی ہین۔ ہمیشہ اسی حالت مین رہتے ہین۔ خدا جب چاہتا ہے ان کو جیلا دیتا
دل کو زبان بنا دیتا ہے گویا بنگ پئے ہوئے ہین خدا اپنی رفعت و رحمت کے ہات سے ان کو اپنی طرف
کھینچ لیتا ہے۔ ان کو اپنے لیے بناتا اپنے لیے پیدا کرتا ہے نہ کہ غیر کے لیے۔ ان کو اپنا بنا لیتا ہے
جیسا کہ موسیٰ کو بنا لیا تھا کیونکہ ان کے حق مین فرماتا ہے واصطنعتک لنفسی (اے موسیٰ مین نے
تجکو اپنا کر لیا ہے) اسکی مانند کوئی شے نہین۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ اسنے راحت بلا رنج۔ انس
بلا وحشت۔ نعمت بلا زحمت۔ فرحت بلا بغض۔ حلاوت بلا تلخی ملک بلا ہلاکت مقرر کر رکھا ہے۔ یہان
خدا ہی کی ولایت ہے جو برحق ہے۔ جو اس حالت تک پہنچ گیا اسے جلد راحت ملجاتی ہے۔ لیکن تو
جس حالت مین ہے اسکے اعتبار سے دنیا مین راحت نہین پا سکتا۔ کیونکہ وہ کدورت اور آفات
کا گھر ہے۔ تو اس سے ضرور نکلے گا۔ اس لیے دل اور ہات سے اسے نکال دے۔ اور اگر یہ نہوسکے
تو ہات مین رکھکر دل سے نکال ڈال۔ بقدر قوت پاکرات سے الگ کر فقیرون مسکینون کو جو خدا کے کنبے
والے ہین دیدے۔ بااین ہمہ اسمین جو کچھ تیرا حصہ ہے وہ کہین نہ جائے گا۔ تو غنی ہو یا فقیر زاہد
ہو یا راغب جو مقدر مین ہے ضرور آئے گا۔ دار و مدار تیرے دل اور سر کی صحت و صفائی پر موقوف ہے
یہ دونون علم و عمل۔ اخلاص۔ اور صدق طلب حق سے صاف ہوتے ہین اے لڑکے کیا تو نے
سنا نہین کہ سمجھ حاصل کر اور الگ ہو جا۔ فقہ ظاہر سیکھ پھر فقہ باطن کیطرف آجا۔ اس ظاہر پر عمل کرتا کہ
یہ عمل تجکو ایسے علم کے قریب لیجائے جو تو نہین جانتا۔ علم ظاہر ظاہر کی اور علم باطن۔ باطن کی روشنی
ہے۔ یہ تجھ مین اور تیرے خدا مین ایک قسم کا نور ہے جب تو علم پر عمل کرے گا تو خدا کی طرف تیرا
رستہ نزدیک ہو جائے گا۔ تیرے اور اسکے مابین دروازہ فراخ ہوگا اور اس در کے کواڑ کھل جائینگے
جو تجکو مخصوص کرنیوالا ہے۔ الٰہی ہم کو دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۱۳ تیرھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چوتھی ذیقعدہ ۵۴۵ھ میں منگل کے دن شام کو مدرسہ میں فرمایا

اے لڑکے تو آخرت کو دنیا پر مقدم رکھ۔ دونوں کا نفع حاصل ہوگا۔ اور اگر دنیا کو آخرت پر مقدم کریگا
تو دونوں کا گھاٹا اٹھائے گا تیرے لیے باعث عذاب ہوگا۔ جسکا حکم نہیں کیا گیا تو اسمین کیوں مشغول ہے
اگر تو دنیا مین مشغول نہوگا تو خدا اس پر تیری مدد کرے گا۔ اور اسکے حاصل کرنے کے وقت تجھے نیک
توفیق دیگا جب تو اس سے کچھ لے گا تو اسمین برکت رکھی جائے گی۔ مومن اپنی دنیا و آخرت دونو کے
لیے عمل کرتا ہے۔ دنیا کے لیے کرتا ہے تو اسکو بقدر حاجت ملجاتی ہے خدا اس سے اسکو قانع کر دیتا ہے
جیسا سوار کا توشہ۔ کہ بہت نہیں ہوا کرتا۔ جاہل کا کلی مقصود دنیا اور عالم کا آخرت ہے اور پھر مومن
جب تیرے آگے دنیا مین سے ایک روٹی آئے اور تیرا نفس جھگڑنے لگے۔ اور خواہش مطالبہ کرے تو اس وقت
اسکی طرف دیکھ۔ جو ایک ٹکڑے پر قادر نہیں۔ جبتک تو نفس سے دشمنی اور خدا کے مقابلہ مین اس سے
عداوت نرکھے گا نجات نہ ملے گی۔ صدیقین آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین۔ انہین کا ہر ایک
دوسرے سے قبولیت اور صدق کی خوشبو سونگھتا رہتا ہے۔ اے اپنے خدا اور اسکے صدیقین سے
منہ پھیرنے خلق کیطرف متوجہ ہونے اور انکے ساتھ شریک رہنے والے۔ تو انکی طرف کبتک متوجہ رہیگا
یہ تجھکو نفع ندینگے۔ نفع و ضرر اور دینا ندینا انکے قبضہ مین نہین ہے۔ نفع و ضرر کے متعلق انمین
اور دیگر جمادات مین کچھ فرق نہین۔ بادشاہ ایک ہے ضرر پہنچانے والا ایک ہے نفع دینے والا ایک ہے
حرکت و سکون دینے والا ایک ہے قبضہ کرنیوالا ایک ہے مسخر کرنیوالا ایک ہے۔ عطا کرنے اور روکنے والا ایک ہے۔
خالق و رازق صرف اللہ ہی ہے۔ قدیم اور ازلی و ابدی وہی ہے۔ وہ خلق سے پہلے۔ تمہارے ماں
باپ اور دولتمندون سے پہلے موجود ہے۔ وہ آسمان و زمین کا اور انکے مابین تمام اشیاء کا خالق ہے
اسکی مانند کوئی نہین۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ اے خلق اللہ تم پر افسوس۔ تم اپنے خالق کو پہچاننے
کا حق نہین پہچانتے۔ اگر قیامت کے روز خدا کے نزدیک مجھے اختیار ملے تو اول سے لیکر آخر تک تمہارے
سب کے بوجھ اٹھا لون۔ اے پڑھانے والے اہل آسمان و زمین سے الگ ہو کر صرف میرے ہی
سامنے پڑھ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے اسمین اور اللہ تعالی مین ایک دروازہ کھلجاتا ہے کہ
اس سے اسکا دل خدا کے پاس چلا جاتا ہے۔ لیکن اے عالم تو قیل و قال اور جمع مال کی فکر مین
اپنے علم پر عمل کرنے سے غافل ہے۔ اسلیے فقط صورت تیرے ہات لگے گی معنے نہ ملینگے۔ اللہ
تعالے جب کسی بندہ کے ساتھ بہتری چاہتا ہے تو اسے علم عنایت کرتا ہے پھر عمل و اخلاص
کا الہام کرتا ہے۔ اور اسے اپنے سے نزدیک۔ اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ عرفان اور علم قلوب و
اسرار و حکمت کی تعلیم کرتا ہے۔ اور بلا شرکت اسے اپنے لیے پسند کر لیتا ہے اسے ایسا برگزیدہ کرتا ہے جیسا

موسیٰ کو کہا تھا۔ جن کے حق میں وَاصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ فرمایا ہے یعنی اے موسیٰ میں نے تم کو اپنے
لیے خاص کر لیا ہے غیر اور شہوات ولذات۔ اور باطل چیزوں۔ اور آسمان وزمین اور جنت ودوزخ
اور ملک وہلاکت کیلیے پیدا نہیں کیا۔ تجھے میری طرف سے کوئی چیز مقید نہیں کر سکتی۔ اور نہ کوئی غیر
میری جانب سے روک سکتا ہے تجھے میری جانب سے کوئی صورت قید نہیں کر سکتی۔ اور نہ کوئی
مخلوق مانع ہو سکتی ہے۔ اور نہ کوئی خواہش بے پروا کر سکتی ہے اے لڑکے کسی گناہ کے سبب
جو تو نے کیا ہے خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ بلکہ توبہ اور اس پر قائم رہ اور اخلاص کے پانی سے
اپنے دین کے کپڑے کی نجاست دھو۔ اور اسے معرفت کی خوشبو میں بسا۔ اس گھر سے جس میں تو
مقیم ہے خوف کر۔ جدھر دیکھے کا تیرے چاروں طرف درندے ہیں اور موذی تجھ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے
مونہہ کو دل سے خدا کی طرف لا۔ طبیعت شہوت اور ہوا کے حکم سے نہ کھا۔ بلکہ دو نیک گواہوں کتاب
وسنت کے حکم سے کھا۔ پھر دو اور گواہوں کو طلب کر۔ کہ ایک تیرا دل ہے۔ اور دوسرا فعل الٰہی
پھر جب کتاب وسنت اور تیرا دل اذن دیدے تو چھوٹی چیز یعنی فعل الٰہی کا منتظر رہ۔ رات کو
لکڑیاں چننے والے کی مانند نہ ہو۔ کہ لکڑیاں چن رہا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کیا ہاتھ لگے گا سانپ کا خالق ہو
یا مخلوق۔ یہ ایسی شے ہے کہ آراستگی۔ آرزو۔ تکلف اور تصنع سے حاصل نہیں ہوتی یہ ایک ایسی ہے جس کی سینہ میں
توقیر کی گئی ہے اور عمل اسکی تصدیق کرتا ہے۔ کونسا عمل۔ وہ جو محض خدا کے لیے ہو اگلے لوگوں کی
عافیت ترک طلب عافیت تھا ترک طلب غنا اور دوا ترک طلب دوا ہی ہے تسلیم وقطع اسباب اور دلی
اعتبار سے ترک ارباب میں پوری دوا موجود ہے۔ دوا اس توحید الٰہی میں ہے جو دل سے ہو نہ کہ زبان
سے۔ توحید وزہد جسم وزبان پر نہیں ہوتے۔ توحید دل میں ہے زہد دل میں ہے تقوے دل میں ہے
معرفت دل میں ہے۔ خدا کا جاننا دل میں ہے محبت الٰہی دل میں ہے۔ اس کا قرب دل میں ہے
عقل سے کام لے ہوس نہ کر۔ تصنع اور تکلف سے بچ۔ تو ہوس اور تصنع وتکلف اور کذب وریا اور
نفاق میں پڑا ہوا ہے۔ مخلوق کو اپنی طرف کھینچنا تیرا کلی مقصود ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ جب تو اپنے
دل سے مخلوق کی طرف ایک قدم چلتا ہے تو خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ تو طالب حق ہونے کا مدعی ہو
حالانکہ مخلوق کا طالب ہے۔ تیری حالت اس شخص کی سی ہے جو یہ کہے کہ میں مکہ جانے کا ارادہ رکھتا
ہوں مگر خراسان کی سڑک پر جا رہا ہے۔ وہ مکہ سے دور رہے گا۔ تو مدعی ہے کہ تیرا دل مخلوق سے
الگ ہے حالانکہ تو انہیں سے خوف ورجا رکھتا ہے۔ تیرا ظاہر زہد اور باطن رغبت تیرا ظاہر حق اور باطن
مخلوق ہے۔ یہ امر زبانی بک بک سے نہیں آتا۔ اس حالت میں مخلوق دنیا۔ آخرت اور ماسوی
اللہ کچھ بھی نہیں۔ حاصل کلام یہ کہ وہ واحد ہے۔ واحد ہی کو پسند کرتا ہے۔ واحد ہے شریک کو
پسند نہیں کرتا۔ وہ تیرے کام بناتا اور جو کچھ تیری نسبت کہا جاتا ہے اسے سامنے لے آتا ہے

مخلوق عاجز ہے تجھے نفع و ضرر کچھ نہیں پہنچا سکتی۔ خدا ان کے ہاتھوں اسے جاری کراتا ہے۔ اسکا
فعل ہے انہیں اور تجھ میں تصرف کر رہا ہے۔ تیرے نفع و ضرر کے متعلق علم الٰہی میں قلم جاری ہوچکا ہے۔
ایک موحد متقیہ مخلوق پر خدا کی حجت ہیں۔ بعض انہیں سے باعتبار ظاہر و باطن دنیا سے الگ ہیں۔ اور
بعض حضرات باعتبار باطن اس سے علیحدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر اس کا ذرا سا اثر بھی نہیں
دیکھتا۔ یہ صاف دل ہیں۔ جو اسیر قادر ہے وہ خلق کی طرف سے بادشاہی دیا گیا ہے وہ دلیر اور پہلوان
ہے۔ دلیر وہ ہے جسکا دل ماسوا اللہ پاک ہو۔ توحید کی شمشیر اور شرع کی تلوار لیکر اسکے دروازہ پر
کھڑا ہو بیٹھ گیا ہو۔ مخلوقات میں سے کیسکو اسکے پاس آنے ہی نہیں دیتا۔ اپنا دل مقلب القلوب کے
لیے جمع رکھتا ہے۔ شرع ظاہر کو اور توحید و معرفت باطن کو مہذب کر دیتی ہے۔ اسے مہذب لوگو۔
پہلے بہت کچھ کہہ گئے ہیں۔ اور ہم بھی کہتے ہیں مگر حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ تو کہتا ہے کہ یہ فعل حرام ہے حالانکہ
خود اس کا مرتکب ہے۔ یہ حلال ہے حالانکہ اسکو نہیں کرتا اور استعمال میں نہیں لاتا۔ تو ہوس در
ہوس ہے۔ رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جاہل کے لیے ایک ویل ہے اور عالم کے لیے سات۔
جاہل کیلیے ایک ویل ہے کہ اُسنے کیوں نہ سیکھا۔ اور عالم کے لیے سات کہ سیکھکر عمل نکیا۔ اس سے علم
کی برکت اُٹھ گئی۔ اور حجت باقی رہی۔ سیکھ پھر عمل کر۔ پھر مخلوق سے الگ ہو کر خلوت میں بیٹھ۔ اور محبت
الٰہی میں مشغول ہو جب محبت اور تنہائی درست ہو جائے گی وہ تجھے اپنا مقرب۔ نزدیک تر بنائے گا۔
اور اپنے میں فنا کر دے گا۔ پھر اگر چاہے گا تو مشہور کر کے مخلوق کے لیے ظاہر کر دیگا۔ اور تجکو پورا حصہ
لینے کی طرف پھیر لائیگا۔ اپنے سابقہ اور علم کی ہوا کو تیرے معاملہ میں حکم کرے گا وہ تیری خلوت
کی دیواروں پر چلے گی۔ اور اُن کے ساتھ لازم ہو جائے گی۔ اور تیرے امر کو مخلوق کے لیے ظاہر
کرے گی تو اُن میں اپنے ساتھ نہیں بلکہ خدا کے ساتھ ہوگا۔ اسوقت بلا شامت نفس و طبع و ہوا
تو اپنا پورا حصہ حاصل کر سکے گا۔ وہ تجکو اس لیے تیری قسمت کیطرف پھیرے گا کہ کہیں تجھ میں اُسکے علم کا
قانون باطل نہو جائے۔ تو اسوقت اپنے پورے حصے لے گا اور تیرا دل خدا کے ساتھ ہوگا اے لوگو
خدا اور اُسکے اولیاء کو نہ جاننے والو۔ خدا اور اُسکے اولیاء کے باب میں طعن کرنے والو۔ خدا برحق ہے
اور اے مخلوق تم باطل ہو۔ حق قلب و اسرار و معانی میں ہے اور باطل نفسوں۔ خواہشوں۔ طبیعتوں
عادتوں۔ دنیا۔ اور ماسوا اللہ میں۔ دل جبتک خدا کے قرب سے جو قدیم ازلی دائم اور ابدی ہے
نہ لگے فلاح نہیں پا سکتا۔ اے منافق مزاحمت نکر۔ جو کچھ تیرے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے۔ تیرے
پاس تیری روٹی تیرا سالن۔ شیرینی۔ کپڑے۔ گھوڑا اور حکومت موجود ہے۔ سچا دل مخلوق سے خالق
کیطرف منہ کرتا ہے اور اکثر اشیا کو رستہ میں دیکھکر انکو سلام کر کے گذر جاتا ہے۔ اپنے علم پر عمل کرنے
والے علماء سلف کے نائب۔ انبیاء کے وارث اور بقیۂ خلفاء ہیں۔ تم انکے آگے آگے چلتے ہیں۔ انکو

شریعت کے شہر کی آبادی کا حکم دیتے اور اُمت سے اُجاڑنے سے روکتے ہین - انبیا اور وہ قیامت کے دن اپنی
ہونگے - خدا سے ان کو پوری اُجرت دلوائینگے - اللہ تعالے نے عالم بے عمل کو گدھے سے مثال دی ہے
چنانچہ فرمایا ہے کَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا یعنے عمل نکرنے والے اس گدھے کی مانند ہین جسپر کتابین لدی
ہوئی ہون اسفار یعنی کتب علم سے گدھا بجز رنج و تعب کے علمی کتابون سے ہرگز نفع نہین اٹھا سکتا
جسکا علم زیادہ ہو اُسکے خوف و طاعت کو بھی زیادہ ہونا چاہیئے - اے علم کے مدعی خوف الہی سے تیرا
رونا کہان گیا - تیرا خوف و حذر اور اپنے گناہون کا اقرار کہان گیا - طاعت الہی مین تیرا اندھیرے
روشنی کو ملا دینا کہان گیا - تیرا اپنے نفس کو ادب دینا اور جانب حق مین مجاہدہ کرنا اور اُس سے عداوت
رکھنا کہان گیا - کرتا عمامہ - کھانا - نکاح - مکان دکانین - اور مخلوق کی صحبت و محبت تیرا کلی
مقصود ہے ان اشیاء سے اپنا ارادہ الگ کر - انہین جو کچھ تیرے مقدر کا ہے اپنے وقت پر آجائیگا
اور تیرا دل رنج و انتظار اور حرص کے بوجھ سے علیحدہ ہوکر خدا کے ساتھ قائم رہیگا جس چیز سے فراغت
حاصل ہو چکی ہے اُسکے متعلق رنج اٹھانے سے کیا حاصل اسکے [illegible] تیری خلوت فاسد ہے
ٹھیک نہین - ناپاک ہے طاہر نہین - تیرے دل نے تیرے ساتھ کیا کیا کہ اُسکی توحید و اخلاص ٹھیک
نہین - اے سونے والو - تمہاری جانب سے غفلت نکیجائیگی - اے منہ پھیرنے والو - تمہاری طرف سے
روگردانی نہوگی اے بھولنے والو - تم نہ بھلائے جاؤگے - اے چھوڑنے والو تم نہ چھوڑے جاؤگے - اے
خدا و رسول کے نجاننے والو - اور پہلون [?] پچھلون سے ناواقفو تم بہت پرانی اور خشک ہوئی لکڑی کی مانند ہو
جو کسی کام مین نہین آسکتی - الہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے - اور دوزخ کے عذاب سے بچا -

چودھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اے منافق خدا تجھسے زمین کو پاک کردے - کیا تجھے نفاق کافی نہ تھا کہ علما و اولیاء اور صالحین کی غیبت
کرکے اُن کے گوشت کھانے لگا - تو اور تیرے بھائی منافق عنقریب اسحالت مین ہو جاینگے کہ کیڑے
تمہاری زبانون اور گوشتون کو کھا جائین گے - ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے - اور زمین تمکو بھینچکر پیس ڈالیگی
جو شخص خدا اور نیک بندون سے نیک گمان نرہے اُنکی تواضع نکرے اسے فلاح نہوگی - تو اُن کی
تواضع کیون نہین کرتا - حالانکہ وہ رؤسا و امرا ہین - تو اُنکی نسبت کچھ بھی نہین - خدا نے حل و عقد اُنکے
سپرد کر رکھا ہے - انھین کے طفیل آسمان مینہ برساتا اور زمین اُگاتی ہے مخلوق انکی رعیت ہے
اُن مین ہر ایک پہاڑ کی مانند ہے کہ اُسے آفات و مصائب کی ہوائین ہلا نہین سکتین - وہ مقام توحید
و رضا سے کبھی نہین ہٹتے - اسی کو ماپنے [?] اور خیرون کے محتاج ہین - خدا کی طرف رجوع اور صدق

کرو۔ اپنے گناہون کا اعتراف کرتے رہو۔ اُسکے آگے تضرع کرو۔ تمہارے آگے کیا ہے۔ اگر تم اُسے جان لیتے تو اس حالت پر رہتے جسپر اب ہو۔ سالکین کیطرح خدا کے آگے ادب کرو۔ تم اُن کی بہ نسبت بیخبر ہو اور دور بین ہو۔ تمہاری دلیری نفسون خواہشون اور طبیعتون کے حکم کے وقت ہے دینی شجاعت حقوق الٰہی ادا کرنے مین ہوا کرتی ہے۔ حکما و علما کے کلمات کو ذلیل نجانو۔ اُن کا کلام دوا۔ اور کلمات وحی الٰہی کا ثمرہ ہین۔ تم مین نبی صورتاً موجود نہین ہے تاکہ اس کا اتباع کرو۔ جب نبی کے واقعی متبع کا اتباع کروگے تو گویا نبی ہی کا اتباع ہوگا اور جب اسکو دیکھو تو گویا نبی کو دیکھا۔ متقی علما کی صحبت اختیار کرو۔ اُنکی صحبت تمہارے لیے برکت ہے البتہ بدعمل علما کے پاس نجاؤ اُنکی صحبت تمہاری شامت کا باعث ہو۔ جب تو اس شخص کی صحبت مین رہیگا جو علم و تقوے مین تجھسے زیادہ ہو تو اُسکی صحبت باعث برکت ہوگی۔ اور جب اُسکے پاس بیٹھے گا جو عمر مین بڑا اور متقی نہو تو اسکی صحبت موجب شامت ہے۔

خدا کے لیے عمل کر۔ اور کسی کے لیے نکر۔ اُسکے لیے گناہ چھوڑ اور کسی کے لیے نچھوڑ۔ غیر کے لیے عمل کرنا کفر ہے اور گناہ چھوڑنا ریاء۔ جو اس کو نہ پہچانے اور اسکے سوا عمل کرے وہ ہوس مین گرفتار ہے۔ عنقریب موت آکر تیری ہوس کو قطع کردے گی۔ تجھپر افسوس کہ غیر سے دل کو ملاتا اور خدا سے قطع کرتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اس رشتہ کو ملاؤ جو تمہارے اور خدا کے مابین ہو سعید ہوجاؤگے۔ اس تعلق کو پاک و صاف رکھو جو تم مین اور اللہ تعالیٰ مین ہو۔ وہ صالحین کے دلون کی حفاظت کرتا ہے۔ اسے لڑکے اگر غنی اور فقیر کے آنے کے وقت تیری حالت جدا جدا ہوجاتی تو تیرے لیے فلاح نہین۔ صابر فقیرون کا اکرام کر۔ اسنے اُنکی ملاقات اور صحبت سے برکت حاصل کر پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے صابر فقیر قیامت کے دن خدا کے ہمنشین ہین۔ آج دلون سے ہمنشین اور کل اجسام سے ہونگے۔ اسکے دل دنیا سے بے رغبت اور اُسکی زینت سے روگردان ہین۔ انھون نے فقر کو غنا پر اختیار کر رکھا ہے اور اُسپر صبر کیا ہے پھر جب یہ پورا ہوگیا تو آخرت ملنے اسنے خطاب کیا اور اپنا نفس پیش کردیا اور وہ اس سے جاملے۔ جب آخرت حاصل ہوچکی تو انھون نے جان لیا کہ یہ خدا کے سوا کوئی اور چیز ہے۔ اسلیے اُس سے بیعت توڑدی۔ اسکی طرف سے پشت پھیرلی۔ اور خدا سے شناکر اسکے پاس بھاگ گئے۔ وہ غیر اللہ کے پاس کیونکر ٹھیرتے۔ اور حادث کیطرف کیونکر سکون حاصل کرکے اُس سے محبت کرتے۔ اور اپنے اعمال و حسنات اور تمام طاعات کیونکر اُسکے سپرد کردیتے وہ مولا کی طلب مین صدق کے پر لگا کر آخرت سے منہ موڑکر اُڑے۔ پنجرہ اسکے پاس چھوڑگئے قفس وجود سے نکلے۔ اور موجد کے پاس اُڑگئے۔ رفیق اعلیٰ کو طلب کیا۔ اول و آخر اور ظاہر و باطن کو ڈھونڈا۔ برج قربت کی طرف پہنچگئے۔ اور امین ہوگئے۔ جنکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ (وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک لوگون مین ہین) اُنکے دل بہتین۔ معانی اور عقل ذہنی

دو رہو ں سب بجارت پاس ہین۔ جب اہل اللہ کو یہ مرتبہ مل جاتا ہے تو اُنکے نزدیک نہ دنیا باقی رہتی ہے نہ آخرت
آسمان و زمین اور جو کچھ انکے مابین ہے اُنکے دلون اور اسرار کی نسبت لپیٹ دیا جاتا ہے۔ خدا ان کو اُن
سے فنا کرکے اپنی ذات سے موجود کر دیتا ہے پھر اگر ان سے یہ وجودی حصہ ہٹتا ہے تو ان کو اپنا پورا
حصہ لینے کے لیے آدمیت اور بشریت کی طرف پھیر دیتا ہے تاکہ اس کا علم و سابقہ اور قضا بدل نہ
اسوقت وہ حلم اور قضا و قدر کا ادب اچھی طرح کرتے ہین اور جو کچھ اُن کو ملتا ہے نہ بدقت کسب کے قدم
ت اُسے لے لیتے ہین نفس و خواہش اور ارادہ سے نہین لیتے۔ ظاہری احکام ہر حال مین انکو یاد
رہتے ہین۔ دنیا کے ساتھ خلق پر تحمل نہین کرتے اگر ان کو قدرت ہو تو سب کو مقرب
الٰہی بنا دین۔ اسکے دلمین مخلوقات و محدثات کی ذرہ برابر قدر نہین رہتی۔ تو جب تک دنیا کے ساتھ
رہیگا آخرت سے نہ ملیگا۔ اور جب تک آخرت کے ساتھ رہیگا خدا سے نہ ملسکیگا۔ عمل کر
جاہل نہ بن۔ تو ان مین ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے باوجود علم گمراہ کر دیا ہے۔ فقرا کو ساتھ مالی سلوک کرنا
الٰہی مین داخل ہے۔ کیا تو نہین جانتا کہ جسقدر دنیا خدا کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔ وہ غنی و کریم ہے
کیا غنی و کریم سے معاملہ کرنیوالا بھی نقصان اُٹھایا کرتا ہے۔ اگر تو خدا کے لیے ایک ذرہ دیگا
تو وہ تجکو پہاڑ عطا فرمائیگا۔ تو قطرہ دیگا وہ دنیا و آخرت مین دریا بخشدیگا۔ تجکو تیرا ثواب
اور اجر پورا مرحمت کریگا۔ اسی طرح جب تم خدا سے معاملہ کروگے تو وہ تمہاری کھیتیون کو ہرا کریگا نہرین
جاری کریگا۔ تمہارے درختون مین پتے ٹہنیان اور پھل لگائیگا۔ نیکیون کا حکم کرو۔ بدیون سے روکو
خدا کے دین کی مدد کرو۔ اور اُسکی راہ مین دوست سے دشمنی رکھو۔ جو نیکی کے ساتھ اسکا دوست ہے
اُسکی صداقت خلوت و جلوت خوشی و ناخوشی۔ شدت و آسائش مین یکسان رہیگی۔ خدا سے اپنی حاجت
مانگو نہ کہ خلقت سے۔ اور اگر خلقت ہی سے مانگنا ضروری ہو تو دل سے خدا کی طرف رجوع کرو وہ
کسی طرف سے طلب کا الہام کر دیگا۔ پھر اگر تم کو کچھ ملے پالے تو اُسی کی طرف سے ہوگا مخلوق کی
جانب سے نہوگا۔ اہل اللہ نے اپنی روزی کا فکر دل سے نکال دیا ہے وہ جانتے ہین کہ روزی اپنے مقرر
وقت پر مقسوم ہو چکی ہے اس لیے اُسکی طلب کو چھوڑ کر اپنے بادشاہ کے دروازہ پر جا پڑے ہین
خدا کے فضل اور قرب اور علم کے باعث ہر چیز سے مستغنی ہین جب ان کو یہ حاصل ہو جاتا ہے
تو قبلۂ مخلوق اور ان کے خطیب بنجاتے ہین سوالون کے ہاتھ پکڑ کر اپنے بادشاہ کے پاس پہنچا
دیتے ہین۔ انکے لیے قبولیت کا خلعت دلواتے اور رضامندی حاصل کرانے کی تکلیف اُٹھاتے
ہین۔ بعض مشائخ رحمہم اللہ سے روایت ہے کہ انھون نے فرمایا خدا کے بندے وہ ہین جن کی
محبوبیت ثابت ہو چکی ہے اُن سے دنیا و آخرت کچھ نہین مانگتے بلکہ اُسی سے خود اُسی کے
طالب ہین غیر کے خواہان نہین۔ الٰہی تمام مخلوق کو اپنے دروازہ کی طرف ہدایت کر [illegible]

ہے گا۔ آگے اختیار تجکو ہے۔ یہ جاہ و جاہ ہے جس پر تجکو ثواب ملے گا۔ آگے اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہیگا
کرے گا۔ جب دل درست ہوجاتا ہے تو اسکی رحمت و شفقت مخلوق میں بھر جاتی ہے۔ بعض مشایخ کا
قول مروی ہے کہ نیکی کرنیوالے بہت ہیں۔ مگر گناہ کے تارک صدیق ہی ہوتے ہیں۔ صدیق کبایٔر
و صغایٔر کو چھوڑ دیتا ہے پھر شہوات اور مباح مشترک چھوڑنے سے اس کا تقوے اور باریک ہوجاتا ہے
اور وہ حلال مطلق کا طالب رہتا ہے۔ صدیق رات دن خدا کی عبادت میں رہتا۔ اور مخلوق کیطرف سے
پہنچنے والے فائدوں کو چھوڑ دیتا ہے اس لیے اس سے خرق عادت ظاہر ہونے لگتا ہے اور اسکو ہمیشہ
روزی دیا جاتا ہے کہ جہاں سے گمان نہیں ہوتا۔ وہ دیا جاتا اور لینے کا حکم کیا جاتا ہے۔ اشیا اسکے
لیے خالص اور صاف ہوجاتی ہیں کیونکہ وہ عرصہ تک محروم رکھا گیا ہے۔ اور دل میں اسکی حاجتوں کا
خون ہوا ہے۔ اسنے اپنے اغراض کے ٹوٹنے پر صبر کیا ہے۔ اور وہ ہر حال میں رہ گیا ہے۔ دعا
کرتا تھا قبول نہیں ہوتی تھی۔ مانگتا تھا کچھ نہیں ملتا تھا۔ شکوہ کرتا تھا اور اسکی تنگی بڑھ جاتی تھی
کشایش کا طالب تھا مگر نہ ملتی تھی۔ ڈرتا تھا لیکن نجات کی جگہ ہات نہیں لگتی تھی۔ توحید اور عمل پر
اخلاص کرتا تھا مگر جسکے لیے عمل کرتا تھا اسکا قرب نصیب نہ تھا گو یا وہ موعود تھا ہی نہیں۔ باین ہمہ
ستوا [illegible] اور ان اشیا کی مدارات پر صابر رہتا۔ جانتا تھا کہ صبر اسکے دلکی دوا اور صفائی و قرب کا باعث ہو
اور اس امتحان کے بعد بہتری ہوگی۔ علاوہ اسکے یہ ہے کہ یہ امتحان اس لیے ہے تاکہ مومن منافق
سے۔ موحد مشرک سے۔ مخلص ریاکار سے۔ دلیر نامرد سے۔ ثابت متحرک سے۔ صابر بے صبرے سے۔
اہل حق اہل باطل سے۔ سچا جھوٹے سے۔ دوست دشمن سے۔ متبع مبتدع سے ممتاز ہوجائے۔
اسنے بعض مشایخ کا قول سن لیا ہے کہ دنیا میں ایسا رہو جیسا کوئی زخم کی دوا کرتا اور زوال علت کے
کے لیے دوا کی تکلیف پر صبر کرتا ہے کل بلائیں اور امراض خلقت کی شرکت اور نفع و ضرر اور عطا و
منع میں موجود ہیں۔ اور دوا اور زوال بلا مخلوق کے دل سے نکلجانے نزول قضا و قدر کے وقت
منضبط رہنے میں ہے۔ اور امین کر تو مخلوق پر ریاست و بلندی کا طالب نہو اور تیرا دل خدا کے
لیے سب سے خالی۔ اور شیر صاف و پاک۔ اور ہمت اسکی طرف بلند رہے تجکو جب یہ حاصل ہوجائیگا
تو تیرا دل مرتفع ہوکر نبیوں پیغمبروں۔ شہیدوں صدیقوں۔ اور مقرب فرشتوں کی جماعت میں جا داخل
ہوگا۔ اور جب اسکی مداومت ہوگی تو تو بڑا عظیم الشان۔ بلند مرتبہ ہوجائے گا۔ آگے بڑھایا جائے گا
والی بنایا جائے گا۔ امیر کیا جائے گا۔ اسوقت تجکو جو ملے گا سو لے گا۔ جو دیا جائے گا سو دیا جائیگا
جو اس کلام کے سنے۔ اسپر ایمان لائے اور اسکے اہل کا احترام کرنے سے محروم رہا وہ فی الوقت
محروم ہے۔ اے اپنی معاش میں مشغول رہنے والو۔ معیشت میرے پاس ہے۔ نفع میرے پاس
ہے۔ متاع آخرت میرے پاس ہے۔ میں کبھی منادہوں کبھی دلال۔ اور کبھی اسباب کا مالک

جسے کوئی بھکاری دیتا ہوں مجکو جب آخرت کی کوئی شے ملجاتی ہے تو تنہا نہیں کھاتا کیونکہ کریم اکیلا
بیٹھکر نہیں کھایا کرتا۔ جو خدا کے کرم پر مطلع ہوگیا ہے تو اُسکے پاس بخل نہیں پائے گا۔ جسنے خدا کو
پہچان لیا اُسکے نزدیک خدا کے سوا سب چیزیں ذلیل ہیں۔ بخل نفس سے ہوتا ہے اور عارف کے
نفوس مخلوق مردہ ہے۔ بلکہ وہ مطمئنہ۔ خدا کے وعدہ سے ساکن اور وعید سے خوف حاصل کرنیوالا ہے
الٰہی تو ہمے جو اہل اللہ کو دیا ہے وہ ہمیں بھی دے اور دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پندرھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نوین ذیقعد ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن رباط مین فرمایا۔

مومن توشہ لیتا ہے اور کافر پورا فائدہ اُٹھاتا ہے۔ مومن اسلیے توشہ لیتا ہے کہ وہ رستہ پر ہے تھوڑے
پر قناعت کرتا ہے اور بہت سے مال کو آخرت کیلیے بھیجدیتا ہے۔ اپنے لیے سوار کے توشہ
کے مطابق اختیار کرتا ہے یعنی اسقدر کہ اُسے اُٹھا سکے۔ اُس کا تمام مال آخرت مین لگا ہوا ہے
دل اور ہمت اسی طرف ہے۔ دل اُدھر ہی لگا ہوا ہے۔ دنیا سے تمام طاعتین آخرت کی طرف
بھیجتا ہے۔ دنیا اور اہل دنیا کی طرف نہین بھیجتا۔ اچھا کھانا فقیرون کو دے ڈالتا ہے وہ
جانتا ہے کہ آخرت مین اس سے بہتر ملیگا۔ مومن اور عارف و عالم کی ہمت قرب درگاہ
خداوندی ہے۔ دل کے قدمون کی انتہا اور سیر کی مسافت یہ ہے کہ مین قیام وقعود
رکوع وسجود۔ بیداری و رنج کی حالت مین تجھی کو دیکھتا رہون۔ حالانکہ تیرا دل اپنی جگہ
سے نہین ٹلتا۔ بیت وجود سے نہین نکلتا۔ اپنی عادت سے متغیر نہین ہوتا۔ مولا کی طلب
مین صادق رہ۔ تجکو تیرے صدق نے اکثر رنج و محنت سے بے پروا کردیا ہے۔ اپنے وجود کے
انڈے کو صدق کی چونچ سے کھٹکھٹا دے۔ اور مخلوق کی رویت اور اُن کے ساتھ مقید
رہنے کی دیوار کو اخلاص و توحید کی کدال سے ڈھا دے۔ زہد کے ہات سے طلب اشیا کا
پنجرہ توڑ ڈال۔ اور دل کے پرون سے اُڑ۔ تاکہ دریائے قرب کے کنارہ پر جا پہنچے۔ اُسوقت
تیرے پاس سابقہ خداوندی کا ملاح عنایت کی کشتی لیکر آئے گا۔ اور تجھے سوار کرکے قرب
الٰہی تک پار کردے گا۔ دنیا دریا اور تیرا ایمان اسکی کشتی ہے۔ اسی لیے لقمان رحمۃ اللہ نے
کہا ہے۔ اے بیٹے دنیا دریا۔ ایمان کشتی طاعتین ملاح اور آخرت کنارہ ہے۔ اے گناہو پر
اصرار کرنے والو۔ تمہارے پاس اندھا پن۔ بہرا پن محتاجی اور فقر عنقریب آنے والا ہے
تمہارے ساتھ مخلوق کی سخت دلی خسارون جرمانون اور چوریون کے ذریعے تمہارے
مال برباد کردیگی۔ خادل بنو۔ خدا کی طرف رجوع کرو۔ مال کے ساتھ شرک نہ کرو۔

اور اسے چھپ بیٹھ کر رکھو۔ اسکے پاس نہ ٹھیرو۔ اُسے دل سے نکالکر گھرون اور جیبون مین رکھو۔ غلامون
اور لونڈیون کے حوالے کرو۔ اور موت کے منتظر رہو۔ حرص کو کم اور امیدون کو کوتاہ کرو۔ ابو یزید بسطامی
کا قول ہے کہ مومن عارف خدا سے نہ دنیا مانگتا ہے نہ آخرت۔ بلکہ اپنے مولا سے مولا ہی کا طلبگار رہتا ہے
اے لڑکے اسکے لیے خدا کی طرف رجوع کر۔ جو شخص خدا سے توبہ کیا کرتا ہے وہی اُسکی طرف راجع ہے۔
اللہ تعالی کے اس قول وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ کے یہ معنی ہین کہ اُسکی طرف رجوع کرو۔ ہر چیز اُسے سونپ دو۔
اپنے نفس اسکے حوالے کر دو۔ اپنے آپ کو قضا و قدر امر و نہی اور اُسکے تصرفات کے آگے ڈالدو۔ بلا زبان
بلا اُف یا اُو۔ بلا آنکھ۔ بلا چون و چرا۔ بلا منازعت و مخالفت بلکہ موافقت و تصدیق کے ساتھ اپنے دل
اُسکے آگے ڈال دو اور یہ کہو کہ امر و قدر اور سابقہ بالکل درست ہے۔ جب تم ایسے ہو جاؤگے تو تمہارے
دل اُسکی طرف راجع اور اُس کا مشاہدہ کرنے والے ہو جاینگے۔ کسی چیز سے محبت نکرینگے بلکہ عرش سے
لیکر فرش تک کی ہر شے سے الگ رہینگے تمام مخلوق سے بھاگین اور محدثات سے منقطع ہو جاینگے۔
مشایخ کا ادب وہی کرتا ہے جو اُن کا خادم رہا ہو۔ اور اللہ تعالی کے ساتھ اُن کے بعض احوال پر مطلع ہو گیا
ہو۔ اہل اللہ نے تعریف و مذمت کو گرمی جاڑے اور رات دن کی مانند سمجھ رکھا ہے۔ دونون کو خدا کی
طرف سے خیال کرتے ہین کیونکہ بجز خدا کے اور کوئی اُنکے لانے پر قادر نہین ہے۔ پھر جب اُن کے نزدیک
یہ ثابت ہو گیا تو اُنھون نے تعریف کرنیوالے کی خوشامد نہین کی۔ اور مذمت کرنے والے سے لڑائی نہین
باندھی۔ اور ان مین مشغول نہین ہوئے۔ اُنکے دلون سے مخلوق کا حب و بغض سب نکل گیا ہے۔ نہ کسی
سے دوستی رکھتے ہین نہ دشمنی۔ بلکہ سب پر رحم کرتے ہین۔ علم بلا صدق تجکو نفع نہ دیگا۔ باوجود علم خدا نے تجکو
گمراہ کر دیا ہے۔ تیرا علم پڑھنا اور نماز روزہ مخلوق کے لیے ہے تاکہ تیرے پاس آئین۔ تیرے لیے اپنا مال
خرچین۔ اور اپنے گھرون اور مجلسون مین تیری تعریف کرین۔ فرض کر کہ یہ بات تجکو مخلوق سے حاصل
ہو گئی۔ مگر جب موت۔ عذاب۔ تنگی۔ اور ہولین سامنے آئینگی تو تجھ مین اور مخلوق مین ایک پردہ ڈالدیا جائیگا
اور وہ تجھ سے کسی تکلیف کو دفع نکر سکینگے۔ اور وہ مال جو تو نے اُن سے حاصل کیا ہے غیر لوگ کھا رہین گے۔
حساب اور وبال تجہپر رہے گا۔ اے بدنصیب اسے محروم۔ تو دنیا مین کام کرنے والون رنج اُٹھانیوالون مین سے
کل دوزخ مین تکلیف بھگتنے والون مین ہوگا۔ عبادت صنعت ہے۔ اور اسکے اہل اولیا و ابدال۔ اور
مخلص ہین جو خدا کے مقرب ہین۔ علماء با عمل زمین مین خدا اور رسول کے نائب انبیاء و مرسلین کے وارث
ہین۔ اور اسے ہوشیار۔ تری زبانی ناپاک ہے۔ اور تو فقط ظاہر مین مشغول ہونے والا تم وارث انبیاء نہین ہو
کیونکہ باطن سے ناواقف ہو۔ اے لڑکے تو کسی چیز پر قائم نہین تیرا اسلام درست نہین ہوا
وہ اسلام کہ جس پر شہادت بنی ہے تیرے لیے تمام نہین ہوا۔ تو لا الہ الا اللہ کہتا اور اُسکی تکذیب کرتا ہے
تیرے دل مین معبودون کی ایک جماعت موجود ہے۔ بادشاہ اور میر محلہ کا خوف معبود ہے کسب

اپنی امت کو دنیا و آخرت میں تسلی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

سولہویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہویں ذیقعدہ ۵۴۵ھ میں منگل کے دن صبح کو مدرسہ میں فرمایا

حسن بصری کا قول ہے کہ دنیا کو ذلیل سمجھو۔ خدا کی قسم دنیا ذلت کے بعد ہی اچھی طرح لگتی ہے۔
اے لڑکے قرآن پر عمل کرنا اسکے نازل کرنیوالے سے اور حدیث پر عمل کرنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے تجکو ملا دیتا ہے۔ ہمارے نبی علیہ السلام اپنے دل اور ہمت سے اہل اللہ کے دلوں کے
ساتھ رہتے ہیں۔ ان کے خوشبودار کرنے اور دھونی دینے والے وہی ہیں۔ مصفی اور مزین اسرار
وہی ہیں۔ قرب کا دروازہ کھولنے والے وہی ہیں۔ آراستگی دینے والے وہی ہیں۔ دل اور اسرار اور
خدا کے مابین سفیر وہی ہیں۔ جب تو ایک قدم انکی طرف جاتا ہے تو آپ خوش ہو جاتے ہیں جس کو
یہ حالت نصیب ہو گئی۔ اسپر شکر اور زیادہ طاعت واجب ہے۔ بغیر اسکے خوش ہونا محض ہوس ہے۔
جاہل دنیا میں خوش ہوتا اور غمگین رہتا ہے۔ جاہل تقدیر سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے عالم اس سے موافقت
اور رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ اے مسکین تقدیر سے مناظرہ اور مخالفت نکر ورنہ ہلاک ہو جائیگا۔ دار
مدار اس پر ہے کہ تو خدا کے افعال سے رضامند رہے اور اپنے دل کو مخلوق سے علیحدہ کرکے اسے خدا سے
ملا دے۔ تو اس سے دل اور سر اور معنے کے ساتھ ملاقات کرے گا بشرطیکہ خدا اور رسول اور اسکے
نیک بندوں کی متابعت کرتا رہیگا۔ اگر تو نیکوں کی خدمت پر قادر ہے تو کرتا رہ۔ اسمیں دنیا و آخرت کی
بھلائی ہے۔ اگر تو تمام دنیا کا مالک ہو جائے اور تیرا دل انکا سا نہو تو یہ سمجھ کہ گویا ایک ذرہ کا بھی مالک نہیں
جس کا دل اللہ کیلیے درست ہو اور اسکے ساتھ دنیا و آخرت ہو۔ وہ خدا کے حکم سے خواص و عوام پر حکومت
کرے گا۔ تجھپر افسوس اپنی قدر کو پہچان۔ تو بہ نسبت انکے کیا شے ہے۔ تیرا مقصود کھانا۔ پینا لباس نکاح
دنیا جمع کرنا اور اسکی حرص ہے۔ دنیا کے کام کرنے والے امور آخرت میں چھوٹے ہیں۔ تو اپنے گوشت کو
کیڑوں اور حشرات الارض کے لیے تیار کرتا اور نشانہ بناتا ہے پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے
فرمایا۔ اللہ کا ایک فرشتہ صبح شام پکارتا ہے کہ اے بنی آدم موت کے قریب ہو جاؤ۔ اجاڑنے کے لیے
بناؤ۔ اور دشمنوں کے لیے جمع کرو۔ ہر کام میں مومن کی نیت نیک ہوا کرتی ہے۔ دنیا میں دنیا کے لیے
عمل نہیں کرتا۔ بلکہ دنیا میں آخرت کے لیے عمارت بنایا کرتا ہے۔ مسجدیں۔ پل مدرسے سرائیں
تعمیر کرتا اور مسلمانوں کے رستے درست کر دیتا ہے۔ ان کے سوا کسی چیز کو بناتا ہے تو عیال اور
بیوہ عورتوں اور فقیروں کے لیے۔ اور ضروری کاموں کے واسطے۔ تاکہ آخرت میں اسکے لیے اسکے
بدلے میں محل بنائے جائیں۔ مومن بہ نسبت خواہش اور اپنے نفس کے لیے کچھ نہیں بناتا جب تک

اوس درست ہو جاتا ہے تو ہر حال مین خدا کے ساتھ رہتا ہے۔ اوس کا ہر وجود اللہ کے ساتھ ہے۔ پیغمبر
ول ہوین اور پیغمبرون کے ساتھ قول فعل۔ اور ایمان و ایقان کے اعتبار سے پیغمبرون کی لائی
ہوئی تمام چیزون کو قبول کر لیتا ہے۔ اس لیے دنیا و آخرت مین اُنکے ساتھ لاحق ہو جاتا ہے۔ اللہ
کی یاد کرنیوالا زندہ جاوید ہے ایک زندگی تو دوسری زندگی کی طرف انتقال کر جاتا ہے۔ ایک لحظہ کے لئے
اُسکے لیے موت نہین ہوتی۔ جب ذکر الٰہی دل مین جگہ پکڑ جاتا ہے تو دائمی طور پر رہتا ہے اگرچہ ظاہر مین زبان
ذکر نکرے۔ پھر جب بندہ یاد الٰہی مین رہتا ہے تو خدا سے موافقت اور اوسکے افعال پر رضامندی ہمیشہ
قائم رہتی ہے۔ اگر تم گرمی کے آنے مین خدا سے موافقت نکرو گے تو گرمی ہم کو کرب مین ڈالدیگی
اور اگر جاڑا آتے وقت اوس سے موافق ہو گے تو جاڑہ ہمین ٹھنڈا کر دیگا۔ ان دونون مین موافقت
کرنا انکی اذیت اور شدت فعل کو زائل کر دیتا ہے۔ اسی طرح بلا و آفات مین موافقت کرنا کرب و ضیق
حرج سے بے آرامی۔ اور بے ثباتی کو اسکے نزول کے وقت زائل کر دیتا ہے۔ اہل اللہ کے امور اور
احوال کسقدر اچھے ہین جو کہ خدا کی طرف سے اُنکے پاس آتی ہر اچھی ہے۔ اُس نے ان کو اپنا
معرفت کا نشہ پلا کر اپنی مہربانی کی گود مین سُلا رکھا ہے۔ اور اپنی محبت کا خوگر کیا ہے۔ اس لیے
اسکے پاس مقام کرنا انکے نزدیک اچھا ہے۔ اور ماسوے سے غائب رہنا بہتر ہمیشہ اُسکے آگے مردہ
بنے رہتے ہین۔ اور ہیبت انکی مالک بن گئی ہے۔ خدا جب چاہتا ہے اُن کو اُٹھاتا۔ قائم کرتا۔ زندہ
کرتا اور سُلا دیتا ہے۔ وہ خدا کے آگے ایسے ہین جیسے غار مین اصحاب کہف جنکی نسبت خدا خود فرماتا ہے کہ ہم انکو
دہنے بائین کروٹین دلواتے ہین۔ وہ سب سے زیادہ عقلمند ہین۔ خدا سے ہر حال مین مغفرت و نجات کے
امیدوار ہین۔ یہ انکی ہمت ہے۔ تجھپر افسوس۔ کہ اہل نار کے عمل کرتا اور جنت کی امید رکھتا ہے۔ یہ تیری
طمع اپنے عمل پر نہین ہے۔ عاریت پر مغرور ہو اور اسے اپنی سمجھے گمان نکر۔ عنقریب تجھسے لیجائیگی
خدا نے اطاعت کے لیے زندگی دی ہے۔ تو اُسے اپنی چیز خیال کر رہا ہے۔ اور جو چاہتا ہے کر رہا ہے
اسیطرح تندرستی غنا۔ امن۔ جاہ اور جو کچھ تیرے پاس ہے سب عاریت ہے۔ ان عاریتون مین [illegible]
تجھسے اس کا مطالبہ اور سوال کیا جائیگا۔ اور ہر چیز پوچھی جائیگی۔ تمہارے پاس کی تمام نعمتین خدا
کیطرف سے ہین۔ انسے طاعت پر مدد چاہو۔ تم جن چیزون مین رغبت کرتے ہو وہ اہل اللہ کے نزدیک
خدا سے روکنے والا مشغلہ ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی سلامتی کے سوا دنیا و آخرت مین اور کسی چیز کو نہین
چاہتے بعض مشائخ سے یہ قول مروی ہے مخلوق کے معاملہ مین خدا سے موافقت کر خدا کے معاملہ مین مخلوق سے موافقت نکر
جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو زخم بھرا وہ بھر گیا۔ خدا کے نیک بندون موافقت رکھنے والون سے خدا کی موافقت سیکھ

ستر ھوین مجلس

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے جو نصیحت ۳۵ ویں میں تجھ کو صبح کے درس میں فرمایا

تو روزی کا اہتمام نہ کر کیونکہ وہ تجھ سے زیادہ تجھے ڈھونڈتی ہے جیسا تجھکو آج کی دن کی روزی ملجائے تو
کل کا غم نہ کر۔ تو نے کل گذشتہ کو چھوڑ دیا اور وہ گذر گئی۔ کل آیندہ کا حال معلوم نہیں کہ تجھ تک پہنچے یا نہ پہنچے
پھر کیوں اسکے دن میں مشغول ہو۔ اگر تو خدا کو پہچانتا تو طلب رزق نہ کرتا اور اس سے روگردانی کرتا۔ اسکی
ہیبت تجھکو اس سے مانگنے سے روکتی۔ کیونکہ جو خدا کو پہچان لیتا ہے اسکی زبان گنگ ہو جاتی ہے
خدا کا عارف گونگا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خدا اسے مخلوق کے لیے اسے واپس کرتا ہے تو اس
کے وقت اسکی خاموشی اور گونگا پن جاتا رہتا ہے۔ موسیٰ جب بکریاں چراتے تھے تو انکی زبان میں لکنت
اور روک تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف انکے واپس کرنے کا ارادہ کیا تو الہام کر دیا اور
آپ نے دعا کی کہ الٰہی میری زبان کی گرہ کھولدے تا کہ لوگ میری بات سمجھنے لگیں۔ گویا آپکی مراد یہ تھی
کہ جب میں جنگل میں بکریاں چراتا تھا تو اسکی ضرورت نہ تھی۔ مگر اب مخلوق کی تبلیغ میں مشغول ہونے اور ان سے
کلام کرنے کی حاجت ہے۔ اس لیے زبان کی روک دفع کرنے میں میری مدد کر۔ چنانچہ آپکی زبان سے
گرہ کھل گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ موسیٰ جتنی دیر میں اور کوئی تھوڑے سے کلمے بول سکے تو آپ کلمے (جو فصیح اور
مفہوم ہو سکتے تھے) بولا کرتے تھے۔ لڑکپن میں فرعون اور آپکے سامنے آپ نے بغیر وقت کلام کرنا
چاہا تھا اللہ تعالیٰ نے بطور امتحان انگارہ منہ میں رکھدیا اسے لڑکپنے میں تجھکو خدا اور رسول۔ اولیاء اللہ
اور ابدال انبیاء و خلفاء کا پہچاننے والا نہیں دیکھتا۔ تو سینے سے خالی۔ قفس بلا طائر۔ خالی اور ویرانہ مکان
اور ایسا خشک درخت ہے جسکے پتے جھڑ گئے ہوں۔ دلکی آبادی اسلام اور اسکی حقیقت کی تحقیق سے
جس کا نام گردن جھکانا ہے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے۔ وہ تیرے نفس کو اور غیر کو تیرے
حوالے کر دے گا۔ تو دل کے ساتھ اپنی ذات اور دیگر مخلوق سے الگ ہو جائے گا۔ اپنے آپ سے اور
غیر سے جدا ہو کر اسکے سامنے کھڑا ہو گا۔ پھر خدا جب چاہے گا تجھکو لباس پہنا کر مخلوق کی طرف واپس
کر دیگا۔ پھر تو اپنی ذات میں اور دیگر مخلوق میں خدا اور رسول کی مرضی سے اسکا حکم بجا لائے گا۔ پھر اسکے
حکم کا منتظر کھڑا رہے گا اور جو کچھ تجھے حکم ملے گا اسکی موافقت کریگا۔ جو شخص ما سوی اللہ سے الگ
ہو کر دل اور سر کے قدم سے اسکے آگے کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ زبان حال سے وہی کہتا ہے جو موسیٰ نے
کہا تھا۔ وعجلت الیک رب لترضی (الٰہی میں نے تیری طرف آنے میں اس لیے جلدی کی کہ تو رضا مند
ہو جائے) میں دنیا و آخرت اور تمام خلقت سے الگ ہوں۔ میں نے اسباب کو قطع اور ارباب کو ترک
کر دیا ہے۔ اور جلدی کر کے تیری طرف آیا ہوں تاکہ تو مجھ سے رضا مند ہو جائے۔ اور اس سے پہلے
اسکے پاس ٹھیرنے کو برداشت کرے اے جاہل۔ تجھے ان باتوں سے کیا۔ تو اپنے نفس اور دنیا

اور خواہش کا بندہ ہے۔ تو مخلوق کا بندہ اور ان مین شریک ہے۔ کیونکہ نفع وضرر مین ان کو دخل جانتا ہے
تو جنت کے پاس آسین جانے کا امید وار ہے اور دوزخ کے پاس اسکے دخول سے ڈرتا ہے۔ تم ان
اور بینائیون کے پھیرنے والے سے جو ہر شے کو کن سے پیدا کر دیتا ہے بہت دور ہو تم کہان وہ کہان
اسے لڑکے اپنی طاعت پر مغرور اور اس سے خوش نہو۔ خدا سے اسکے قبول ہونے کی دعا مانگ
اور اس سے ڈر کہ تجھے غیر طاعت کی طرف منتقل نکردے۔ تجکو اس سے کس نے بے خوف کر دیا ہے
کہ وہ تیری طاعت کو معصیت اور صفائی کو کدورت ہو جانے کا حکم کر دے خدا کو پہچاننے والا کسی چیز
کے ساتھ نہین ٹھیرتا۔ اور کسی شے سے دہوکا نہین کہاتا۔ دنیا سے جبتک سلامتی دین اور حفاظت
الٰہی تجھے نہین نکلجاتا امن مین نہین ہوتا۔ اسے قوم دل اور اخلاص سے عمل کرو۔ اخلاص کا کمال سو
اللہ سے بچنا ہے اور اسکی معرفت اصل ہے۔ مین تم مین اکثر لوگون کو اقوال وافعال اور خلوت وجلوت
مین جہوٹا پاتا ہون۔ تم کو ثبات نہین۔ تمہارے اقوال بلا افعال اور افعال بلا اخلاص وتوحید ہین
اگر مین اس کسوٹی کو جو میرے ہات مین ہے چھپالون اور تجھے خوش کردون تو کیا فائدہ ہوگا تو چاہتا ہے
کہ خدا تجکو قبول کرے اور خوش کر دے مگر وہ عنقریب پگہلاتے اور آگ جلاتے وقت تیری چاندی کو رسوا
کرے گا۔ اسوقت کہا جائے گا کہ یہ سفید ہے یا سیاہ۔ اور یہ ملمع۔ وہ سب قیامت کے دن پکار کر
یہ ان اعمال کی نسبت کہا جائیگا جن مین تو نے نفاق ظاہر کیا ہے اسی طرح غیر اللہ کے لیے جو
عمل کیا جائے باطل ہے۔ عمل کرو۔ چاہو۔ ساتھ رہو۔ اور اس کو طلب کرو جسکی مانند کوئی نہین اور
وہ سنتا دیکھتا ہے۔ تقوے کرو۔ پھر ثابت رہو۔ جو اسکے لائق نہین اسکی نفی کرتے رہو۔ اور جو لائق ہو
اس کا اثبات کرو۔ اور وہ ایسی شے ہے جس کو اسنے اور اسکے رسول نے پسند کیا ہو۔ جب تم ایسا
کروگے تو تمہارے دل سے تشبیہ وتعطیل کا خیال جاتا رہے گا۔ اللہ اور رسول اور اسکے نیک بندون
کی صحبت مین اجلال واحترام کے ساتھ رہو۔ اگر تم فلاح چاہتے ہو تو میرے حسن ادب کے ساتھ آؤ
یا نہ آؤ۔ تم فضول کامون مین رہتے ہو۔ تو جن ساعتون مین میرے پاس آیا کرو فضول کو چھوڑ دیا
کرو۔ بسا اوقات مجمع مین وہ لوگ ہوتے ہین جن کا احترام کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ حسن ادب
کو نگاہ رکھا جاتا ہے اور وہ تمہاری عقل وفہم سے پرے ہین۔ پکانے والا اپنے کہانے کو۔ اور روٹی
والا اپنی روٹی کو۔ کاریگر اپنے کام کو دعوت کرنے والا آنے والے مہمان کو خوب پہچانتا ہے دنیا نے
تم کو اندہا کر دیا ہے۔ تمہین کچھ نظر نہین آتا۔ اس سے بچو۔ وہ تم کو اپنی ذات پر فدا کر لیگی
یہانتک کہ اپنی طرف کھینچتی اور آخر مین ذبح کر دیتی ہے۔ اپنی شراب اور بنگ پلا کر تمہارے
ہات پانو کاٹتی اور آنکھین پھوڑ دیتی ہے پھر جب بنگ کا نشہ اتر کر افاقہ ہو جاتا ہے تو خود معلوم
کر لیتے ہو کہ اسنے تمسے کیا سلوک کیا۔ یہ محبت دنیا۔ اسکے پیچھے دوڑنے اسپر اور اسکے جمع کرنے پر

محرومین کا تقویت ہے یہ اُس کا فضل ہے اس سے پیچھے رہو۔ اسے لڑکے تو دنیا کو چاہتا ہے تو تیرے
خلاف ہیں۔ اور اسے محبت الٰہی کے مدعی تو آخرت اور ما سوے کو چاہتا ہے تو تیرے لیے فلاح و جنت
نہیں۔ سب خدا کے سوا صرف اس کو چاہتا ہے نہ اُس کو جب اُسکی محبت ثابت ہو جاتی ہے تو اُس کو دنیا سے
اس کا ایسا حصہ ملتا ہے جو خوشگوار اور کافی ہوتا ہے۔ اور اسی طرح جب آخرت تک پہنچ جاتا ہے تو
ہر دو اشیاء کو پس پشت ڈال دیا ہے سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس دیکھ لیتا ہے کیونکہ اسنے خدا کے لیے اُن
سب کو چھوڑ دیا تھا۔ وہ اولیاء کو دنیوی اشیا کے حصے دیتا ہے حالانکہ وہ اس سے الگ رہتے ہیں۔ دل کے
حصے باطن ہیں اور نفس کے ظاہر۔ دل کے حصے جب ملتے ہیں کہ نفس کو اس کے حصے نہ دیے جائیں جب
نفس باز رہتا ہے تو دل کے حصوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ پھر جب دل خدائی حصوں سے مستغنی
ہو جاتا ہے تو نفس کے لیے رحمت آتی ہے۔ اس بندہ سے کہا جاتا ہے کہ اپنے نفس کو قتل نہ کر۔ اس قسمت تو
اُسکے حصے آتے ہیں۔ اور وہ مطمئن ہو کر انھیں لے لیتا ہے۔ جو تجھے دنیا کی طرف راغب کرے اُسکی
محبت چھوڑ۔ اور زاہد بناے اسکے پاس بیٹھ۔ جنس اپنی جنس کی طرف مائل ہوا کرتی ہے بعض بعض کے
پاس جاتا ہے۔ محب محبین کے پاس جانا ہی چاہتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کو اُنکے پاس پالیتا ہے۔ الٰہی محب اسکے راہ میں دوستی کرتے
ہیں۔ اسلیے خدا اُن کو دوست رکھتا۔ اُنکی تائید کرتا۔ اور ایک کو دوسرے سے تقویت دیتا ہے
دعوت حق پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اُن کو ایمان توحید اور اعمال میں اخلاص کی طرف
بلاتے ہیں۔ اُنکے ہاتھ پکڑ کر خدا کے رستہ پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ خادم ایک روز مخدوم بنے گا۔ نیکی
کرنے والے کے ساتھ نیکی کیجائیگی۔ دینے والے کو دیا جائیگا۔ اگر تو دوزخ کے عمل کرے گا
تو دوزخ تیرے لیے تیار ہے۔ تو جیسا کریگا ویسا بھرے گا۔ جیسے تم ہوگے ویسے تم پر حاکم ہونگے۔
تمہارے اعمال گویا تمہارے حکام ہیں۔ تو دوزخیوں کے سے عمل کر کے خدا سے جنت کی امید رکھتا ہے
بلا عمل تو جنت کی تمنا کیونکر کر رہا ہے۔ دنیا میں وہ اہل دل جو اعضا سے نہیں بلکہ دل سے عمل کیا کرتے
ہیں اہل جنت ہیں۔ عمل بلا موافقت دل کیا کام دے سکتا ہے۔ ریاکار اعضا سے عمل کیا کرتا ہے اور مخلص
دل اور اعضا سے۔ بلکہ قبل از اعضا دل سے۔ مومن زندہ ہے۔ منافق مُردہ۔ مومن خدا کے لیے کام
کرتا ہے منافق خلقت کے لیے کہ اُن سے تعریف اور اپنے کام کا صلہ چاہتا ہے۔ مومن کا عمل ظاہر
و باطن۔ خلوت و جلوت اور خوشی و رنج میں یکساں ہے۔ اور منافق کا عمل صرف جلوت میں اور خوشی
کے وقت ہے۔ رنج کے موقع پر نہیں۔ اُسکو خدا سے محبت نہیں۔ اُسکے اور اسکے رسولوں اور
کتابوں حشر و نشر اور حساب پر ایمان نہیں۔ اس کا اسلام اس لیے ہے کہ دنیا میں جان و
مال محفوظ رہے نہ اس لیے کہ آخرت میں اُس آگ سے محفوظ ہو جائے جو خدا کا عذاب ہے۔ اُس کا روزہ
نماز اور علم پڑھنا لوگوں کے سامنے ہے۔ اُن سے الگ ہو کر اپنے شغل اور کفر کی طرف آجاتا ہے

الٰہی ہم ان باتوں سے پناہ مانگتے ہیں اور دنیا و دین میں اخلاص چاہتے ہیں اے لڑکے
اعمال میں اخلاص کر اور ان پر عمل اور اس پر طلب عوض سے آنکھ اٹھا نہ مخلوق سے عوض
مانگ نہ خالق سے۔ خدا کے لیے عمل کر نہ نعمتوں کے لیے۔ ان لوگوں میں ہو جا جو اسکی ذات کو چاہتے
ہیں۔ اسی کو چاہ۔ تاکہ تیرا مطلب تجھے دیدے۔ جب اس نے تجکو یہ دیدیا تو دنیا و آخرت میں کرامت
ملیگی۔ دنیا میں قرب اور آخرت میں دیدار اور موعود جزا اسکے تابع اور ضمن میں ہوا کریگی لڑکے
اپنے جان و مال کو اسکی تقدیر حکم اور قضا کے ہاتھ میں سونپ دے کیونکہ آج تیرا مشتری ہے حوالے کر دے
وہ کل تجکو قیمت دیدیگا۔ خدا کے بندو اپنے نفس اسے سونپ دو قیمت اور تم اسکے حوالے کر دو
اور یہ کہو کہ نفس و مال جنت اور ماسوا سب تیرے لیے ہے۔ ہم تیرے سوا اور کچھ نہیں چاہتے۔
ہمسایہ گھر سے۔ اور رفیق رستہ سے پہلے ہوا کرتا ہے۔ اے جنت کا ارادہ کرنے والے ہمیشہ
خریدنا اور تعمیر آج ہے کل نہیں۔ اسکی نہریں کھودنی اور پانی جاری کرنا آج ہے کل نہیں۔ آج
قوم قیامت کے دن دل اور آنکھیں الٹ پڑینگی۔ قدم پھسل پڑینگے۔ ہر مومن اپنے ایمان
اور تقوے کے قدم پر برقرار رہیگا۔ ایمان کی مضبوطی بقدر ایمان ہے۔ ان میں بعض ظالم اپنے
کاٹ کاٹ کھائینگے کہ کیوں ظلم کیا تھا اور بعض مفسد پچھتاتے ہیں گے کہ کیوں فساد کیا تھا اور اپنے مولا سے
کیوں بھاگ گیا تھا اسے لڑکے کسی عمل پر مغرور نہو کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہے۔ خدا سے
سوال کر کہ تیرا خاتمہ بخیر کرے اور نیک عملوں پر دنیا سے تجکو اپنی طرف اٹھالے۔ اس سے بہت ہی
خوف کر کہ تو توبہ کر کے توڑ ڈالے۔ اور پھر گناہ کرنے لگے کسی کے کہنے سے توبہ توڑ۔ نفس ہوا
طبیعت کی موافقت اور ہوا کی مخالفت نکر۔ معصیت دنیا و آخرت میں تجکو ذلیل کر دیگی۔ جب تو
خدا کی نافرمانی کریگا تو وہ تجکو رسوا و ذلیل کریگا۔ امداد نہ دیگا۔ الٰہی ہمیں طاعت کے
باعث ہماری مدد کر۔ اور معصیت کے سبب ہمیں رسوا نکر۔ اور ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی دے اور دوزخ
کے عذاب سے بچا

اٹھارہویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولہ ذیقعدہ ۵۴۵ھ میں اتوار کی صبح کو قدر کلام کے بعد خطبہ میں فرمایا

خدا نے تجکو دو جہاد کی خبر دی ہے۔ ایک ظاہری۔ دوسرا باطنی نفس ہوا طبیعت اور شیطان سے
جہاد کرنا۔ گناہوں لغزشوں سے توبہ اور اس پر قیام۔ حرام خواہشوں کا ترک باطنی جہاد ہے۔ اور ظاہری
جہاد کفار اور دشمنان خدا و رسول سے لڑنا۔ انکی تلواروں نیزوں اور تیروں کی تکلیف سہنی۔ قتل
مارنا اور مر جانا ہے۔ باطنی جہاد ظاہری سے مشکل ہے۔ کیونکہ وہ نفس کی محبوب چیزوں کے

چھوڑنے ۔ شرع کے اوامر و نواہی بجالانے کا نام ہے ۔ جو وہ نو جہاد کرکے حکم الٰہی بجالاتا ہے اُسے دنیا و آخرت کی جزا ملجاتی ہے ۔ شہید کے بدن مین زخم ایسے ہوتے ہین جیسے تمہارے ہات مین فصد کہ اسکے نزدیک ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی ۔ اور گناہون سے توبہ کرنے والے مجاہد کے حق مین موت ایسی ہے جیسا پیاسے آدمی کا ٹھنڈا پانی پی لینا اسے قوم خدا جس چیز کی تم کو تکلیف دیتا ہے اُس سے بہتر عطا کر دیتا ہے ۔ مراد یعنی مومن کامل کا دل اُس کو ہر لحظہ امر و نہی کے ساتھ مخصوص کرتا رہتا ہے بقیہ مخلوق اور منافق ایسے نہین ہوتے جو اپنے جہل و عداوت کے باعث خدا اور رسول کے دشمن ہین یہ لوگ دوزخ مین جائینگے اور کیون نہ جائین اُنھون نے قرآن مُنکر اُسپر ایمان نہ لائے اور اُسکے اوامر و نواہی پر عمل نکیا اسے قوم اس قرآن پر ایمان لاؤ عمل کرو ۔ اور عملونمین اخلاص کو نگاہ رکھو ریاکاری اور نفاق نکرو ۔ اُس پر مخلوق سے تعریف اور بدلہ نچاہو ۔ مخلوق مین بعض افراد ایسے ہین جو اس قرآن پر ایمان لاتے اور خدا کے لیے عمل کرتے ہین ۔ ایسے مخلص کم اور منافق زیادہ ہین ۔ تم طاعت الٰہی مین کسقدر کسلمند اور اپنے اور خدا کے دشمن یعنی شیطان کی فرمانبرداری مین کسقدر مضبوط ہو ۔ اہل اللہ اس تمنا مین ہین کہ خدا کی بھیجی ہوئی تکلیفون سے کبھی خالی نرہین وہ جانتے ہین کہ اُنکی تکلیفون ۔ اور قضا و قدر پر صبر کرنے مین دنیا و آخرت کی بہتری ہے ۔ وہ کبھی صبر مین کبھی شکر مین کبھی قرب مین کبھی بعد مین کبھی رنج مین کبھی راحت مین کبھی غنا مین کبھی فقر مین ۔ کبھی تندرستی مین کبھی مرض مین اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے رد و بدل سے موافقت کرتے ہین ۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل کو محفوظ رکھنا اُنکی کلی آرزو ہے ۔ اور تمام اشیا مین اُنکا اصلی مقصود یہی ہے ۔ خالق کے ساتھ اپنی اور مخلوق کی سلامتی کے خواہان ہین ۔ وہ ہمیشہ مخلوق کی مصلحت خدا سے مانگتے رہتے ہین اسے لڑکے درست ہوجا ۔ فصیح ہوجائے گا تو احکام الٰہی مین درست ہونیسے عالم مین اور شہر مین درست ہونے سے ظاہر مین فصیح بن سکتا ہے ۔ خدا کی طاعت مین ہر طرح کی سلامتی ہے اوامر الٰہی بجالانے ۔ منہیات سے بچنے اور قضا و قدر پر صبر کرنے کا نام طاعت ہے ۔ جو خدا کے احکام کو قبول کرتا ہے خدا اُسکو قبول کرلیتا ہے ۔ اور جو اُسکی طاعت کرتا ہے وہ تمام مخلوق کو اسکا مطیع بنا دیتا ہے اسے قوم میری نصیحت قبول کرو ۔ مین تمہارا خیر خواہ ہون ۔ مین اپنے سے اور تم سے الگ ہون ۔ مین بظاہر جس مشغلہ مین ہون فی الواقع اُس سے جدا ہون مجھ مین اور تم مین خدا جو کچھ کر رہا ہے مین اُسکی سیر کیا کرتا ہون ۔ اور تمہارے لیے وہی چاہتا ہون جو اپنے لیے ۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی جبتک بھائی مسلمان کے لیے وہی بات نچاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے ایمان کامل نہین ہوتا ۔ یہ ہمارے امین امیر رئیس سفیر شفیع کا قول ہے جو آدم سے لیکر قیامت تک تمام نبیون اور پیغمبرون سے مقدم ہین ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے لیے وہی بات

پسند نکرے جو اپنے لیے کرتا ہے آپ نے اُسکے کمال ایمان کی نفی کی ہے۔ جب تو اپنے نفس کے لیے اچھے کھانے۔ اچھا لباس۔ اچھا مکان۔ اچھی وجاہت۔ اور کثرت مال کو پسند کریگا اور اپنے بھائی مسلمان کے لیے اس کا خلاف چاہے گا تو تو اپنے کمال ایمان کے دعوے مین جھوٹا ہے۔ اے بے تمیز تیرا ہمسایہ فقیر اور تیرے اہل وعیال فقرا ہین اور تیرے پاس مال ہے جس پر زکوۃ واجب ہے اور تو روز بروز نفع پر نفع حاصل کر رہا ہے اور تیری قدر حاجت سے زیادہ بڑھتی جاتی ہے بس تو تیرا انکو کچھ نہ دینا گویا اُنکے فقر سے رضامند رہنا ہے۔ لیکن جبکہ تیرا نفس۔ ہوا۔ شیطان تیرے پیچھے لگا ہوا ہے تو تجھپر نیکی کرنی آسان نہین ہے۔ قوت حرص۔ کثرت امید۔ حب دنیا۔ قلت تقوے۔ قلت ایمان تیرے ساتھ ہے۔ تو اپنے اور اپنے مال اور مخلوق کے ساتھ مشترک ہے۔ تیرے پاس خیر نہین جسکی دنیوی رغبت بڑھ گئی۔ اُس پر حرص قوی ہو گئی۔ موت اور خدا کی ملاقات کو بھول گیا۔ حلال و حرام مین تمیز نرکھی سو کفار کے مشابہ ہوگیا جن کا یہ قول ہے کہ جو کچھ ہے دنیا ہی کی زندگی ہے ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور ہمین زمانہ ہلاک کر دیتا ہے گویا تو اُن مین کا ایک ہے۔ مگر تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہے۔ کلمۂ شہادت پڑھکر اپنی جان بچالی ہے۔ اور از روے عادت نہ بطریق عبادت روزہ نماز مین مسلمانون سے موافقت کر رہا ہے لوگون پر اپنا تقوے ظاہر کرتا ہے مگر تیرا دل فاجر ہے۔ یہ تجھکو نفع نہ دے گا اے قوم دنکی بھوک پیاس اور رات کو حرام سے افطار تم کو مفید نہوگا۔ دن کو روزہ رکھتے ہو رات کو گناہ کرتے ہو۔ اے حرام خورو۔ تم دن کو پانی نہین پیتے اور رات کو مسلمانون کے خون سے افطار کرتے ہو۔ تم مین بعض آدمی دن کو روزہ رکھتے ہین اور رات کو گناہ کرتے ہین۔ پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جبتک رمضان کی تعظیم کرتی رہے گی میری امت رسوا نہوگی۔ اسکی تعظیم تقوے اور مع حفاظت حدود شرع خدا کے لیے روزہ رکھنا ہے۔ اے لڑکے روزہ رکھ اور افطار کے وقت فقرا سے کچھ سلوک کر۔ تنہا نکھا۔ کیونکہ جو تنہا کھاتا ہے فقیرون کو نہین دیتا وہ فقر و تنگدستی سے محفوظ نہین رہتا۔ اے قوم تم پیٹ بھر کر کھاتے ہو تمہارے ہمسایے بھوکے ہین۔ اور پھر دعوے کرتے ہو کہ ہم مومن ہین۔ تمہارا ایمان درست نہین ہوئے تمہارے سامنے اتنا کھانا ہو کہ اہل و عیال سے بچ رہے اور سائل دروازہ پر کھڑا ہوکر محروم چلا جائے۔ عنقریب تو اپنا مال دیکھ لے گا۔ عنقریب تو اُس جیسا ہو جائیگا اور باوجود قدرت عطا جسطرح تو نے اُسے رد کیا ہے اسی طرح تو رد کیا جائے گا۔ تجھپر افسوس کہ تو نے اُٹھکر اور جو آگے تھا اُسے لیکر سائل کو کیون نہ دیا اور دو فصلین کیون نہ جمع کین۔ تو اُسکا کھڑا ہونا۔ اور اپنے مال سے کچھ دے ڈالنا۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام سائل کو اپنے ذات سے دیتے۔ ناقہ کو چارہ ڈالتے۔ بکری کو دوہتے اور اپنا کرتہ خود سیا کرتے تھے۔ تم انکی متابعت کا دعوے کرتے انکی مخالفت کرتے ہو۔ اقوال و افعال مین اُنکے مخالف ہو اور بلا گواہ تمہارا یہ جھوٹا دعوے ہے

پیش کرتے ہو۔ ایک مثل مشہور ہے کہ اے شخص یا تو خالص یہودی بنجا۔ یا توریت مین اتنا تو غل نکر
علے ہذا القیاس مین تیری نسبت کہتا ہون کہ یا تو شرائط اسلام بجالا۔ یا اپنے آپ کو مسلمان نکہہ۔
لوگو شرائط اسلام اور اُسکی حقیقت یعنی خدا کے سامنے گردن جھکانے کو لازم کر لو۔ آج تم مخلوق پر
مہربانی کرو تاکہ کل تم پر خدا اپنی رحمت کرے۔ زمین والون پر رحم کر۔ تاکہ تجپر آسمان والا رحم کرے۔
شیخ رحمۃ اللہ نے اس کلام کے بعد فرمایا جبتک تو اپنے نفس کے ساتھ قائم رہیگا اس مقام پر
نہ پہنچے گا۔ تو جبتک نفس کو اُس کا حصہ دیئے جائے گا اسکے قید مین رہے گا۔ اُسکو اُس کا حق
دے۔ حصہ نہ دے۔ ایصال حق مین اُسکی بقا متصور ہے۔ اور ایصال حظ مین ہلاکت۔ ضروری
کھانا پینا۔ لباس۔ مکان نفس کا حق ہے۔ اور لذات و شہوات اُس کا حصہ ہے۔ اُسکا حق
شرع کے ہات سے لے۔ اور حظ کو تقدیر اور سابقۂ علم آلہی کے سپرد کر دے۔ اسکو مباح چیزین
دے حرام نہ کہلا۔ شرع کے دروازہ پر بیٹھ۔ اور اُسکی خدمت کرتا رہ۔ نجات پائے گا۔ کیا تو نے اللہ
کا یہ قول نہین سنا کہ جو کچھ رسول تم کو دے اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے اُس سے رک جاؤ۔
تھوڑے پر قناعت کر۔ اور اپنے نفس کو اس پر برقرار رکھ۔ پھر اگر سابقے اور علم آلہی کے ہات سے تیرے
پاس بہت کچھ آجائے تو اُسمین تو محفوظ رہے گا۔ جب تو تھوڑے پر قانع ہوگا تو تیرا نفس ہلاک
نہ ہوگا اور جو کچھ اُسکی قسمت مین ہے فوت نہو سکے گا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ مومن کو
اسقدر کافی ہے جسقدر ایک ہرنی کو۔ مٹھی بھر کر کھجورین اور ایک گھونٹ پانی۔ مومن قوت حاصل
کرتا ہے اور منافق پیٹ بھر کے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ مومن کو قوت کا فکر اسلیے ہے کہ وہ رستہ مین ہے
منزل پر نہین پہنچا اور وہ جانتا ہے کہ منزل مین کل ضروری چیزین موجود ہین۔ منافق کے لیے
نہ کوئی منزل ہے۔ نہ کوئی مقصد۔ تم دلون اور مہینون مین کسقدر تقصیر کر رہے ہو کہ عمرون کو
بلا فائدہ ضائع کرتے ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ تم دنیا مین قصور نہین کرتے بلکہ تمہاری تقریظ دین مین
ہے۔ برعکس معاملہ کرو۔ اچھے رہوگے۔ دنیا کسی کے پاس نہین رہی تمہارے پاس بھی نرہیگی
اے قوم کیا تمہارے پاس زندگی کا خدائی پروانہ آگیا ہے تمہاری تدبیر کسقدر ناقص ہے جو شخص
غیر کی دنیا کو اپنی عاقبت خراب کرکے آباد کرتا ہے وہ اپنا دین کھو کر غیر کے لیے دنیا جمع کر رہا ہے
اور اپنی جیسی مخلوق کے لیے اپنے اوپر خدا کا غضب لے رہا ہے۔ اگر اُسے یقینی طور پر معلوم ہوتا کہ
مین عنقریب مر کر خدا کے سامنے جانے والا ہون اور مجھسے تمام تصرفات کا حساب لیا جائے گا
تو اُسکے بہت سے افعال کم ہو جاتے۔ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ تو جسطرح بیمار رہتا ہے
اور یہ نہین جانتا کہ کیونکر بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح مر جاے گا اور یہ نمعلوم ہو گا کہ کیونکر مر جاتے ہین
مین تم کو ڈراتا اور روکتا ہون مگر تم نہ ڈرتے ہو نہ باز آتے ہو۔ اسے خبر سے غائب اور دنیا مین مشغول

رہنے والو - دنیا عنقریب تم پر آگ بھڑکا دیگی - تمہارا گلا گھونٹ دیگی - اور جو تم نے اسکے ہاتھ سے جمع کیا ہے اور مزے اڑائے ہین ہرگز نافع نہوگا - بلکہ یہ سب تم پر وبال ہوجائیگا اسکے لڑکے برداشت اور رنج شر کو لازم کرلے - کلمات کے مشابہ دیگر کلمات ہین جب کوئی مجھسے کلام کرے اور تو اُس کا جواب دے تو اُسکی طرف سے دیگر کلمات آجائین گے - اور تم دونون مین شر بڑھجائیگا - مخلوق مین بعض اشخاص ایسے بھی ہین جو خدا کے دروازہ کی طرف مخلوق کی دعوت کا خیال رکھتے ہین - اُنکی بات اگر ٹالی جائیگی تو وہ لوگون پر حجت ہین - مومنون پر نعمت اور منافقون خدا کے دشمنون کے لیے باعث رنج ہین - الٰہی ہمین توحید سے خوشبودار کر - اور مخلوق ماسوا سے غبار دینے کی دھونی دے - اے موحد والے مشرکو مخلوق کے قبضہ مین کچھ نہین سب عاجز ہین - بادشاہ - غلام - سلاطین - غنی - فقیر کے سب خدا کی تقدیر کے اسیر ہین - اُنکے دل خدا کے ہاتھ مین ہین جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے - اُسکی مانند کوئی نہین - وہ سننے دیکھنے والا ہے - اپنے نفسون کو موٹا نکرو - وہ تم کو کھا جائینگے جسطرح کوئی شخص کٹکھنا کتا پالے اُسے موٹا کرے اور اسکے ساتھ تنہا رہے - یہ کتا ضرور اُسے پھاڑ کھائیگا - نفسون کی باگین نہ چھوڑو اور اُن کے لیے چھریان تیز رکھو - وہ تمکو ہلاکت کے جنگلون مین پھینکدینگے - اور دھوکا دینگے - اُن کے مادون کو قطع کرو - اور اُن کو خواہشون مین نہ چھوڑو - الٰہی ہمارے نفسون پر ہماری مدد کر - اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ -

انیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارھوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

خدا اگر جنت و دوزخ کو پیدا نکرتا تو بھی اسی لائق ہے کہ اُس سے ڈرنا اور امیدوار رہنا چاہیئے - اُسکی رضامندی سے اُسکی اطاعت کرو - تم کو عطا و عذاب سے کیا مطلب - اسکی طاعت اور امر بجالانے مین منہیات سے رُکنے اور تقدیر پر صبر کرنے مین ہو - اسکی طرف رجوع کرو اُسکے آگے رو رو دلو اور آنکھون کے آنسوؤن سے اسکے لیے ذلیل رہو - رونا عبادت اور ذلت مین مبالغہ ہو - اگر تو تقویٰ اور نیک نیت اور اچھے اعمال پر مرگیا تو اللہ تعالیٰ تجکو نفع دیگا - وہ مظلومون کے بدلا دینے والی ہے - مخلصون کے لیے اُسجگہ اسکی رحمت و رافت ظاہر ہوتی ہے - دنیا و آخرت مین اُسکی محبت لازم کرلے - تمام اشیا مین اسکی محبت کو مقصد اعلیٰ سمجھ - تجکو اسکی محبت ضروری ہے - کیونکہ وہ نفع دیگی - مخلوق مین ہر کوئی تجکو اپنے لیے چاہتا ہے - اور وہ تجکو تیرے لیے دوست رکھتا ہے اسے قوم تمہارے نفس خدائی دعوے کرتے ہین - اور تمہین خبر نہین - کیونکہ وہ خدا پر کرتا

چاہتے ہیں۔ اور اُس کام کا ارادہ رکھتے ہیں کہ جو نہ لےسکا۔ اور اُسکے دشمن یعنی شیطان سے دوستی
رکھتے ہیں۔ خدا سے دوستی نہیں رکھتے۔ جب قضا و قدر آتی ہے تو موافقت اور صبر نہیں کرتے بلکہ اصرار
اور جزع فزع کرتے ہیں۔ اُن کا گردن جھکا لینا ایک جزو ہے جو اسلام کے نام پر تابع ہے۔ حالانکہ یہ اُن کو
نافع نہیں اور اس سے فائدہ طلب نہیں کیا جاتا اسے لازم ہے۔ خوف کو لازم کرلے اور خدا سے ملنے
کے وقت تک بےخوف نہ ہو۔ اور اپنے دل اور ہنیاد کے قدم اسکے آگے جما کے رکھ۔ اسوقت امان
کا پروانہ تیرے آگے رکھدیا جائے گا۔ اور بےخوفی تیرے لیے سزاوار ہوگی۔ جب وہ تجھکو امن دیگا تو اپنے
پاس بہت سی بہتری دیکھے گا۔ جب وہ تجھے امان دے تو مضبوط رہ۔ کیونکہ دی ہوئی چیز واپس نہیں
لیا کرتا۔ خدا جب بندہ کو برگزیدہ کرلیتا ہے تو اپنا مقرب بنالیتا ہے۔ اور جب اُسپر خوف غالب
آجاتا ہے تو ایسی شے ڈالدیتا ہے جس سے خوف زائل ہوکر دل اور سِر کو سکون ملتا ہے۔ یہ
راز بندہ کے اور اسکے مابین رہتا ہے۔ اے جاہل تجھپر افسوس۔ خدا سے منہ پھیرتا اور اُسے دلسے
پس پشت ڈالتا ہے اور مخلوق کی خدمت میں مشغول ہے۔ اہل اللہ خدا کی خدمت میں رہتے ہیں
اُسنے اُن کے دلوں کو اپنا مقرب کرلیا ہے۔ اسکے دل عرفان حاصل کرتے ہیں اس لیے انکو
معرفت دی ہے۔ جب تو خدا کو پہچان لیتا ہے اور نفس۔ ہوا۔ طبیعت اور شیطان کی جنگ سے
فارغ ہوکر اُن سے اور دنیا سے نجات پاجاتا ہے اللہ تعالےٰ اسکے لیے قرب کا دروازہ کھولدیتا ہے
اور وہ کام کرنے کے لیے کوئی شغل طلب کرتا ہے۔ حکم ہوتا ہے کہ پیچھے ہٹ۔ مخلوق کی خدمت میں
مشغول ہو اور اُن کو ہماری راہ دکھا۔ طالبعلموں اور ہمارے مریدوں کی خدمت کرو۔ اہل اللہ
جس کام میں ہیں تم اُس سے غافل ہو۔ جو نفس تمہارے دشمن ہیں اُن کو رنج دینے کے باعث
تم روشنی کو اندھیروں سے ملاتے ہو۔ خدا کو ناخوش کرکے جورؤوں کو رضامند کرتے ہو۔ ایسے بہت
ہیں جو جورو بچوں کی رضامندی کو خدا کی خوشنودی پر مقدم رکھتے ہیں۔ میں تیرے حرکات
وسکنات اور ہمت کو تیرے نفس اور جورو اور اولاد کے لیے دیکھتا ہوں۔ تجھے خدا کی کچھ بھی خبر
نہیں۔ افسوس تو مردوں میں نہیں گنا جاتا۔ پورا مرد وہی ہے جو خدا کے سوا اور کسی کے لیے
کچھ نکرے۔ تیرے دلکی آنکھیں اندھی اور سِر کی صفائی مکدر ہوگئی ہے۔ تو بیخبری کے عالم میں
خدا سے محجوب ہے۔ اسی لیے بعض مشائخ نے کہا ہے اُن محجوبین پر افسوس جو اپنے آپکو محجوب
نہیں سمجھتے۔ افسوس تیرے سرمایہ میں لوٹا ہوا شیشہ ہے اور تو اُسے کھائے جاتا ہے اور
اپنی حرص اور غلبہ خواہش و ہوا کے باعث تجھے اسکی خبر نہیں۔ گھڑی بھر کے بعد۔ تیرا معدہ
گھٹ جائے گا۔ اور تو ہلاک ہوگا۔ یہ سب بلائیں خدا کی دوری اور غیر کے اختیار کرنے سے ہیں
اگر تو مخلوق کا امتحان کرے تو اُسے دشمن اور خالق کو دوست رکھنے لگے۔ پیغمبر علیہ السلام نے

فرمایا ہے جسے تو آزمائے گا اُسے دشمن رکھے گا۔ تو بلا آزمائش لوگون کو دوست دشمن بنالیتا ہے
عقل امتحان لیا کرتی ہے مگر تجھ مین عقل نہین۔ دل آزمایا کرتا ہے۔ لیکن تو صاحب دل نہین
دل ہی سوچتا نصیحت پکڑتا اور پند حاصل کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اس قرآن مین اُسکے
لیے نصیحت ہے جو صاحب دل ہو۔ یا کان دہر کرسنے اور حاضر رہے عقل منقلب ہو کر دل۔ دل
منقلب ہو کر پھر سر منقلب ہو کر فنا۔ اور فنا منقلب ہو کر مرتبۂ وجود مین آجاتی ہے۔ آدم اور
دیگر انبیاء خواہشین اور رغبتین رکھتے تھے لیکن باینہمہ نفس کے مخالف اور خدا کی مرضی کے تابع
تھے۔ آدم نے جنت مین ایک خواہش کی۔ اور ایکبار لغزش کھا کر توبہ کی پھر عود نہین کیا۔ حالانکہ
انکی خواہش نیک تھی کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ قرب حق سے دور نہون۔ انبیاء اپنے نفس۔
طبیعت اور خواہش کی مخالفت کرتے رہے کثرت مجاہدہ اور مخالفت نفس کے باعث باعتبار
حقیقت فرشتون سے جا ملے ہین۔ انبیاء و مرسلین اور اولیاء صبر کیا کرتے ہین تم بھی صبر مین
انکی موافقت کرو۔ **اے لڑکے** ۔ دشمن کی مار پر صبر کر۔ عنقریب تو اُسے مارے گا قتل کرے گا
اس کا اسباب چھین لے گا پھر بادشاہ کے حضور تجھے خلعت اور جاگیر ملے گی **اے لڑکے**
کسی کے ایذا مت دے اور ہر ایک کے لیے اپنی نیت نیک رکھنے مین کوشش کر۔ ہان شرع نے
جسکی اذیت کا حکم دیا ہو اُسکو ایذا دینا عبادت ہے۔ خفیاون نجلیون صدیقون کے حق کا
صور پھونک چکا ہے۔ اُنھون نے اپنے نفسون پر قیامت برپا کر رکھی ہے۔ اپنی ہمتون کے
باعث دنیا سے منہ پھیر چکے ہین۔ اپنی تصدیق کے سبب پلصراط سے عبور کر گئے ہین۔ اور
دلون کے قدمون سے چلکر جنت کے دروازہ پر جا کھڑے ہوئے ہین۔ وہ رستہ مین کھڑے
ہو کر یہ کہہ رہے ہین کہ ہم تنہا اکل و شرب نکرین گے۔ کیونکہ کریم تنہا خور نہین ہوتا۔ اس لیے
الٹے قدمون دنیا کی طرف ہٹ آئے ہین۔ یعنی لوگون کو طاعت الٰہی کی طرف بلاتے ہین۔ اور
وہان کے حالات کی اُن کو خبر دیتے ہین اسلئے ان پر تمام کام آسان ہین جسکا ایمان قوی
اور ایقان درست ہوتا ہے وہ اپنے دل سے اُن تمام چیزون کو دیکھ لیتا ہے جنکی اللہ تعالے نے
قرآن مین خبر دی ہے جنت۔ دوزخ۔ اور ما فیہا سب اُسے نظر آتا ہے۔ صور اور اس کا
موکل فرشتہ اُسکے سامنے ہے۔ وہ اشیاء اُن کی واقعی حالت مین دیکھتا ہے۔ دنیا
اُسکے زوال اور اہل دول کے انقلاب پر نظر ڈالتا ہے۔ مخلوق کو چلتی ہوئی قبرین جانتا جو
جب قبرستان مین جاتا ہے اسے اہل نعمت و اہل عذاب معلوم ہو جاتے ہین۔ وہ قیامت اور
اسکے تمام معاملات۔ خدا کے رحمت اور اسکے عذاب۔ فرشتون اور انبیاء و مرسلین اور ابدال
و اولیاء کو اپنے اپنے مرتبون مین ایستادہ دیکھتا ہے۔ آسے اہل جنت ایک دوسرے

کی رعایت کرتے ۔ اور اہل دوزخ ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے نظر آتے ہیں جسکی نظر درست ہے وہ ظاہر کی آنکھ سے مخلوق کو اور باطنی آنکھ سے زمین خدا کا فعل و اثر دیکھا کرتا ہے حرکت وسکون کو اسکی طرف خیال کرتا ہے اولیا اللہ کی یہ باتیں نظر عزت ہے ۔ وہ کون ہے کہ جب کسی شخص کیطرف دیکھے تو ظاہری آنکھ سے اسکے ظاہر کو معلوم کرے ۔ باطنی آنکھ سے دل کو دیکھے اور سری آنکھ سے خدا کو ۔ جسنے خدمت کی مخدوم ہوگیا جب تقدیر آئے اسکی موافقت کرے خواہ جنگل میں ڈالے یا دریا میں ۔ نرم زمین میں یا پہاڑ میں ۔ میٹھا کھانا دے یا کڑوا ۔ عزت وذلت ۔ غنا وفقر ۔ تندرستی ومرض اس سے موافق رہے تقدیر کے ساتھ چلتا رہے جب اسے معلوم ہوجائے گا کہ یہ تھک گیا ہے تو اٹھکر اپنی جگہہ سوار کریگی غرور کا ب بچائیگی اور قرب الہی وکرامت کے باعث اسکی خادم بنکر تواضع کریگی ۔ یہ سب نفس ہوا ۔ طبیعت ۔ شیطان اور برے ہمنشینوں کی مخالفت کی برکت ہے ۔ الہی ہر حال میں ہمکو تقدیر کی موافقت کی توفیق دے ۔ اور دنیا وآخرت کی نیکی عطا کر ۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

بیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اکیسوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ میں جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ میں فرمایا

اس شہر کے رہنے والو ۔ تم میں نفاق زیادہ اور اخلاص کم ہے ۔ قول بلا عمل کی کثرت ہے حالانکہ قول بلا عمل کوئی شے نہیں بلکہ تمپر حجت ہے وہ تمہارے لیے حجۃ قائم نہیں کرسکتا ۔ قول بلا عمل بلا دروازہ اور بے پاخانوں کا گھر یا ایسا خزانہ ہے جس میں سے صرف نہیں کیا جاسکتا ۔ یا دعوے بلا ثبوت ۔ یا تصویر بلا روح یا ایک بت ہے جسکے ہاتھ ہیں نہ پاؤں ۔ نہ پکڑنے کی قوت ۔ تمہارے بڑے اعمال جسم بلا روح ہیں ۔ اخلاص توحید اور کتاب وسنت پر عمل کرنا روح ہے ۔ غافل نہو ۔ برعکس حل کرو ۔ اچھے رہو اوامر الہی بجالاؤ منہیات سے بچو ۔ تقدیر سے موافق رہو ۔ مخلوق میں بعض اہل اللہ ایسے ہیں جن کے دل انس اور مشاہدہ اور قرب کی بنگ سے سیر کیئے گئے ہیں ان کو تقدیر وبلا کا الم کچھ نہیں ہوتا ۔ ان پر بلا کا زمانہ اسطرح گذر جاتا ہے کہ خبر بھی نہیں ہوتی ۔ وہ خدا کی حمد اور اس کا شکر بجالاتے ہیں ۔ وہ کیوں نہ موجود رہے ۔ تاکہ خدا پر اعتراض نکرتے ۔ تمہاری طرح اہل اللہ پر بھی آفتیں نازل ہوا کرتی ہیں تم بعض صبر کرتے ہیں اور بعض کو نہ آفات کی خبر رہتی ہے نہ صبر کی ۔ ضعف ایمان کے وقت تکلف کے ساتھ صبر کرتا ایمان کے لڑکپن کے زمانہ میں ہوتا ہے اور صبر آجانا اسکے قرب البلوغ کے وقت میں ۔ اور موافقت اسکے پورے بلوغ کے زمانہ میں ۔ اور رضا اسکے قرب کے وقت میں ہوتی ہے کہ وہ اپنے علم سے خدا کی طرف دیکھتا ہے اور غیبت وفنا خدا کے پاس قلب وسر کے وقت حاصل

مجھپر بند فرمانے کی وجہ سے وہ پھر جائیگا۔ ایک ذرہ ایک ذرہ دے گا۔ اور تیری دعا قبول نہ فرمانے کا سبب
تیرے شرک کرنے۔ غیر پر اعتقاد رکھنے اور اپنی نعمتیں بیگانوں سے طلب کرنے۔ اور نعمتوں سے معاصی پر مدد
چاہنے کے باعث ہوگا۔ اس قسم کے لوگوں میں ایسے معاملات تو نے اکثر دیکھے ہونگے۔ خاکسار کہتا ہے ہمیشہ
مین یہ باتیں زیادہ ہیں بعض آدمی توبہ سے اس کا تدارک کر لیتے ہیں خدا انکی توبہ قبول کرتا اپنی نظر رحمت
ڈالتا۔ اور انکے ساتھ اپنے لطف و کرم سے معاملہ کرتا ہے۔ اے لوگو توبہ کرو۔ اے ظالمو اے فقیہو اے
زاہدو عابدو۔ تم میں ہر شخص توبہ کا محتاج ہے۔ میرے پاس تمہاری موت زندگی کی خبریں ہیں۔
جب تمہارے ابتدائی امور میں مجھپر مشکل آ پڑتی ہے تو آخر الامر موت کے وقت تمہارا حال کھلجاتا ہے
جب تمہارے مال کی اصلیت مجھپر مخفی رہتی ہے تو میں اسکے خرچ کا منتظر رہتا ہوں۔ اگر اہل و عیال
اور فقرا ابرار مصلحت مخلوق میں خرچ ہوتا ہے تو میں جان لیتا ہوں کہ اسکی اصل حلال ہے۔ اور اگر
خدا کے خاص بندوں صدیقین پر صرف ہوتا ہے تو مجھے معلوم ہوجاتا ہے کہ اسکی تحصیل توکل
پر مبنی ہے اور وہ مطلق حلال ہے۔ میں تمہارے ساتھ بازاروں میں نہیں پھرتا۔ مگر اللہ تعالیٰ
نے ایسے ایسے طریقوں سے مجھپر تمہارے مالوں کا حال کھول رکھا ہے اے لڑکے اس سے ڈر
کہ خدا تیرے دل میں اپنے سوا کسی اور کو دیکھے۔ اسوقت تو رسوا ہوجائے گا۔ اس سے حذر کر کہ وہ تیرے
دل میں کسی غیر کا خوف رجا یا محبت معلوم کرے۔ اپنے دلوں کو غیر سے پاک کرو۔ ضرر اور نفع اسکی
طرف سے خیال کرو۔ تم اسکے گھر اور اسکی مہمانی میں ہو اے لڑکے۔ تو جو خوبصورتوں کو دیکھ
دیکھ کر انھیں چاہنے لگتا ہے یہ ناقص محبت ہے اس پر عذاب ہوگا۔ صحیح محبت جو متغیر نہیں ہوتی
خدا کی محبت ہے۔ جسے تو دل کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور وہ صدیقوں روحانیوں کی محبت ہے
وہ بواسطہ ایمان اس سے دوستی نہیں رکھتے۔ بلکہ بواسطہ ایقان و رویت اسکے محب ہیں۔ انکے
دل کی آنکھوں سے حجاب اٹھگئے ہیں۔ اور انھوں نے غیب کو یا ایسی چیز کو دیکھ لیا ہے جس کی
شرح ممکن نہیں۔ الہی معافی اور عافیت کے ساتھ ہمیں اپنی محبت دے۔ ان مقررہ اوقات
تک جو خدا کو معلوم ہیں تمہارے مقدر کی چیز دنیا کے پاس بطور امانت رکھی ہوئی ہے۔ مالک
کی اجازت کے وقت کوئی شخص اسپر قادر نہیں ہے کہ اسے تمہارے حوالے کر دینے سے روک رکھے
دنیا لوگوں کے ساتھ ہنسی کرتی ان کی عقلوں کو خراب کرتی اور ٹھٹھے اڑاتی ہے جو شخص مقدر
کو مانگے یا بغیر اذن الہی مقدر کو طلب کرے اس پر ہنسا کرتی ہے اے قوم اگر دنیا کے دروازہ
سے اعراض کرکے خدا کے دروازہ کی طرف متوجہ ہوجاؤ تو دنیا نکلکر تمہارے پیچھے پیچھے ہولے۔
خدا سے عقل مانگو۔ اولیاء اللہ کے پاس جب دنیا آتی ہے تو وہ کہدیا کرتے ہیں کہ کسی اور کو
تلخ کر غیروں کو دھوکا دے۔ ہم تجھے جانتے ہیں دیکھ چکے ہیں۔ تیرا امتحان تو نے ہم تیرے

اندرونی حال معلوم کر چکے ہیں - ہمیشہ اپنا کھوٹ ظاہر کر - تیرا دینار کھوٹا ہے - تیری زینت لکڑی
کے اس خالی بت کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو - تو ظاہر بلا معنی اور منظر بلا باطن ہے فی الوا
تو آخرت کا منظر اور باطن ہے - اہل اللہ کو جب دنیا کے عیب معلوم ہوگئے تو اس سے بھاگے
اور جب خلق کے عیب کھلے تو انکی نگاہ سے غائب ہوگئے - فرار ہوگئے - الگ ہوگئے - بیابان
جنگلوں - ویرانوں - غاروں - جنوں اور فرشتوں سے محبت کرنے لگے - فرشتے اور جن خود بخود
ان کے پاس آتے ہیں - کبھی زاہدوں اور ڈاڑھی والے راہبوں کی صورت میں ظاہر ہوتے
ہیں - کبھی لڑکوں کی - اور کبھی وحشیوں کی جس شکل میں چاہتے ہیں ظاہر ہو جاتے ہیں
فرشتوں اور جنوں کے نزدیک صورتیں بدل لینی ایسی ہیں جیسے تمہارے کھونٹی پر لٹکے
ہوئے کپڑے کہ جونسا چاہو بدل لو - مرید جو خدا سے ملنے کے ارادے میں سچا ہو ابتدا میں مخلوق
کے دیکھنے - انکی بات سننے - اور ذرہ برابر دنیا پر نگاہ ڈالنے سے تنگ ہوا کرتا ہے - وہ مخلوقات
میں سے کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا - اس کا دل متغیر عقل غائب - اور آنکھیں پھٹی رہ جاتی ہیں -
اکثر اوقات اس کا یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ رحمت کا ہاتھ اسکے دل پر پڑتا ہے اور اسوقت
تسکین ہو جاتی ہے - وہ قرب الٰہی کی خوشبو سونگھنے تک نشہ میں رہتا ہے - پھر افاقہ ہو جاتا ہے
اور جب توحید - اخلاص - خدا کی معرفت - اور اسکی جان پہچان اور محبت میں مضبوط ہو جاتا ہے
تو ثبات اور وسیع الاخلاقی حاصل ہوتی ہے - خدا کی طرف سے قوت آتی ہے اور وہ بلا تکلف
مخلوق کا بوجھ اٹھا لیتا ہے اور ان کا طالب رہتا ہے انکی اصلاح میں مشغول ہوتا ہے - لیکن خدا سے
ایک لحظہ غافل نہیں رہتا - مبتدی زاہد خلقت سے بھاگتا ہے اور کامل اسکی پروا نہیں کرتا - بھاگتا
نہیں بلکہ مخلوق کو طلب کرتا ہے کیونکہ عارف ہو جاتا ہے اور جو عارف الٰہی ہوتا ہے کسی چیز سے
نہیں بھاگتا - اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا - مبتدی فاسقوں اور گنہگاروں سے گریز کرتا ہے
اور منتہی ان کا طالب رہتا ہے - اور کیوں نہ ہو اسکے پاس انکی دوا موجود ہے - اسی لیے بعض کا
قول ہے کہ فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنسا کرتا ہے جسکی معرفت کامل ہے وہ اس کا نائب
جال بنکر مخلوق کو دنیا کے دریا سے کھینچتا ہے - اتنی قوت دیتا ہے کہ شیطان اور اس کا لشکر
بھاگ نکلتا ہے - مخلوق کو انکے پنجہ سے چھڑاتا ہے - اے باوجود جہل اپنے زہد کے ساتھ خلوت
نشین ہوکے آ - اور میرا قول سن - اے دنیا بھر کے زاہدو - آگے آؤ - اپنے جھونپڑے توڑ ڈالو - اور
میرے پاس آ جاؤ - تم بلا اصل خلوت میں بیٹھے ہو - کچھ بات نہیں - آگے آؤ - اور عقلمندوں سے کچھ حاصل کرو
خدا تم پر رحم کرے میں اپنے فائدہ کے لیے تمہارا آنا نہیں چاہتا - بلکہ تمہارے نفع کے لیے - ارے
لڑکے تو محتاج ہے - محنت کرے گا تو کام سیکھے گا - ہزار بار بنا کر بگاڑے گا تب اچھی چیز بنے گی

جو چیز ٹوٹ گئی جب تو بنانے اور توڑنے مین فنا کیا گیا تو اللہ تعالےٰ تیرے سینے ایسی چیز بنادیگا جو ٹوٹ نہ سکے گی۔ اے قوم تم کب سمجھو گے اور جسکی طرف مین اشارہ کر رہا ہون اُسے کب معلوم کروگے۔ خدا کے مریدون کے پاس جاؤ۔ اور جو کوئی ہاتھ لگجائے اُسکی جان و مال سے خدمت کرو۔ صادق مریدون کی خوشبوئین الگ ہین۔ علامتین ظاہر ہین۔ چہرون پر نور ہے مگر تم مین۔ تمہاری بینائیون اور ضعیف عقلون مین فتور ہے تم صدیق و زندیق۔ حلال و حرام۔ مسموم و غیر مسموم۔ مشرک و موحد۔ مخلص و منافق۔ عاصی و مطیع۔ مرید حق اور مرید خلق مین تمیز نہین کرسکتے۔ اپنے علم پر عمل کرنے والے مشائخ کی خدمت کرو تاکہ وہ تم کو حقیقت اشیاء سے آگاہ کردین۔ خدا کی معرفت مین کوشش کرو۔ جب تم اُسے پہچانوگے تو ما سوے کو ضرور پہچان لوگے۔ اُسے پہچانو۔ پھر اُس سے دوستی کرو۔ جن چیزون کو ظاہری آنکھ سے دیکھتے ہو۔ انھیں دلکی آنکھون سے دیکھو۔ جب تم نعمتون کو اسکی طرف سے خیال کروگے تو ضرور اُس سے دوستی رکھوگے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کو اس لیے دوست رکھو کہ وہ تم کو نعمتین دیتا ہے۔ اور مجھے اس لیے چاہو کہ تم خدا کو دوست رکھتے ہو اے قوم اُسنے مان کے پیٹ مین تم کو نعمتین کھلائین۔ پھر پیدا ہونے کے بعد نعمتین دین۔ پھر عافیتین اور قوت عنایت کی۔ قوت گرفت عطا کی۔ اپنی طاعت نصیب کی۔ تم کو مسلمان اور اپنے نبی کا تابع بنایا۔ نبی کا شکر اور محبت خدا کے شکر و محبت کی مانند ہے جب تم نعمتون کو اسکی طرف سے خیال کروگے تو مخلوق کی محبت دلون سے نکل جائیگی۔ عارف باللہ اُس کا دوست۔ دلکی آنکھون سے اُسے دیکھنے والا وہ ہے جو نیکی بدی کو اُسی کی طرف سے خیال کرتا ہے۔ اُسکی مخلوق مین سے نیکی بدی کرنے والے پر نہین رہتی۔ اگر وہ مخلوق مین سے کسی کا احسان دیکھتا ہے تو خدا کی تسخیر اور اگر برائی دیکھتا ہے تو اُسکی تسلیط خیال کرتا ہے اُسکی نظر خلق سے خالق کی طرف منتقل ہوجاتی ہے اور با این ہمہ حقوق شرع بجالاتا ہے اور احکام کو ساقط نہین کرتا۔ عارف کا دل ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے یہانتک کہ اُس کا زہد اور ترک مخلوق اور اُن سے اعراض قوی ہوجاتا ہے۔ وہ خدا کی طرف راغب ہوتا اور اُس کا توکل مضبوط ہوجاتا ہے۔ وہ اشیاء کو مخلوق کے ہاتھ سے نہین۔ بلکہ مخلوق سے لیتے وقت خدا کے ہاتھ پر آجاتا ہے اُسکی عقل جو اُسکے اور مخلوق کے مابین مشترکہ ہے مضبوط ہوجاتی ہے۔ اور ایک اور عقل جو خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ بہت بڑھ جاتی ہے۔ اسے مخلوق کے محتاج اسے اُسکے ساتھ شرک کرنے والے اس سے ڈر کہین موجودہ حالت مین تجھے موت آجائے۔ خدا تیری طرح کے لیے اپنا دروازہ نہ کھولے۔ کیونکہ مشرک اور غیر پر بھروسا کرنے والون سے خفا ہے پہلے

اُسے بادشاہ کے دروازہ پر اشرف حاصل کرکے تو بیٹھا ہوا ہو وہ مرتبہ حق ملنے کی حق رہے جو خدا کے
دروازہ پر ہو اُسکی خدمت اور جو دنیا کے دروازہ پر ہو اُسکی تذلیل کرو ثابت رضا اور قضا و قدر
کے قدم کے ساتھ اپنا حصہ حاصل کرو دل اور دنیا میں اخلاص ہے جو اُنکا مرتبہ ہین قریب سے
رضا مند ہین - خدا سے خدا کے سوا اور کچھ نہین مانگتے - وہ جانتے ہین کہ دنیا تقسیم ہو چکی ہے پس
اُسکی طلب چھوڑ دی ہے علی ہذا القیاس درجات - جنت اور اسباب جنت کو تقسیم سمجھکر چھوڑ
بیٹھے ہین - نہ اُنکے طالب ہین - نہ اُنکے لیے عامل - وہ خدا کے سوا کسی چیز کو نہین جانتے جنت
مین داخل ہو کر جبتک اپنے خدا کا نور نہ دیکھ لینگے آنکھ نہ کھولینگے - تنہائی و گوشہ نشینی کو دوست
رکھ - جس کا دل خلق و اسباب سے خالی نہین وہ نبیون صدیقون اور صالحون کے رستہ پر چل
نہین سکتا - جبتک تھوڑے پر قناعت نکرے اور بہت کو تقدیر کے حوالے نکر دے زیادہ طلبی کے
پیچھے نہ پڑے - ہلاک ہو جائے گا اور جب بلا اختیار خدا کی طرف سے بکثرت آنے لگے تو آمین تو محفوظ رہیگا
حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا - اپنے علم و کلام سے لوگون کو نصیحت کر - اے واعظ
اپنے سِر کی صفائی اور دل کے تقوے سے انہین وعظ سنا ظاہر درست اور باطن نادرست سے
وعظ نہ سنا - اللہ تعالی نے پیدا کرنے سے پہلے مومنون کے دل مین ایمان قائم کر دیا ہے - یہ سابقہ ہے
سابقہ کے ساتھ ٹھیرنا اور اُسپر بھروسا کرنا جائز نہین - بلکہ آدمی کوشش کرے - درپے رہے -
تحصیل ایمان و ایقان مین ساعی رہے - عطائے الٰہی کے پیچھے لگا رہے - اور ہمیشہ اُسکے دروازہ
پر پڑا رہے - ہمارے دلون کو چاہیے کہ ایمان حاصل کرنے مین کوشش کرتے رہین شاید خدا
بلا کوشش دیے رنج ہمین عنایت فرما دے - تمہین شرم نہین آتی کہ اللہ تعالی تو اپنی بہت سی
پسندیدہ صفتین بیان کرے اور تم انکی تاویل و تردید کرو - تمہارے علم مین اتنی وسعت کہان
جو صحابہ و تابعین کے علوم مین تھی - ہمارا پروردگار حسب فرمان خود بلا تشبیہ اور بلا تعطیل و تجسیم
عرش پر ہے الٰہی ہمین صدق اور توفیق دے اور بد باتون سے بچا کر دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما - اور دوزخ کے عذاب سے بچا

بائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سلخ ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو رباط مین فقیر کا نام کے بعد فرمایا

حضور سے کسی سائل نے پوچھا کہ اپنے دل سے دنیا کی محبت کیونکر نکال ڈالون - آپنے جواب دیا
دنیا کی طرف دیکھ کہ انقلاب کے ساتھ اپنے ارباب و ابناء کے لیے کیسے کیسے مکر کرتی ہے - پہلے اُنکو
بے پروائی کرتی اور انہین پیچھے چھوڑ جاتی ہے پھر درجہ بدرجہ ترقی دیکر مخلوق سے بلند مرتبہ اور

تنگی گردشون کا مالک بنا دیتی ہے۔ اپنے خزانہ اور عجائبات ظاہر کرتی ہے۔ وہ اپنی بلندی ۔ قدرتیہ
خوشی زندگانی اور دنیا کے نقش بیٹے سے خوش ہوئے ہین کہ یکایک اُن کو پکڑ لیتی ہے۔ قید کر دیتی
تو بہر کا دیتی ہے۔ اور اُس بلندی سے اونچا گرا دیتی ہے اس لیے وہ ریزہ ریزہ ہو کر ہلاک ہو جاتے
ہین ۔ پھر وہ اور اُسکے پہلو مین شیطان دونون کھڑے ہنسا کرتے ہین ۔ آدم سے لیکر قیامت
تک سلاطین و ملوک اور دولتمندون کے ساتھ دنیا کا یہی فعل رہیگا ۔ یہ اسی طرح بلند و پست
مقدم و مؤخر غنی و فقیر کرتی رہتی ہے ۔ پرورش کرکے ذبح کر ڈالتی ہے جو اس سے سالم رہے
اس پر غالب آگئے اور اسکے مقابلہ مین حق کی مدد کی گئی اور اُسکے شر سے محفوظ رہے وہ بہت کم
ہین ۔ ایسے لوگ خال خال ہین ۔ اسکے شر سے وہ بچتا ہے جو اسے پہچان لینا اور اس سے پرہیز
رہتا ہے اور اسکے حیلون سے ڈرتا ہوا ہے سایل اگر تو اپنے دل کی آنکھون سے اسکے عیب دیکھیگا
تو اسکو قلب سے نکالدینے پر قادر ہوگا ۔ اور اگر ظاہری آنکھون سے دیکھیگا تو اسکی زینت کیطرف
متوجہ ہوکر عیب نہ دیکھ سکیگا ۔ اور اُسکے دل سے نکالدینے اور زہد پر قادر نہ ہوگا اور [illegible]
تجکو قتل کروا لے گی نفس سے مجاہدہ کر تاکہ مطمئن ہو جائے جب یہ مطمئن ہو جائیگا تو
دنیا کے عیوب پہچانیگا اور اُسمین زہد اختیار کریگا نفس کا مطمئن ہونا یہ ہے کہ وہ دل کا
کہا قبول کرتا اور سِر کے موافق ہوتا اور ان دونون کے حکم کی اطاعت کرتا اور جس چیز سے
یہ منع کرتے ہین اُن سے باز آتا ہے ان دونون کے دیئے پر قانع اور منع پر صابر ہو جاتا ہے
نفس مطمئن ہو کر دل سے ملجاتا اور اُس سے سکون حاصل کرتا ہے اس وقت تو اس پر تقویٰ
کا تاج اور قرب کا خلعت دیکھیگا ۔ لوگو ایمان بتصدیق ۔ اہل اللہ کے حق مین ترک تکذیب ۔
اور ترک مجادلہ کو لازم کرلو ۔ اُن سے نہ جھگڑو ۔ کیونکہ دنیا و آخرت کے بادشاہ قرب
حق کے مالک ہونے کے باعث ماسوے اللہ کے مالک ہوگئے ہین ۔ اُس نے قرب و
انس سے اُن کے دلون کو بے پروا کردیا اور انھین بھر دیا ہے ۔ اُسکے انوار و کرامت کے باعث
وہ دنیادار اور اس سے فائدہ اُٹھانیوالے کی پروا نہین کرتے ۔ وہ دنیا کے اول کو نہین
دیکھتے بلکہ انجام اور اُسکے فنا پر نگاہ ڈالتے ہین ۔ اللہ تعالے کو اپنے اسرار کی آنکھون کے
سامنے رکھتے ہین ۔ ہلاکت کے خوف اور خدا کی جانب سے کسی امید پر عبادت نہین کرتے
خدا نے اُن کو اپنے اور اپنی دائمی صحبت کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ ایسی چیز کو پیدا کرتا ہے
کہ لوگ نہین جانتے ۔ وہ اپنے ارادہ کو کر گزرنے والا ہے ۔ منافق جب بات کرتا ہے
جھوٹ بولتا ہے ۔ اور جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب اُسکے پاس امانت رکھی
جاتی ہے خیانت کرتا ہے جو ان خصلتون سے جن کو پیغمبر علیہ السلام نے ذکر کیا ہے بری ہے

وہ نفاق سے الگ ہے - یہ خصلتین کسوٹی اور مومن و منافق مین فرق کرنے والی ہین - اس کسوٹی کو لے
اس آئینہ کو تھام - اور اپنے دل کا چہرہ دیکھ - اسپر نظر کر کہ تو مومن ہے یا منافق - موحد ہے یا مشرک -
اس چیز کے سوا جو آخرت کے لیے نیک نیتی سے حاصل کیجائے تمام دنیا فتنہ اور مشغلہ ہے - جب
دنیوی تصرفات مین نیت درست ہو جاتی ہے تو دنیا خود آخرت بنجاتی ہے - جو نعمت خدا کے شکر
سے خالی ہے رنج ہے - خدا کی نعمتون کو شکر کے ساتھ مقید کرو - خدا کا شکر دو چیزین ہین (۱)
نعمتون سے طاعات پر مدد لینا - فقرا کا حصہ ادا کرنا (۲) نعمتون کے سبب منعم کا اقرار کرنا اور ناز ل
کرنیوالے یعنی خدا کا شکر بجا لانا - بعض مشائخ کا قول ہے کہ جو چیز تجکو خدا سے روکے وہ تجپر منحوس ہے
اگر اُس کا ذکر اُس سے روکے تو منحوس ہے - نماز روزہ حج اور تمام نیک افعال خدا سے روکنے
کی حالت مین منحوس سمجھنے چاہیئن - اسکی نعمت اُس سے باز رکھے تو منحوس ہے - تونے اُسکی
نعمت کا گناہون سے مقابلہ کیا - اور مہمات مین غیر کی طرف رجوع کرنے لگا جھوٹ اور نفاق
تیرے حرکات و سکنات صورت و معنے - اور لیل و نہار مین موجود ہے - شیطان نے تجپر حیلہ کیا -
اور کذب و اعمال قبیحہ کو تیری نظرون مین اچھا کر دکھایا - حتے کہ تو نماز مین بھی جھوٹ بولنے لگا
کیونکہ تو اللہ اکبر کہتا ہے اور اس دعوی مین جھوٹا ہے - اس لیے کہ تیرے دل مین اُسکے سوا معبود
موجود ہے - جس پر تونے بھروسہ کر رکھا ہے وہ تیرا خدا ہے - جس سے تو خوف و رجا رکھتا ہے
تیرا معبود ہے - تیرا دل زبان سے اور فعل قول سے موافق نہین - دل سے ہزار مرتبہ اللہ اکبر کہہ
اور زبان سے ایک مرتبہ - تجھے شرم نہین آتی کہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ کہتا ہے اور اسکے سوا ہزار معبود بنا
رکھے ہین - اپنی حالت سے توبہ کر - اور اے عالم تو فقط علم کے نام پر قناعت کیے ہوئے ہے
عمل نہین کرتا - اس سے کیا نفع ہوگا - تونے جب اپنے آپ کو عالم کہا تو جھوٹ بولا - تو اپنے نفس مین
اس سے کیونکر خوش ہوتا ہے کہ جس چیز کا حکم کرتا ہے اُس پر خود عمل نہین کرتا - خدا فرماتا ہے
کیون کہتے ہو جو نہین کرتے - تجپر افسوس کہ لوگون کو سچ کا حکم کرتا ہے اور خود جھوٹ بولتا ہے
توحید و اخلاص کا امر کرتا ہے اور خود مشرک ریاکار اور منافق ہے - اورون سے گناہ چھوڑاتا ہے
اور خود مرتکب ہے - تیری آنکھ سے حیا اُٹھ گئی ہے - اگر تجھ مین ایمان ہوتا تو ضرور شرماتا پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین - حیا ایمان مین داخل ہے - تجھ مین نہ ایمان ہے نہ ایقان نہ امانت - تونے علم
مین خیانت کی اسلیے امانت جاتی رہی - اور تو خدا کے نزدیک خائن لکھا گیا - مین سوائے تیرے
و ثبات کے تیری اور کوئی دوا نہین دیکھتا - خدا اور اُسکی تقدیر پر جس کا ایمان درست ہوتا ہے
وہ اپنے کل کام خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور اُس کا شریک نہین ٹھیراتا - وہ خلق و اسباب
کے ساتھ شرک نہین کرتا اور ان کا مقید نہین ہوتا جب بات ثابت ہو جاتی ہے تو خدا -

اُس کو ہر حال میں آفات سے بچاتا ہے پھر وہ ایمان سے ایقان کی طرف آجاتا ہے۔ پھر اُس کے پاس ولایت بدلیت۔ اور پھر ولایت غیبیہ آتی ہے۔ اور بسا اوقات انجام میں قطبیت حاصل ہو جاتی ہے۔ خدا اپنی تمام مخلوق میں والس۔ فرشتے اور ارواح کے سامنے اُس پر فخر کرتا ہے۔ اُسے آگے بڑھانا مقرب بنانا اور مخلوق کا والی و مالک کر دیتا ہے اسے قدرت دیتا۔ اپنا اور تمام مخلوق کا دوست کر دیتا ہے۔ خدا اور اُس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی تصدیق اس اصل کی بنیاد اور رابطہ ہے۔ اس کی بنیاد اسلام۔ پھر ایمان۔ پھر کتاب اللہ اور شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل۔ پھر کمال ایمان کے وقت دلی توحید کے ساتھ اعمال میں اخلاص ہے۔ مومن اپنی ذات لیے عمل اور کل ماسوے اللہ سے فنا ہو جاتا ہے۔ عمل کرتا ہے مگر ان سے الگ رہتا ہے۔ خدا کے رستے میں اپنے نفس اور تمام مخلوق سے مجاہدہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا اُس کو اپنا رستہ دکھا دیتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو لوگ ہمارے رستہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں۔ اشیاء میں زاہد بنجاؤ۔ کیونکہ تم اس کی تدبیر سے رضامند ہو چکے ہو وہ انہیں اپنی قدرت کے ہاتھوں سے پلٹتا ہے جب لوگ اُس سے موافقت کرینگے تو انکو اپنی قدرت کی طرف منتقل کر دے گا۔ اُس کے لئے خوشحالی ہے جو تقدیر کے موافق ہو۔ فعل مقدر کا انتظار کرے تقدیر پر عمل اور اُس کے ساتھ سیر کرتا رہے اور تقدیر کی نعمتوں کا انکار نہ کرے۔ نعمت مقدر کی نشانی اُس کی رحمت۔ اس کا قرب اور تمام مخلوق سے بے نیازی ہے۔ جب بندہ کا دل خدا تک پہنچ جاتا ہے تو اُسے مخلوق سے بے پروا کرتا ہے اپنا مقرب بناتا ہے لئے قدرت دیتا اور مالک بنا دیتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ تو ہمارے نزدیک صاحب عزت اور امانت دار ہے۔ اور بادشاہ مصر یوسف کی طرح اُسے اپنی ملک کا خلیفہ کر دیتا ہے۔ اور اپنے ملک و دربار کا کام اور تدبیر و اسباب سب اس کی سپرد کر دیتا ہے اپنے خزانوں کا امین کرتا ہے۔ یہی حال دل کا ہے جب درست ہونے کے بعد اُس کی بزرگی اور ماسوے اللہ سے طہارت ظاہر ہوتی ہے تو اُسے بندوں کے دلوں۔ اپنی دنیا و آخرۃ کی سلطنت میں جگہ دیدیتا ہے۔ اور مریدوں قصد کرنے والوں کا کعبہ بنجاتا ہے۔

علم اور ظاہری علم پر عمل اس کا سبب ہے۔ بیہودگی اور طاعت الٰہی سے کسلمندی کا عادی نہ ہو وہ تجھی کسی عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے جب بندہ عمل میں کوتاہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جو قسمت میں نہیں اُسکے غم میں۔ عیال کی فکر میں گھر والوں کی ایذا کی بلا میں۔ معاش کے متعلق منافع کی کمی کے تردد میں۔ اولاد کی نافرمانی کے رنج میں۔ جو بُری لڑائی کے وبال میں مبتلا کرتا ہے۔ وہ جہاں جاتا ہے ہو کر ہی

کہاتا ہے۔ یہ سب وبال اطاعت الٰہی میں کمی۔ دنیا اور مخلوق کے ساتھ مشغول ہونے کے
باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم شکر کرتے رہو اور ایمان لے آؤ تو خدا تمہیں عذاب
دیکر کیا کرے گا۔ کسی کو یہ جائز نہیں کہ قضا و قدر سے اُسپر حجت پکڑے تصرف اور حکم اُسی کا ہے۔
وہ اپنے فعل سے سوال نہیں کیا جاتا لوگ اپنے اعمال سے سوال کیے جائیں گے۔ تجھپر افسوس
کہ اپنے نفس اور عیال میں پھنس کر خدا سے کب تک بے پروا رہے گا۔ بعض مشائخ کا قول ہے
کہ جب تیرے بچے نے لفظ نوی (گٹھلی) سیکھ لیا تو اُس سے اعراض کر اور اپنے نفس کو لیکر
خدا کے ساتھ مشغول ہو جا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب بچہ نے یہ جان لیا کہ گٹھلی کس چیز کی صلاحیت
رکھتی ہے اور اُس کی کوئی قیمت ہے تو گویا اُسنے اپنی ذات کے تمام فرائض کو سیکھ لیا ہے
اس پر محنت کرنے میں اپنی عمر نہ کھو۔ وہ تجھسے بے پروا ہو گیا ہے۔ اپنی اولاد کو پیشہ سکھا
اور خدا کی عبادت کے لئے فارغ ہو جا۔ اہل و عیال تجھسے خدا کا عذاب دفع نہ کر سکیں گے۔
اپنے نفس اور اہل و عیال پر ضروری اشیاء کے متعلق قناعت لازم کر پھر تو اور وہ سب ملکر خدا کی
طاعت کیلئے فارغ ہو جاؤ۔ اگر غیب میں تمہارے لیئے وسعت رزق ہے تو خدا کی طرف سے مقررہ
وقت پر ضرور آئے گی۔ تو اُسکو خدا کی طرف سے سمجھ اور شرک مخلوق سے الگ ہو جا۔ اور مقدر
میں یہ نہیں ہے تو زہد و قناعت کے باعث تجھے ہر چیز سے غنا حاصل ہے۔ مومن قانع جب
کسی دنیوی شئے کا حاجتمند ہوتا ہے تو سوال تضرع۔ اور ذلت و توبہ کے قدموں سے خدا
کے پاس جاتا ہے۔ پھر اگر خدا مراد دیتا ہے تو اُسکی عطا کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر نہیں دیتا تو اس
نہ دینے میں اُس سے موافقت اور بلا اعتراض و نزاع اُس کے ساتھ صبر کرتا ہے۔ اپنے دین۔ ریا
نفاق اور ناموس کے وسیلہ سے غنا نہیں چاہتا۔ جیسا کہ اے منافق تو کرتا ہے۔ ریا، نفاق۔ اور
گناہ ذلت فقر اور خدا کے دروازہ سے نکالے جانے کے اسباب ہیں۔ ریاکار منافق دنیا کو دین کے
بدلے لیتا اور بغیر لیاقت کے اُسے صالحین کی صورت میں مزین کرتا ہے اُنکا سا کلام کرتا ہے اُنکے
سے کپڑے پہنتا ہے۔ اُنکے سے عمل نہیں اُن کی طرف نسبت کا مدعی ہے۔ حالانکہ اُنہیں سے نہیں
تیرا لا الٰہ الا اللہ کہنا دعوٰے ہے۔ اور خدا پر توکل۔ اُس کی ذات کا بھروسہ۔ اور غیر سے دل پھیر لینا
اُس کے گواہ ہیں۔ اے جھوٹ بولنے والو سچے ہو جاؤ۔ اے خدا سے بھاگنے والو آ جاؤ۔ دلسے
خدا کے دروازہ کا قصد کرو۔ اُس سے صلح کرلو۔ اور اس کے آگے عذر کرو۔ مومن حالت ایمان میں
مباح شرعی کو دنیا کے ہات سے لیتا اور حالت خلافت میں خدا کے ہات سے۔ اور حالت ولایت میں
کتاب و سنت کی شہادت کے بعد امر الٰہی کے ہات سے اور حالت بدلیۃ و قطبیۃ میں خدا کے فضل سے
لیتا ہے۔ تمام اشیاء کو اسکے سپرد کر دیتا ہے اے لڑکے تو سمجھتا نہیں۔ اپنے نفس پر رو تو صواب و توفیق

سے محروم ہے۔ تو اس سے حیا نہین کرتا کہ آج مطیع ہے کل گنہگار۔ آج مخلص ہے کل مشرک۔
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جسکے دو دن برابر ہون وہ گھاٹے مین ہو اور جسکی کل گذشتہ آجکے دن
سے بہتر ہون وہ محروم ہو۔ اے لڑکے تیرے پاس بعض ضروری چیزین نہین آئین۔ کوشش کر
خدا مدد کریگا۔ اس دریا مین ہاتھ پاؤن ہلا۔ موجین تجکو اٹھا کر کنارہ پر ڈالدین گی۔ تیری دعا ہے
اور اسکی قبولیت۔ تیری کوشش اور اسکی توفیق۔ تیری طرف سے ترک۔ اسکی طرف سے عصمت
طلب مین صادق رہ۔ اس نے تجکو اپنے قرب کا دروازہ دکھا دیا ہے تو اسکی رحمت کے ہات
کو اپنی طرف دراز دیکھتا ہے۔ اس کا لطف و کرم اور محبت تیری مشتاق ہے۔ یہ اہل اللہ کا انتہائی
مقصود ہے۔ اے نفس، طبیعت۔ ہوا اور شیاطین کے بندو۔ مین تمہارے ساتھ کیا کرون
میرے پاس حق در حق خلاصہ در خلاصہ صاف در صاف اور قطع و وصل کے سوا اور کچھ نہین ہے
ماسوے اللہ سے قطع ہے اور اسکے ساتھ وصل۔ مین تمہاری ہوس کو قبول نہیں کرتا۔ اے
منافقو۔ اے مدعیو۔ اے جھوٹو۔ مین تمہارے چہرون سے نہیں شرماتا۔ مین تم سے کیا حیا کرون
تم خدا سے حیا نہین کرتے۔ اس پر بیشرمی ظاہر کرتے ہو۔ اسکی اور اسکے سوا کل فرشتون کی نظر مین
ذلیل ہو۔ میرے پاس تلوار ہے جس سے مین ہر کافر۔ منافق۔ جھوٹے کا سر کاٹ دیتا ہون جو توبہ
نہین کرتا اور توبہ و اعتذار کے قدمون سے خدا کی طرف نہین چلتا۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ صدق
زمین مین خدا کی تلوار ہے جس چیز پر رکھی جائیگی اسے کاٹ دیگی۔ میری بات قبول کرو مین تمہارا
خیر خواہ ہون۔ تمہین تمہارے لیے چاہتا ہون۔ مین تم سے میت اور خدا کے ساتھ زندہ ہون۔
جسنے اس صحبت مین میری تصدیق کی فائدہ اٹھایا نجات حاصل کی۔ اور جسنے تکذیب کی میری
صحبت کو جھٹلایا وہ دنیا و آخرت مین عذاب کیا جائیگا۔ معرفت الٰہی کے ابواب مین سے
اس سے ترک نزاع ترک اعتراض اور اسکی تدبیر سے رضامندی ہے اسی لیے مالک بن دینار
نے اپنے بعض مریدون سے کہا تھا کہ اگر تو معرفت الٰہی چاہتا ہے تو اسکی تدبیر و تقدیر سے رضامند
رہ۔ اپنے نفس۔ ہوا۔ طبیعت اور ارادہ کو ان دونون مین اس کا شریک نہ بنا۔ اے تندرستو
اعمال سے فارغ رہنے والو۔ تم کو خدا سے کونسی چیز بچا سکتی ہے۔ اگر اس پر تمہارے دل مطلع
ہو جائین تو تم بہت حسرت و ندامت کرتے رہو۔ لوگو بیدار ہو جاؤ۔ اے قوم تم عنقریب
مرنے والے ہو۔ اس سے پہلے کہ تم پر رو جائے اپنے نفسون پر رویا کرو۔ تمہارے گناہ بکثرت ہین
اور انجام نامعلوم۔ تمہارے دل حب دنیا اور حرص کے باعث مریض ہین۔ زہد۔ ترک۔ اور
خدا کی طرف متوجہ ہونے سے انکی دوا کرو۔ دین کی سلامتی راس المال اور نیک اعمال
منافع ہین۔ جو چیز تم کو سرکش کر دے اسکی طلب چھوڑ دو۔ اور جو کافی ہو اس پر قناعت کرو

عاقل کسی چیز سے خوش نہین ہوتا۔ اُسپر حلال کا حساب رہیگا اور حرام کا عذاب ہوگا۔ تم مین
اکثر عذاب وحساب کو بھولے ہوئے ہین اسے لڑکے جب تیرے آگے دنیا کی کوئی ایسی چیز
آئے کہ جس سے تیرا دل ڈرتا ہو تو اُسے چھوڑ دے۔ لیکن تیرے پاس دل ہی نہین۔ تو تو مجسم
نفس طبیعت اور ہوا ہے۔ اہل دل کی صحبت مین رہ تاکہ تو خود اہل دل ہو جائے۔ تجھے ایک
شیخ حکیم۔ حکم الٰہی پر عمل کرنے والے کی ضرورت ہے جو تجھے درست کرے تعلیم دے نصیحت
کرے۔ اے کل شے کو لاشے کے مقابلہ مین بیچنے اور لاشے کو کل شے کے مقابلہ مین خریدنے
والے۔ تو نے دنیا کو آخرت کے ساتھ خریدا۔ اور آخرت کو دنیا کے مقابلہ مین بیچدیا۔ تو ہوس
در ہوس۔ عدم در عدم۔ جہل در جہل ہے۔ بلا تفتیش وبلا احتساب وبلا سوال۔ اور بلا نیت
وبلا امر وبلا فعل جانورون کی طرح کھاتا رہتا ہے۔ مومن مباح شرعی کھاتا ہے۔ وَلی دل کی
طرف سے کھانے نہ کھانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور ابدال کسی چیز کا فکر ہی نہین کرتے۔
بلکہ اشیا خود اُنمین اپنا اثر کرتی ہین اور وہ عالم غیب وفنا مین خدا کے ساتھ رہتے ہین
ولی قائم بالامر اور ابدال مسلوب الاختیار ہوتے ہین۔ اور یہ سب حدود شرع کی حفاظت کا
طفیل ہے۔ اپنے سے اور خلق سے فنا ہونے والا حدود شرع کی حفاظت کیا کرتا ہے۔ پھر دریائے
قدرت مین گر پڑتا ہے۔ موجین کبھی اُسکو بلند کرتی ہین کبھی پست۔ کبھی کنارہ پر ڈالتی ہین
کبھی منجدھار مین۔ وہ اصحاب کہف کی طرح ہو جاتا ہے جنکی نسبت اللہ تعالے کا قول ہے کہ ہم
اُن کو دہنے بائین کروٹین دلاتے ہین۔ نہ اُنھین عقل ہے نہ تدبیر نہ حس وادراک۔ وہ بیت
لطف وقرب مین ظاہری وباطنی آنکھین بند کیے پڑے ہین۔ اسیطرح اس مقرب نے اپنے دل کی
آنکھین ماسوے اللہ سے بند کر رکھی ہین۔ اس لیے اُسی کیواسطے اُسی کی مدد سے دیکھتا۔ اور اُسی سے
سنتا ہے۔ الٰہی ہمکو ماسوے سے فنا اور اپنے ساتھ موجود کر۔ اور دنیا وآخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تیئسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہ ذیحجہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ دل زنگ آلودہ ہو جاتے ہین۔ انکی جلا قرآن پڑھنا۔ موت کا ذکر
اور مجالس ذکر مین حاضر ہونا ہے۔ دلپر زنگ لگتا ہے اگر آدمی پیغمبر علیہ السلام کے فرمان سے اُسکا
تدارک کرتا رہا تو خیر ورنہ زنگ سیاہی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ نور سے دور رہنے کیوجہ سے۔ دنیا
کی محبت اور اُسکے بلا تقوے جمع کرنے کے باعث دل کالا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو جب دنیا کو دل مین
جگہ دیتا ہے اُس کا تقوے زائل ہو جاتا ہے۔ اور اُسے حلال وحرام سے جمع کر لیتا ہے۔ صحیح

کرنے مین اُس کی تمیز - خدا سے حیا اور مراقبہ جاتا رہتا ہے - اے قوم حق کا فرمان قبول کرو - وہ تو
دوا فرمانی ہے - اُس سے دلون کا زنگ دور کردو - تم مین کوئی بیمار ہو اور طبیب کچھ دوا بتادے
تو بلا استعمال مریض کو جینا دشوار ہوجائے گا - خلوتون اور جلوتون مین خدا سے مراقبہ کرو - اُس کو اس
طرح آنکھون کے آگے رکھو گویا دیکھ رہے ہو - اگر تم نہین دیکھتے تو وہ دیکھ رہا ہے - جو دل سے
خدا کو یاد کرتا ہے وہ فے الواقع ذاکر ہے - اور جو دل سے یاد نہین کرتا وہ ذاکر نہین - زبان دل کی
غلام اور اُس کی تابع ہے - وعظ ہمیشہ سنا کر - کیونکہ دل وعظ سے الگ ہو کر اندھا ہوجاتا ہے
ہر حال مین امر الٰہی کی تعظیم یہی توبہ ہے - اسی لئے بعض مشایخ کا قول ہے - کہ دو کلمون مین تمام
خوبیان منحصر ہین - (۱) امر الٰہی کی تعظیم (۲) دوسرے مخلوق پر شفقت - جو امر الٰہی کی تعظیم اور مخلوق
پر شفقت نہین کرتا وہ خدا سے بعید ہے - خدا نے موسیٰ پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ رحم کرو تاکہ مین تم پر
رحم کرون - مین رحیم ہون - جو رحم کرتا ہے اُسپر رحم کیا کرتا ہون - اور جنت مین جگہ دیتا ہون - رحم کرنیوالو
تو مبارک باد - تمہاری عمر تو اس مین ضائع ہوگئی کہ لوگون نے کھایا - تمنے بھی کھایا - اُنہون نے پیا
تمنے بھی پیا - اُنہون نے پہنا تمنے بھی پہنا - اُنہون نے جمع کیا تمنے بھی کیا - جو فلاح کا ارادہ کرے
اپنے نفس کو محرمات - شبہات اور خواہشون سے روکے امر الٰہی بجالائے منہیات سے باز
رہے - اور تقدیر کی موافقت پر صبر کرے - اہل اللہ خدا کے ساتھ صبر کرتے ہین - خدا سے تغیر نہ
کرتے - اُسکے لئے اور اُسکی راہ مین صبر کرتے ہین - اُسکے ساتھ رہنے کیلئے صابر ہو اور اُسکے قرب کے لئے
ہین - وہ اپنے نفسون - خواہشون - اور طبیعتون کے گھر سے نکل گئے ہین - شرع کو اپنے ساتھ
لے لیا ہے اور خدا کی طرف چلے گئے ہین - آفتین - احوال - مصیبتین - غم - رنج بھوک پیاس - ننگا پن
ذلت - خواری - اُنکا استقبال کرتی ہے مگر وہ اپنی سیر سے واپس نہین ہوتے - وہ اپنی مصیبتون
کے باعث ان مین تغیر نہین ہوتا - بلکہ آگے بڑھتے چلے جاتے ہین - چلنے سے نہین تھکتے یہ لوگ
دل اور جسم کے باقی رہنے تک اسی حال مین رہتے ہین - اے قوم خدا سے ملنے کے لئے عمل کرو
اور ملنے سے پہلے اُس سے شرماؤ - مومن پہلے خدا سے شرماتا ہے - پھر مخلوق سے - مگر ان جو
بات دین یا حد شرع کے تجاوز سے متعلق ہو اس مین حیا کرنی حلال نہین - بلکہ خدا کے دین مین بے
شرم رہے اُس کی حدین قائم رکھے - احکام بجالائے - خدا کے دین مین یہ نہ چاہے کہ [illegible]
مہربانی تمہاری گرفت نہ کرے جو صحیح طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوجاتا ہے خدا اسکو آپکی
زرہ اور خود پہنا دیتا ہے آپکی تلوار اُس کے ہاتھ مین ڈال دیتا ہے - آپکے آداب اور اخلاق و اوصاف
سے اُسے عنایت کرتا ہے - وہ آپ سے نہایت خوش رہتا ہے - اور کیون نہو وہ آپکی امت مین
سے ہوتا ہے اور اُسپر خدا کا شکر ادا کرتا ہے - پھر آپ کی امت مین نائب رہبر اور اپنے دروازہ

کی طرف داعی بنالیتا ہے وہی داعی و رہبر ہوتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے بعد
خدا نے آپ کی امت میں نائب پیدا کر دیئے ہیں جو آپ کے قائم مقام ہیں مگر ایسے لوگ کہیں
کروڑوں میں ایک آدھ ہوتا ہے۔ وہ مخلوق کے رہبر ان کی ایذا پر صابر۔ اور ان کے دائمی خیرخواہ
ہیں۔ منافقوں اور فاسقوں کے آگے تبسم کرتے ہیں۔ اور ہر بہانے سے یہ چاہتے ہیں کہ انکو بدعادات
سے نجات دیکر خدا کے دروازے کی طرف لے جائیں۔ اس لئے بعض مشائخ کا قول ہے۔
کہ فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنستا ہے۔ اور یہ دکھاتا ہے کہ گویا اُسے پہچانتا نہیں حالانکہ عارف
اس کے دین کے اُجڑنے کو ہر۔ اس کے چہرے اور دل کی سیاہی۔ اس کے کینہ اور کدورت کو خوب
پہچانتا ہے۔ فاسق و منافق کو یہ گمان ہے کہ ہمارا حال اسپر مخفی ہے۔ وہ ہمیں نہیں پہچانتا۔
یہ بات نہیں۔ کیونکہ ان دونوں کے لئے کوئی بزرگی نہیں ہے۔ وہ عارف سے چھپے ہوئے
نہیں۔ عارف ان کو اپنی الٰہی نظر۔ کلام اور حرکت سے پہچانتا ہے۔ اور بلاشک اپنے ظاہر و باطن
سے معلوم کر لیتا ہے۔ افسوس تم یہ خیال کرتے ہو کہ صدیقین اور عمل کرنے والے عارفین سے
مخفی ہو۔ لا شے میں اپنی عمر کہاں تک ضایع کئے جاؤ گے اے گمراہو اُسے ڈھونڈو جو تم کو راہ آخرت
دکھائے۔ اللہ اکبر تمپر نگہبان ہے۔ اے مردہ دلو۔ اسباب کے ساتھ شرک کرنے والو۔ اپنے
طاقتوں قوتوں۔ معاش۔ راس المال شہر کے بادشاہوں اور حاکموں کو جن کی طرف جاتے ہو۔
بتوں کی طرح پوجنے والو۔ یہ سب چیزیں خدا سے محجوب ہیں۔ جو نفع و ضرر کو غیر اللہ کی طرف سے
خیال کرتا ہے وہ خدا کا بندہ نہیں بلکہ جس کی جانب سے خیال کرتا ہے اُسی کا بندہ ہے ایسا آدمی
آج غضب اور حجاب کی آگ میں ہے کل دوزخ کی آگ میں ہوگا۔ خدا کی آگ سے متقی۔ موحد مخلص
اور تائب ہی سالم رہیں گے۔ اول دلوں سے توبہ کرو۔ پھر زبانوں سے۔ توبہ گردش زمانہ کا
بدل دینا ہے۔ تو اپنے نفس ہوا۔ شیطان۔ اور بُرے دوستوں کی گردش کو بدل ڈال۔ جب تو
توبہ کرے گا تو گویا اپنے کان آنکھ۔ زبان۔ دل اور تمام اعضا کو بدل دے گا۔ اپنے کھانے
پینے کو حرام اور شبہہ کی کدورت سے صاف کر دے گا۔ طرز معاش اور بیع و شرا میں احتیاط
کر لے گا۔ اور اپنے مولا کو اپنا تمام مقصود سمجھے گا۔ تو عادت کو چھوڑ کر اُس کی جگہ عبادت
کو قائم کر لے گا۔ گناہ کو زائل کر کے طاعت کو اُس کی جگہ رکھے گا۔ پھر صحت شریعت اور اُسکی
شہادت سے تو حقیقت میں مضبوط ہو جائے گا۔ کیونکہ جس حقیقت پر شریعت گواہی نہ دے
وہ زندیقیت ہے۔ جب تو درست ہو جائے گا تو بُری عادتوں اور تمام مخلوق کی ملاقات
سے فنا حاصل ہوگی۔ اسوقت تیرا ظاہر محفوظ اور باطن خدا کے ساتھ مشغول ہوگا۔
اس کے تمام ہونے کے بعد اگر ساری دنیا تیرے پاس آجائے۔ اور اگلی پچھلی تمام مخلوق

تیرے تابع ہو تو تجھے ضرر نہ دے گی اور خدا کے دروازہ سے پھیر نہ سکے گی۔ کیونکہ تو اسکے ساتھ دائم اسپر متوجہ اس سے مشغول اسکے جلال و جمال پر نظر ڈالنے والا ہے جب اسکے جلال کو دیکھتا ہے شکستہ ہوتا ہے اور جب جمال پر نگاہ ڈالتا ہے اکٹھا ہو جاتا ہے۔ جلال کے نظارہ کے وقت ڈرتا اور جمال کے نظارہ کے وقت امیدوار رہتا ہے۔ رویت جلال کے وقت مٹتا اور رویت جمال کے وقت قائم ہو جاتا ہے۔ وہ بڑا خوش نصیب ہے جسنے اس کھانے کو چکھ لیا الٰہی ہمین اپنے قرب کا کھانا اور انس کی شراب عنایت کر دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

چوبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دسوین ذیحجہ ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

خدا کی تدبیر اور علم مین اپنے نفسون خواہشون اور طبیعتون کو شریک نکرو۔ اپنے اور غیر کے معاملہ مین اس سے ڈرو۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ مخلوق کے معاملہ مین خدا سے موافق ہو۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق سے موافقت نکر۔ جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو جڑا وہ جڑ گیا۔ خدا کے نیک بندون سے اسکے ساتھ موافقت کرنا سیکھو سیکھ اور عمل کر پھر غیر کو سکھا۔ تو نے جب سیکھکر عمل کیا تو علم خود تیری طرف سے کلام کرے گا اور تو اگر ساکت رہے گا تو زبان علم سے کہین زیادہ زبان عمل کے ساتھ کلام کر سکے گا۔ اسی لیے بعض مشائخ کا قول ہے کہ جس کا دیکھنا تجکو نافع نہین اس کا وعظ بھی نفع نہین دیسکتا۔ عالم باعمل کے علم سے وہ خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور غیر بھی۔ کیونکہ اللہ تعالے ان احوال کے اندازہ سے جو میرے پاس حاضر ہین مجھے گویائی عنایت کر دیتا ہے۔ ورنہ مجھ مین تم مین عداوت ہے۔ میری آبرو اور مال تمہارے لیے ہے۔ میرے پاس کچھ نہین اور اگر کچھ ہے تو مین تم کو اس سے روکتا نہین۔ مجھ مین تم مین نصیحت کے سوا اور کچھ نہین۔ خدا کے لیے نصیحت کرتا ہون۔ اپنے لیے نہین۔ تقدیر سے موافقت کر۔ ورنہ تجھے ریزہ ریزہ کر دے گی۔ اسکے اختیار کے مطابق اسکے ساتھ چل۔ ورنہ تجکو ہلا دیگی۔ اسکے آگے گھٹنون کے بل بیٹھ جا۔ تاکہ رحم کرکے تجکو اپنے پیچھے سوار کر لے۔ اہل اللہ کی ابتدا کسب حلال ہے۔ دنیا مین سے بقدر حاجت مشروع کے ہاتھ سے لیتے ہین یہان تک کہ جب انکے ظاہری اسباب کسب سے عاجز ہو جاتے ہین اور توکل دلون پر مہر لگاتا اور اعضا کو قید کر دیتا ہے تو ان کا دنیوی حصہ بقدر کفایت و خوشگوار بلا محنت و مشقت ان کے پاس آتا ہے۔ خدا کا مقرب آخرت مین بلا ارادہ خود جنت کی نعمتون سے بہرہ یاب ہے۔ کیونکہ وہ اسمین حق کا موافق ہے۔ جیسا کہ قسمت دنیوی مین اس سے موافق تھا

خدا دنیا و آخرت مین اُسکے پورے حصے دیتا ہے کیونکہ وہ بندون پر ظلم کرنے والا نہین ہے اسے لڑکے
تو اپنی ہمت کے مطابق عطا کیا جائیگا۔ دل کے ساتھ ماسوے اللہ سے دور ہو تاکہ اُس سے قریب
ہو جائے۔ اپنی ذات اور مخلوق کیطرف سے مرجا۔ اسوقت تجھ مین اور خدا مین پردے اُٹھ جائینگے۔
اگر کوئی یہ کہے کہ مین کیونکر مرون تو مین کہونگا کہ اپنے نفس ہوا طبیعت عادات مخلوق اور اُن کا
اسباب کی متابعت سے مرجا۔ اُن سے امید نہ رکھ۔ انکے ساتھ شرک کو اور غیر اللہ سے کسی چیز کی طلب کو
چھوڑ دے۔ اپنے تمام اعمال مین رضائے الٰہی کی نیت رکھ۔ طلب نعمت نکر۔ اسکی تدبیر قضا۔ اور
افعال سے رضامند رہ۔ جب تو نے ایسا کیا تو اپنے سے مرگیا۔ اور اُسکے ساتھ جی اُٹھا۔ اسوقت تیرا
دل اُسکا مسکن ہو جائیگا وہ جسطرح چاہے گا اسے پھیر دیگا۔ کعبۂ قرب مین اسکے پردون سے چلائیگا
اُسکی یاد مین ماسوے اللہ کو بھول جائے گا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جنت کی کنجی ہے۔ آج محض
قول سے۔ اور کل تیرے اپنی ذات اور غیر اور جمیع ماسوے سے فنا ہو جانے اور حد شرع کی حفاظت
سے۔ خدا کا قرب اہل اللہ کی جنت اور اُس کا بُعد اُن کے حق مین دوزخ ہے وہ اسی جنت کی
امید رکھتے اور اسی دوزخ سے ڈرتے رہتے ہین۔ دوزخ کے لیے اُن کے پاس کھوٹ ہی
کیا ہے کہ اُس سے ڈرین۔ وہ خود مومنون سے استغاثہ کرتی اور اُن سے بھاگتی ہے۔ پھر
خدا کے خالص دوستون سے کیونکر نہ بھاگے گی۔ دنیا و آخرت مین مومن کا بہت ہی اچھا حال ہے
وہ اسباب کے معلوم کرلنے کے بعد کہ خدا اُس سے رضامند ہے اسکی پروا ہی نہین کرتا کہ
دنیا مین کس حال سے رہا۔ وہ جہان گیا اپنی تقدیر کا اُٹھا لیا اور اُس سے رضامند ہو گیا۔ جدھر
منہ کیا خدا کے نور سے دیکھا اسکے پاس اندھیرا نہین ہے۔ اُسکے تمام اشارے خدا کی طرف ہین اور
پورا بھروسا اور توکل اُسی پر ہے۔ مومن کی اذیت سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ ایذا دینے والے کے
بدن مین زہر اور اُسکے فقر و عذاب کا سبب ہے۔ اے اللہ تعالے کی ذات اور اُسکے خواص سے
ناواقف۔ اُسکی غیبت کا مزہ نہ چکھ کیونکہ وہ زہر قاتل ہے۔ خبردار خبردار ہرگز ہرگز اُنکی برائی
کے درپے نہو۔ انکے لیے غیرت کرنے والا موجود ہے۔ اے منافق۔ نفاق کا شک تیرے دل سے
متعلق ہے۔ اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک ہو گیا ہے۔ ہر حال مین توحید و اخلاص کا استعمال
کیا کر شفا پائے گا اور تیرا شک جاتا رہے گا۔ تم اکثر حدود شرع کو توڑتے۔ تقوے کی زرہ کو
پھاڑتے توحید کے کپڑون کو ناپاک کرتے اور جمیع افعال و اقوال مین خدا کو اپنے اوپر غضبناک
کرتے ہو۔ تم مین جب کوئی فلاح پاتا اور عمل نیک کرتا ہے تو وہ عجب اور مخلوق کے دکھاوے
اور اُن سے طلب تعریف کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ تم مین جو کوئی خدا کی عبادت کرنی چاہے
تو مخلوق سے الگ رہے۔ کیونکہ اُن کا اعمال کو دیکھ لینا انھین باطل کرنے والا ہے پیغمبر علیہ السلام

مرضی ہے کہ آپ نے فرمایا یکسوئی لازم کرلو۔ کیونکہ وہ عبادت اور تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے
اول ایمان کو۔ پھر ایقان کو۔ پھر فنا ہو کر نہ اپنے ساتھ نہ غیر کے ساتھ بلکہ خدا کے ساتھ موجود ہونے کو لازم
کرلو۔ بجز نیت محافظت حدود۔ مع رضائے پیغمبر علیہ السلام و رضائے قرآن مجید ہونا چاہیے جو اسکے
سوا ہے اسکے لیے بزرگی نہیں۔ یہ جو کچھ مصاحف اور الواح میں ہے خدا کا کلام ہے۔ اس کا ایک
سرا خدا کے ہاتھ میں ہے ایک ہمارے ہاتھ میں۔ اللہ تعالی کو اسکی طرف منقطع ہو جانے اور
اس سے تعلق پکڑنے کو لازم کرلے وہ دنیا و آخرت کی محنت سے کافی ہے۔ موت و زندگی میں تیرا بچاؤ
اور ہر حال میں تجھے مکروہات کا دافع ہوگا۔ اس سیاہی کو جو سفیدی پر ہے لازم کرلے۔ اسکی خدمت
کرتا کہ یہ تیری خدمت کرنے لگے۔ اور تیرے دل کا ہاتھ پکڑ کے خدا کے آگے جا کھڑا کرے۔ اس پر
عمل کرنا تیرے دل کے دونوں بازوؤں میں پر نکال لائے گا۔ اور اڑا کر خدا کے پاس پہنچا دے گا۔
اے کمل پوش۔ پہلے سر کے لیے کمل ہیں۔ پھر دل کے لیے۔ پھر نفس کے لیے۔ پھر بدن کے لیے۔
زہد کی ابتدا ایمان سے ہوتی ہے۔ پھر ظاہر سے باطن کی طرف انتقال کرتی ہے۔ جب سر صاف
ہوگا تو دل اور نفس اور تمام اعضا اور طعام و لباس اور جمیع احوال کی جانب اسکی صفائی متعدی
ہو جائے گی۔ اول گھر کا اندرونی حصہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ جب اسکی عمارت کامل ہو جاتی ہے تو دروازہ
کی تعمیر کیطرف رجوع ہوتا ہے۔ ظاہر بلا باطن ہیچ ہے۔ خلق بلا خالق ہیچ ہے۔ دروازہ بلا دار
ہیچ ہے۔ ویرانہ پر قفل لگانا ہیچ ہے۔ اے دنیا بلا آخرت والے۔ خلق بلا خالق۔ تو جس شغل میں ہے
یہ قیامت کے دن نفع نہ دے گا۔ بلکہ ضرر پہنچائے گا۔ یہ سامان جو تیرے پاس ہے تجھ سے نہ خریدا جائیگا
ریا و نفاق۔ معاصی۔ تیرا اسباب ہے اور یہ ایسی چیز ہے کہ بازار آخرت میں رواج نہ پائے گی
اسلام سے درستی کر۔ پھر لے۔ اسلام استسلام سے مشتق ہے۔ تو خدا کا کام اور اپنا نفس اسکے
سپرد کر دے۔ اور اسی پر صبر و ساکر۔ اپنی قوت و طاقت کو بھول جا۔ اور دنیا میں سے جو کچھ تیرے
پاس ہے اسکی طاعت میں خرچ کر۔ نیکیاں کر۔ اور انھیں خدا کے سپرد کرکے بھول جا۔ تیرا ہر عمل
خالی اخروٹ ہے۔ جو عمل اخلاص سے خالی ہے بے مغز اور نرا چھلکا ہے۔ کھوکھلی لکڑی ہے۔
جسم بلا روح یا صورت بلا معنے ہے۔ اور یہ منافقوں کا کام ہے۔ اے لڑکے کل مخلوق آلہ
اور اللہ تعالی صانع اور ان میں تصرف کرنے والا ہے۔ جس نے اسے دیکھ لیا وہ آلہ کی قید سے چھوٹ
گیا۔ اور اسنے تصرف کرنے والے کو دیکھ لیا۔ مخلوق کے ساتھ تجھے تاریکی اور تکلیف اور کربت
اور خدا کے ساتھ تجھے فراخت خوشی اور نعمت ہے۔ تو متقدمین کے رستہ سے الگ ہے۔ تجھے ان سے
کچھ نسبت ہی نہیں۔ تو نے اپنی رائے پر قناعت کی ہے۔ اور کوئی ایسا استاد نہیں بنایا جو
تجھے کچھ معلوم کرائے اور ادب دے۔ اے رستہ سے الگ ہونے والے۔ اے شیاطین انس

جن کے کھلونے - اے نفس دھوکا اور خبیث کے بندے تجھپر افسوس - تو گونگا ہو گیا ہے مضبا
فرما دیکر - اُسکی طرف ندامت اور عذر کے قدمون سے چل - تاکہ تجھکو دشمنون کے ہاتھون سے نکال
دے - اور ورطۂ ہلاکت کے بھنور سے نکالے - تو جس مشغلہ مین ہے اسکی بابت سوچ
اس کا چھوڑنا تجھپر آسان ہے - تو شجر غفلت کے سایہ مین ہے - اسکے سایہ سے نکل - تو
سورج کی روشنی کو دیکھ چکا اور رستہ معلوم کر چکا ہے - غفلت کا درخت جہالت کے پانی سے
بیداری و معرفت کا درخت فکر کے پانی سے - توبہ کا درخت ندامت کے پانی سے - اور محبت
کا درخت موافقت کے پانی سے بڑھتا ہے - اے لڑکے جس حال مین تو بچہ یا نوجوان لڑکا
تھا تو تیرے لیے کوئی نہ کوئی عذر تھا - اب چالیس برس کا ہو گیا بلکہ اس سے بھی تجاوز کر گیا ہے
مگر بچون کے سے کھیل کھیلتا ہے - جاہلون کے میل جول - عورتون بچون کی خلوت سے پرہیز
کر - پرہیزگار مشائخ کے پاس بیٹھ - اور نوجوان جاہلون سے بھاگ - لوگون سے علیحدہ
ہو کر کھڑا ہو - اور جو تیرے پاس آئے اس کا طبیب بنجا - مخلوق پر اسطرح شفقت کر جسطرح
باپ بیٹے پر کرتا ہے - خدا کی طاعت زیادہ کیا کر - کیونکہ اسکی طاعت اس کا ذکر ہے - پیغمبر
علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا - جسنے خدا کی اطاعت کی اُس نے اُس کا
ذکر کیا - گو اس کا نماز روزہ اور تلاوت قرآن کم ہو - اور جسنے اُسکی نافرمانی کی وہ گویا اُسے
بھول گیا - اگرچہ اُس کا نماز روزہ اور پڑھنا بکثرت ہو - مومن خدا کا مطیع - اُس کا موافق -
اسکے ساتھ صابر ہوا کرتا ہے - وہ اپنے مرنے - کلام - کھانے پینے - اور تمام تصرفات
مین اسی کے پاس ٹھیرتا ہے - اور منافق کسی حال مین ان چیزون کی پروا نہین کرتا -
اے لڑکے اپنے امر مین سوچ - اور جو چیز تجھ مین نہو اسے اپنے نفس مین حاصل کر -
تو نہ صادق ہے نہ صدیق - نہ محب نہ موافق - نہ رضامند نہ عارف - حالانکہ خدا کی معرفت
کا مدعی ہے - مجھے بتا کہ اُسکی معرفت کی علامت کیا ہے - تو اپنے کونسی حکمتین اور انوار دیکھتا ہے
اولیاء اللہ اور ابدال کی کیا علامت ہے - تجھے گمان ہے کہ جو کسی چیز کا دعوے کریگا
تسلیم کر لیا جائیگا اور اُس سے گواہ طلب نہون گے اور اُس کا دینار کسوٹی پر نہ لگایا جائیگا
عارف باللہ کے صفات مین سے ایک یہ ہے کہ وہ آفات پر صبر اور قضا و قدر سے رضامندی
کا اظہار کیا کرتا ہے - اور یہ صبر اپنے اور اہل و عیال اور تمام مخلوق کے حق مین بہر حال اُسے
نصیب ہوتا ہے - اے لڑکے خدا کی اور غیر کی محبت ایک دل مین جمع نہین ہوتی - اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ خدا نے کسی آدمی مین دو دل نہین رکھے - دنیا اور آخرت - خالق اور مخلوق
جمع نہین ہوا کرتے - فانی چیزون کو چھوڑ دے تاکہ تجھکو ایسی چیز حاصل ہو جائے جو فنا

نہین ہوتی - اپنی جان ومال کو صرف کر۔ تاکہ جنت حاصل ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا نے مومنون سے جنت کے بدلے مین اُنکے جان ومال کو خرید لیا ہے - پھر اپنے دل سے زہد ما سوے اللہ حاصل کر تاکہ اُس کا قرب ہاتھ لگے - اور تو دنیا و آخرت مین اُس کا مصاحب رہے - اے خدا کے دوست جس طرف تقدیر الٰہی پھرے تو بھی پھرجا - اور اپنے دل کو جو خدا کا گھر ہے پاک کر۔ اُسمین ما سوے اللہ سے جیار ڈو دے - اور توحید و اخلاص و صدق کی تلوار لیکر اسکے دروازہ پہ بیٹھ جا۔ اور اُسے خدا کے سوا اور کسی کے لیے نہ کھول - اور دوسرے کسی کو نہ لاکر بجز خدا کے کسی چیز سے نہ روک - اے کھلنڈرو میرے پاس کھیل نہین - اے بے مغزو میرے پاس مغز ہی مغز ہو میرے پاس اخلاص بلا نفاق اور صدق بلا کذب ہے - اللہ تعالےٰ تمہارے دلی اخلاص اور تقوے کا خواہان ہے - وہ تمہارے ظاہر اعمال کو نہین دیکھتا - چنانچہ خود فرماتا ہے تمہاری قربانیون کے گوشت اور خون خدا کو نہین پہنچتے - بلکہ اُس کو تمہارا تقوے پہنچتا ہے - اے بنی آدم دنیا اور آخرت مین جو کچھ ہے تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے - تمہارا شکر کیا ہوا - اور تقوے کہان جاتا رہا - اُسکی طرف تمہارے اشارے اور خدمتین کیا ہوئین - تمکو نہین - اور ایسے عمل نکرو جنمین روح نہو - اعمال کی روح اخلاص ہے

پچیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین ذیحجہ سنہ ۵۴۵ھ مین فرمایا

عیسےٰ سے مروی ہے کہ آپ خوشبوئے ناک بند کر لیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دنیا مین سے ہے - یہ تم پر حجت ہے - اے اقوال و افعال کے ساتھ زہد کا دعوے کرنے والو - تم نے زہد کے کپڑے پہن لیے ہین - اور تمہارے دل دنیا کی رغبت اور حسرت سے بھرے ہوئے ہین اگر تم یہ کپڑے اتار کر اپنی دلی رغبت ظاہر کر دیتے تو تمہارے لیے اچھا ہوتا - اور تم کو نفاق سے دور کر دیتا - سچے زاہد کے پاس اُسکا ازلی حصہ آتا ہے اور وہ اُسے لے لیتا ہے - اُس کا ظاہر اس سے متلبس ہوتا ہے - اور دل ہر شے کے متعلق زہد سے پر ہوتا ہے اسی لیے ہمارے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمہاری دنیا مین تین چیزین مجھے محبوب ہین (۱) خوشبو (۲) عورتین - (۳) میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین رکھی گئی ہے - باوجودیکہ آپ اِن تمام اشیاء کے متعلق زاہد تھے لیکن اِن کا محبوب ہونا تقدیری امر تھا کہ علم الٰہی اسکی طرف سبقت کر چکا تھا - آپ ان کو امر الٰہی بجا لانے کے لیے لیتے تھے کیونکہ خدا کا حکم بجا لانا طاعت ہے پس تو جو شخص اپنے ازلی حصہ کو اس طریق سے لے گا وہ طاعت ہی مین ہے گو بظاہر دنیا سے متلبس معلوم ہوتا ہو - اے سخت جاہل زاہدو - سنو - تصدیق کرو - تکذیب نکرو - اسے سیکھو

تاکہ اپنے جہل سے تقدیر کا رد نہ کرنے لگو۔ علم سے بے بہرہ رہنے والا اپنی رائے کے سبب سے پروا نہیں کرتا اپنے نفس ہوا اور شیطان کا کہا قبول کر لیتا ہے۔ ایسا آدمی شیطان کا بندہ اور اس کا تابع ہے اسنے شیطان کو اپنا پیر و مرشد بنا رکھا ہے۔ اے جاہلو۔ اے منافقو۔ تمہارے دل کس قدر ظالم خوشبو میں کس قدر سڑی ہوئی۔ زبانیں کس قدر فضول گو ہیں۔ اپنی حالت سے توبہ کرو۔ خدا اور اُسکے اولیاء کے باب میں طعن کرنا چھوڑ دو۔ اولیاء وہ ہیں کہ خدا اُن کو چاہتا ہے اور وہ خدا کو ازلی حصے لیتے ہیں اُن پر اعتراض نکرو۔ کیونکہ خدا کے حکم سے لیتے ہیں۔ نفس کی خواہش سے نہیں لیتے۔ وہ خدا کی محبت۔ اسکی طرف شوق۔ ماسوے سے زہد۔ اور بظاہر و باطن ہر چیز سے اعراض کرتے ہیں۔ نہایت سخت ہیں۔ لیکن ان کو ازلی حصہ لینا جسکی طرف علم الٰہی سبقت کر چکا ہے ضرور ہے۔ ان کا دنیا میں قیام۔ اور بقا۔ اور اپنا حصہ لے لینا اور خدا کی تکذیب کرنیوالوں کو دیکھنا ان کے لیے بہت بڑی آزمایش ہے اے لڑکے تو جب تک اپنے نفس و ہوا کے ساتھ قائم رہے مخلوق سے کلام کرنا چھوڑ دے۔ کلام کی جانب سے مرجا۔ خدا جب کسی امر کیلئے چاہے گا تجھے خود بخود تیار کر دے گا۔ جب چاہے گا تجھے زندہ۔ اور اہل اور ثابت کر دیگا۔ ظاہر کرنیوالا وہ ہے تو نہیں۔ اپنے نفس۔ کلام۔ اور تمام احوال کو اُسکی تقدیر کیطرف سونپ دے۔ اور اُسکے لیے عمل میں مشغول ہو جا۔ تو عمل بلا کلام۔ اخلاص بلا ریا۔ توحید بلا شرک۔ گمنامی بلا ذکر خلوۃ بلا جلوۃ اور باطن بلا ظاہر بنجا۔ اور باطن میں مشغول ہو۔ اے جھوٹے۔ بیدار ہو۔ تو خدا کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ ہم تجھی کو پوجتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ یہ خطاب حاضر کے لیے ہے۔ یعنی تو میرے پاس موجود ہے۔ اے میرے حال کو جاننے والے تو مجھسے قریب ہے مجھپر گواہ تو حاضر ہے۔ نماز اور غیر نماز میں اسی نیت سے اور اسیطرح اسے خطاب کرو۔ آپکے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ خدا کی عبادت اسطرح کر کہ گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے تو اُسے نہیں دیکھتا تو وہ تجکو دیکھتا ہے اے لڑکے اپنے دل کو اکل حلال سے صاف کر تو اپنے خدا کو پہچان جائے گا۔ اپنے کھانے کپڑے۔ اور دل کو صاف کر۔ تو خود صاف ہو جائے گا۔ تصوف لفظ صفا سے مشتق ہے۔ اے صوف پہننے والے سچا صوفی اپنے دل کو ماسوے اللہ سے صاف کیا کرتا ہے۔ یہ چیز کپڑے رنگنے۔ منہ زرد کرنے۔ کیفیتیں جمع کرنے۔ حکایات صالحین بیان کرنے تسبیح و تہلیل کے ساتھ انگلیاں ہلانے سے نہیں آتی۔ بلکہ خدا کی طلب میں صدق دنیا میں زہد۔ مخلوق سے دل جدا کرنے اور ماسوے اللہ سے الگ ہو جانے کے باعث حاصل ہوتی ہے۔ بعض مشایخ کا قول ہے کہ میں نے بعض راتوں میں یہ دعا کی۔ الٰہی جو چیز مجکو نفع دے اور تجکو ضرر نہ کرے اُس سے مجھے محروم نکر۔ میں نے اس دعا کو بار بار مانگا۔ اور

پھر سو رہا۔ خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک شخص یہ کہہ رہا ہے تو بھی اُس عمل سے باز نہ رہ جو تجھکو نفع دے اور اُس سے پرہیز کر جو تجھے ضرر پہنچائے۔ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ اپنی نسبت کو درست کر لو۔ جس کا آپکے ساتھ اتباع درست ہو گیا اُسکی نسبت صحیح ہو گئی۔ فقط یہ کہنا کہ مین آپکی امت مین ہون بلا اتباع نافع نہین ہو سکتا۔ جب اقوال و افعال مین تم ان کے پیرو ہو جاوگے تو آخرت مین اُنکے ساتھ رہو گے۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہین سُنا کہ جو کچھ رسول تم کو دے اُسے لے لو اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو۔ جس چیز کا آپنے حکم کیا ہے اُسے بجا لاؤ۔ اور جس سے منع فرمایا ہے اُس سے رُک جاؤ۔ پیغمبر نے تم کو دنیا مین دلون کے ساتھ اور آخرت مین نفسون اور جسمون کے ساتھ خدا کے قریب کر دیا ہے۔ اے زاہدو تم اچھی طرح زہد نہین کرتے۔ نفسون اور خواہشون کے ساتھ زہد کرتے ہو۔ اور اپنی رائے کو مستقل رکھتے ہو۔ اتباع کرو۔ اور ان مشایخ کی صحبت مین رہو جو عارف باللہ عالم۔ عامل۔ اور مخلوق پر نصیحت کی زبان اور زوال طمع کے ساتھ رجوع کرنے والے ہین۔ چونکہ اُن کے دل تم سے پھرے ہوئے اور خدا کی طرف متوجہ ہین اس لیے وہ اُسکی جانب متوجہ ہوتے اور غیر سے اعراض کرتے ہین اے لڑکے اپنی ہستی کے فنا ہونے سے پہلے دل کے ساتھ خدا کی طرف توجہ کر۔ تو نے فقط کلام اور تمنا کے ساتھ صالحین کے احوال پر قناعت کر رکھی ہے۔ جیسا مٹھی مین پانی لینے والا جب ہاتھ کھولدیتا ہے تو کچھ بھی نہین پاتا۔ تجھپر افسوس۔ تمنا حماقت کا جنگل ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ تمنا سے بچو کیونکہ وہ بیوقوفی کا میدان ہے۔ تو اہل شر کے سے عمل کرے اور اہل خیر کے درجات کی آرزو رکھے۔ جسکی امید خوف پر غالب ہوتی ہے زندیق ہو جاتا ہے اور جس کا خوف امید سے بڑھ جاتا ہے وہ نا امید ہو جاتا ہے۔ سلامتی متوسط درجہ مین ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ مومن کے خوف و رجا کو تولا جائے تو دونون برابر نکلینگے۔ بعض مشایخ سے روایت ہے کہ مین نے موت کے بعد سفیان ثوری کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ آپسے اللہ تعالے نے کیا معاملہ کیا۔ جواب دیا کہ مین نے اپنا ایک پانو پلصراط پر رکھا اور دوسرا جنت مین د اُن پر خدا کا سلام) فقیہ زاہد اور پرہیزگار تھے۔ علم پڑھا اور عمل کیا۔ علم کا حق عمل سے ادا کیا۔ اور عمل کا اخلاص سے۔ خدا نے اسکی جانب قصد کے باعث انھین اپنی رضا دی۔ اور پیغمبر نے متابعت کے سبب اپنی رضا عطا فرمائی۔ اُن پر اور تمام صالحین پر اور اُنکے ساتھ ہمپر خدا کی رحمت نازل ہو۔ جو شخص پیغمبر کا اتباع نہین کرتا۔ ایک ہاتھ مین انکی شریعت اور دوسرے مین کتاب اللہ کو نہین لیتا اور آپکے طریق مین ہو کر خدا تک نہین پہنچتا وہ ہلاک ہو گا۔ پھر ہلاک ہوگا گمراہ ہوگا پھر گمراہ ہوگا۔ یہ دونون خدا کی طرف رہبر ہین۔ قرآن اللہ تعالے کیطرف تیرا رہنما ہے اور حدیث تمھین

علیہ السلام کیطرف۔ الٰہی ہم ہین اور آپکا نفس ہمین دوری والا ہے ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

چھبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بیسوین محرم ۵۴۵ھ مین بمقام رباط فرمایا

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مصیبتون کا چھپانا عرش کے خزانون مین سے ہے۔ اے مخلوق سے
اپنی مصیبتون کا شکوہ کرنے والے تیرا شکوہ تجھکو کیا نفع دیگا۔ مخلوق نہ نفع دیسکتی ہے نہ ضرر۔ تو جب
اُن پر اعتماد کرے گا اور خدا کے باب مین شریک ٹھیرالے گا تو وہ تجھکو دور کردین گے۔ اُسکے غضب
مین ڈالینگے۔ اور اُس سے محجوب کرین گے۔ اے جاہل تو علم کا مدعی ہے۔ دنیا کو غیر خدا سے
طلب کرنا تیرا جہل ہے۔ تو مخلوق سے شکایت کرکے سختیون سے نجات حاصل کرنی چاہتا ہے
تجھپر افسوس۔ جب یہ حریص کتا شکار کی حفاظت سیکھ لیتا۔ اور اپنی حرص و طبیعت کو چھوڑ دیتا ہے
اور یہ پرند تعلیم کے باعث اپنی طبیعت کی مخالفت کرتا اور شکار کیا جانے کے متعلق اپنا پہلا اخلاق
ترک کر دیتا ہے تو تیرا نفس بالاولے قابل تعلیم ہے۔ اُسے تعلیم دے اور سمجھا کہ تیرے دین کو
نہ کھا جائے۔ اور تجھکو نہ چبا ڈالے اور خدا کی اُن امانتون مین جو اُسکے پاس ہین خیانت نکرے
نفس کے پاس مومن کا دین گویا اسکا گوشت اور خون ہے۔ تعلیم سے پہلے اُسکے ساتھ نرمی
پھر جب وہ سیکھ لے سمجھ لے اور مطمئن ہو جائے تو جہان جائے اُسے ساتھ رکھ۔ کسی حال مین تجھکو
وہ مطمئن ہو کر علیم عالم۔ اور جو تقدیر سامنے لائے اُسپر رضامند ہو جائے گا۔ گیہون کے میدے اور
جو کی روٹی مین فرق نکریگا۔ دونون کا فرق اُٹھ جائے گا۔ مزون سے صبر کریگا۔ اسکے نزدیک نہ کھانا
کھانے سے بہتر ہوگا۔ فعل نیک اور طاعت و ایثار مین تیرا موافق ہوگا۔ اسکی طبیعت بدلجائے گی۔
سخی کریم دنیا مین زاہد اور آخرت کا راغب بنجائے گا۔ پھر جب تو زاہد ہو گیا اور مولے کا طالب بنا
تو نفس تیرے ساتھ اس کا طالب ہوگا اور تیرے دل کے ساتھ اسکے دروازہ کی طرف چلیگا
اسوقت سابقۂ الٰہی اگر یہ حکم دیگا کہ اے نہ کھانے والے کھا۔ اور اے نہ پینے والے پی۔ عقلمند
بیمار طبیب ہی کے ہات یا اُسکے حکم سے کھایا کرتا ہے پھر اُسکے ادب رکھنے۔ کہا ماننے اور حاضر
غائب حرص چھوڑنے کو نگاہ رکھا کرتا ہے۔ اے حریص اسے جلد باز۔ کھانا تیرے لیے پیدا
ہو چکا ہے تیرے سوا اُسے کوئی نہین کھا سکتا۔ لباس۔ مکان۔ سواری جورو تیرے لیے موجود ہیں
ایسا کون ہے کہ انھین لیکر کسی غیر کو دیدے یہ کیا نادانی ہے۔ تجھ مین نہ ثبات ہے نہ عقل
نہ ایمان۔ نہ وعدۂ الٰہی کی تصدیق۔ اے بدچلن جب تو کسی کریم سے معاملہ کرے تو ادب سے رہ
مزہ اور اجرت نمانگ۔ تجھکو بلا طلب اور بلا سوء ادب دونون چیزین ملجائینگی۔ وہ جب

یہ دیکھیے گا کہ تونے حرص - طلب اور سوء ادب کو چھوڑ دیا ہے تو تجکو تیرے ان ساتھیون سے
مستادب سمجھے گا جو تیرے ساتھ کام کر رہے ہین - اور تجکو فائدہ پہنچائے گا - ان سے بلند مرتبہ پر پہنچائیگا
خدا اعتراض اور نزاع کا ساتھی نہین ہے بلکہ حسن ادب - سکون ظاہر و باطن - اور دوامی
موافقت کا ساتھی ہے - جو تقدیر کی موافقت کرتا ہے جیسے خدا اسکے ساتھ ہوتا ہے سنا نہیں
عالم اسکے ساتھ قائم ہے غیر کے ساتھ نہین - اُس کا موافق ہے - غیر کا نہین - اسکے ساتھ زندہ ہے
اور غیر کی طرف سے مردہ ہے اسکے لڑکے کی طرح جب کلام کیا کرے تو نیک نیتی کے ساتھ کیا کر
اور جب ساکت ہوا کرے تو نیک نیتی کے ساتھ ساکت ہوا کر - جو نیت کو مقدم نہین کرتا اُسکا
عمل کسی کام کا نہین - تو بولے یا چپ رہے ہر حال مین گنہگار ہے کیونکہ تیری نیت درست
نہین تیرا سکوت و کلام خلاف سنت ہے - تغیر احوال اور تنگی رزق کے وقت لقمہ کے لیے تم
خدا سے بگڑ جاتے ہو - اور کسی غرض کے فوت ہونے سے ایک قسم کی نعمت کے زوال کے باعث
اُسکی تمام نعمتون کی ناشکری کرنے لگتے ہو - گویا تم مالک اور اس پر حاکم ہو - کہ یہ کر وہ نکر - اور فلان
کام کیون کیا - اُسے اسطرح ہونا چاہیئے تھا - یہ دوری - خدا کا غصہ اور اُس سے بعد ہے -
اے ابن آدم تو کون ہے - ناپاک پانی کی پیدائش ہے - خدا کے آگے متواضع اور ذلیل رہا کر -
اگر تقوے نہین ہے تو تو خدا اور اُسکے نیک بندون کے نزدیک کرم نہین ہو سکتا - دنیا حکمت
اور آخرت سراسر قدرت ہے - اسنے قوم تم پر نگہبان مقرر ہین - تم خدا کی سپردگی مین ہو مگر
تم کو خبر نہین - عقل پکڑو - آنکھین کھولو جب تم مین سے کسی کے گھر مین مجمع ہو تو آدمی خود
کلام کی ابتدا نکرے - بلکہ اُس کا کلام بطریق جواب ہو اور لایعنی سوال نکرے - توحید - طلب
حلال ضروری علم - عمل مین اخلاص اور اعمال پر اُجرت نہ لینا فرض ہے - فاسقون منافقون سے
بھاگ - صالحون صدیقون سے مل - جب تجھپر مشکل آ بنے - صالحون اور منافقون مین تمیز نکر سکے
تو رات کو اُٹھکر دو رکعتین پڑھ - اور خدا سے دعا مانگ کہ الٰہی مجکو اپنی مخلوق کے نیک بندون
سے ملا اور اُنکی طرف لیچل تو تیری جانب رہبری کرے تیرے کھانے مین سے کھلائے
تیرے پانی مین سے پلائے - میری قرب کی آنکھ مین تیرے قرب کا سرمہ لگائے - اور مجھے
اس شے کی خبر دے جسے تقلید سے نہین بلکہ غیبی مشاہدہ سے معلوم کرتا ہو - اہل اللہ تعالیٰ اُنس
کا کھانا کھاتے اور اُسکی اُنس کا پانی پیا کرتے ہین - اور اُسکے قرب کے دروازہ کا مشاہدہ کرتے
رہتے ہین اُنھون نے خبر پر قناعت نہین کی - بلکہ کوشش کی صبر کیا - اپنی ذات اور مخلوق سے
الگ ہوگئے یہان تک کہ خیرات اُنکے حق مین معائنہ ہوگئی - جب وہ خدا کی طرف پہنچے تو خدا نے
اُن کو ادب دیا - تہذیب دی حکمت اور علم سکھایا - اپنے ملک پر مطلع کیا اور یہ معلوم کرا دیا کہ

آسمان و زمین میں اُسکے سوا کوئی نہیں۔ دینے نہ دینے والا۔ متحرک اور ساکن کرنے والا۔ اندازہ کرنے اور حکم دینے والا۔ عزت اور ذلت دینے والا۔ غلبہ اور تسخیر کرنے والا۔ اور تمام خدا کے سوا اور کوئی نہیں جو تمکو اپنے پاس کی چیزیں دکھا دیتا ہے۔ اور وہ اپنے دل اور سِر کی آنکھیں سے دیکھ لیتے ہیں۔ دنیا اور اُسکی بادشاہی کی اُنکی نگاہوں میں کچھ قدر و منزلت نہیں رہتی۔ الٰہی عفو اور عافیت کے ساتھ رکھ جیسا تونے اُن کو دکھایا ہے ہمیں بھی دکھا۔ اور دنیا و آخرۃ میں نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اے قوم ترک تقوےٰ سے توبہ کرو اس لیے کہ تقوے دوا اور اُس کا ترک بیماری ہے۔ توبہ کرو۔ کیونکہ توبہ دوا۔ اور گناہ بیماری ہے۔ ایک دن پیغمبر علیہ السلام نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا میں تمکو یہ نہ بتاؤں کہ تمہاری دوا کیا ہے اور بیماری کیا۔ اُنھوں نے عرض کیا ہاں ضرور بتایئے۔ فرمایا گناہ تمہاری بیماری ہے۔ اور توبہ اُسکی دوا۔ توبہ ایمان کا درخت لگانا ہے اور ذکر کی مجلسوں میں جانا۔ اور طاعت الٰہی اُسے پانی دینے کی مانند ہے۔ ایمان کی زبان سے توبہ کرو۔ تمکو نجات ہوگی توحید اور اخلاص کی زبان سے کلام کرو۔ تمکو مراد ملجائے گی۔ خدا کی طرف سے آفتوں کے آنیکے وقت ایمان کو اپنا ہتھیار بنا لو۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر مجلس کی ابتدا میں الحمد للہ رب العالمین تین بار کہا کرتے تھے۔ اور ہر بار قدرے وقفہ کیا کرتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے الحمد للہ عدد خلقه وزنة عرشه الی اخرھا یعنے عدد مخلوق۔ اور وزن عرش۔ اور رضامندی ذات اور سیاہی کلمات اور انتہائے علم۔ اور تمام آفرینش کے مطابق خدا ہی کے لیے تعریف ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ جو حاضر و غائب کو جانتا ہے۔ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ بادشاہ پاک۔ غالب۔ اور باحکمت ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اکیلے خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں اُس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور تعریف اُسی کے لیے ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا۔ ہر طرح کی خوبی اُسکے قبضہ میں ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اُسی کی طرف بازگشت ہے۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُسکے بندے اور رسول ہیں جن کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اُن کو تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ اس سے مشرک بُرا مانیں۔ خداوندا محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل کر۔ امام اور امت۔ حاکم اور رعیت کا نگہبان ہو۔ نیکیوں کی بات اور اُنکے دلوں میں الفت ڈال۔ اور ایک کے شر کو دوسرے سے دفع کر دے۔ الٰہی تو ہمارے باطنی حالات کو جانتا ہے۔ اُنھیں درست کر دے۔ تو ہماری حاجتوں سے واقف ہے اُنھیں پورا کر دے۔ تو ہمارے گناہوں سے واقف ہے۔ اُنھیں معاف کر۔ تو ہمارے عیبوں سے آگاہ ہے۔ اُنھیں چھپا لے۔ ہمیں نہی کے مقام میں نہ دیکھ اور امر کے مقام میں گم نکر ہم سے اپنی یاد کو نہ بھلا۔ اور اپنے مکر سے بےخوف نکر۔ غیر کا محتاج نہ بنا۔ اور ہمیں غافلوں میں نکر

اُن مین سیدھے رستے کا الہام کر۔ اور نفسون کی بدی سے بچا۔ ماسوے سے الگ کرکے اپنے ساتھ مشغول رکھ۔ جو قاطع ہمکو تجھسے تعلق کرنے سے ہم سے الگ کردے۔ ہمین اپنے ذکر و شکر و اچھی عبادت کا الہام کر۔ پھر آپ دہنی طرف التفات کرکے فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ پھر سامنے متوجہ ہوکر بعدہ بائین طرف التفات فرماکر یہی کلمات کہتے تھے پھر فرماتے تھے الٰہی ہماری خبرون کو ظاہر نہ کر۔ ہمارے پردے نہ پھاڑ۔ بُرے اعمال پر ہم سے مواخذہ نکر۔ غفلت کے باعث ہمین محروم نکر۔ ہمین عزت سے نہ اُتار۔ الٰہی ہم سے بھول چوک پر مواخذہ نکر۔ الٰہی ہم پر ایسا بوجھ نہ لاد جیسا ہم سے پہلون پر لادا تھا۔ الٰہی ہم سے وہ نہ اٹھوا جسکی ہم مین طاقت نہو۔ ہمین معاف کر۔ اور بخشدے۔ اور رحم کر۔ تو ہمارا مولا ہے اور کافرون پر ہماری مدد کر۔ پھر فتوح غیب سے اللہ تعالی جو کچھ آپکی زبان پر لے آتا تھا کلام شروع کردیا کرتے تھے۔ مگر اس کلام مین نہ تقریر ہوتی تھی نہ تنبیہ۔ شاذ و نادر کسی مجلس مین پیغمبر علیہ السلام کی حدیث یا کلام حکما مین سے کسی کلمہ حکمت کے ساتھ بھی آپ نے کلام کی ابتدا کی ہے۔ آپ تبرکا ایسا کرتے تھے۔ اور شروع کے بعد تمام کلام کی بنیاد اُسی پر رکھتے تھے۔ ***

ستائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ستائین جمادی الآخر ۵۴۵ھ بدن جمعہ کی صبح کو قدر کلام کے بعد فرمایا

عاقل ہو۔ اور جھوٹ نہ بول۔ تو کہتا ہے کہ مین خدا سے ڈرتا ہون حالانکہ تو غیر اللہ سے ڈرتا ہے۔ کسی جن۔ انسان۔ فرشتے اور حیوان ناطق یا غیر ناطق سے نہ ڈر۔ عذاب دنیا اور عذاب آخرت کا خوف نکر۔ البتہ عذاب کرنے والے سے ڈرتا رہ۔ عقلمند خدا کے معاملہ مین کسی ملامتگر کی ملامت سے نہین ڈرتا۔ وہ غیر اللہ کے کلام سے بہرا ہے۔ اسکے نزدیک تمام مخلوق عاجز بیمار اور فقیر ہے۔ ہان ایسے علما ہین جن کے علم سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ شرع اور حقائق اسلام کے عالم دین کے طبیب اور اُسکے ٹوٹے کو جوڑنے والے ہین۔ اے شخص تیرا دین ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ تو ان کے پاس جاتا کہ اسے جوڑدین جسنے بیماری بھیجی ہے اُسی نے دوا اُتاری جو وہ غیر کی بہ نسبت مصلحت کو خوب پہچانتا ہے خدا پر اُسکے فعلون مین تہمت نہ لگا۔ غیر کی بہ نسبت نفس تہمت اور ملامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اُس سے کہدے کہ اطاعت کرنے والے کے لیے عطا ہے اور نافرمان کے لیے عصا۔ خدا جب کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اُسکو کھینچ لیتا ہے۔ پھر اگر وہ صابر رہے تو اُسے بلند اور اچھا کرتا۔ دیتا اور فنا کردیتا ہے۔ الٰہی ہم تجھسے بلا آزمایش تیرے قرب کا سوال کرتے ہین۔ قضا و قدر مین ہم پر مہربانی رکھ

ویسے تیسرا اور بدون کے مکر سے ہمین کفایت کر۔ تو ہمین کفایت ہے اور ہمین شرح یا ہے ہمارا نگہبان
ہم تجھسے دین و دنیا اور آخرت مین عفو اور عافیت کا سوال کرتے ہین۔ نیک کامون اور اعمال
مین اخلاص کی توفیق چاہتے ہین آمین۔ ایک شخص ابو یزید بسطامی کے پاس آکر دہنے بائین
دیکھنے لگا۔ آپنے فرمایا تجھے کیا ہوگیا۔ اسنے کہا مین نماز کیلیے پاک جگہ چاہتا ہون ارشاد ہوا
دل کو پاک کرکے جہان چاہے نماز پڑھ لے۔ ریا کو مخلص ہی پہچانتے ہین کیونکہ وہ اسمین مبتلا
رہکر نجات پاچکے ہین۔ اہل اللہ کے رستہ مین ریا ایک گھاٹی ہے جس سے ان کو بالضرور عبور
کرنا پڑتا ہے۔ ریا عجب اور نفاق شیطان کے تیر ہین جن کو وہ دلون کی طرف پھینکتا ہے
مشائخ کی بات مانو۔ اور اُن سے اس رستہ مین جو خدا تک پہونچاتا ہے چلنا سیکھو۔ وہ اس سنگلاخ کو
طے کر چکے ہین۔ نفسون۔ خواہشون۔ اور طبیعتون کی آفتون کا حال اُن سے پوچھا کرو مانند
نفوس وغیرہ کی آفات کا اندازہ کر لیا ہے۔ اُن کے کھوٹ اور خیانتون کو معلوم کر چکے ہین اور
اسی حالت مین ایک مدت تک رہے ہین۔ حتے کہ غالب ہوکر ان کے مالک بن گئے ہین شیطان
کے وسوسے کے دھوکا نہ کھا اور نفس کی تیراندازی سے نہ بھاگ۔ وہ شیطان کے تیر بیشتر
پھینکتا ہے کیونکہ شیطان نفس ہی کے رستہ سے تجھپر قادر ہو سکتا ہے۔ تجھپر شیطان الجن شیطان
الانس کی مدد سے قدرت پاتا ہے۔ نفس اور برے ہمنشین شیطان الانس ہین۔ خدا سے فریاد کر اور
ان دشمنون پر مدد مانگتا رہ۔ وہ تیری فریاد سنیگا۔ پھر جب تو اُسے معلوم کریگا اور جو اُسکے پاس ہے
اُسے دیکھ لے اور اُس سے فائدہ اُٹھا چکے تو اُسکے قرب سے الگ ہوکر اہل وعیال اور مخلوق کیطرف
چلا آ اور انھین اُسی طرف لیجا۔ اور یہ کہہ کہ اپنے تمام گھر والون کو لیکر میرے پاس چلے آؤ۔
یوسف علیہ السلام نے ملک اور مالک کو پا کر کنبے والون سے کہہ دیا تھا کہ اپنے اہل وعیال سمیت
میرے پاس آجاؤ۔ محروم وہ ہے جو خدا اور دنیا و آخرت مین اسکے قرب سے محروم رہے۔ اللہ تعالی
نے بعض کتابون مین فرمایا ہے اے ابن آدم اگر مین تیرے ہاتھ سے جاتا رہا تو گویا کل چیز جاتی رہی
جب تو خدا سے اور اُسکے مومن بندون سے منہ پھیر رہا ہے اپنے قول و فعل سے اُن کو ستاتا ہے
ظاہر و باطن مین اُن سے روگردان ہے تو وہ تیرے ہاتھ سے کیونکر نہ جاتا رہے۔ پیغمبر علیہ السلام
سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مومن کو ستانا خدا کے نزدیک کعبے اور بیت المعمور کے پندرہ بار ڈھا دینے
سے بدتر ہے۔ اے فقراء الہی کے ستانے والے تجھپر افسوس۔ یہ وہ لوگ ہین جو مومن صالح
عارف اور خدا پر متوکل ہین۔ تجھپر افسوس کہ تو عنقریب مرکر گھر سے نکالا جائیگا۔ اور وہ مال جسپر
ناز کر رہا ہے لٹ جائے گا۔ نہ مال تجھے نفع دے گا۔ اور نہ عذاب کو دفع کر سکے گا ॥

اٹھائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ مین بمقام مدرسہ بابا ارشاد فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپکی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مین اللہ کے لیے آپ کو دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا بلاؤن کو اپنا چادرہ بنالے۔ کیونکہ تو میری صفت کے ساتھ موصوف ہونا چاہتا ہے میری صفت حاصل کرتا ہے اسلیے کہ موافقت محبت کی شرط ہے چونکہ ابوبکر صدیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت مین سچے تھے اس لیے آپ پر اپنا سارا مال صرف کردیا۔ آپکی صفت سے موصوف اور فقر مین شریک ہوگئے۔ یہان تک کہ کملی پہن لی۔ ظاہر و باطن سر اور علانیۃ آپسے متفق ہوگئے۔ او جھوٹے تو صاحبین کی محبت کا دعوے کرتا ہے اور ان سے اپنے دینار و درہم چھپائے رکھتا ہے۔ ان کے قرب و صاحبت کا خواہان ہے عقل کا کام نہیں یہ جھوٹی محبت ہے۔ دوست اپنے دوست سے کسی چیز کو نہین چھپایا کرتا۔ بلکہ اُسے ہر شے پر ترجیح دیتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کو فقر لازم تھا اسی لیے آپنے فرمایا ہے۔ کہ میرے چاہنے والے کی طرف فقر اسطرح دوڑتا ہے جسطرح پانی کی رو اپنے منتہے کی طرف۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب تک پیغمبر علیہ السلام زندہ رہے دنیا ہمپر مکدر اور تنگ رہی۔ اور آپکی وفات کے بعد مینہ کی طرح برسنے لگی۔ پیغمبر علیہ السلام کی محبت کی شرط فقر ہے اور محبت الٰہی کی شرط نزول بلاء بعض مشائخ سے مروی ہے کہ بلا محبت کے ساتھ متعلق کیگئی ہے تاکہ کذب و نفاق اور ریاء کے ساتھ محبت الٰہی کا دعوے نکیا جائے۔ اپنے دعوے اور جھوٹ بولنے سے رجوع کر۔ جان کو خطرہ مین ڈال۔ اگر تو آیا ہو تو اپنا سارا مال خیرات کر۔ ورنہ ہمارے ساتھ نہ رہ صراف کے پاس کھوٹا درہم نہ لیجا وہ قبول نکریگا بلکہ تجکو رسوا کردیگا۔ سانپ اور درندہ کا حریص نہ بن۔ یہ دونون تجکو ہلاک کردینگے اگر تو حواء ہے تو سانپ کی طرف چل۔ اور اگر تجھمین زور ہے تو درندہ کی طرف بڑھ۔ خدا کا رستہ صدق اور نور معرفت کا محتاج ہے۔ معرفت کا آفتاب صدیقین کے دلون مین دن رات روشن رہتا ہے کبھی غائب نہین ہوتا اسے لڑکے منافقون غضب الٰہی کے ساتھ رہنے والون سے منہ پھیر لے۔ عاقل بن۔ لوگون کے قریب نہ جا۔ اکثر اہل زمان اپنے لباس مین بھیڑیے ہین فکر کا آئینہ لیکر دیکھ اور خدا سے سوال کر کہ تجکو تیری ادا انکی حقیقت دکھادے مین نے مخلوق و خالق کا امتحان لیا تو برائی مخلوق کے پاس دیکھی اور بھلائی خالق کے پاس۔ الٰہی ہمین ان کے شر سے محفوظ رکھ اور مجھے دنیا و آخرت مین اپنی بہتری عنایت فرما۔ لوگو۔ مین تم کو اپنے لیے نہین بلکہ تمہین تمہارے لیے چاہتا ہون۔ مین تمہاری رسیون مین بل دیتا ہون مین تم سے جو لیتا ہون وہ تمہارے ہی لیے ہے میرے لیے نہین ہو۔ میرے پاس بالتخصیص وہ شے موجود ہے جو

تمہارے افوذات سے مجھے بے پروا کر رہی ہے۔ میرے پاس کسب باندازہ کا بھروسا ہے جو کچھ تم میرے
پاس لاتے ہو مین ایک منافق۔ ریاکار اور تم پر توکل کرنے والے اور خدا کو بھولنے والے کیطرح اس کا
منتظر نہین رہتا مین اہل دین کے لیے کسوٹی ہون۔ عقل سے کام لو۔ اور میرے سامنے کھوٹے درم لاؤ
مین خداداد توفیق و لیاقت سے تمہارے کھرے کھوٹے کو خوب پہچانتا ہون۔ اگر تو نجات چاہتا ہے تو
میرے ہتھوڑے کا اہرن بنجا تاکہ مین تیرے نفس و ہوا۔ اور طبیعت و شیطان اور اعدا اور برے
دوستون کا دماغ کوٹ دون۔ ان دشمنون پر خدا سے مدد چاہو فتحمند وہی ہے جو ان پر صبر کرے
اور محروم وہ ہے جو انکے حوالے ہو جائے۔ آفتین بہت ہین اور انکا نازل کرنے والا ایک ہے۔ بیماریان
بہت ہین اور ان کا طبیب ایک ہے۔ اے نفس کے بیمارو۔ اپنے نفسون کو طبیب کے سپرد کر دو اسکے
کامون مین اسے تہمت نہ لگاؤ۔ وہ تم سے زیادہ تم پر مہربان ہے۔ اسکے روبرو گونگے ہو جاؤ۔ اور اسکی
معارضہ نکرو۔ اسوقت تم دنیا و آخرت کی بہتری حاصل کر لو گے۔ اہل اللہ پورے سکوت پوری انس کی
اور پوری وحشت مین رہا کرتے ہین۔ پھر جب یہ رتبہ پوری طرح حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اس پر مداومت
کرتے رہتے ہین تو خدا انکو اسطرح گویائی عنایت کرتا ہے جسطرح قیامت کے دن جمادات کو عنایت کریگا
اہل اللہ بے بلائے نہین بولتے۔ بے دیئے نہین لیتے۔ اور بغیر خوش کیے کبھی خوش نہین ہوتے۔ انکے
دل فرشتون کے دلون سے جا ملے ہین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وہ احکام مین خدا کی نافرمانی نہین
کرتے۔ اور جو حکم ہوتا ہے اسکی تعمیل کرتے ہین۔ وہ فرشتون سے جا ملے ہین اور رتبہ مین ان سے
بڑھ گئے ہین۔ معرفت الٰہی اور اسکے جاننے کے باعث اہل اللہ فرشتون سے برابر ہین۔ فرشتے انکے
غلام اور تابع ہین۔ ان سے استفادہ کرتے رہتے ہین۔ کیونکہ ان کے دلون مین حکمتین اترتی ہین
انکے قلب تمام آفتون سے محفوظ ہین۔ آفتین انکے اعضاء۔ اور ظاہر حال اور نفسون پر آتی ہین۔
دلون پر نہین آتین۔ اگر تو ان کے رتبہ پر پہنچنا چاہتا ہے تو اسلام کی تحقیق کر۔ پھر ظاہری و باطنی
گناہون کو چھوڑ۔ پھر پوری پرہیزگاری اور دنیا کی مباح اور حلال چیزون مین زہد اختیار کر۔ پھر
خدا کے فضل سے استغنا کا طالب بن۔ پھر اسکے فضل مین زہد اور اسکے قرب سے استغنا حاصل کر
جب اسکے قرب کے باعث استغنا حاصل ہو جائے گا تو اس کا فضل تجھپر مینہ کی طرح برسیگا۔ خدا
تجھپر قسمتون اور اپنے لطف و رحمت اور احسان کے دروازے کھولدیگا۔ دنیا کو تجھپر تنگ کرکے
ایک حد تک فراخ کر دیگا۔ ایسے لوگ اولیاء اور صدیقین مین داخل ہین۔ خدا ان کے تقوے کو جانتا ہے
وہ خدا سے الگ ہو کر کسی چیز مین مشغول نہین ہوتے۔ اکثر اہل اللہ پر دنیا تنگ کیگئی ہے کیونکہ انکا
خدا کے لیے فارغ ہونا۔ اسکے پاس جانا۔ اور اسی سے مانگنا ضروری امر ہے۔ خدا اگر ان کو دنیا
دیدیتا تو اسکی طاعت چھوڑ کر دنیا ہی مین مشغول ہو جاتے۔ اور اسی کے ہو رہتے یہ اکثر ہے اور وہ

کم تر کرنے سے کوئی حکم متعلق نہیں ہوا کرتا۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر دنیا پیش کی گئی مگر آپ طاعت
چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ مع باوجود کمال زہد و اعراض اقسام دنیا کی جانب رخ نکیا۔ زمین
کے خزانوں کی کنجیاں آپکے سامنے لائی گئیں لیکن آپنے انہیں رد کر دیا۔ اور یہ فرمایا الٰہی مجھے مسکینی کی حالت
میں زندہ رکھ اور اسی حال میں موت دے اور میرا حشر مسکینوں کے ساتھ کر۔ دنیا سے زہد کرنا جب ہی
نیکی ہے۔ ورنہ اپنی قسمت سے الگ رہنے پر کوئی شخص قادر نہیں۔ مومن حرص کی بوجہ سے آرام
پاتا ہے۔ وہ نہ حرص کرتا ہے۔ نہ جلد بازی۔ اشیاء سے دنیا کے ساتھ زہد پیشہ کے ساتھ اعراض کرتا اور
احکام الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ اور اُسے معلوم ہے کہ قسمت کا لکھا ضرور ملیگا۔ اس لیے طلب نہیں
کرتا۔ اس نے اقسام دنیا کو چھوڑ دیا ہے اس لیے دنیا اُسکے پیچھے دوڑتی اُسکے آگے ذلیل ہوتی
اور اس سے اپنی قبولیت کا سوال کرتی ہے اسکے لڑکے تو ایسے ایمان کا محتاج ہے جو خدا کے
رستہ پر لے چلے۔ اور ایسے یقین کا حاجتمند ہے جو اُسمیں تجکو ثابت رکھے۔ اس رستہ میں قدم رکھنے
کے باعث تو اول حالت میں ہمیان کا محتاج ہے اور آخر میں ایمان کا۔ یہ رستہ لکھ کی راہ کے برخلاف
ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ کہ کا رستہ یا ایمان کا محتاج یا ہمیان کا۔ لیکن میں جس رستہ کیطرف
اشارہ کر رہا ہوں ابتدا و انتہا میں ایمان و ہمیان دونوں کا محتاج ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ
علیہ سے مروی ہے کہ جب وہ پہلے پہل طالبعلمی کرنے چلے تو ہمیانی کمر سے بندھی ہوئی تھی اور اُسمیں
پانسو دینار تھے۔ آپ اُسمیں سے خرچ کرتے اور علم پڑھتے رہتے تھے۔ اور اس پر زور دیتے ہوئے
یہ کہا کرتے تھے کہ اگر تو نہ ہوتی تو لوگ ہمیں منہ پونچھنے کا رومال بنا لیتے۔ پھر جب آپ علم پڑھ کر فارغ
ہو گئے تو باقیماندہ ایک ہی دن میں فقیروں کو دیدیا اور یہ فرمایا کہ اگر آسمان لوہے کا بنکر کبھی
نہ برسائے اور زمین پتھر ہو کر ایک دانہ نہ اُگائے اور میں اپنی روزی کا اہتمام کرتا پھروں تو مجھے
گمان ہے کہ میں کافر ہو جاؤنگا ایمان کے قوی ہونے تک کسب اور سبب سے تعلق رکھنا لازم کہ
پھر سبب سے مسبب کی طرف انتقال کرے۔ پیغمبروں نے کسب کیا ہے۔ قرض لیا ہے اور اول
حالت میں اسباب سے تعلق رکھا ہے پھر آخر میں توکل کیا ہے۔ وہ ابتدا و انتہا میں از روئے
شریعت و حقیقت کسب و توکل کے جامع تھے اے محروم جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُسکے سبب
پر کسب کراہت سے نہ چھوڑ۔ اور لوگوں کی طرف سے رنج نہ اُٹھا۔ اسوقت تو نعمت تقدیر کی ناشکری
کرنے والا ہوگا۔ اور اس سے خدا تجھپر غضبناک ہو کر رحمت سے دور کر دیگا۔ ترک کسب اور لوگوں
کی طرف سے رنج اُٹھانا بندہ کے لیے عذاب الٰہی ہے جب سلیمانؑ کی بادشاہت جاتی رہی
تو انجام میں چند تکالیف کا سامنا ہوا جن میں لوگوں کی طرف سے رنج اُٹھانا بھی شامل تھا۔
آپ اپنے ایام سلطنت میں ہاتھ کے کسب سے کھایا کرتے تھے۔ جب خدا نے اُن پر تنگی ڈالی

سلطنت سے الگ کیا۔ اور رزق کے رستے تنگ ہوگئے تو لوگون کی طرف سے رنج اُٹھانے لگے بیٹا سبب یہ تھا کہ ان کے گھر مین ایک عورت نے چالیس روز تک ایک تصویر کو پوجا تھا۔ اس لیے آپ چالیس روز تک تکلیف مین مبتلا رہے۔ اہل اللہ جب تک خدا سے ملاقات نہین کر لیتے ان کے غم کو فرحت اور جو کو خفت۔ آنکھون کو قرار اور مصیبتون کو تسلی نہین ہوتی۔ انکی ملاقات دو طرح کی ہے۔ دنیا مین دل اور اسرار سے مگر یہ کم ہے۔ اور آخرت مین آنکھون سے۔ جب وہ خدا سے ملتے ہین تو سبار کی اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے پہلے انکی مصیبتین دائمی ہوتی ہین شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرت کلام کے بعد کہا اے لڑکے نفس کو خواہشون اور لذتون سے روک اور اُسے پاک کھانا کھلا جو نا پاک نہو۔ حلال پاک ہے اور حرام ناپاک۔ پھر فرمایا اسے حلال غذا دے تاکہ تکبر اور شوخی اور بے ادبی نکرے۔ الٰہی ہم کو اپنا عارف بنا۔ تاکہ ہم تجھے پہچان لین۔ آمین

انتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارھوین جمادی الآخر سنہ ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہین جو شخص کچھ حاصل کرنے کے لیے کسی دولتمند کی خوشامد کیا کرتا ہے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔ اے منافق سُن لو۔ یہ وعید اُسکے لیے ہے جو مالدارون کا خوشامدی ہو۔ پھر اُس کا کیا حال ہوگا جو نماز روزہ اور حج اُنہین کے لیے ادا کرتا اور اُن سے مال حاصل کرتا رہتا ہے۔ اے خدا کے ساتھ شریک کرنے والو تمہین خدا اور رسول کی کچھ خبر نہین۔ مسلمان ہو جاؤ۔ توبہ کرو۔ اور خالص دل سے توبہ کرو۔ تاکہ تمہارا ایمان خالق پر یقین بڑھ جائے اور توحید نشوونما پائے یہانتک کہ اُسکی شاخین عرش تک پہنچ جائین اے لڑکے جب تیرا ایمان پرورش پائے گا۔ اور اُس کا درخت اونچا ہو جائے گا تو خدا تجکو تجھسے اور دیگر مخلوق سے بے پروا کر دے گا۔ کسب و اکتساب کا محتاج نرکھے گا۔ تیرے نفس اور دل اور ترے کو سیر کر دے گا۔ تجکو اپنے دروازہ کی توفیق دے گا۔ اپنے ذکر اور قرب۔ اور اُنس سے تیری فقر کو دفع کر دے گا۔ دنیا سے فائدہ اُٹھانے اور اُسمین مشغول ہونے والون کی تجکو پروا نرہے گی۔ اہل دنیا کا محتاج نرہے گا۔ بلکہ اس کا دیکھنا تیرے لیے زحمت و تکلیف اور ظلمت کا باعث ہو جائے گا۔ اے علم کے مدعی تو اہل دنیا سے دنیا کا طالب اور اُن کے آگے ذلیل ہوتا ہے۔ تجکو باوجود علم اللہ تعالےٰ نے گمراہ کر دیا ہے۔ تیرے علم کی برکت اور اُس کا مغز جاتا رہا ہے۔ چھلکا باقی رہگیا ہے۔ اے عبادت کے مدعی تیرا اول مخلوق کو پوجنا ہے اُس سے ڈرتا اور اُسی سے امید رکھتا ہے۔ تیری ظاہر عبادت خدا کے لیے ہے اور باطن مخلوق کیلیے

تیرا پورا مطلب اور مقصود اہل دنیا سے درہم و دینار اور کچھ مال حاصل کر لینا ہے تو اُن کی حمد و ثنا کرتا اُمیدوار اور خدمت و اعتراض سے خائف ہے۔ تو بار بار اُن کے دروازہ پر جاتا ہے انکے زیب و زینت اور نرم نرم باتیں کرنے کے باعث اُن کے نہ دینے سے ڈرتا ہے اور دینے کا اُمید وار ہے تجھپر افسوس کہ تو مشرک ہے۔ منافق۔ ریاکار۔ بیجا خلقت کرنے والا۔ اور زندیق ہے۔ تجھپر افسوس کہ تو کس کے سامنے کھوٹا دینار پیش کرتا ہے۔ کیا اُسکے سامنے جو خیانت کرنے والی آنکھ اور دلون کی بات کو جانتا ہے؟ افسوس تو نماز مین کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے مگر اس قول مین جھوٹا ہے۔ تیرے دل مین مخلوق خدا سے بہت بڑھی ہے۔ خدا کی طرف رجوع ہو اور کوئی نیکی غیر اللہ یا دنیا و آخرت کے لیے نکر۔ اُن مین شامل ہو جا جو اُسی کی ذات کے طالب ہین ربوبیت کا حق ادا کر۔ اور حمد و ثنا۔ یا منع و عطا کی نیت سے کوئی عمل نکر۔ تجھپر افسوس کہ تیرا رزق کم و بیش ہرگز نہین ہوتا۔ خیر و شر کی بابت جو کچھ حکم ہو چکا ہے وہ ضرور پیش آئے گا بس جس شے سے فراغ حاصل کر چکا ہے اُسمین مشغول نہو بلکہ خدا کی طاعت مین لگا رہ۔ حرص اور اُمید کو کم کر۔ موت کو آنکھون کے سامنے رکھ لے نجات ہو جائے گی۔ ہر حال مین شرع کی موافقت کو لازم پکڑ لے۔ اے قوم تمہارے پاس شرع کی موافقت باقی نہین رہی تم نے اپنے ظاہر و باطن کے ہاتھون سے اُسے چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنے نفسون اور خواہشون کے تابع ہو کر خدا کی بُردباری پر دھوکا کھائے بیٹھے ہو۔ وہ تم سے بہر روز اپنے عذاب کو اٹھا دے انجام کار ہر طرف سے تیرا زوال کر دے گا۔ وہ تجھے پکڑے گا اور مضبوط پکڑے گا۔ پھر موت کے بعد تو قبر مین جائیگا۔ اور اُسکی تنگی و عذاب سے ملاقات کریگا۔ اور قیامت تک اسی حالت مین رہے گا۔ پھر تجکو تیرا جسم عطا کیا جائے گا اور تو عرصۂ قیامت کی طرف چلے گا۔ وہان ایک ایک ذرہ اور تمام عملون کا جو تو نے دنیوی ساعتون مین کیے ہین حساب لیا جائے گا تجھسے تھوڑے بہت کا سوال ہوگا۔ اُس وقت تو بے روح تصویر اور بے مطلب و بے قدرت خشک جلد کی مانند اور محض دوزخ کے قابل رہ جائے گا۔ تیری عبادت مین اخلاص نہین اس لیے گویا اُسمین روح نہین ڈالی گئی ہے۔ تو اور تیری عبادت صرف جہنم کے لیے ہے۔ اگر اعمال مین اخلاص نہین تو مشقت کیون اٹھاتا ہے۔ ایسے اعمال ہرگز مفید نہین۔ تو آیت عاملة ناصبة کا مصداق ہے کہ دنیا مین عمل کر رہا ہے مگر قیامت مین رنج اٹھائے گا۔ ہان موت سے پہلے توبہ اور تجدید کر لے تو نجات ہے۔ موت سے پہلے تجدید اسلام اور حسن توبہ و اخلاص کے ساتھ خدا کیطرف رجوع کر۔ موت کے وقت دروازہ بند ہو جائے گا پھر تو باب توبہ مین داخل نہو سکے گا اپنے دل کے قدمون سے اُسکی طرف چل تاکہ اُسکے فضل کا دروازہ تجھپر بند نہو۔ اعمید وہ

تیرے نفس اور طاعت وقوت اور مال کے سپرد کر دے اس وقت تیرے کسی کام مین برکت نہوگی -
افسوس تو خدا سے نہین شرماتا. تو نے اپنے دینار کو خدا اور درم کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے - اور خدا کو
بالکل بھلا رکھا ہے - تجکو عنقریب اپنا حال معلوم ہو جائے گا - تجپر افسوس اپنی دکان اور مال کو اہل
عیال کا حصہ سمجھ لے - حکم شرع کے مطابق ان کے لیے کمائی کر - اور دل سے اللہ پر توکل رکھ -
اپنا اور ان کا رزق خدا سے مانگ - مال اور دکان سے نہ مانگ - وہ ان کا اور تیرا رزق تیرے آگے
دیگا - اور اپنا فضل وقرب اور انس تیرے دل کا حصہ کر دیگا - تیرے اہل وعیال کو تجھسے
اور تجکو اپنی ذات کے سبب بے پروا کر دے گا - جس چیز سے اور جس طرح چاہے گا ان کو دنیا
عنایت فرمائے گا - اور تیرے دل کو خطاب کیا جائے گا کہ یہ تیرا حصہ ہے اور یہ تیرے اہل عیال کا
جبکہ تو تمام عمر مشرک - محجوب اور مردود رہا ہے تو اس رتبہ کو کیونکر پہنچ سکتا ہے دنیا اور اسکے جمع کرنے سے
تیرا پیٹ نہین بھرتا - دل کا دروازہ بند کر لے - اور کل چیز کو آنے سے روک کر اسمین صرف ذکر
الٰہی اتار دے - اپنے اعمال سے بار بار توبہ کر - اپنی نخوت اور بے ادبی پر ہمیشہ پشیمان ہو کر
اپنی حالت پر اکثر رویا کر - اپنے مال مین سے فقیرون کے ساتھ سلوک کرتا رہ - بخل نکر - کیونکہ
تو مال کو عنقریب چھوڑ جائے گا - وہ مومن جسکو دنیا وآخرت مین نعم البدل کا یقین ہے بخیل
نہین ہوا کرتا - عیسی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ابلیس سے کہا مخلوق مین سب سے زیادہ
تیرا محبوب کون ہے - جواب دیا بخیل مومن - پھر فرمایا کہ سب سے بڑا دشمن کون ہے - اس نے
کہا کرم کرنے والا فاسق - آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا سبب؟ ابلیس نے کہا بخیل مومن کے حال
سے مجھے توقع رہتی ہے کہ اس کا بخل ضرور اسے گناہ مین مبتلا کر دے گا اور کریم فاسق سے خوف
رہتا ہے کہ کرم کے باعث اسکے گناہ معاف کر دیئے جائین گے - دنیا مین دنیا کے لیے مشغول
نہو - شرع نے کمائی کو اسلیے مشروع کیا ہے کہ اس سے طاعات الٰہی کے متعلق مدد کیجائے - تو نے
کمائی کر کے گناہون پر مدد چاہی - نماز چھوڑی - نیک کام ترک کیے - زکوۃ نہ نکالی - اس لیے
تو گناہ مین مصروف ہے طاعت مین نہین - تیری کمائی رہزنی کی مانند ہو گی - موت
عنقریب آئے گی - اس وقت مومن خوش اور کافر و منافق غمگین ہوگا - پیغمبر علیہ السلام نے
فرمایا ہے مومن اللہ تعالے کا فضل وکرم دیکھکر موت کے بعد آرزو کیا کرتا ہے کہ مین ایک
گھڑی کے سوا کاش دنیا مین نہ رہتا - تائب اپنی توبہ پر قائم رہنے والا کہان ہے - اپنے
خدا سے شرمانے اور ہر حال مین اسکی طرف جھکنے والا کہان ہے - ظاہر وباطن محرمات سے
بچنے والا کہان ہے - ماسوے اللہ کی دید سے اپنے دل اور جسم کی آنکھین بند کرنے والا کہان ہے
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ آنکھین زنا کیا کرتی ہین محرمات پر نظر ڈالنا ان کا زنا ہے

نامحرم عورتون اور لڑکون کو تاکنے جھانکنے کے باعث تیری آنکھین اکثر زنا کرتی رہتی ہین -
کیا تو نے اللہ تعالی کا یہ قول نہین سنا مومنون سے کہہ دے کہ اپنی نگاہین پست رکھین - اے فقیر
اپنے فقر پر صبر کر - کیونکہ دنیا کا فقر عنقریب دفع ہو جائیگا - پیغمبر علیہ السلام حضرت عائشہ کو ارشاد فرماتے
ہین کہ آخرت کی نعمتون کے لیے دنیا کی تلخی کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی لو - تو نہین جان سکتا کہ لوگون کے
مشیت مین تیرا نام کیا ہے - شقی ہے یا سعید - یہ بات صرف خدا کے علم سابقے مین ہے لیکن
خوف الہی نہ چھوڑ - اور اسکے علم سابقہ پر بھروسا نہ کر - ورنہ حد شرع سے نکل جائیگا - تجھے علم
سابق سے کیا غرض - جو کچھ کہ ملا ہے اسکے بجالانے مین کوشش کر - اس سے نہ تو واقف کیا گیا
اور بلکہ یہ تو غیب کی باتون مین داخل ہے - اہل اللہ دنیا کا بستر لپیٹ کر اس سے الگ
ہو گئے ہین - اور اپنے خدا کے سامنے کھڑے ہین - اور دیگر خدام کے ساتھ اسکی خدمت مین
مشغول ہین - یہ لوگ دنیا کو بقدر قوت حاصل کرتے ہین بطور تنعم نہین لیتے - بلکہ یہ فعل بضرورت
کے لیے کرتے ہین کہ عبادت کی بنیاد کو درست کر سکین - اور اپنی شرمگاہون کو شیطان کے مکر
و فریب سے محفوظ رکھین - وہ اس معاملہ مین خدا کا حکم بجالاتے اور پیغمبر کی سنت کو ڈھونڈتے ہین
ان کا ہر مشغلہ حکم بجالانے اور سنت کی پیروی کرنے سے متعلق ہے - وہ تمام اشیا مین ہمت
کے نور اور قوت زہد کے ساتھ ہین - الہی ہمین ان مین داخل کر دے - اور انکی برکتین ہمارے
[illegible] دنیا کی محبت جب تک تیرے دل مین رہے گی تو نیکون کے حالات
کو ہرگز نہ دیکھ سکے گا - تو جب تک مخلوق کی طرف سے رخ اٹھاتا انکے ساتھ شرک کرتا رہیگا
تیرے دل کی دونون آنکھین ہرگز نہ کھلین گی - جب تک دنیا اور مخلوق سے الگ نہ ہو - کلام نکتے
کوشش کر تاکہ تو اس چیز کو دیکھ سکے جو غیر کو نظر نہین آتی - تجھے کرامت حیا دی جانے لگی
جب تو اس چیز کو چھوڑ دے گا جو تیرے حساب مین ہے تو جو کچھ تیرے حساب مین نہو گا تیرے
پاس آجائے گا - جب تو خدا پر بھروسا کریگا اور خلوت و جلوت مین اس سے ڈرتا رہے گا
وہ ایسی جگہ سے رزق دیگا جہان سے تجھے گمان نہو تو اسے چھوڑ تاکہ وہ تجھے دے - تو زہد اختیار
کر تاکہ وہ تجھے رغبت دلائے - ابتدا مین ترک ہے - اور انتہا مین حصول - ابتدا مین ترک
خواہش دنیا سے تکلیف قلب مقصود ہے اور انتہا مین اسکا حاصل کرنا - اول پرہیزگارون کے
لیے ہے اور ثانی ان ابدال کے لیے جو طاعت الہی کے مرتبہ تک پہنچ گئے ہین - اے ریاکار
اے منافق اے مشرک - متروکات مین ان کا مقابلہ نہ کر - وہ کتنے کے لوگ ہین - جو معاملات
تیرے ہاتھ سے ہو رہے ہین انکی بابت ابدال کے حالات نہ ڈھونڈ - انھون نے اپنی عادتین
چھوڑ دی ہین - اور تو نے یاد کر رکھا ہے - اس لیے وہ اہل کرامت ہین اور تو نہین - وہ تیری

نیند کے وقت بیدار ہے اور تیرے افطار کے وقت روزہ دار۔ تیری خوشی کے وقت خوف زدہ ہے اور تیرے خوف کے وقت بیخوف۔ اُنھون نے تیرے بخل کے موقع پر خرچ کیا۔ وہ خدا کے لیے عمل کرتے رہے۔ اور تو غیر کے لیے۔ اُنھون نے خدا کا ارادہ رکھا اور تو نے غیر کا۔ اُنھون نے اپنے کام اُسکے سپرد کیے اور تو اُس سے لڑتا جھگڑتا رہا۔ وہ اُسکے حکم سے رضا مند رہے اور شکوہ سے اپنی زبان کاٹ ڈالی۔ تو نے ایسا نہین کیا۔ اُنھون نے تلخیون پر صبر کیا۔ اسلیے تلخی اُن کے حق مین شیرین ہو گئی۔ تقدیر کی چھریان اُن کے گوشت کاٹتی ہین مگر وہ نہ اُسکی پروا کرتے ہین اور نہ اس سے ایذا پاتے ہین۔ اور یہ اس لیے ہے کہ اُن کو ایذا دینے کی رویت اور دہشت حاصل ہے۔ مخلوق اُنکی طرف سے راحت مین ہے۔ کسی کو اُن سے رنج نہین پہنچتا۔ بعض کا قول ہے کہ نیک وہ ہین جو چھوٹی سے چھوٹی چیونٹی کو بھی نہین ستاتے۔ وہ خدا سے طاعت کے ساتھ۔ مخلوق سے حسن صحبت کے ساتھ۔ اہل وعیال سے صلہ رحمی کے ساتھ ملا کرتے ہین۔ وہ دنیا اور آخرت کی نعمتون مین ہین۔ دنیا مین نعمت قرب حاصل ہے اور آخرت مین نعمت جنت۔ دیدار الٰہی۔ اُس کا قرب۔ اُس کا کلام سننا اور اُسکے دیے ہوئے خلعت پہننے۔ تجھے اُن کا کچھ بوجھ نہین۔ اپنے گناہون اور خدا کے ساتھ بے شرمی و تکبر کرنے سے توبہ کر۔ تجھے افسوس ہے حیا خدا سے ہوا کرتی ہے نہ کہ مخلوق سے۔ وہ ہر چیز سے پہلے ہے۔ تو حادث سے شرماتا ہے اور قدیم کے ساتھ بیحیائی کرتا ہے۔ وہ کریم ہے اور غیر لئیم۔ وہ غنی ہے اور غیر فقیر۔ اُس کا طریقہ دینا ہے اور غیر کا نہ دینا۔ اپنی تمام حاجتین اُسکی طرف لے جا۔ وہ غیرون سے بہتر ہے۔ اُسکی صنعت کو اُسکی دلیل سمجھ۔ اُسکی شرع کے حدود کا محافظ بن۔ اُس سے ہمیشہ ڈرتا رہ۔ جب تو ہمیشہ ڈرتا رہیگا تو وہ تجکو اپنا رستہ دکھادیگا اور تو مصنوعات سے منہ پھیر لے گا۔ اُسے ڈر ہوشیار۔ اُسی کا طالب بن۔ دنیا و آخرت کو چھوڑ۔ ان مین سے تیرا حصہ تجھے ضرور پہنچیگا۔ ضایع نہوگا۔ اُنکا ترک تیرے دل کو کدورتون سے صاف کر دیگا۔ اگر تیرا دل تجکو اوپر کا رستہ نہ دکھا سکے تو جانورون کی طرح تو بےعقل ہے۔ دنیا سے اُٹھ۔ اور اول عقلمندون کے پاس جا جنکی عقل نے اُن کو خدا کا رستہ دکھا دیا ہے۔ اُن سے عقل سیکھ۔ اور اس سے اپنے خدا اور نفس کو پہچان۔ افسوس تیری عمر بلا نیکی گذری چلی جاتی ہے۔ یہ آخرت سے اعراض اور دنیا پر توجہ کہان تک۔ افسوس یہ تیرا رزق غیر نہین کھا سکتا۔ تیرا ٹھکانا بہشت یا دوزخ ہے اسمین غیر نہین رہ سکتا۔ غفلت تیری مالک ہے اور خواہش نے تجھے قید کر لیا ہے۔ کھانے پینے نکاح کرنے سونے اور اپنی غرض حاصل کرنے مین تیری تمام ہمت مصروف ہے خلاصہ

یا حمام سے پیٹ بھرنے کے بعد تیری ہمت کفار و منافقین کی سی ہے - جو تیرے دل میں گئی ہے وہ گویا
تیرے لیے بے خواب و داخل زمین ہوئی ہو - اے مسکین اپنے نفس پر رویا کر - تیری اولاد مر جاتی ہے تو تجھ پہ
قیامت گذر جاتی ہے - لیکن دین تباہ ہو رہا ہے اور تو کچھ پروا نہیں کرتا - اور نہ اس پر روتا ہے
کہ تیرے دین کی پونجی کا خسارہ دیکھکر فرشتے تجھ پر رویا کرتے ہیں - تجھے عقل نہیں - اگر ہوتی
تو دین کے جاتے رہنے پر رویا کرتا - تیرے پاس راس المال ہے مگر تو اس سے تجارت نہیں کرتا
عقل اور حیا دونوں راس المال ہیں - تو ان سے اچھی طرح سوداگری کرنی نہیں جانتا - بے عمل
علم - غیر نافع عقل - اور غیر مفید زندگانی ایسی ہے جیسے اُجاڑ گھر - نامعلوم خزانہ - اور ایسا کھانا
جسے کوئی نہ کھا سکے - اگر تو اپنی حالت کو نہیں پہچانتا تو میں معلوم کرا دونگا - میرے پاس شرع یعنی
حکم ظاہر - اور علم الٰہی کا آئینہ ہے جس کو علم باطن کہتے ہیں - غفلت کی نیند سے اُٹھ اور بیداری
کے پانی سے منہ دھو - اور یہ دیکھ کہ تو کون ہے مسلمان - یا کافر - مومن یا منافق - موحد یا مشرک
ریاکار یا مخلص - موافق یا مخالف - رضامند یا غضبناک - خدا کو تیری پروا نہیں - خواہ تو رضامند
رہے یا ناراض - اس کا ضرر اور اس کا فائدہ تجھی کو پہنچے گا - وہ کریم و حلیم اور فضل کرنے والا
ہے کہ تمام مخلوق اسکے لطف و کرم کی ماتحت ہے - اگر وہ ہم پر مہربان نہو تو ہم ہلاک ہو جائیں -
اور اگر افعال کے مطابق ہم سے پورا پورا مقابلہ کرے تو ہم سب مر جائیں اے لڑکے باوجود
سہو در بار و نفاق خدا پر اپنی عبادت کا احسان رکھتا ہے - اسکی کرامت کا طالب ہے - اور باوجود
اپنے بگاڑ کے نیکوں کا مقابلہ کرتا ہے - تجھکو ان سے اور ان کے دعوے معرفت سے کیا سروکار
اے بھگوڑے - الگ رہنے اور مخلصین و موحدین کے دائرہ سے خارج ہونے والے تجھ پر افسوس
رویا کر - تاکہ تیرے ساتھ اور کوئی روئے - اپنی مصیبت میں ماتمی لباس پہنکر بیٹھ - تاکہ لوگ تیرے
ساتھ بیٹھیں - تو محجوب ہے اور تیرے پاس نیکی نہیں - بعض صالحین کا قول ہے کہ ان محجوبین پر
افسوس جو اپنے آپکو محجوب نہیں سمجھتے - افسوس تیرا دل کیسا ہے تو کیا سمجھتا ہے - کسکی طرف
شکایت لیجاتا ہے - کس سے فریاد چاہتا ہے - کس کے ساتھ سوتا ہے - مصیبت میں پڑکر
کس پر بھروسا کرتا ہے - مجھسے بات کر - میں تیرا جھوٹ اور نفاق پہچانتا ہوں - میرے نزدیک
تو اور تمام مخلوق مچھر کی مانند ہے - تم میں جو صادق ہو میں اسکا ادنےٰ غلام اور خادم ہوں
اگر وہ مجھے بازار میں لیجا کر بیچ ڈالے یا مکاتب کرے تو کر سکتا ہے - اگر وہ میرے کپڑے اور
مال و متاع لینا چاہے یا مجھے کسی محنت مشقت کا حکم دے تو دے سکتا ہے - تجھ میں صدق - توحید
اور ایمان کچھ بھی نہیں - میں تجھے لیکر کیا کروں - کیا دیوار میں لگاؤں - تو سوکھی لکڑی ہے
جلانے کے سوا اور کسی لائق نہیں اے قوم دنیا چلی جا رہی ہے - عمر فنا ہونے کو ہے اور

آخرت قریب ہے ۔ تم اُسکے لیے زحمت ہی نہین کرتے ۔ متاع حق تو دنیا اور اُسکے جمع کرنے مین ہے
تم خدا کی نعمتون کے دشمن ہو اگر اُسکی طرف سے بُرائی پہنچتی ہے تو ظاہر کرتے پھرتے ہو اور بھلائی
آتی ہے تو چھپا لیتے ہو ۔ اگر تم خدا کی نعمتون کو چھپاؤ گے اور اُن کا شکریہ ادا نکروگے تو تمہین
تم سے چھین لے گا ۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کسی بندہ کو نعمت دیکر اس بات کو چاہا
کرتا ہے کہ اُس پر اثر نعمت ظاہر ہو ۔ اہل اللہ نے اپنا ارادہ ایک کر لیا ہے ۔ دل سے تمام چیزین
نکالکر ایک کو بسا رکھا ہے کہ وہ دیگر اشیار کی مانند نہین ہے ۔ دکھانے سُنانے اور نفاق سے
اپنی عبادتون کو خالص رکھو ۔ صرف خدا کے لیے عبادت کرو ۔ مگر تم تو مخلوق ۔ ریا و سمعہ ۔ نفاق
خواہشات و لذات اور تعریف کے بندے بنے ہوئے ہو ۔ تم مین ایسا کوئی نہین جو خدا کے لیے
عبادت کرتا ہو مگر ان جس کو خدا چاہے اور وہ بہت کم ہین ۔ بد دنیا کو پوجتا اُسکے دوام کو چاہتا
اور زوال سے ڈرتا ہے ۔ وہ خلقت کو پوجتا اور اُس سے اُمید و بیم رکھتا ہے ۔ کوئی جنت کا
عابد اور اُسکی نعمتون کا امیدوار ہے ۔ اُسکے خالق سے توقع نہین رکھتا اور کوئی دوزخ کو
پوجتا اور اُس سے خوف کرتا ہے اُسکے خالق سے نہین ڈرتا ۔ مخلوق ۔ اور جنت ۔ دوزخ
اور ما سوے اللہ کوئی چیز نہین ۔ اللہ تعالے فرماتا ہے لوگون کو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ اپنے
دین کو خالص کر لینے کے بعد یکسو ہو کر صرف خدا کی عبادت کرتے رہین ۔ وہ عارف جو اُسے
جانتے ہین اُسی کے لیے اُسکی عبادت کرتے ہین نہ کہ غیر کے لیے ۔ ربوبیت اور عبودیت کا حق
ادا کرو ۔ اُس کا حکم بجا لانے اور اُس سے محبت رکھنے کے خیال سے اُسکی عبادت کرو ۔ کسی اور
وجہ سے نکرو ۔ اور عبادت مین اُسی کو مقصود سمجھو ۔ نہ کہ غیر کو ۔ اور ما سوے کو چھوڑ دو ۔ تم بیجان
تصویر کی مانند ہو ۔ تم ظاہر ہو ۔ اور اہل اللہ باطن ۔ تم الفاظ ہو ۔ اور اہل اللہ معانی ۔ تم اُسکا
ہو ۔ اور وہ پوشیدہ ۔ اہل اللہ انبیار کے دہنے بائین اور آگے پیچھے پیادون کی مانند ہین ۔
انبیا کا بچا کھچا کھانا پینا انھین کے لیے ہے ۔ وہ اُن کے علم پر عمل کرتے ہین ۔ انبیار کی
وراثت ان کے لیے درست ہے ۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ علمار پیغمبرون کے وارث
ہین ۔ اگر ان کے علم پر عمل کرین گے تو انبیار کے خلفار و وارث اور نائب بنجائینگے ۔ تو محض
علم لیکر نہ آ جس طرح دعوے بلا گواہ مفید نہین ہوتا اسی طرح علم بے عمل فائدہ ندے گا ۔ پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ علم عمل کو آواز دیا کرتا ہے اگر اُسنے جواب دیا تو خیر ورنہ علم چلدیتا ہے ۔ یعنی
اُسکی برکت جاتی رہتی ہے ۔ فقط درس رہجاتا ہے ۔ چھلکا باقی رہتا ہے گودا نکلجاتا ہے ۔
اے علم پر عمل نکرنے والو ۔ تم مین ایک دانا شاعر عبارت اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے
شعر خوب نکالتا ہے مگر عمل اور اخلاص سے محروم ہے ۔ اگر تیرا دل مہذب ہو تو تمام اعضا ہو جاتے

ہوجاتین ہین کیونکہ دل اعضا کا بادشاہ ہے - بادشاہ کے مہذب ہونے سے رعایا مہذب ہوجاتی ہے - علم چھلکے کی مانند ہے اور عمل مغز کی مانند چھلکے کی حفاظت مغز کی حفاظت کے لیے ہوتی ہے اور مغز کی حفاظت تیل نکالنے کے لیے - جب چھلکے مین مغز ہی نہوا تو کس کام کا - اور جب مغز سے تیل ہی نکلا تو کیا کام دیگا - علم اٹھ گیا - کیونکہ جب عمل نرہا تو گویا علم بھی نہ رہا تجکو علم کی یادداشت اور درس تدریس جب تک عمل نہو کیا فائدہ دینگے اے عالم اگر دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہو تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگون کو سکھا - اور اے دولتمند دو جہان کی بہتری مطلوب ہے تو اپنے مال مین سے کچھہ فقیرون کو دے - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین - مخلوق خدا کا کنبا ہے - خدا کا پیارا وہی ہے جو اسکے کنبے کو نفع پہنچائے - جس نے بعض کو بعض کا محتاج کر دیا ہے وہ پاک ذات ہے - اور اسمین اسکی حکمتین ہین - اے دولتمند تو مجھے بھلا لگتا ہے حالانکہ مین تجھسے تیرے ہی فائدہ کے لیے لیتا ہون - میرے پاس اللہ تعالےٰ کیطرف سے بھلائی آئیگی - اور مجھے تم سے بے پرواہ کرکے تمہین میرا محتاج کردیگی - ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ بے صبر فقیر کو دیکھکر کہا کرتے تھے - الٰہی ہماری دنیا مین وسعت دے - اور ہمین اسکے متعلق زہد کا مرتبہ عنایت کر اسکے کیونکہ اور نہ اسقدر اسکی رغبت دے کہ ہم اسکی طلب مین ہلاک ہوجائین - الٰہی قضا و قدر کے متعلق ہم پر مہربانی کر

تیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولھوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو رباط مین صبح کے وقت فرمایا

وہ شخص مبارک ہے جس نے خدا کی نعمتون کا اقرار کیا - اور ہر چیز کو اسکی طرف منسوب کرکے اپنے نفس اور اسباب اور طاقت و قوت کو بیکار سمجھا - عاقل وہ ہے جو خدا کے سامنے کسی عمل کو نہ گنے - اور کسی حالت مین اس سے جزا کا طالب نہو - تجھپر افسوس کہ تو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرتا ہے - بغیر علم کے زاہد بن گیا ہے - بغیر علم کے دنیا حاصل کرتا ہے - یہ حجاب در حجاب اور غصہ در غصہ ہے تو خیر کو شر سے جدا نہین کر سکتا - تجھے اپنے نفع نقصان کی تمیز نہین - دوست دشمن کو نہین پہچانتا یہ خرابیان حکم الٰہی سے ناواقفیت اور مشائخ کی خدمت نکرنے سے ہین - عامل عالم مشائخ تجکو خدا کا رستہ بتا سکتے ہین - قول اول ہے اور عمل اسکے بعد - تو اسکے طفیل خدا تک پہنچ جائیگا علم اور دنیا مین زہد اور دل و جسم کے ساتھ اس سے اعراض کرنیکے باعث واصلان حق اپنا پہنچ گئے ہین - تکلف سے زہد حاصل کرنے والا دنیا کو اپنے ہاتھ سے اور حقیقی زاہد اسے اپنے دل سے نکالدیتا ہے - انھون نے دنیا مین دل سے زہد کیا - اس لیے زہد انکی طبیعتون مین ملکر انکے ظاہر و باطن مین مخلوط ہوگیا - انکی طبیعتون کا آتشی مادہ جاتا رہا خواہشین ٹوٹ گئین دل مطمئن ہوگئے - شرعی حالت سے بدل گیا اور لڑکے زہد کو تو ہاتھ کا کام نہین جسے

دور کر سکے۔ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو بات ہی سے اور ہیکڑے۔ بلکہ زہد چند مراتب کا نام ہے۔ زہد کا
اول مرتبہ دنیا کی طرف نظر ڈالنا ہے۔ اسوقت تو دنیا کو اس صورت میں دیکھے گا جس صورت
میں پہلے انبیاء و رسول اور وہ ابدال دیکھتے تھے جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں ہوتا۔ تو متشرعین کے
مقبول اقوال و افعال کے اتباع سے دنیا کو صحیح طور پر دیکھ سکتا ہے۔ اُن کے اتباع سے تجھے
وہی چیز نظر آجائے گی جو انہیں دکھائی دیتی تھی جب تو قول و فعل۔ اور خلوت و جلوت اور علم
عمل اور صورت و معنی میں اُن کی پیروی کرے گا تو اُن کی طرح روزے رکھے گا۔ انکی سی
نماز پڑھے گا۔ ان کا سا لباس پہنے گا۔ اور ان کا ساتھ نہ چھوڑیگا۔ اور تو انھیں دوست رکھیگا
اس وقت خدا تجھکو ایک نور عطا کریگا کہ جس سے تو اپنے نفس اور غیر کو دیکھ سکے گا۔ تجھپر اپنے اور
مخلوق کے عیب کھل جائیں گے۔ پھر تو اپنے اور مخلوق کے متعلق زہد اختیار کریگا۔ جب یہ بات
پوری ہو جائیگی تو تیرے دل کی طرف انوار قرب آئیں گے۔ اور تو مومن۔ اہل یقین۔ عارف
اور عالم ہو جائیگا۔ اشیاء کو انکی صورت و حقیقت پر دیکھے گا۔ دنیا کو پہلے زاہدوں کی طرح
مشاہدہ کریگا۔ وہ تجھکو نہایت بد صورت بد ہیئت بڑھیا کی صورت میں نظر آئیگی۔ کیونکہ دنیا
اہل اللہ کو اس صورت میں اور بادشاہوں امیروں کو آراستہ دلہن کی صورت میں نظر
آیا کرتی ہے۔ دنیا اہل اللہ کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے۔ وہ اسکے بال جلاتے کپڑے پھاڑتے
اور اُس کا منہ نوچ لیتے ہیں۔ اور اُسے ذلیل کر کے جبراً قہراً اُس سے اپنا حصہ لے لیتے ہیں۔
اور آخرت کے کاموں میں لگے رہتے ہیں اے لڑکے جب دنیوی زہد درست ہو جائے
تو اپنی پسندیدگی اور مخلوق کے بارہ میں زہد کر۔ اُن سے خوف و امید کچھ نہ رکھ۔ اور جس چیز کا
نفس حکم کرے اُس سے پرہیز کر۔ اور حکم الٰہی اور دل کی طرف سے بطریق الہام یا بطور
خواب غالب رائے آنے کے بعد نفس کا کہا مان۔ تمام مخلوقات سے نفرت کر اور منہ پھیر لے۔
تیرے اعضا کو قرار حاصل ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ یہ بات اعتبار کے قابل نہیں ہوتی
البتہ دل کا قرار اعتبار کے لائق ہے اور یہ بہت بڑی مصیبت ہے۔ جب تک تیرا نفس طبیعت
خواہش اور ما سوے اللہ ہلاک نہ ہو جائے دل کو قرار نہ آنا چاہیئے۔ اسوقت تو اسکے قرب سے
زندہ ہو جائے گا۔ پہلے موت ہے پھر زندگی۔ وہ جب چاہے گا تجھکو اپنے لیے زندہ کر دیگا
اور مخلوق کی طرف اس لیے بھیجے گا کہ تو انکی مصلحتوں کا نگران رہے۔ اور ان کو خدا کے دروازہ
کی طرف پھیر لائے۔ تجھے دنیا و آخرت کی خواہش اس لیے دیجائے گی کہ دونوں سے اپنا
حصہ لے سکے اور مخلوق کی طرف سے رنج اٹھانے کی قوت اس لیے ملے گی کہ ان کو گمراہی
سے پھیر دے اور ان کے باب میں خدا کا حکم بجا لائے۔ اور اگر خدا نے یہ بچایا تو تیرے لیے

اسکے قرب مین کفایت اور اغیار سے فراخ روی حاصل ہے - اُس خدا سے ملنے کے بعد جو وجود سے پہلے تھا
کاہست کرنے والا ہے تجکو مخلوق سے کیا کام رہا - وہ ہر چیز سے پہلے تھا ہر چیز کا موجود کرنے والا ہے
اور ہر چیز کے بعد رہے گا - تمہارے گناہ بارش کی مانند ہین اُن کے مقابلہ مین ہر لحظہ توبہ کرنی
چاہیے - تجھپر افسوس ہے کہ تو سراسر تکبر حد سے متجاوز مجسم آرزو - خواہش ہے - اور تیری عادت ہے
پرانی قبرون کو دیکھ اور ایمان کی زبان سے قبر والون کو پکار - وہ تجھے اپنے حال کی اطلاع دینگے
اے لڑکے تو خدا اور اُسکے اولیا کی ارادت کا مدعی ہے - اور مین تجھے چھوڑتا ہون - تیرے پاس
آنا نہین چاہتا - مین تجھپر غیرت دلایا جاتا ہون - لوگو مین خدا کے حکم سے تمپر محتسب ہون - ان
منافقون کی جو اپنے اقوال و افعال مین جھوٹے ہین گردنین کاٹونگا - مینے بارہا مشایخ پر اپنے
احتساب کو پیش کیا ہے یہانتک کہ مجھے ٹھیک طور پر احتساب کا رتبہ حاصل ہو گیا ہے - اے لوگو
تم بلا نمک اپنے اعمال کا آٹا گوندھتے ہو - آؤ اُسکے لیے نمک لیلو - اے نمک لینے والے آؤ
اے منافقو - تمہارا بے نمک آٹا بلا خمیر ہے - اور وہ علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا محتاج ہے
اے منافق تیرے خمیر مین نفاق پڑا ہوا ہے - یہ نفاق تجھپر آگ ہوکر پلٹے گا - اپنے دل کو نفاق
سے پاک کر - اسوقت تو خالص بندہ بنجائے گا - جب دل خالص ہوگا تو تیرا ہر عضو اور تو خود
خالص ہوجائے گا - دل اعضا کا نگہبان ہے - جب یہ درست ہوتا ہے تو سب درست ہوجاتے
ہین - پھر جب دل اور اعصاب درست ہوجاتے ہین تو مومن کا حال کمال کو پہنچ جاتا ہے -
وہ اپنے اہل و عیال ہمسایون اور اہل شہر کا نگہبان بنجاتا ہے اور بقدر قوت ایمان و قرب
الٰہی اس کا مرتبہ بلند ہوجاتا ہے - اے قوم خدا کے ساتھ اچھی طرح رہو اور اُس سے ڈرو -
اُسکے حکم پر عمل کرو - اُسنے تم کو اپنے حکم پر چلنے کی تکلیف دی ہے - نہ کہ اُس علم مین مشغول
ہونے کی جو تمہاری نسبت اول مین ہوچکا ہے - اس حکم پر عمل کر - اُس کا حق ادا کرتا رہ -
جب تو اُسپر عمل کریگا تو یہ عمل تیرا ہاتھ پکڑ کر اُسکے پاس پہنچا دے گا جسکے لیے تو نے عمل کیا اور
اس سے تجکو وہ علم حاصل ہوگا جو اب تک نہوا تھا - پھر تو علم کے سبب خدا کے ساتھ اور حکم کے
باعث مخلوق کے ساتھ رہے گا - اول اُسے سیکھ جسپر عمل کر سکے - پھر اُسکے باعث دوسری
چیز کو طلب کر - جب اول مرتبہ مین تیرے قدم ٹک جائینگے تو دوسری کا طالب بن سکیگا -
اے لڑکے تو نے اُستاد سے ملاقات ہی نہین کی تو اُس سے حاصل کیا کر سکتا ہے - پہلے
اور عقل حاصل کر پہلے علم پڑھ - اور پھر خالص عمل کرتا رہ - پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے - اول
دین کی سمجھ حاصل کر - پھر گوشہ نشین ہوجا - مومن وہ ہے جو واجبات کو سیکھ کر مخلوق
سے یکسو ہوجائے - اور عبادت الٰہی کے لیے فارغ رہے - مخلوق کو پہچان کر اُن سے بغض رکھے

اور خدا کو جانکر اس سے محبت کرے اس کا طالب اور متمنی ہو اور جب مخلوق اسکے پیچھے پھرے اور دوڑا کرے تو وہ اُنکی جانب نہ جاے کیونکہ وہ غیر مخلوق کا طالب ہے۔ اُن سے پرہیز کرے اور غیر مخلوق کی طرف راغب ہو۔ مومن یقینی طور پر جانتا ہے کہ مخلوق کے قبضہ مین نہ نفع ہے نہ ضرر۔ نہ خیر اور نہ شر۔ ان مین کوئی بات مخلوق کے ہاتھون ظاہر ہو تو وہ خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ نہ کہ مخلوق کی جانب سے۔ اسی لیے اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ مخلوق سے دور رہنا اُن کے قرب سے بہتر ہے۔ مومن اصل کی طرف رجوع کرتا اور شاخ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ شاخین بہت ہین اور جڑ ایک۔ اس لیے جڑ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ اپنے آئینۂ فکر مین دیکھکر جان لیتا ہے کہ ایک کے دروازہ پر بیٹھ جانا بہت دروازون پر جانے سے بہتر ہے۔ اسلیے اُسی پر بیٹھ جاتا اور اُسیکو مضبوط پکڑ لیتا ہے۔ یقین کرنے والا اور خالص مومن عقلمند ہو جاتا ہے اُسے خلاصۂ عقل عنایت کیا جاتا ہے۔ اسی لیے آدمیون سے بھاگتا اور اُن سے یکسو ہو جاتا ہے

اکتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارھوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو قدر کلام بعد عصر کے شاہ کے وقت مدرسہ مین فرمایا

خدا کے لیے غصہ کیا جائے تو اچھا ہے۔ اور غیر کے لیے ہو تو برا۔ مومن خدا کے لیے تیز ہوا کرتا ہے نہ کہ اپنے نفس کے لیے۔ دین الٰہی کی مدد کے واسطے غضبناک رہتا ہو۔ نہ کہ اپنے نفس کی مدد کے لیے وہ خدا کی حدین لوٹنے کے وقت ایسا خفا ہوتا ہے جیسا شکار چھٹانے کے وقت چیتا۔ اسی خدا اُسکے غضب سے غضبناک اور اُسکی رضامندی سے رضامند رہتا ہے۔ ظاہر مین خدا کے لیے اور باطن مین اپنے نفس کے لیے خفا ہو ورنہ منافق اور اُس کا مشابہ ہو جائے گا۔ کیونکہ جو خدا کے لیے ہوتی ہے پوری ہو جاتی ہے باقی رہتی ہے بڑھ جاتی ہے۔ اور جو غیر کے لیے ہوتی ہے بدلجاتی ہے۔ جاتی رہتی ہے۔ جب تو کوئی کام کرے تو اُس سے اپنے نفس خواہش اور شیطان کو دور رکھ۔ اور صرف خدا کے واسطے اور اُس کا حکم بجا لانے کے لیے کر۔ کوئی کام اُسی وقت کر جبکہ خدا کی طرف سے قطعی حکم ملجائے۔ یہ حکم یا تو از روئے شرع ہوتا۔ یا حسب شرع تیرے دل مین الہام الٰہی ہو۔ اپنی ذات اور مخلوق اور دنیا کے متعلق زہد اختیار کر وہ تجکو مخلوق سے راحت دے گا۔ خدا سے اُنس اور اُسکے قرب سے راحت حاصل کر جنہین راغب ہو۔ اُنس وہی ہے جو اُس سے ہو۔ اور نفس و ہوا اور وجود کی کدورتون سے پاک ہونے کے بعد راحت اُسی کا نام ہے جو اُس کے ساتھ ہو۔ اہل اللہ کے ساتھ رہ اُنکی تائید سے قوت اور اُنکی بینائی سے روشنی حاصل کر۔ تیری ذات پر اسیطرح فخر کیا جائے گا

جبتک تو ان کی نجاست پر کیا جاتا ہے بادشاہ تمام غلاموں میں تجھے مخیر کریگا - ماسوے سے دل کو
پاک کرے - تو اس سے مخلوق کے سوا یعنی خدا کو دیکھ لے گا - اور اُسے دیکھکر مخلوق میں اسکے افعال
معلوم کرے گا - جس طرح یہ جائز نہیں کہ تو ظاہری نجاست کے ساتھ بادشاہوں کے پاس جائے
اسی طرح یہ بھی درست نہیں کہ باطنی نجاست لیکر شہنشاہ حقیقی کے دربار میں جا حاضر ہو - تو نجاست
کا بھرا مشکا ہے کسی کام کا نہیں - تجھ میں جو کچھ ہے اُسے الٹ کر پاک ہوجا - اسکے لیے بادشاہ کے
پاس جانا چاہیے - تیرے دل میں گناہ مخلوق کیطرف سے خوف و امید اور جب دنیا و مافیہا موجود ہو
اور یہ سب دل کی نجاست ہے - جب تک تیرا نفس نہ مرے اور تو اپنے صدق کے جنازہ پر نہ اُٹھایا
جائے کلام نہ کر - اس وقت تیرے مخلوق کی جانب متوجہ ہونے کی پروا نکیجائے گی - البتہ جب تک
تیرے نزدیک مخلوق کی کچھ وقعت ہے اور تو اُن کو دیکھتا ہے تو بوسہ دینے کے لیے اُن کی طرف
اپنا ہاتھ نہ پھیلا - جب تک قرب الہی کا رعب تیرے پاس نہو کلام نہ کر - اس وقت تو تمام مخلوق
اور ان کے ہاتھ چومنے - اور دینے نہ دینے اور تعریف و مذمت سے روگردان ہوجائے گا - جب توبہ
درست ہوتی ہے تو ایمان بھی درست ہوتا اور بڑھ جاتا ہے - اہل سنت کے نزدیک ایمان گھٹتا
بڑھتا ہے - طاعت سے زیادہ اور گناہ سے کم ہوجاتا ہے - یہ بات صرف عوام کے حق میں ہے
اور خواص کا یہ حال ہے کہ اُن کا ایمان مخلوق سے دلی قطع تعلق کے باعث بڑھتا - اور اُن کو
دل میں جگہ دینے کے سبب گھٹ جاتا ہے - خدا کی طرف قرار پکڑنے سے زیادہ ہوتا اور غیر کیجانب
سکون حاصل کرنے سے کم ہوجاتا ہے - وہ اپنے خدا پر متوکل ہیں - اُسی سے ڈرتے ہیں اور
اُسی کی طرف سہارا پکڑتے ہیں - اُسی سے ڈرتے اور اُسی کیجانب رجوع کرتے ہیں - اس کو
واحد جانتے اور اُسی پر اعتماد کرتے ہیں - شرک نہیں کرتے - اور اس پر آزمائے جاتے ہیں
اُسکی توحید اُن کے دلوں میں ہے - اور مخلوق کی مدارات ظاہر میں - جب اُن سے جاہل اُلجھتے
تو وہ جہل نہیں کرتے - اللہ تعالے اُن کے حق میں فرماتا ہے کہ جب جاہل اُن سے خطاب کرتے
ہیں تو وہ سلام کرکے الگ ہوجاتے ہیں - جاہل کے جہل اور اُسکی طبیعت و نفس اور خواہش
کے جوش دلانے سے خاموشی اور حلم اختیار کرلے - ہاں جب وہ خدا کا گناہ کریں تو خاموش نہو
کیونکہ یہ حرام ہے - اس وقت کلام کرنا عبادت اور ترک کلام گناہ ہے - جب تو امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر پر قادر ہو تو کوتاہی نکر - کیونکہ یہ خیر کا دروازہ ہے جو تیرے نزدیک کھلا ہوا
اسمیں داخل ہونے میں جلدی کر - عیسے علیہ السلام جنگل کی گھاس کھایا کرتے اور ندی نالے
کا پانی پیا کرتے تھے - غاروں اور اوجڑ مقاموں میں رہتے تھے - سوتے وقت پتھر یا اینٹ
تکیہ لگاتے تھے - مومن اسی طرح کرتا اور اسی طریقہ پر رہکر خدا سے ملنے کا ارادہ رکھا کرتا ہے

پس اگر اسکے لیے دنیوی حصے ہیں تو اسکے پاس آتے ہیں۔ اور وہ حسب ظاہر ان سے فائدہ لیتا ہے۔
اور پہلے طریقہ پر جو متغیر نہیں ہے اپنا نفس اور دل خدا سے لگا کر دنیا کو حاصل کرتا ہے کیونکہ زہد
جب دل میں بیٹھ جاتا ہے تو دنیا اور اقسام دنیا سے متغیر نہیں کر سکتے۔ ہر مومن دنیا و اہل دنیا
اور اسکے شہوات و لذات کو دوست رکھا کرتا ہے تو اس سے ایک لحظہ صبر نہیں کر سکتا۔
رات دن اسمیں مشغول رہتا ہے عبادت و ادائے فرائض اور ذکر اللہ یا طاعت ہرگز
نہیں کر سکتا۔ بعدہ اللہ تعالے اسے اسکے ذاتی عیب دکھا دیتا ہے اور وہ توبہ کر لیتا ہے اور
ایام گذشتہ کی تقصیرات پر نادم ہوتا ہے۔ خدا کتاب و سنت اور مشائخ کے ذریعہ سے اسکے
دنیا کے عیب معلوم کرا دیتا ہے۔ اور اسمیں زہد آجاتا ہے۔ اسوقت ایک عیب پر نظر ڈالنے سے
دیگر عیوب معلوم ہو جاتے ہیں۔ اور وہ جان لیتا ہے کہ دنیا فانی۔ اور عنقریب گذرنے والی اور
اسکی نعمتیں زوال پذیر اور حسن متغیر ہونے والا ہے۔ اسکے اخلاق برے۔ ذبح کرنیوالا
اور کلام مجرب زہر اور دوست لانے والا ہے۔ اس کا کوئی اعتبار اور عہد نہیں ہے۔ دنیا کا
قیام پانی کی دیوار ہے۔ مومن اس کو دلی اطمینان اور گھر بنانے کے لیے نہیں لیتا۔ پھر زیادہ اور
درجہ حاصل کرتا ہے اور اسکی مضبوطی قوی ہو جاتی ہے۔ یعنے خدا کو پہچان لیتا ہے۔ اسوقت وہ
دلی اطمینان اور گھر بنانے کے لیے آخرت کو بھی نہیں لیتا۔ بلکہ دنیا و آخرت میں خدا کے قرب کو
اپنے لیے باعث اطمینان خیال کرتا ہے۔ اپنے سر و قلب کے لیے زمین گھر بنا لیتا ہے اسوقت
اسے عمارت دنیا ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ خواہ ہزار گھر بنا لے۔ کیونکہ وہ غیر کے لیے بناتا ہے نہ
اپنے لیے۔ اور اس میں خدا کا حکم بجا لاتا اور قضا و قدر کی موافقت کرتا ہے۔ وہ مخلوق کی خدمت
کے لیے عمارت بناتا ہے۔ پختہ کرنے اور کھانا پکانے میں روشنی [illegible]
سے ملاتا ہے اور اسمیں سے ذرہ برابر نہیں کھاتا۔ اس کے حصہ کا ایک خاص کھانا ہے جس میں
کسی کی شرکت نہیں ہو سکتا۔ اس لیے وہ اپنے کھانے کے وقت افطار کرتا ہے اور غیر کے
کھانے کے وقت روزہ دار۔ یا بھوکا رہتا ہے۔ زاہد کھانے پینے سے روزہ دار رہتا ہے اور عارف
غیر معروف ہے۔ اس لیے عارف بمنزلہ مریض ہے جو طبیب کے سوا اور کسی کے ہاتھ سے نہیں
کھاتا۔ لہذا اسکی بیماری اور قرب اسکی دوا ہے۔ زاہد کا روزہ فقط دن میں ہوتا ہے اور عارف
کا ہر وقت۔ خدا سے ملنے کے وقت تک اس کا روزہ نہیں کھلتا۔ عارف بارہ مہینے کا روزہ دار
اور ہمیشہ کا بیمار ہے۔ یعنے اپنے دل سے روزہ دار ہے۔ اور غیر سے بیمار اور اسے معلوم ہے
کہ خدا کی ملاقات اور قرب اسکی صحت ہے۔ اسے لڑکے اگر نجات چاہتا ہے تو مخلوق کو دل سے
نکال ڈال۔ ان سے امید و بیم ترک کر۔ اور صحبت نہ کر۔ ان کے پاس نہ جا۔ ان سے دنیا کے

اور یہ سمجھ کر وہ مُردار ہین - جب یہ رتبہ حاصل ہوجائیگا تو ذکر الٰہی کے وقت اطمینان اور ذکر غیر کے وقت نفرت حاصل ہوگی

بتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین جمادی الاخری ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسے مین قدرے کلام کے بعد فرمایا

امر الٰہی بجالا - اور منہیات سے بچ - آفات پر صبر کر - اور نوافل سے اُس کا تقرب ڈھونڈھ - اسوقت تیرا نام بیدار - اور مع اجتہاد و ترک معاصی (جو تکلف کے ساتھ ہو) توفیق الٰہی کا طالب رکھا جائیگا - حضوری عمل کا دروازہ ہے اور وہ تجھسے عمل کرانے والا - اُس سے مانگ اور اُسکے آگے ذلیل رہ - تاکہ تیرے لیے اسباب طاعت مہیا کردے - وہ جب کوئی کام لینا چاہیگا تجھے اُسکے لیے تیار کردیگا - تجکو تیرے مقام سے جلدی کرنے کا حکم دیگا - اور توفیق کو اُسکے مقام سے تیری جانب متوجہ فرمائے گا - حکم ظاہر ہے اور توفیق باطن - گناہون سے رُکنا ظاہر ہے اور اُن سے پرہیز کرنا باطن - تو اُسکی توفیق سے مضبوط ہوتا اُسکے بچاؤ اور عصمت سے گناہ چھوڑتا اور اُسکی قوت سے صبر کرتا ہے - میرے پاس عقل و ثبات ہیبت و عزیمت - اور دفع تہمت و حسن ظن کے ساتھ آؤ - میرا قول تم کو نفع دیگا اور تم اُس کا مطلب سمجھ لوگے - اے مجھپر تہمت لگانے والے تجکو کل میرا حال معلوم ہوجائے گا - مین جس شغل مین ہون اُسکی بابت مجھسے مزاحمت نکر - تیرا دل مقہور اور مغلوب ہے - دنیا کے بوجھ میرے سر پر ہین اور آخرت کے میرے دل پر - اور حق کے میرے باطن پر - کوئی ہے جو میرا مددگار بنے - کوئی ہے جو چپکی طرح میری طرف بڑھے اور اپنے سر کو خطرہ مین ڈالے - خدا کا شکر ہے کہ مین حق کے سوا اور کسی کی مدد کا محتاج نہین ہون - اگر عقل سیکھو اور اہل اللہ کا اچھی طرح ادب کرو - کیونکہ وہ اکثر قبیلون سے منتخب کیے گیے ہین - شہرون اور مخلوقات سے نکالے گیے ہین - انھین کے باعث زمین کی حفاظت ہوتی ہے - ورنہ اے منافقو اے خدا اور رسول کے دشمنو - اے دوزخ کی چھپٹیو - تمہارے ریا اور نفاق و شرک سے کس چیز کی حفاظت ہوسکتی ہے - الٰہی مجھپر اور اُن پر رحمت نازل کر - الٰہی مجھے اور اُن کو بیدار کردے اور ہم سب پر رحم فرما - ہمارے دلون اور اعضا کو اپنے لیے فارغ کردے - اور اگر یہ نہو تو اعضا کو امور دنیوی مین اہل و عیال کے لیے اور نفس کو آخرت کے لیے اور قلب و سر کو اپنے لیے مخصوص کرلے - آمین اے لڑکے تجھسے کوئی عمل نہین ہوتا حالانکہ تجکو اُسکی بہت بڑی ضرورت ہے - تجھسے کوئی نیکی نہین ہوسکتی حالانکہ تیرے لیے

حضوری نہایت ضروری امر ہے - عمل کے دروازہ پر ثابت قدم رہ تاکہ وہ تجھے تعمیر کا کام دے سکے -
تیری اور توفیق الٰہی کی یہ مثال ہے کہ تو مزدور توفیق کام لینے والا افسر - اور اللہ تعالےٰ صاحب
عمل ہے اُس نے تجکو طاعات کی طرف دوڑنے کا حکم دیا ہے - اور اسی کا نام توفیق ہے - افسوس
تو نے اپنے نفس کو مخلوق کی جانب سے خوف و رجا کا مقید بنا رکھا ہے - اُسکے پانو سے بیڑی
نکال ڈال تاکہ وہ اپنے خدا کی طاعت مین کھڑا ہوجائے اور اُسکے آگے مطمئن رہے - دنیا اور
خواہشات اور عورتون اور دنیا کے تمام سامانون سے نفس کو الگ رکھ - اگر ان مین تیرا ازلی
حصہ ہے تو بلا امر و طلب تجھے ملے گا اور خدا کے یہان تیرا نام زاہدون مین لکھا جائے گا - وہ تجھے
نظر کرامت سے دیکھے گا - اور قسمت کا لکھا ہرگز نہ ٹلے گا - تو جبتک اپنی قوت و طاقت اور حاصلات پر
بھروسہ رکھیگا خزانہ غیب سے کچھ نہ ملے گا - بعض علماء کا قول ہے کہ جب تک جیب مین کچھ
باقی رہیگا غیب سے کچھ نہ آئے گا - الٰہی ہم اسباب پر توکل کرنے اور ہوا و ہوس عادات پر قائم رہنے سے تیری پناہ
مانگتے ہین ہر حال مین برائی سے تیری پناہ چاہتے ہین - الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

تینتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے تیرہوین جمادی الآخر سنہ ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کیوقت رباط مین فرمایا

جس نے خدا کے محب کو دیکھا اُس نے سب کچھ دیکھ لیا جسنے خدا کو دل سے معلوم کیا وہ گویا بالکل
اُسکے پاس چلا گیا - ہمارا پروردگار ایسی موجود چیز ہے جو نظر آسکتی ہے - پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے
کہ تم چاند سورج کیطرح اپنے خدا کو دیکھ لوگے اُسکے دیدار سے کوئی شے مانع نہوگی - وہ آج
دل کی آنکھون سے نظر آتا ہے - کل ان ظاہری آنکھون سے دکھائی دے گا - وہ بے مانند
دیکھنے اور سننے والا ہے - اُسکے دوست اُسی سے رضامند ہین غیر سے نہین - اُسکے سوا اور
کسی سے مدد نہین چاہتے - فقر کی تلخی اُنکے نزدیک شیرینی ہے - دنیا کا فقر اور اُس سے رضامندی
و تسلیم ان کے پاس موجود ہے - اُن کو فقر مین تونگری - بیماریون مین نعمتین - وحشت مین
اُنس - دوری مین قرب - رنج مین راحت حاصل ہے - اے صبر کرنے والو - رضامند رہنے والو
اپنے نفس اور خواہشون کیجانب سے فنا ہوجانے والو تمہین مبارکباد - اے قوم اُس سے موافقت کرو
اپنے اور غیر کے متعلق اُسکے افعال سے رضامند رہو - جو تم سے زیادہ عقلمند ہو اُسے سکھانا بیجا
ہے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا سب کچھ جانتا ہے تم کچھ نہین جانتے - عقل اور علم کی دولت سے
مفلس ہوکر اُسکے آگے جا کھڑے ہو تاکہ تمکو اُس کا علم حاصل ہو - حیرت زدہ رہو خود پسند نہ ہو
اُسکی معرفت مین مقام حیرت حاصل کرو - تاکہ علم الٰہی حاصل ہو - اول حیرت آئیگی - پھر علم پیچھے

معلومات تک رسائی ہے۔ اول قصد ہے پھر حصول مقصود۔ اول ارادہ ہے پھر حصول مراد۔ بسنواور عمل کرو۔ مین تمہاری سیڑھیوں مین لب دیتا ہون یعنی نرمی کو شامل کرتا ہون اور شوق ورسی کو جوڑتا ہون مجھے صرف تمہاری رنج وغم ہے۔ مین ایسا پریشان ہون کہ جہان کہین گر پڑونگا پکڑا جاؤنگا۔ اے بیٹھنے والے جوتے چھوڑدے۔ اے جاہل لوگو نفس کے قیدیو۔ خواہشات کے گرفتارو مین تمہاری حالت مین متفکر ہون۔ اے خدا تجھ پر اور اُن پر رحم فرما۔

چونتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا

سخاوت اور مخلوق کی راحت رسانی اہل اللہ کا شغل ہے۔ وہ لٹیرے اور سخی ہین۔ خدا کے فضل ورحمت لوٹ کر تنگدست فقیرون اور مسکینون کو دیتے ہین۔ نادار و مفلس لوگون کی قرض ادا کرتے ہین۔ وہ بادشاہ ہین مگر دنیوی بادشاہون کی طرح نہین جو صرف لوٹ پر کمربستہ ہین اور خیرات کچھ نہین کرتے۔ اہل اللہ موجودہ اشیا کو خیرات کر دیتے ہین۔ اور نا موجود کیلئے منتظر رہتے ہین۔ وہ خدا کے ہات سے لیتے ہین مخلوق کے ہات سے نہین لیتے۔ اُنکے ہاتھ کی کمائی مخلوق کے لیے ہے اور دل کی کمائی اپنی ذات کے لیے۔ وہ خدا کے لیے صرف کرتے خواہش اغراض نفسانی اور اپنی تعریف کے لیے نہین دیتے۔ خدا اور مخلوق پر تکبر کرنا چھوڑ دے کیونکہ آن سرکشون کی صفت ہے جن کو خداوند نے منہ کے بل دوزخ مین ڈالا۔ جب تو نے خدا کا غضب مول لے لیا تو گویا اُس پر تکبر کیا۔ اذان سنکر نہ اُٹھنا اور کسی مخلوق پر ظلم کرنا تکبر مین داخل ہے۔ توبہ کر اور اس سے پہلے کہ خدا تجکو نمرود وغیرہ متکبر بادشاہون کی طرح کسی ذلیل چیز سے ہلاک کر دے خالص دل سے توبہ کر۔ خدا نے اُن کو عزت کے بعد ذلت غنا کے بعد فقر نعمت کے بعد عذاب اور زندگی کے بعد موت دی۔ اُن لوگون مین داخل ہوجا جو ظاہر و باطن شرک سے پرہیز رکھتے ہین۔ بتون کی عبادت ظاہری شرک ہے اور مخلوق پر بھروسا رکھنا یا نفع ونقصان مین انھین دیکھنا باطنی بت پرستی مین داخل ہے بعض لوگ ایسے بھی ہین کہ دنیا اُن کے پاس ہے مگر اُسے محبوب نہین رکھتے وہ دنیا کے مالک ہین دنیا اُن کی مالک نہین۔ دنیا اُن کو چاہتی ہے لیکن وہ نہین چاہتے۔ دنیا اُن کے پیچھے دوڑتی ہے مگر وہ نہین دوڑتے۔ وہ خود دنیا سے خدمت لیتے ہین دنیا اُن کی خدمت نہین لیتی۔ وہ دنیا کو چھوڑتے ہین دنیا انھین نہین چھوڑتی۔ خدا نے اُن کے دلون کو ایسی صلاحیت دی ہے کہ دنیا انھین بگاڑ نہین سکتی۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین نیک آدمی کے لیے اچھا مال نہایت اچھی چیز ہے۔ دوسری حدیث ہے دنیا

اسی کے لیے بہتر ہے جو مراقبہ خدا کے لیے دیتا رہے یعنی دونوں ہاتھوں سے یکسوئی میں صرف کرے
دنیا کو خواہ تو اپنی مصلحتوں کے لیے ہاتھ میں لو۔ مگر دل سے نکال ڈالو۔ تو تمہیں اُسکی نعمت و زینت و دکھاوے کی
اور کسی قسم کا ضرر نہ پہنچائے گی۔ تم عنقریب چل بسو گے اور تمہارے بعد دنیا باقی رہے گی لہٰذا
لڑکے اپنی رائے پر چل کر مجھ سے بے پروا نہ ہو ورنہ گمراہ ہو جائے گا۔ جو شخص اپنی رائے پر چلتا ہے
وہ گمراہ اور ذلیل ہوتا ہے لغزش کھاتا ہے۔ تو اپنی رائے پر چلنے سے ہو کر ہدایت و حمایت سے محروم
ہو جائے گا۔ کیونکہ تو ہدایت اور اُسکے اسباب کا طالب ہی نہیں بنتا۔ تیرا دعوےٰ ہے کہ میں
علماء ربانی کے علم سے بے پروا ہوں کیونکہ تو خود مدعی علم ہے۔ لیکن یہ تو بتا کہ عمل کہاں گیا۔
اس دعوے کا اثر اور مصداق کہاں ہے۔ علم کے متعلق تیرے دعوے کی صحت عمل۔ اخلاص
بلاؤں پر صبر۔ ترک جزع۔ اور ترک شکایت سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ تو اندھا ہے اور بینائی کا دعوےٰ
کرتا ہے۔ تو بیمار عقل ہے اور پختہ فہم کا مدعی بنتا ہے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے خدا کے آگے توبہ کر
اور خدا کے سوا سب کو چھوڑ دے۔ کل مخلوق سے منہ پھیر کر خالق کل کو ڈھونڈ۔ کوئی نقصان اٹھا
یا نفع۔ ہلاک ہو۔ یا مالک بن بیٹھے کیا۔ تو خاص طور پر اپنے نفس کی اصلاح کر تاکہ وہ مطمئن ہو جائے
اور اپنے خدا کو پہچان لے۔ پھر غیر کی طرف متوجہ ہو۔ تو مقصود کے رستہ پر چل۔ دنیا اور آخرت میں
اسکی صحبت کا طالب بن۔ تقوے اور ما سوا سے یکسوئی اختیار کر۔ ہمیشہ کیلئے مٹ جا اور بجز اوامر
و نواہی کے کسی بات میں اپنے آپ کو موجود نہ سمجھ کیونکہ خدا نے تجھکو ان کی بجا آوری کے لیے
موجود کیا ہے۔ اے مردو۔ عورتو۔ تم میں جس کسی کے پاس ایک ذرہ اخلاص۔ ایک ذرہ
تقوے۔ ایک ذرہ صبر و شکر ہے وہ نجات پائے گا۔ مگر میں تم کو مفلس دیکھتا ہوں

پینتیسویں مجلس

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے متکبر و تیرا افسوس۔ تمہاری عبادتیں زمین ہی میں نہیں جاتیں
بلکہ آسمان پر پہنچتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پاک کلمے اور نیک عمل اُسی کی طرف جاتے ہیں۔ ہمارا
پروردگار عرش پر غالب اور ملک پر حاوی ہے۔ اس کا علم تمام اشیا کو احاطہ کیے ہوئے ہے قرآن مجید
میں اس مطلب کے متعلق سات آیتیں ہیں۔ میں تیرے جہل اور رعونت کے باعث انہیں
سنا نہیں سکتا۔ تو مجھکو اپنی تلوار سے ڈراتا ہے مگر میں نہیں ڈرتا۔ تو اپنے مال کی طرف رغبت دلاتا ہے
لیکن میں راغب نہیں ہوتا۔ میں خدا کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور نہ اُسکے کسی سے امید
نہیں رکھتا۔ میں خدا کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتا۔ اور بجز اُسکے کسی کے لیے عمل نہیں کرتا
میرا رزق اُسکے قبضہ میں ہے اور سب کچھ اُسی کی طرف سے ہے تمام اور جو کچھ اُسکے پاس ہے تم اُسی کا

روایت ہے کہ شیخ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر پانسو آدمی مسلمان ہوئے اور ایک ہزار سے زیادہ لوگون نے توبہ کی
آپ فرماتے تھے کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات مین سے ہے - اللہ تعالے عالم الغیب ہے اور
وہ اپنی غیبی باتون پر بجز اُس رسول کے جسے خود پسند کرلے اور کسی کو مطلع نہین کرتا - اُس کا قرب
حاصل کر - تاکہ تو وہ سب دیکھ سکے جو کچھ اُسکے پاس ہے - اپنے اہل اور مال - اور شہر اور تجربہ
اور اولاد سب کو چھوڑ دے - ان سب کو اپنے دل سے نکالکر اُسکے دروازہ کی طرف چل - اور اُسکے
دروازہ پر پہنچکر اُسکے غلامون اور سلطنت و حکمہ کیطرف مشغول نہو - وہ اگر تیرے سامنے طبق لائین
تو ہرگز نہ کہا - تجکو کسی حجرہ مین ٹھیرائین تو وہ ٹھیر - تیرا نکاح کرین تو قبول نکر جب تک تو اپنے
انہی کپڑون اور تعب اور غبار سفر اور پریشان بالون کے ساتھ خدا سے ملاقات نہ کرلے کوئی شے
قبول نکر - خدا خود تیرے حال کو متغیر کر دیگا - تجھے کپڑے پہنائے گا - تیری وحشت کا مونس ہوگا
تجھے کشایش دیگا - تعب کو راحت عطا فرمائے گا - خوف کو امن دیگا - اُس کا قرب تیرے لیے غنا -
اور اُسکا دیدار تیرا کھانا پینا اور لباس ہو جائے گا - مخلوق سے دوستی رکھنے کے کیا معنی ہین ان سے
خوف ورجا رکھنا - انکیطرف سکون - اور ان پر بھروسا کرنا - مخلوق سے دوستی رکھنے کا یہ مطلب ہے

چھتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دوسری رجب ۵۴۵ھ مین منگل کی شام کو قدرے کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا

دنیا ایک بازار ہے جو گھڑی بھر کے بعد بالکل خالی ہو جائے گا - رات کو تمام بازار والے چلدین گے
اس بات کی کوشش کرو کہ اس بازار مین اُسی چیز کی خرید و فروخت ہو جو تم کو نفع دے - کیونکہ پرکھنے
والا بینا ہے - اُس بازار مین توحید الہی اور اخلاص عمل ہی کا رواج ہے - افسوس تمہارے پاس
یہ پونجی بہت کم ہے اسے لڑکے عقل سے کام لے - جلدی نکر جلد بازی کے سبب تیرے
ہاتھ کچھ نہ لگیگا - مغرب کا وقت صبح کے وقت کے ساتھ اکٹھا نہین ہو سکتا - صبر کر اور کسی کام مین
مشغول رہ - تاکہ مغرب کا وقت آجائے اور تجھے اپنی مراد حاصل ہو - عاقل متقی اور خدا کے ساتھ
مؤدب ہو - مخلوق پر ظلم نکر - اور وہ چیز نہ مانگ جو اُن کے پاس نہو - جب تک وکیل کے نام پر خط
نہ آجائے کلام نکر - اسوقت تجھے بہت کچھ عطا کیا جائے گا - البتہ پیدا نہ ہونے سے پہلے ایک
ذرہ بھی نہ ملیگا - لوگ تجکو ذرہ ہو یا بدرہ - دریا ہو یا قطرہ بلا حکم الہی کچھ نہ دینگے - وہی پیدا کرنیوالا ہے
اور دلون مین الہام ڈالے گا - عقل سے کام لے عقل کے یہی معنی ہین - خدا کے روبرو پہاڑ کی
طرح ثابت قدم رہ - کیونکہ رزق مقسوم اُسی کے پاس اور اُسی کے ہاتھ مین ہے - افسوس
کیا منہ لیکر کل کو خدا سے ملاقات کریگا - کیونکہ تو دنیا مین اُس سے نزاع رکھتا ہے اور

روگرداں ہے مخلوق کی طرف متوجہ اور خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے اپنی دنیا جیتی مخلوق کے پاس
لیجاتا اور مہمات میں انہیں پر بھروسا کرتا ہے - مخلوق کی طرف حاجت لیجانا اکثر سائلین کے لیے باعث
عقوبت ہے کیونکہ وہ اپنے گناہوں کے باعث سوال کرنے لگے ہیں - جنکے حق میں سوال بلاکراہت
جائز ہو وہ بہت کم ہیں - جب تو سوال کرے گا تو گرفتار عقوبت ہوگا - اسلیے عطا سے محروم رکھا جائیگا
اسے لڑکے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تو حالت ناتوانی میں کسی سے کچھ نہ مانگے - اور تیرے
لیے کچھ نہو - نہ کسی کو پہچانے نہ پہچانا جاوے - نہ دیکھے نہ دیکھا جاوے - اگر تو اس پر قادر ہو کر لوگوں کو
دے اور کسی سے کچھ نہ لے تو اس پر عمل کر خدمت کرکے عوض خدمت نہ مانگ - اہل اللہ خدا کے
لیے عمل کرتے اور اسکے ساتھ رہتے ہیں - وہ دنیا و آخرت میں ان کو اپنے تجلیات دکھاتا ہے اپنے
لطف و محبت کا نظارہ کراتا ہے - اسے لڑکے تیرے پاس جب اسلام نہیں تو ایمان نہیں اور
جب ایمان نہیں تو ایقان کیسا - پھر جب ایقان نہیں تو نہ معرفت الٰہی ہے اور نہ اس کا علم معرفت
کے درجے اور طبقے ہیں - جب تیرا اسلام درست ہوگیا تو خدا کی فرمانبرداری تسلیم ٹھیری - ہر حال
میں حد شرع کی حفاظت اور اسکے لزوم کے ساتھ خدا کا فرمانبردار رہ - اپنے اور غیر کے حقوق کی
نسبت خدا کا مطیع بنجا - اسکے اور تمام مخلوق کے ساتھ ادب سے پیش آ - نہ اپنی جان پر ظلم کر نہ غیر پر
کیونکہ ظلم و بنیاد دین میں اندھیروں کا باعث ہوگا - ظلم دل اور منہ اور نامۂ اعمال کو سیاہ کردیتا ہے
نہ خود ظلم کر اور نہ ظالم کا مددگار بن - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا
کہ ظالم اور ان کے مددگار اور ان کے لیے قلم دوات درست کرنے والے کہاں ہیں - ان سب کو
جمع کرکے آگ کے صندوق میں بند کردو - مخلوق سے جدا کر - اور ظالم و مظلوم نہ بننے کی کوشش کر
اور اگر تجھ سے ہوسکے تو مظلوم بن - ظالم نہ بن - مقہور بن قاہر نہ بن - خدا کی مدد مظلوم کے لیے ہے
خاصکر جب مخلوق میں اسکا کوئی مددگار نہو - پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
جب کسی ایسے شخص پر ظلم کیا جاتا ہے جس کا کوئی مددگار نہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ضرور تیری
مدد کرونگا اگرچہ چند مدت کے بعد ہی - صبر نصرت و رفعت اور عزت کا سبب ہے - الٰہی ہم تجھ سے
تیرے ساتھ صبر کرنا اور تقویٰ اور کفایت - اور ہر چیز سے فراغت اور تیرے ساتھ مشغول ہونا
اور اپنے اور تیرے مابین حجاب اٹھ جانے کی درخواست کرتے ہیں - [illegible]
کو اٹھا دو - کیونکہ تمہارا واسطوں کے ساتھ ٹھیرنا [illegible] - عزت - شفا
اور عزت خدا ہی کے لیے ہے - اے منافق تو کب تک ریاء و نفاق کے کام کرتا رہیگا - تو
جسکے لیے اظہار نفاق کر رہا ہے اس سے تجھے کیا حاصل ہوگا - افسوس تو آخرت سے بے پرواہ ہے
اور اسکی ملاقات پر جو عنقریب ہونے والی ہے ایمان نہیں لاتا - تو ظاہر میں خدا سے [illegible]

کرتا ہے مگر اُس کا باطن غیر کے لیے ہوتا ہے۔ تو اُسے قرب دیتا ہے اور باوجود اُسکے علم کے اُس کا ارتکاب
لیتا ہے۔ بیل۔ اپنے کام کا تدارک کر اور اپنی نیت درست کر۔ اسباب کی کوشش ترک کر بلا اسباب نتیجے کے
جو خالص خدا کے واسطے ہو تو ایک لقمہ نہ کھا سکے اور ایک قدم نہ چل سکے۔ اور کوئی کام نہ کر سکے۔ جب
یہ بات حاصل ہو جائے گی تو تیرے سب کام خدا ہی کے لیے ہونگے۔ اور تیری کلفت جاتی رہیگی
مرتبۂ محبوبیت درست ہونے کے بعد نیت بندے کے لیے طبعی ہو جاتی ہے۔ تکلف کرنا نہیں پڑتا
کیونکہ خدا اُس کا دوست بنجاتا ہے اور دوست بنکر اُسے غنی اور مخلوق سے محجوب کر دیتا ہے۔ وہ
خلقت کا محتاج نہیں رہتا۔ تعب اُسی وقت تک ہے جب تک کہ تو مرید قاصد اور سالک ہے
پھر جب واصل ہو گیا اور مسافت سفر طے ہوئی تو تو بیت قرب الٰہی میں جا پہنچا۔ اور تکلف جاتا رہا۔
اسکی محبت دل میں ٹھیر گئی اور روز بروز بڑھنے لگی۔ یہانتک کہ قلب کے تمام اطراف کو گھیر لیا۔ دل اتنا
چھوٹا تھا پھر بڑھ گیا۔ اور بڑھکر اللہ کی محبت سے لبریز ہو گیا۔ اب غیر کے جانے کا کوئی رستہ اور
اُسکے رہنے کا دل میں کوئی گوشہ نہ رہا۔ اگر تو اس مرتبہ پر پہنچنا چاہتا ہے تو تو اُسکے اوامر بجا لا۔
اور منہیات سے باز رہ۔ اور خیر و شر۔ غنا و فقر۔ عزۃ و ذلت اور امور دنیا و آخرۃ کے متعلق کم و
بیش اغراض میں تسلیم کا شیوہ اختیار کر۔ اُسکے لیے عمل کرتا رہ اور ایک ذرہ اُجرت نہ مانگ
اس سے تیرا مقصود کام کرانے والے کی رضا مندی اور اُس کا قرب ہو۔ اُسکی رضا اور
قرب دارین ہی تیری اُجرت ہے۔ وہ دنیا میں تیرے دل سے قریب رہے گا اور آخرت میں
جسم سے۔ عمل کر اور ذرہ یا بدرہ کی طرف رغبت نہ کر۔ اپنے عمل کو نہ دیکھ۔ بلکہ یہ ہونا چاہیئے
کہ تیرے اعضا عمل کرتے رہیں۔ اور دل کام لینے والے کے ساتھ متعلق ہو۔ جب یہ بات حاصل
ہو جائے گی تو دل کی آنکھیں پیدا ہونگی۔ معنی صورت بنجائیں گے۔ غائب حاضر ہو جائیگا۔ خبر کو
معاینہ کا رتبہ حاصل ہوگا۔ بندہ جب خدا کے قابل ہو جاتا ہے تو ہر حال میں اُسی کے ساتھ
رہتا ہے۔ خدا اس کو ایک حال سے دوسرے حال کیطرف بدلتا رہتا ہے۔ اور وہ سر معنوی
بنجاتا ہے۔ جسم ایمان و ایقان اور معرفت و قرب و مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ ایسا آدمی روز بلا
نور بلا ظلمت۔ صفا بلا کدورت۔ قلب بلا نفس۔ سِر بلا قلب۔ فنا بلا وجود۔ غیبت بلا حضور
بنجاتا ہے۔ مخلوق سے اور خود اپنی ذات سے غائب ہو جاتا ہے۔ خدا سے محبت رکھنا اِن سبکی
بنیاد ہے۔ جب تک تجھ میں اور خدا میں ایسی محبت نہو کلام نکر۔ مخلوق سے چند قدم آگے بڑھجا
کیونکہ ضرر و نفع کچھ نہیں پہنچا سکتی۔ تو نے اُسے آزمالیا ہے۔ اور نفس سے چند قدم آگے بڑھ
اُسکی موافقت نکر۔ بلکہ خدا کی رضامندی کے لیے اُس سے عداوت باندھ لے کیونکہ تو اُسکا امتحان
کر چکا ہے۔ مخلوق اور نفس دو دریا ہیں دو آگ ہیں دو ہلاک کرنے والے جنگل ہیں جو تجھے

اور اس مبارک مقام سے آگے بڑھ جا۔ تاکہ تو ملک الٰہی میں داخل ہو۔ اول مرض ہے اور ثانی دوا
اللہ تعالےٰ نے مرض اور دوا دونوں چیزیں پیدا کی ہیں۔ ہر مرض کی دوا خدا کے قبضہ میں ہے۔ اُسکے
سوا اور کوئی اُس کا مالک نہیں۔ جب تو تنہائی پر صبر کرے گا تو خدا کا اُنس حاصل ہوگا اور جب
فقیری پر صبر کریگا تو تنگی ہی ٹلجائے گی۔ مخلوق چھوڑ۔ اور پھر خالق کیطرف رجوع کر۔ مخلوق اور خالق
جمع نہیں ہوا کرتے۔ اسی طرح دل میں دنیا اور آخرت کا اجتماع نہیں ہوتا۔ رات اور دن سیاہی
اور سفیدی اکٹھی نہیں ہوتی۔ ایسے اجتماع کا تصور صحیح نہیں۔ دل میں یا مخلوق ہے یا خالق۔ دنیا
ہے یا آخرت۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ ظاہر میں مخلوق ہو اور باطن میں خالق۔ ہات میں دنیا ہو اور
دل میں آخرت۔ لیکن دونوں چیزیں دل میں جمع نہیں ہوتیں۔ اپنے نفس کو دیکھ اور اُسکے
لیے ایک کو پسند کرلے۔ اگر دنیا مقصود ہے تو آخرت کو دل سے نکالدے۔ اور اگر آخرت مطلوب ہے
تو دنیا کو الگ کردے اور اگر مولے کو چاہتا ہے تو دنیا و آخرت اور تمام ماسوے کو دل سے باہر
کردے کیونکہ جب تک تیرے دل میں ماسوے کا ایک ذرہ رہے گا اُس کا قرب نصیب نہوگا
اُسکی محبت اور اُسکی طرف سکون حاصل نہو سکے گا۔ اور جب تک دنیا کا ایک ذرہ دل میں ہوگا
آخرت نظر نہ آئے گی۔ اور جب تک آخرت کا ایک ذرہ دلمیں موجود ہے گا قرب حق نظر نہ آئے گا۔
عقل سے کام لے اور بلا قدم صدق اُسکے دروازہ پر نہ جا کیونکہ پرکھنے والا بینا ہے۔ تجھپر افسوس
کہ مخلوق سے پردہ کرتا ہے۔ خالق سے کیونکر پردہ کریگا۔ تو عنقریب مخلوق کے سامنے رسوا
ہوگا۔ تیری جیب اور گھر سے مصنوعی درم نکلینگے۔ اے شکستہ شیشے کے چھوڑ دینے والے کل
تیری شراب تیرے شیشہ میں ہوگی۔ تب حال کھلے گا۔ اے زہر کھانے والے تیرے جسم میں
عنقریب زہر کا اثر ظاہر ہوگا۔ حرام کا مال کھانا جسم دین کے لیے زہر ہے۔ نعمتوں پر شکر نہ کرنا
جسم دین کے لیے زہر ہے۔ اللہ تعالےٰ فقرا اور مخلوق کے آگے سوال اور اُن کے دلوں سے
رحم اُٹھا کر تجھے عنقریب عذاب دیگا۔ اور اے علم پر عمل نکرنے والے عنقریب تیرا علم تجکو بھلادیگا
اور تیرے دل سے اُسکی برکت جاتی رہے گی۔ اے جاہلو اگر تم خدا کو جانتے تو اُسکے عذابوں کو
ضرور پہچان لیتے۔ اُس سے اور تمام مخلوق سے ادب کے ساتھ پیش آؤ۔ اور بیہودہ گوئی کم کردو
بعض صالحین کا قول ہے کہ میں نے ایک نوجوان کو بھیک مانگتے دیکھا اور یہ کہا کہ تم کوئی کام
کیا کرتے تو اچھا تھا مجھے اسکی یہ سزا ملی کہ چھ مہینے تک رات کا قیام نصیب نہوا۔ اے لڑکے
فائدہ مند مشغلے بیفائدہ کاموں سے روک سکتے ہیں۔ نفس کو اپنے قلب سے نکال ڈال بہتری
حاصل ہوگی۔ کیونکہ گہری تاریکی یہی ہے۔ اُسکے نکلجانے سے صفائی حاصل ہوجائیگی
تو اُسے بدل دے۔ وہ ضرور بدلجائے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا

ہمارے عیوب کو دور فرما دے ہمارے دلوں کو پاک اور گناہوں کو آسان کر اپنی ذات سے محبت اور ما سوا سے نفرت دے۔ ہمارے تمام افکار کو ایک فکر بنا دے یعنی فقط تیرا اور دنیا و آخرت میں تیرے قرب کا فکر رہ جائے۔ آمین ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی عنایت فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

سینتیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے پانچویں رجب ۵۴۵ھ جمعہ کی صبح کو مدرسہ میں فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ بیماروں کی عیادت کرو۔ اور جنازوں کے ساتھ جاؤ کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔ اس سے پیغمبر علیہ السلام کا یہ مقصود ہے کہ تم آخرت کو یاد کر رہو مگر تم اس سے بچا گئے۔ اور دنیا کو دوست رکھتے ہو۔ عنقریب تمہاری اجازت بغیر دنیا میں اور تم میں پردہ پڑ جائے گا۔ جس چیز سے تم خوش ہو وہ تم سے چھین لیجائیگی۔ اسوقت دوستی کی جگہ دشمنی اور خوشی کے بدلے رنج ہو گا۔ اے غافل پلے کھینے۔ بیدار ہو۔ تو دنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے واسطے پیدا ہوا ہے۔ اسے ضروریات سے غافل۔ شہوت۔ ولذت اور روپیہ پر روپیہ جمع کرنے اور رات دن کو کھیل کود میں مصروف رکھنے کو تونے اپنا بڑا مقصد سمجھ رکھا ہے اگر کوئی ناصح آخرۃ اور موت یاد دلاتا ہے تو تو یہ کہتا ہے کہ اس نے میرا عیش مکدر کر دیا۔ اور تو ادھر اُدھر اپنی گردن موڑ لیتا ہے۔ بڑا پا جو موت سے ڈرانے والا ہے تیرے پاس آگیا ہے تو خضاب لگا کر اُسے کم یا متغیر کرتا رہتا ہے۔ اجل آجائیگی تو کیا کریگا۔ ملک الموت اپنے معاون لیکر آموجود ہوں گے تو کیونکر روکے گا۔ جب تیرا رزق منقطع اور وعدہ پورا ہو جائے گا تو کیا حیلہ کریگا۔ اس ہوس کو چھوڑ دے دنیا عمل پر مبنی ہے۔ اگر تو کام کرے گا تو مزدوری ملے گی۔ اور نہ کریگا تو کچھ نہ ملے گا۔ دنیا اعمال اور آفات پر صبر کرنے کا گھر ہے۔ رنج و تعب کا گھر ہے اور آخرۃ مقام راحت ہے۔ مومن دنیا میں تکلیف اُٹھا کر آخرت میں راحت پاتا ہے۔ تو دنیا میں راحت حاصل کر رہا ہے توبہ میں دیر کرتا ہے۔　　　آج سے کل پر۔ اس مہینے سے اُس مہینے اس سال سے اُس سال پر ٹالتا ہے۔ آخر میں موت آجائے گی تو عنقریب اس پر نادم ہو گا کہ میں نصیحت کیوں نہ مانی۔ اور بیدار کیوں نہ ہوا۔ اور جن باتوں کی تصدیق کرائی گئی تھی اُنھیں سچ کیوں نہ جانا۔ افسوس تیری زندگی کی چھت کا شہتیر عنقریب ٹوٹنے والا ہے۔ اے غافل تیری حیات کی دیواریں گرنے کو ہیں۔ تو جس گھر میں رہتا ہے وہ اُجاڑ ہو گا اور تو اور مکان میں چلا جائے گا۔ دار آخرت کو طلب کر۔ اور اپنا اسباب اُدھر لے جا۔ یہ دنیوی اسباب کیا چیز ہے فی الواقع اسباب نیک اعمال ہیں۔ اپنا مال آخرت کی طرف بھیج۔ تاکہ وہاں پہنچکر تجھکو ملجائے

اپنے مقصود دنیا۔ اے بیکار چیزوں کا مشغلہ رکھنے والے۔ اے لشکر کو چھوڑ کر شہوات وغیرہ کی
خدمت کرنے والے تجھپر افسوس۔ آخرت دنیا کے ساتھ جمع نہیں ہوتی کیونکہ وہ شرک ہے تاوقتیکہ اسپر
یقین نہیں کرتی۔ دنیا کو دل سے نکالدے۔ پھر دیکھ آخرت کیونکر آتی اور کسطرح تیرے دل پر غالب ہو جاتی
جب یہ مرتبہ پورا ہو جائیگا تو قرب آہی تجھکو پکاریگا۔ اسوقت آخرت کو دوست رکھ اور اسکا طالب
بن۔ صحت دل اور باطنی صفائی حاصل ہوگی اسکے بعد کہ جب تیرا دل درست ہو جائیگا۔
خدا اور فرشتے اور اہل علم گواہ ہو جائینگے۔ خدا خود مدعی ہوکر دعوے بھی کریگا اور تیرے لیے
شہادت بھی دیگا تو اپنے نفس کے لیے شہادت دینے کا محتاج نہوگا۔ پھر جب یہ رتبہ حاصل ہو
تو تو ایسا پہاڑ بنجائیگا جسکو نہ ہوائیں ہلا سکینگی نہ تیر توڑ سکینگے۔ اور مخلوق سے ملنا جلنا تجھپر
اثر نکریگا۔ اور کوئی خدشہ تیرے دل میں آئیگا۔ اور باطنی صفائی مکدر نہوگی۔ اے قوم
سب سے الگ ہو جاؤ۔ جو شخص مخلوق میں قبولیت حاصل کرنیکے ارادہ سے عمل کرتا ہے وہ ہوا
ہوا کا غلام اور خدا کا دشمن ہے۔ خدا اور اسکی نعمتوں کا منکر ہے۔ محجوب ہے مغضوب ہے۔ ملعون ہے
مخلوق دل اور نیکی اور دین کو چھین لیتی ہے۔ تجھکو اپنے ساتھ مشرک اور خدا سے غافل بنا دیتی
مخلوق تجھکو اپنے لیے چاہتی ہے۔ نہ کہ تیرے لیے۔ اور خدا تجھکو تیرے لیے چاہتا ہے۔ بس تو جو
تجھکو تیرے لیے چاہتا ہے اسی کو یاد اور اسی کے ساتھ مشغول ہو۔ کیونکہ خدا کے ساتھ رہنا اس سے
بہتر ہے کہ تو اس سے مشغول رہے جو تجھکو اپنے نفع کے لیے چاہتا ہے۔ اگر تو ضرورت کے لیے کسی
چیز کا طالب ہے تو خدا سے مانگ مخلوق سے نہ مانگ۔ مخلوق سے دنیا کا طالب خدا کے نزدیک تمام
مخلوق سے زیادہ مبغوض ہے۔ اسکی مدد سے اسی کی جانب فریاد لے جا۔ وہ غنی ہے اور تمام مخلوق
فقیر۔ مخلوق اپنے یا غیر کے لیے نہ نفع کی مالک ہے نہ ضرر کی۔ اسکی دوستی طلب کر وہ تجھکو چاہیگا
ابتدا میں تو مرید ہوگا اور وہ مراد لیکن انتہا میں تو مراد بنجائیگا اور وہ مرید بچہ لڑکپن میں اپنی
ماں کو ڈھونڈا کرتا ہے مگر جب بڑا ہو جاتا ہے تو خود ماں ڈھونڈتی پھرا کرتی ہے جب یہ اسرار تجھے
معلوم ہو جائیگا تو وہ تجھے چاہیگا اور جب سچی محبت کھلجائیگی تو وہ تجھکو دوست رکھیگا اور تیرے
دل کو رہبری کریگا تجھکو مقرب کرلیگا۔ جبکہ تو نے اپنے نفس و ہوا اور شیطان کا ہات دل کی
آنکھوں پر رکھ چھوڑا ہے تو کیونکر نجات ملیگی۔ ان ہاتھوں کو الگ کر دے۔ تاکہ حقیقت اشیا
نظر آنے لگے۔ مجاہدہ اور مخالفت کے باعث نفس کو جدا کر دے ہوا و طبیعت و شیطان کا
ہات اٹھا ڈال۔ تو خدا کو پالیگا۔ ان ہاتھوں کو اٹھا سے خدا میں اور تجھ میں پردے
اٹھ جائینگے۔ تو ماسوے اور اپنے نفس اور غیر کو الگ الگ دیکھ لیگا اپنے عیب دیکھکر
بچیگا اور غیر کے عیب دیکھکر ان سے بھاگیگا جب یہ رتبہ ملجائیگا تو خدا تجھکو مقرب بنا لیگا

اور وہ تجھے عطا کریگا جو نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانون نے سنی - اور نہ کسی بشر کے دل مین اسکا خطرہ گذرا
تیرے قلب و سینہ کی بصارت و سماعت تیز کریگا - اُن کو درست رکھے گا اور کرامت کا خلعت پہنائے گا
تجھکو اپنی ولایت کا والی بنائے گا - تیری مدد فرمائے گا تجھے مسلط اور مالک کر دیگا - تمام مخلوق پر تیرا
حال کھولدیگا تجھکو تیرے دل کا نگہبان بنائے گا - ملائکہ سے تیری خدمت کرائیگا تجھے اپنے نبیون
اور رسولوں کی ارواح کی زیارت کرائے گا - تجھپر مخلوق کی کوئی چیز پوشیدہ نہ رہیگی - اسے
لڑکے اس مرتبہ کا طالب رہ - اور اسکی آرزو کر - اور اسے اپنا اعلےٰ مقصد بنالے - طلب دنیا
کے شغلون کو چھوڑ - دنیا تیرا پیٹ نہ بھر سکے گی - اور ما سوائے اللہ سے تو ہرگز سیر نہو گا - اُس سے
مشغلہ کر تا کہ وہ تیرا پیٹ بھر دے جب وہ ملگیا تو گویا دارین کی راحت حاصل ہو گئی - اے غافل جو تجھے چاہے اُسکو چاہ
جو تیرا طالب ہو اُس کا طالب بن - جو تجھسے محبت کرے اُس سے محبت کر - جو تیرا مشتاق ہو
اُس سے مشغلہ رکھ - کیا تو نے اللہ تعالے کا قول نہین سُنا یحبھم ویحبونہ یعنے خدا اُن کو دوست
رکھتا ہے اور وہ خدا کو - اور کیا یہ کلام تیرے کانون تک نہین پہنچا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین تمہاری
ملاقات کا تم سے زیادہ شائق ہون - تجھے عبادت کے لیے پیدا کیا ہے - کھیل کود چھوڑ دے - تجھے اپنی
محبت کے لیے بنایا ہے - غیر کے ساتھ مشغول نہو - اُسکی محبت کے ساتھ اور کسی کو نچاہ - غیر کی
چاہت لطف و کرم اور مہربانی کے ساتھ جائز ہے - نفس کے ساتھ جائز ہے دل کے ساتھ جائز
نہین - باطن کے ساتھ جائز نہین - آدم علیہ السلام کا دل جب بہشت مین لگ گیا اور وہین مقام کرنا چاہا
تو گیہون کھانے کے بہانے وہان سے جدا کیے گئے اور نکالے گئے - اُن کا دل حوا پر مائل ہوا
اس لیے تفریق کی گئی - آدم سراندیپ مین رہے اور حوا تین سو برس کے فاصلہ پر جدہ مین
یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو چاہا - انجام کار دونون کو جدا کیا گیا - ہمارے پیغمبر علیہ السلام حضرت
عائشہ رض کو چاہنے لگے - اس لیے اُن پر بہتان لگا - اور حضور ایک عرصہ تک اُنھین نہ دیکھ سکے
بس تو اپنا قلب اللہ سے لگا - غیر مین مشغول نہو - اُسکے سوا کسی سے محبت نکر - مخلوق
کو دل سے نکالدے قلب کا ایک گوشہ اسکے لیے خالی کر - اسے چھوڑ دے - اے سستی بھرے
اسے نمانتے والے - اگر تو میری بات قبول کرتا اور میرے کہے پر چلتا ہے تو اپنے لیے عمل کر - اگر
نکریگا تو تجھپر غصہ اور حرمان لازم ہے - اللہ تعالی فرماتا ہے ہر امت کیلئے وہی ہے جو اُسنے کمایا
اور اُسکی برائیون کا وبال اُسی پر پڑیگا - اگر تم نیکی کروگے تو اپنے نفس کے لیے - اور اگر برائی
کروگے تو وبال اُسی پر ہے - نفس اپنے اعمال کا ثواب جنت مین اور گناہون کا عذاب دوزخ
مین حاصل کرے گا - پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اپنا کھانا پرہیزگارون کو
کھلاؤ - اور اپنے کپڑے مومنون کو دو - جب تو نے پرہیزگار آدمی کو کھانا دیا اور دنیوی

کا معاملہ میں اسکی مدد کی تو گویا اُسکے عمل مین شریک ہو گیا - اور اُسکے ثواب کچھ کم نہوا کیونکہ تو نے
اسکے ارادہ مین مدد کی - اُس کا بوجھ ہلکا کیا اور اُسے خدا کی طرف چلایا - اور جب تو نے کسی
منافق ریاکار گنہگار کو کھانا کھلایا یا امور دنیوی مین اُسکی معاونت کی تو گویا اُسکے کام مین
شریک رہا - اور اُسکے عذاب سے کچھ کم نہوا - کیونکہ تو نے خدا کے گناہ پر اُسکی اعانت کی -
اس لیے اُس کا شر تیری طرف رجوع کر آیا - اے جاہل علم حاصل کر علم نہو تو عبادت و
ایقان مین خیر نہین ہوتی - علم پڑھ اور عمل کر - تاکہ تجکو دنیا و آخرت مین نجات حاصل ہو اگر
تحصیل علم و عمل پر تو صبر نہ کر سکیگا تو نجات کیونکر ہوگی - تو اپنی ذات کو سراپا علم کے حوالے
کر دیگا تو علم اپنا تھوڑا سا حصہ تجھے دیگا - بعض علما سے پوچھا گیا کہ تمہین علم کا یہ رتبہ کیونکر حاصل
ہوا - جواب دیا کہ کوے کی سویرے - اونٹ کے صبر - خنزیر کی حرص - اور کتے کی خوشامد سے مین
بہت سویرے علمار کے دروازہ پر جاتا تھا جسطرح کوا علے الصباح اپنے گھونسلے سے اُڑ جاتا ہے -
اور اُن کی ڈالی ہوئی مشقت پر اسطرح صبر کرتا تھا جسطرح اونٹ بوجھ پر - اور طلب علم کا ایسا
حریص تھا جیسا خنزیر کھانے کی چیز کا - اور اُنکی اسطرح خوشامد کرتا تھا جسطرح کتا لقمہ کے لیے اپنے
مالک کی دروازہ کی - اے طالب علم اس عالم کا مقولہ سُن اور اگر علم و نجات کا ارادہ ہے تو اسپر عمل کر
علم حیات ہے اور جہل موت - عالم باعمل کے لیے جو مخلص اور الٰہی تعلیم پر صبر کرنیوالا ہو موت
نہین ہو - کیونکہ وہ تیری ہی ذات سے جا ملتا ہو اُسکی زندگی دائمی ہو الٰہی ہمین علم اور اُسمین اخلاص نصیب کر -

اڑتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین رجب ۵۴۵ھ اتوار کی صبح کو فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر اپنے شیاطین کو اسطرح
دُبلا کیا کر جسطرح کوئی شخص بار بار سوار ہونے اور بکثرت بوجھ لادنے سے اپنے اونٹ کو دُبلا کیا
کرتا ہے - اسے قوم لا الہ الا اللہ خالص دل سے کہکر اپنے شیاطین کو دُبلا کرو - نہ کہ فقط اسکے
لفظ سے - کلمہ توحید شیاطین انس و جن کو جلا ڈالتا ہے - کیونکہ یہ شیاطین کے لیے نار اور
موحدین کے لیے نور ہے - جبکہ تیرے دل مین چند در چند معبود ہین تو زبان سے لا الہ الا اللہ
کیونکر کہتا ہے -

- خدا کے سوا تو جسپر اعتماد رکھے اور بھروسا کرے وہ تیرا بت ہے - دل مین شرک
ہو تو زبانی توحید تجکو نفع نہ دے گی - قلب ناپاک ہو تو جسم کی طہارت بیکار ہے - موحد کا شیطان
دُبلا ہوتا ہے اور مشرک کو خود اُس کا شیطان دُبلا کر دیتا ہے - اخلاص تمام اقوال و افعال

لب لباب ہے کیونکہ یہ اگر اخلاص سے خالی ہین تو بے مغز چھلکے کی مانند ہین۔ چھلکا محض جلانے کے کام کا ہوتا ہے۔ میری بات سن۔ اور اسپر عمل کر۔ اخلاص تیری طمع کی آگ کو بجھا دیگا۔ نفس سے تکبر کو توڑ دیگا۔ ایسی جگہہ نہ جا کہ جہان تیری طبیعت کی آگ بھڑک جائے۔ اور دین و ایمان کا گھر تباہ ہو۔ طبیعت اور ہوا و شیطان بھڑک کر تیرے دین و ایمان اور ایقان کو غارت کر دیتے ہین۔ ان منافقون ریاکارون اور طمع کارون کی بات نہ سن۔ کیونکہ جھوٹی مصنوعی اور طمع کی ہوئی بات کی طرف طبیعت زیادہ لگاؤ رکھتی ہے اسکی مثال فطیری اور بے نمک کے آٹے کی سی ہے کہ کھانے والے کے پیٹ کو تکلیف دیتی ہے اور اسکی بنیاد گرا دیتی ہے۔ علم کتابون سے نہین بلکہ لوگون کے منہ سے لیا جاتا ہے۔ ان لوگون کے منہ سے جو مردان حق ہین۔ متقی تارک الدنیا وارث الانبیاء عارف و عامل۔ اور مخلص ہین۔ تقوے کے سوا ہر چیز ہوس اور باطل ہے۔ ولایت دنیا اور آخرت مین پرہیزگارون کے لیے ہے۔ اخلاص اور رضا دونون جہان مین انھین کا حصہ ہے۔ اللہ تعالے اپنے بندون مین سے پرہیزگارون نیک کارون۔ اور رضا بر قضا رہنے والون ہی کو چاہتا ہے۔ اگر تیرا خیال درست ہو تو ان کو پہچانے انسے محبت رکھے اور انکی صحبت مین رہے خیال اسی وقت درست ہوتا ہے جبکہ دل معرفت الہی سے روشن ہو۔ جب تک معرفت درست نہو اور صحت و خیر ظاہر نہو جائے اپنے خیال سے تسکین حاصل نہ کر۔ محارم سے آنکھین نیچی کر۔ شہوات نفس کو روک۔ اکل حلال کی عادت ڈال۔ اللہ کے لیے مراقبہ کرنے سے باطن کی حفاظت کر اتباع سنت سے اپنے ظاہر کو سنوار۔ اس وقت تیرا خیال درست ہو جائے گا اور معرفت الہی صحیح طور پر واقع ہوگی۔ مین عقلون اور دلون کی پرورش کرتا ہون۔ نفسون۔ طبیعتون اور عادتون کی نہین کرتا۔ اور اسمین کوئی شیخی نہین اے لڑکے علم سیکھ اور خالص بن تاکہ تو نفاق کے جال اور اسکی قید سے رہائی پائے۔ خدا کے لیے علم حاصل کر نہ کہ مخلوق اور دنیا کے لیے۔ امر و نہی کے وقت خدا کا خوف اور ڈر تیری طالبعلمی کی علامت ہے مراقبہ کر۔ خدا کے سامنے ذلیل اور مخلوق کے آگے متواضع رہ۔ مگر ان کے پاس حاجت نہ لیجا اور ان کے مال کی طمع نکر۔ خدا ہی کے رستہ مین دوستی کر اور اسی کی راہ مین دشمنی رکھ۔ کیونکہ غیر کی راہ مین دوستی فی الواقع عداوت ہے۔ غیر کی راہ مین ثابت قدم رہنا زوال۔ اور غیر کی راہ مین رہنا محرومی ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ایمان کے دو حصے ہین ایک حصہ صبر ہے اور ایک حصہ شکر۔ اگر مصیبت پر صبر اور نعمت پر شکر نہین کرتا تو سچا مومن نہین ہے۔ اسلام فرمانبرداری کا نام ہے۔ الہی توکل اور اپنی طاعت۔ اپنے ذکر۔ اپنی موافقت اپنی توحید سے ہمارے دلون کو زندہ کر دے۔ اور اگر وہ مردان خدا نہون جنکے دلون مین ایسی زندگی موجود ہے اور جو روے زمین پر یکتا گنے جاتے ہین تو تم ہلاک ہو جاؤ۔ ان کی دعا کے باعث اللہ تعالے اہل زمین سے عقاب کو دور کر دیتا ہے۔ نبوت کی ظاہری صورت اٹھ گئی مگر

سدا قیامت تک کے لیے باقی ہے - ورنہ زمین پر چالیس ابدال کیون رہتے - ان مین سے بعض مین
نبوت کے معنے پائے جاتے ہین - جن کا دل ایسا ہے جیسا کسی نبی کا - اور بعض خدا اور رسولون کے
خلیفہ ہین - اُس نے استادونکی نیابت مین لڑکون کو قائم کر دیا ہے - اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ عالم پیغمبرون کے وارث ہین - وہ خلافت و عمل اور قول و فعل کے اعتبار سے وارث
بنائے گئے ہین - کیونکہ قول بلا فعل کسی کام کا نہین - اور بلا گواہ کے دعوے بالکل بیکار رہتے ہین -
اے لڑکے کتاب و سنت کی ملازمت تیرے علم اور عمل مین اخلاص تیرے گواہ ہین - مین تمہارے عالمون
کو جاہل - اور زاہدون کو طالب دنیا - اور انکی طرف راغب - مخلوق پر متوکل اور خدا سے غافل پاتا ہون
غیر اللہ پر بھروسا کرنا باعث لعنت ہے - پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس کا بھروسا
اپنی جیسی مخلوق پر ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے - نیز آپ کا قول ہے جو مخلوق کے سبب معزز ہو وہ
فی الواقع ذلیل ہو گیا - تو جب مخلوق سے الگ ہو جائے گا تب خالق کے ساتھ ہو گا وہ تیرا نفع
نقصان تجھے معلوم کرا دے گا - تو اُن چیزون جو تیرے لیے ہے اور اُنہین جو غیر کے لیے ہے تمیز
حاصل کرے گا - خدا کے دروازہ پر ثبات و دوام اور دل سے قطع اسباب کو لازم کر لے - دنیا و
آخرت کی بھلائی دیکھ لے گا - جب تک مخلوق اور دنیا اور ماسوے اللہ ذرہ برابر دل مین رہیگا
یہ رتبہ حاصل نہو سکے گا - اگر تجھ مین صبر نہین تو دین اور اصل ایمان ندارد ہے - پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین صبر کو ایمان سے وہ تعلق ہے جو سر کو بدن سے - صبر کے یہ معنے ہین کہ تو کسی سے گلہ
نکرے اور کسی سبب سے تعلق نہ رکھے - بلا ان کو مکروہ نجانے اُن کا زوال نچاہے - بندہ جب فقر و
فاقہ کی حالت مین خدا کے لیے متواضع رہے اور اُسکے ساتھ اپنی مراد ملنے سے صبر کرے - کسی
مباح پیشہ سے ناک نہ چڑھائے - عبادت اور کسب حلال مین دن کو رات کر دے خدا اُسپر نظر رحمت سے
دیکھتا ہے - اُسے اور اُسکے کنبے کو اسطرح غنی کر دیتا ہے کہ اُسکے حساب مین بھی نہین آتا - اللہ
تعالے نے فرمایا ہے کہ جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اُسکے لیے کشایش کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے روزی
دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہین ہوتا - تو تجھنے لگانے والے کی مانند ہے کہ غیر کی بیماری کو دور
کرتا ہے اور اپنے خالص مرض کو دفع نہین کر سکتا - مین دیکھتا ہون کہ تیرا ظاہری علم اور باطنی جہل
بڑھتا جاتا ہے - توریت مین درج ہے کہ جس کا علم بڑھے اُس کا درد بھی بڑھنا چاہیے - درد کیا ہے
یہی خدا کا خوف اُسکے اور اُسکے بندون کے سامنے ذلیل رہنا - اگر تو عالم نہین ہے تو علم حاصل کر
اور اگر تجھ مین نہ علم ہے نہ عمل - نہ اخلاص - نہ ادب نہ مشائخ سے حسن ظن - تو تجھے کچھ توقع
نہ رکھنی چاہیے - تو نے دنیا اور اسکی طمع کو اپنا اعلے مقصد سمجھ لیا ہے - تجھ مین اور اُنمین جنمین
پردہ پڑ جائے گا - تجھے اُن لوگون سے کیا نسبت کہ جنہین صرف ایک ہی غم ہے - وہ باطن مین

خدا کا مراقبہ اس طرح کرتے ہیں جس طرح ظاہر میں وہ اعضا کی طرح دل کو سنوارتے ہیں۔ جب یہ رتبہ مل جاتا ہے تو خواہشوں کے قصہ سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ اُن کے دلوں میں صرف ایک خواہش رہ جاتی ہے یعنی طلب الٰہی اُس کا قرب اُسکی محبت۔ اور کچھ نہیں رہتا حکایت بنی اسرائیل ایک مرتبہ سختی میں مبتلا ہو کر اپنے پیغمبر کے پاس گیے۔ اور یہ کہا کہ جس بات سے خدا خوش ہو وہ ہمیں بتاؤ تاکہ ہم اُسے بجا لائیں۔ اور یہ سختی دور ہو جائے۔ پیغمبر نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا۔ وحی آئی کہ اُن سے کہدو اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو تو مسکینوں کو رضامند رکھو۔ تم اُنھیں خوش رکھو گے تو میں رضامند ہو جاؤں گا۔ اور اگر اُن کو ناراض رکھو گے تو میں ناخوش رہوں گا۔ اے عقلمند سن لو۔ تم ہمیشہ مسکینوں کو ناراض رکھتے ہو۔ اور خدا کی رضامندی چاہتے ہو۔ اُسکی خوشنودی حاصل نہ ہوگی۔ بلکہ تم اُلٹے غضب الٰہی کے گڑھے میں جا پڑو گے۔ میری سخت کلامی پر ثابت رہو نجات ہو۔ ثبات بمنزلہ نبات ہے۔ میں مشائخ کے کلام اور سخت گوئی سے کبھی نہیں بھاگا بلکہ گونگا اندھا بنا رہا۔ اُنکی طرف سے مجھپر آفتیں پڑتی رہیں اور میں خاموش رہا۔ تو اُنکے کلام پر صبر نہیں کرتا اور نجات کا ارادہ رکھتا ہے یہ ہرگز نہ ہوگا۔ اور اسمیں کچھ شبہ نہیں۔ نفع یا نقصان کے متعلق جب تک تو تقدیر کی موافقت نہ کریگا نجات نہ ملیگی۔ اپنے نصیب کے متعلق ازالۂ تہمت کے ساتھ مشائخ کی صحبت اختیار کر اور ہر حال میں اُن کا اتباع اور موافقت کرتا رہ۔ دارین کی فلاح حاصل ہوگی۔ میری بات کو سمجھو اور اُسپر عمل کرو۔ بلا عمل سمجھ لینا کسی کام کا نہیں۔ اور بلا اخلاص عمل کرنا محض طمع ہے۔ طمع کے سارے حرف خالی ہیں۔ عوام بیر کھوٹ نہیں پہچان سکتے۔ البتہ صراف اُسے پہچان لیگا اور پھر عوام معلوم کر کے تجھسے پرہیز کرنے لگیں گے۔ اگر تو خدا کے ساتھ صبر کرے تو اُسکے لطف و کرم کے عجائبات نظر آنے لگیں۔ یوسفؑ نے جب اپنی گرفتاری۔ عبودیت۔ قید اور ذلت پر صبر کیا اور فعل الٰہی کی موافقت کی تو اُن کی شرافت قائم رہی۔ بادشاہ بن گئے۔ اور ذلت سے عزت کی طرف منتقل کیے گئے۔ موت سے حیات کی جانب واپس آئے۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔ تو اگر شریعت کا تابع اور خدا کے ساتھ صابر رہے گا اس سے اُمید و بیم رکھے گا نفس ہوا و شیطان کی مخالفت کرے گا تو موجودہ حالت سے منتقل کیا جائے گا۔ مکروہات سے ایسی حالت کی طرف چلا جائے گا جو فی الواقع پسندیدہ ہوگی۔ کوشش کر کیونکہ وہ خود تیرے پاس نہ آئے گا۔ حالانکہ اُس کا آنا ضروری ہے۔ کوشش کر تاکہ خیر دارین حاصل ہو۔ جسنے طلب میں کوشش کی اپنے مطلوب کو پالیا۔ اکل حلال کی کوشش کر کیونکہ یہ تیرے دل کو روشن کریگا اور اُسے اندھیرے سے نکالے گا۔ جو عقل خدا کی نعمتوں کی شناخت کرائے۔ مقام شکر میں قائم

رکھے نعمتوں اور اُنکی مقدار کے اقرار میں اعانت کرے وہ سب سے زیادہ نافع ہوا ہے لڑکے کے جو شخص
یقین کی آنکھ سے یہ بات معلوم کر لیتا ہے کہ اللہ تعالے تمام اشیاء کو تقسیم فرما کر اس سے فارغ ہوچکا
وہ خدا سے شرما کر کسی چیز کا طالب نہیں ہوتا۔ وہ ذکر الہی کے باعث مطالبہ سے فارغ ہے نہ
اپنے حصہ کو جلدی لینا چاہتا ہے۔ اور نہ غیر کے حصہ کا خواہاں ہے۔ گمنامی۔ سکوت حسن ادب
اور ترک اعتراض اُس کا طریقہ ہو جاتا ہے۔ وہ قلیل و کثیر کی بابت خلق سے شکوہ نہیں
کرتا۔ میرے نزدیک دل کے ساتھ مخلوق سے مانگنا زبانی سوال کی برابر ہے حقیقت کے
لحاظ سے دونوں میں کچھ فرق نہیں۔ تجھپر افسوس کہ غیر اللہ سے مانگنے میں ذرا نہیں شرماتا
حالانکہ غیر کی نسبت وہ تجھسے بہت قریب ہے۔ تو مخلوق سے وہ شے مانگتا ہے جسکی تجھے ضرورت
نہیں۔ تیرے پاس چھپا ہوا خزانہ موجود ہے۔ اور پھر تو ایک دانے یا ایک ذرے کیلئے فقیروں
سے مزاحمت کرتا ہو۔ تو ضرور رسوا ہوگا۔ ڈھکے چھپے عیب کھل جائینگے اور تجھکو چار طرف سے لعنت
کیجائیگی۔ اگر تو عاقل ہوتا تو کم از کم ایک ذرہ ایمان ضرور حاصل کرتا۔ اور اُسے لیکر خدا سے طلب ہوتا
نیکوں کی صحبت میں رہتا اُنکے اقوال و افعال سے ادب سیکھتا۔ یہاں تک کہ جب تیرا ایمان بڑھ جاتا
اور ایمان پورا ہو جاتا تو خدا تجھے۔ اپنے لیے خالص کر لیتا۔ باعتبار قلب خود تیرے ادب اور تربیت
کا والی بنجاتا۔ اے صنم ریا کے پوجنے والے تو دنیا و آخرت میں قرب الہی کی خوشبو بھی نہ پاسکیگا
اے مخلوق کے ساتھ شرک کرنے اور اُن کی طرف دل سے متوجہ ہونے والے۔ اُن سے اعراض کر
کیونکہ مخلوق سے نفع و ضرر اور عطا و منع کچھ نہیں حاصل ہو سکتا۔ جب تیرے دل کو شرک
لپٹا ہوا ہے تو خدا کی توحید کا دعوے نکر۔ اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئیگا ٭٭٭

اُنتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارھوین رجب ۵۴۵ھ میں جمعہ کی صبح کو رباط میں فرمایا

اگر تو دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے سراپا کو خدا کے لیے وقف کر دے۔ امیر بنجائیگا۔
دنیا اور مخلوقات کا حاکم ہوجائیگا۔ میں تجکو نصیحت کرتا ہوں اسے قبول کر۔ سچی بات بتاتا ہوں اُسے
سچ جان۔ اگر تو جھوٹ بولے اور تکذیب کریگا تو تکذیب کیا جائیگا اور لوگ تجھسے جھوٹ بولینگے۔
اور اگر سچ بولے اور تصدیق کریگا تو تصدیق کیا جائیگا اور لوگ تجھسے سچ بولیں گے۔ تو جیسا کریگا
ویسا بھرے گا۔ پہلے اپنے دینی مرض کی دوا لے اور اُس کا استعمال کر۔ تندرستی حاصل ہوگی۔
متقدمین اُن اولیاء اللہ اور صالحین کی تلاش میں جو دلوں اور دین کے طبیب ہیں مشرق و
مغرب کے چکر لگایا کرتے تھے۔ اور جب کوئی مل جاتا تھا تو اُس سے اپنے دین کی دوا حاصل

کیا کرتے تھے تم فقہا رعلما راور اولیا راللہ کو جو ادب سکھلاتے اور تعلیم دینے والے ہین برا جانتے ہو -
اسی لیے تجکو دوا نہین ملتی - میرے علم اور طب سے تجکو کیا فائدہ ہوگا - مین ہر روز تیرے
لیے ایک بنیاد قائم کرتا ہون اور تو اُسے گرا دیتا ہے - دوا بتاتا ہون مگر تو اُسے استعمال نہین کرتا
مین کہتا ہون کہ تو یہ لقمہ نہ کھا - اسمین زہر ہے اور یہ نوالہ کھا - اسمین تریاک ہے لیکن تو میری
مخالفت کرتا ہے اور اُسی زہر آلودہ لقمہ کو کھائے جاتا ہے - اس کا اثر تیرے دین وایمان کی بنیا
مین عنقریب ظاہر ہوگا - مین تجکو نصیحت کرتا ہون تیری تلوار سے نہین ڈرتا - اور تیرا مال نہین
چاہتا - جو شخص خدا کے ساتھ ہوتا ہے وہ کسی جن وانسان - یا حشرات الارض - اور درندہ
وغیرہ سے نہین ڈرتا - اور اُسے تمام مخلوقات مین سے کسی شے کا خوف نہین ہوتا - اُن مشائخ
کو جو اپنے علم پر عمل کرنے مین عیب نہ لگاؤ - تم خدا ورسول اور اُن نیک بندون سے جو اُسکے
ساتھ ٹھیرے ہوئے اور اُسکے افعال سے رضامند ہین ناواقف ہو - رضا ربالقضا و امید کی کمی
اور دنیا سے بے رغبتی مین پوری سلامتی ہے - تم اپنی ذات مین ناتوانی دیکھو تو ذکر موت اور
امیدون کی کمی کو لازم کر لو - پیغمبر علیہ السلام اللہ تعالے سے روایت کرتے ہین کہ قرب
حاصل کرنے والے ادائے فرائض سے بڑھکر اور کسی شے کے وسیلہ سے میرا قرب حاصل نہین کرتے
میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا یہان تک کہ مین اُس سے محبت کرنے لگتا
ہون - اور محبت کے باعث مین اُسکی سماعت وبصارت اور ہاتھ اور مددگار رہتا ہون - وہ
میرے ہی وسیلے سے سنتا - دیکھتا اور پکڑتا ہے - تمام افعال کو خدا کی مدد سے اور اُسی کیطرف سے
دیکھتا ہے - اپنی قدرت وقوت اور اپنی ذات یا غیر پر نگاہ ڈالنے سے الگ رہتا ہے اُسکی حرکت
یا قت - اور قدرت خدا کے ساتھ ہوتی ہے نہ کہ اپنی ذات یا مخلوق کے ساتھ - وہ اپنے نفس
اور دنیا و آخرت سے الگ ہوجاتا ہے - وہ سراپا طاعت ہو کر اُس کا مقرب ہوجاتا ہے - اُسکی طاعت
اسکے لیے محبت الٰہی کا سبب ہوتی ہے - خدا طاعت سے محبوب و مقرب بنالیتا ہے اور گناہ سے
مبغوض اور دور کر دیتا ہے - طاعت سے اُنس اور گناہ سے وحشت حاصل ہوتی ہے کیونکہ گناہگار
آدمی وحشی ہوجاتا ہے - شریعت کے اتباع سے خیر اور مخالفت سے برائی نصیب ہوتی ہے جو
صحیح احوال مین شریعت جسکی رفیق نہو وہ ہالکین کے ساتھ ہلاک ہوگا - عمل کر کوشش کرتا رہ
اور عمل پر بھروسا نکر - کیونکہ تارک عمل طامع اور عمل پر بھروسا رکھنے والا متکبر اور مغرور ہے -
ایک قوم دنیا و آخرت کے مابین قائم ہے اور ایک قوم جنت ودوزخ کے مابین - اور ایک
قوم مخلوق اور خالق کے مابین - اگر تو زاہد ہے تو دنیا و آخرت کے مابین قائم ہے - اور اگر
خائف ہے تو جنت ودوزخ کے مابین قائم ہے اور اگر عارف ہے تو مخلوق وخالق کے مابین

قائم ہے کبھی مخلوق کیطرف دیکھتا ہے - اور کبھی خالق کی طرف - تو قوم کو پیغام پہنچاتا اور اُنھین احوال آخرت اور اُس کا تمام حساب معلوم کراتا ہے - بلکہ اُس چیز کی خبر دیتا ہے جو تو نے خود مشاہدہ کیا - اور دیکھا ہے خبر مشاہدہ کی مانند نہین ہوا کرتی - اہل اللہ خدا کی ملاقات کے منتظر ہین ہر وقت اسکی آرزو کرتے ہین - موت سے نہین ڈرتے کیونکہ یہ تو محبوب کی ملاقات کا باعث ہے - اپنے جدا ہونے سے پہلے دنیا کو جدا اور رخصت سے پہلے اُسے رخصت اور چھوڑ جانے سے پہلے تو خود اسے چھوڑ دے - قبر مین جانے کے بعد اہل وعیال اور مخلوق تجھے نفع نہ پہنچائیگی - خواہش نفسانی کے ساتھ مباح چیزون کے لینے سے پرہیز کر - اسے قوم ہر حال مین پرہیز کرو - پرہیزگاری دین کا لباس ہے - مجھسے اپنے دین کا لباس مانگو - میرا اتباع کرو - مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رستہ پر ہون - مین کھانے پینے نکاح کرنے اور تمام حالات واشارات مین پیغمبر کا تابع ہون - جب تک اللہ تعالے اپنا ارادہ پورا کرے مین اسی طرح رہونگا - خدا کا شکر ہے مین کچھہ فکر نہین رکھتا - مجھے تیری تعریف ومذمت کا ذرا فکر نہین - تیرے دینے نہ دینے خیر وشر اور اقبال وادبار کا کچھہ فکر نہین -

تو جاہل ہے - جاہل کا کچھہ اعتبار نہین - تو جاہل رہکر خدا کی عبادت کریگا تو ایسی عبادت رد کیجائے گی - کیونکہ یہ عبادت جہل سے ملی ہوئی ہے اور جہل سراپا فساد ہے - رسولخدا نے فرمایا ہے جو شخص باوصف جہالت خدا کی عبادت کرتا ہے اُس کا فساد اصلاح کی نسبت بہت زیادہ ہوگا - تو جب تک قرآن وحدیث کا اتباع نکریگا نجات نہ ملے گی - بعض صوفیہ کا قول ہے کہ جس کا کوئی پیر نہین ہوتا اُس کا پیر شیطان ہے - اُن مشائخ کا اتباع کر جو قرآن وحدیث کے عالم اور اُن پر عمل کرنے والے ہون - اُن سے نیک گمان رہ - اور علم حاصل کر - ادب سے پیش آ - اور اچھی طرح رہ - نجات پا جائے گا - اگر تو قرآن وحدیث اور مشائخ عارفین کا اتباع نکریگا تو کبھی فلاح نہ پائیگا - تو نے یہ نہین سنا کہ جس نے اپنی رائے پر گھمنڈ کیا وہ گمراہ رہا جو تجھسے زیادہ عالم ہو اُسکی صحبت مین رہکر نفس کی اصلاح کر - پھر اُسکی درستی مین مشغول ہو پھر غیر کیطرف چل - پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے اول اپنے نفس کی اصلاح کر - پھر اپنے عیال کی - نیز آپ کا قول ہے کہ رشتہ دار محتاج ہون تو غیر کو صدقہ دینے مین ثواب نہین ملتا -

چالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چودھوین رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالے کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اُسے دین

کی بھی عنایت کرتا اور اسکے ذاتی عیوب اُسے دکھادیتا ہے - دین کی سمجھ معرفت نفس کا سبب ہے جس سنے خدا کو پہچانا اُسنے کل اشیاء کو جان لیا - اسی سے خدا کی بندگی اور عبودیت غیر سے آزادی حاصل ہوتی ہے - تو جب تک غیر خدا کو اختیار نکریگا فلاح ونجات نپائیگا - دین کو خواہشون پر آخرت کو دنیا پر اور خالق کو مخلوق پر اختیار کرلے - خواہشون کو دین پر - دنیا کو آخرت پر - اور مخلوق کو خالق پر مقدم رکھنے مین تیری ہلاکت متصور ہے - اسپر عمل کرنا تیرے لیے کافی ہے تو خدا سے محجوب ہے اسی لیے تیرے لیے قبولیت نہین - قبولیت مقبول ہونے کے بعد ہوتی ہے - توکل کرنا قبول کریگا تو وہ سوال کے وقت دعا قبول فرمائے گا - کھیتی کا وجود بونے کے بعد ہوتا ہے کھیتی کرتا کہ اناج ہات لگے - پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے - اُس کھیتی کو بو جسکی زمین تیرا دل اور تخم ایمان ہے - اسکی نگہبانی اور پانی وغیرہ دینا اعمال صالحہ سے متعلق ہے - جس دل مین نرمی رقت اور رحمت ہے تو ضرور کھیتی اُگے گی - اور اگر دل سخت ہے تو شور زمین ہے - ایسی زمین مین کچھ نہین اُگ سکتا - تو اگر پہاڑ کی چوٹی پر کچھ بوئے گا تو ہرگز نہ اُگے گا - بلکہ وہ کھیتی قریب ہلاکت ہوگی - ایسی کھیتی بونی اُن لوگون سے سیکھ جو بونا جانتے ہین - تنہا اپنی رائے سے کام نہ لے - پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ہر پیشہ مین اُسکے لائق لوگون سے مدد لو - تو آخرت کی نہین بلکہ دنیا کی کھیتی مین مشغول ہے کیا تو نہین جانتا کہ طالب دنیا فلاح نہین پاتا - آخرت کے ساتھ خدا کو نہین دیکھ سکتا - اگر آخرت کا ارادہ ہے تو ترک دنیا کو لازم کرلے - اور اگر خدا کو چاہتا ہے تو حظ نفسانی اور مخلوق کو چھوڑ دے - واصل ہو جائے گا - جب یہ رتبہ مل جائے گا تو اسکی تبعیت مین دنیا آخرت اور حظ مخلوق طوعاً وکرہاً سب تیرے پاس چلی آئینگی کیونکہ تیرے پاس ایسی اصل موجود ہے کہ تمام فروع اُسکے تابع ہین - عاقل بن - تیرے پاس نہ ایمان ہے نہ عقل و تمیز - تو مخلوق کے ساتھ قائم اور انکے سبب مشرک ہے - اگر توبہ نکرے گا ہلاک ہو جائے گا - اہل اللہ کے رستہ سے دور ہو اُن کے دروازے سے چلا جا - بغیر قلب کے اپنے جسمانی شانون سے انکی مزاحمت نکر - اپنے نفاق - اور دعوون اور ہوس سے اُن کا مقابلہ نکر - بلکہ تو دلون اور اسرار کے وسیلہ سے توکل - آفتون پر صبر - اور قسمت پر رضامند رہنے سے اُن کا مقابلہ کر سکتا ہے اے لڑکے خدا کے آگے کھڑا رہ تجھپر آفتین نازل ہوا کرین اور تو اُن کی محبت کے قدم پر قائم رہے ذرا متغیر نہو - ہوائین اور مینہ تجھے نہ ہلائین تیر تجھے نہ چھیدین -

تو ظاہر مین ثابت اور باطن مین ایسے مقام پر قائم رہ جسمین نہ مخلوق ہے نہ دنیا نہ مخلوق ہین نہ حصے - نہ علت ہے نہ کیفیت - اور نہ ماسوے اللہ - مخلوق کی ملاقات اور اہل

وعیال کا بوجھ تجھے مکدر نکرے - اور نہ تو کثرت وقلت - تعریف ومذمت - اور اقبال وادبار سے متغیر ہو -
انس وجن - فرشتون اور مخلوق کی عقل سے پرے ہو کر اُسکے ساتھ رہے - کسی نے کیا اچھا
کہا ہے کہ اگر تو تصدیق کرتا ہے تو فبہا ورنہ ہمین رنج وتعب مین نہ ڈال - جس بات کی مین شرح
کر چکا ہون صبر اور صدق اور اخلاص اُسکی بنیاد ہے تو یہ چاہتا ہے کہ مین نفاق سے کام لون
اور تجھسے نرم کلام کرون جس سے تیرا دل خوش ہو - اور تو گمان کرے کہ مین بھی کچھ ہون نہیں
ہرگز نہین - اسمین کسی طرح کی خوبی نہین - مین آگ ہون - اور آگ پر سمندر ہی ٹھیرتا ہے جو آگ
ہی مین انڈے بچے دیتا اور آگ ہی مین اُٹھتا بیٹھتا ہے - اس بات کی کوشش کر کہ تو آفتون
محنتون - اور قضا وقدر کے گرزون کی آگ مین سمندر بنکر رہے - تاکہ میری مضامین
اور سخت کلامی اور اُسپر ظاہر وباطن - کھلے اور چھپے اول خلوت مین دوم جلوت مین سوم
وجود مین عمل کرنے پر صبر کر سکے - یہ پورا ہو گیا تو خدا کی مشیت وتقدیر سے دنیا وآخرت کی فلاح
حاصل ہوگی - مین مخلوق مین سے کسی کے ساتھ محاباۃ کرتا ہون تو وہ اللہ ہی کے لیے اور اسکے
حقوق مین سے ہے - بلا امر الٰہی مین کسی چیز کی طرف توجہ نہین کرتا - بلکہ مخلوق سے خدا کا
حق لینے مین اُس سے قوت حاصل کرتا ہون - سستی نہین کرتا - اپنے نفس کے ساتھ موافقت
کرتا ہون اور اُسے مخلوق کے بارہ مین اپنا موافق پاتا ہون - بعض اولیاء اللہ کا قول ہے
مخلوق کے معاملات مین خدا کی موافقت کر - خدا کے معاملات مین مخلوق کا ساتھ نہ دے -
جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو پھرا وہ پھر گیا - مین تیری کیا پروا کرون تو خدا کا گنہگار - اور اُس کے
اوامر ونواہی کی توہین کرنے والا ہے - قضا وقدر کی بابت اُس سے لڑتا ہے - دن رات
اُس سے دشمنی کرتا ہے تو اُس کا معتوب اور ملعون ہے - اللہ تعالے نے اپنے بعض کلام مین
فرمایا ہے مین اپنی اطاعت سے خوش ہوتا ہون - اور جب خوش ہوتا ہون تو برکت دیتا
ہون - میری برکت کی کچھ انتہا نہین - اور اپنی نافرمانی سے غصہ کرتا ہون اور جب غصہ
کرتا ہون تو لعنت بھیجتا ہون - میری لعنت ساتوین پشت تک پہنچتی ہے - یہ انجیر کے بدلے
دین بیچنے کا زمانہ ہے - طول امل اور قوت حرص کا زمانہ ہے اس بات کی کوشش کر کہ تو انمین
نہو جائے جنکی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم اُن کے عمل کیطرف آئے اور اُسے غبار کیطرح
اُڑا دیا - جس عمل سے غیر اللہ مقصود ہو وہ اُڑتے ہوئے غبار کی مانند ہے - افسوس تیرا
حال عوام سے مخفی ہے - مگر خواص سے پوشیدہ نہین - تیرا کھوٹ گنوارسے پوشیدہ ہے -
صراف سے نہین - جاہل سے مخفی ہے عالم سے نہین - عمل کر اور عمل مین اخلاص سے کام لے
خدا سے لو لگا - اور لایعنی سے دل کو چھوڑ دے - غیر لایعنی مین داخل ہے - اُس سے

مشغول نکر۔ خاص اپنے نفس کی اصلاح کرتا کہ اسپر غالب آجائے اُسے تو لگام دے قید کرے اور اپنی سواری بنا کر دنیا کے میدان طے کرنے کے بعد آخرت سے جا ملے۔ اور مخلوق سے الگ خالق تک پہنچ جائے۔ یہانتک کہ جب یہ پورا ہو جائیگا اور تجھے توفیق ملیگی تو تو غیر کو اپنی پیٹھ پیچھے سوار کرکے دنیا سے نکال سکے گا۔ اُسے خدا تک پہنچائے گا۔ اور حکمتون کا نوالہ کھلائے گا۔ سچ بولنے کو لازم پکڑ لے۔ اور تاویل نکر۔ تاویل کرنیوالا اسیرا ہوتا ہے۔ مخلوق سے بیم و امید کچھہ نرکھہ۔ یہ نسبت ایمان کی علامت ہے۔ ہمت عالی رکھہ۔ بلندی حاصل ہوگی۔ خدا تیری ہمت و صدق اور اخلاص کے مطابق تجھے دیگا۔ کوشش کر۔ درپئے ہو۔ اور طالب بن۔ تجھسے کچھہ نہین ہوتا حالانکہ ہونا ضرور چاہئے جیسا روٹی کمانے مین محنت اٹھاتا ہے۔ اسیطرح نیک عمل کرنے مین تکلیف سہار۔ شیطان عوام الناس سے اسطرح کھیلا کرتا ہے جسطرح سوار اپنے بچھیرے سے۔ جسطرح کوئی اپنے گھوڑے کو پھرایا کرتا ہی اسیطرح شیطان عوام کو جسطرف چاہے کاوے دیا کرتا ہی۔ اُنکے دلونکی گدی پر چانٹے مار کر جو چاہتا ہے کام لے لیتا ہے۔ اُنھین عبادتخانون سے الگ کرتا مسجدون سے نکالتا اور اپنی خدمت کے لیے کھڑا کردیتا ہے۔ اور نفس ان کامون مین شیطان کی اعانت اور اسکے لیے سامان مہیا کردیتا ہے۔ اُسے لازم ہے کہ اپنے نفس کو بھوک۔ خواہشون سے رکنے۔ لذتون اور باطل چیزون سے باز رہنے کے کوڑے سے مار۔ اور اپنے دل کے خوف اور مراقبہ کے کوڑے سے خبر لے۔ استغفار کو اپنے نفس اور قلب اور بھید کا طریقہ بنالے۔ انمین ہر ایک کا ایک مخصوص گناہ ہے۔ ان کو ہر حال مین موافقت اور خدا کی متابعت مین لگائے رکھہ۔ اے کم عقل جبکہ تقدیر کا رد اُسکی تبدیل۔ محو۔ اور مخالفت تجھے ناممکن تو اُسکے خلاف کوئی ارادہ ہی نکر۔ جبکہ تیرے پاس وہی آتا ہے جس کا خدا ارادہ کرتا ہے تو پھر تیرا ارادہ کیا۔ جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے اور وہ پورا نہو سکے تو اپنے نفس اور قلب کو مشقت مین نڈال۔ ہر چیز کو خدا کے سپرد کردے۔ توبہ کے ہاتھون سے اُسکی رحمت کے دامن کو تھام لے جب تو اسپر مداومت کریگا تو تیرے دل اور بھید کی آنکھ سے دنیا زائل ہو جائے گی۔ اُسکی مصیبتین اور ترک لذات و شہوات سب کچھہ آسان ہو جائے گا تو اُسکے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا شکوہ نکریگا الم بلا مین تیرا نفس فرعون کی بیوی آسیہ کی مانند ہو جائے گا۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ وہ خدا پر ایمان لے آئی ہے تو فرعون کے حکم سے اُسکے ہات پاؤن مین لوہے کی میخین ٹھونکی گئین۔ اور کوڑون کی مار ماری۔ آسیہ نے آسمان کیطرف سر اُٹھا کر دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہین۔ اور فرشتے اُس مین گھر بنا رہے ہین۔ اتنے مین ملک الموت روح قبض کرنے آئے اور یہ کہا کہ یہ مکان تیرے لیے ہے۔ آسیہ ہنس پڑین اور اُن سے الم عذاب جاتا رہا۔ اور کہنے لگین الہی میرے لیے اپنے پاس جنت مین ایک مکان بنادے۔ اسیطرح تو ہو جائے گا۔ کیونکہ

تو اپنے دل اور یقین کی آنکھ سے دنیا کو دیکھ لیگا - اور یہان کی بلاؤن آفات پر صبر کریگا - پتی تیا تقدیر و قدرت سے نکلجائیگا - نیز الیسا دنیا حرکت و سکون سب خدا ہی کی قوت سے ہوگا - اسکے آگے فنا ہو اور اپنا کام اسے سونپ دے - اپنی اور مخلوق کی نسبت اس سے موافقت کر - اسکی تدبیر کے ساتھ تدبیر اسکے علم کے ساتھ حکم نکر - اسکے اختیار کے آگے اپنا اختیار نرکھ - جو اس حال کو معلوم کر لیتا ہے وہ غیر کا طالب نہین بنتا - اسے ماسوے اللہ کی آرزو نہین ہوتی - عقلمند اس حالت کی آرزو کیون نکرے - خدا کی محبت اس بغیر پوری طرح حاصل نہین ہوتی

اکتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے قدر کلام کے بعد فرمایا

یاد رکھ کہ تمام چیزین خدا کی تحریک سے متحرک اور اسی کے ٹہرانے سے ٹھیری ہوئی ہین جب اسکے لیے یہ ثابت ہوگیا تو گویا اس نے شرک یا مخلوق کے بوجھ سے راحت پائی - اور مخلوق بھی اس سے آرام ملا - کیونکہ وہ ان کو عیب نہین لگاتا - اور جو انکے پاس کی کوئی شے ان سے نہین مانگتا البتہ صرف شرعی مطالبہ کرتا ہے - وہ شرع کی رو سے مطالبہ کرتا ہے اور عادل کی رو سے عذر کرتا ہے تاکہ علم و حکم دونون جمع ہوجائین - مخلوق مین فعل الٰہی کی رویت ایک ایسا عقیدہ ہے کہ جسکے حکم نہین توڑا جا سکتا - رہی تقدیر تو وہ راز ہے اور وہی مطالبہ کر ڈالا - وہ اپنے کام سے سوال نہین کیا جا سکتا - لوگ اپنے اعمال سے ضرور سوال کیے جائین گے - یہ اس شخص کا عقیدہ ہے جو مسلمان خدا پر یقین رکھنے والا - موحد - خدا سے رضامند - قضاؤ قدر اور اپنے یا غیر کے متعلق اسکی صنعت سے موافقت رکھتا ہے وہ تیرے نفس اور صبر سے بے پرواہ ہے مگر یہ دیکھتا ہے کہ تو اپنے دعوے مین کیسے عمل سے اپنی تصدیق کرتا ہے یا تکذیب - عاشق کسی چیز کا مالک نہین ہوتا - بلکہ سب کچھ معشوق کے حوالے کرتا محبت اور ملکیت جمع نہین ہوتی - خدا کا محب جو اسکی دوستی مین صادق ہو اپنے نفس و مال اور عاقبت کو اسی کے سپرد کر دیتا ہے - اپنے اور غیر کے متعلق اپنے اختیار کو چھوڑ دیتا ہے اسکے تصرفات پر تہمت نہین لگاتا - اس سے جلدی نہین مانگتا - اسے بخیل نہین جانتا جو کچھ خدا کی طرف سے آتا ہے اسے خوشگوار معلوم ہوتا ہے - اسکی تمام راہین بند ہوکر صرف ایک رستہ رہ جاتا ہے - اے محبت الٰہی کے مدعی جب تک تیرے حق کی تمام راہین بند ہوکر ایک رستہ نرہ جائیگا تیری محبت کمال کو نہ پہنچے گی - تیرا محبوب عرش سے لیکر روئے زمین تک تیرے دل سے مخلوق کو نکالدیگا تو دنیا و آخرت کو بھی چاہے گا - اپنے سے وحشت اور خدا سے انس کریگا - تو لیلی کے عاشق یعنی مجنون کیطرح ہوجائیگا کہ جب اسکے دل مین لیلی کی محبت لگیگی تو مخلوق سے الگ ہوکر گوشہ نشین

ہوگیا۔ وحشی جانوروں میں جا بسا۔ آبادی سے نکلکر اُجاڑ میں جا رہا۔ خلق کی تعریف و مذمت سے
بیخبر ہوگیا۔ اُسکے نزدیک اُن کا کلام و سکوت اور رضا و غضب برابر تھا۔ ایک دن اُس سے
کسی نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ جواب دیا۔ لیلیٰ۔ پھر پوچھا کہ کہاں سے آیا ہے۔ کہا لیلیٰ۔ پھر سوال کیا
کہاں جائیگا۔ مجنون نے کہا لیلیٰ۔ وہ ماسوے لیلیٰ سے اندھا اور اُسکے غیر کا تذکرہ سننے سے بہرہ ہو
گیا تھا۔ مجنون کسی ملامت گر کی ملامت کے باعث لیلیٰ سے نہ پھرا۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ جب
نفس محبت میں باہم موافقت کر لیتے ہیں تو مخلوق کا سمجھانا سرد لوہے کو کوٹنے کی برابر ہے۔
دل جب خدا کو پہچان لیتا اُسے چاہتا اور اُس کا قرب چاہتا ہے مخلوق اور اُن کے پاس ٹھیرنے
سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ کھانے پینے۔ نکاح اور آبادی سے اُسے وحشت ہوجاتی ہے۔ منہ اُٹھا
ویرانہ کی طرف چلا جاتا ہے حکم شرع کے سوا اُسے کوئی چیز مقید نہیں کرتی۔ شریعت امر و نہی
اور دیگر اعمال میں تقدیر الٰہی اسلئے تک اُسے قید رکھتی ہے۔ الٰہی ہمیں اپنی رحمت کے ہات سے
چھوڑ ورنہ ہم دنیا اور وجود کے دریا میں ڈوب مرین گے۔ اے کرم اور فہم اور سابقہ نعمتوں کے
دینے والے ہماری مدد کر۔ **اے لڑکے** جو شخص میرے قول پر عمل نہیں کرتا وہ میری بات
نہیں سمجھتا۔ اور جو عمل کرتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے جب تو مجھے نیک گمان نہ ہوگا اور میرا کہا نہ مانے گا
اور اسپر عمل نہ کریگا تو کیا سمجھے گا۔ تو بھوک کی حالت میں میرے آگے کھڑا ہے مگر میرا کھانا نہیں کھاتا
تیرا پیٹ کیونکر بھرے گا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے پیغمبر علیہ السلام سے سُنا ہے کہ جو ایک رات
بیمار رہکر خدا سے رضامند اور تکلیف پر صابر رہے۔ گناہوں سے اسطرح پاک ہوجاتا ہے گویا اسکی
ماں سے آج جنا ہے تجھے کچھ نہیں ہوتا حالانکہ ہونا ضرور چاہیے۔ معاذ بن جبل صحابہ سے فرمایا
کرتے تھے ٹھیرو۔ تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں۔ یعنی ٹھیرو گھڑی بھر ایمان کا لطف حاصل کرو۔
باب قرب میں داخل ہوجاؤ۔ آپ نبی سے غائب اشیاء کی اطلاع کیجانب اشارہ کیا کرتے تھے۔
چشم یقین سے نظر کرنے کا ایما فرماتے تھے۔ ہر مسلمان مومن اور ہر مومن اہل یقین نہیں ہوتا
لہذا اصحابہ نے پیغمبر علیہ السلام سے عرض کیا کہ معاذ ہمیں ایمان لانے کی ہدایت کیا کرتے ہیں۔ کیا
ہم مومن نہیں ہیں۔ آپنے فرمایا معاذ کو اُنکی حالت پر چھوڑ دو۔ اے نفس و ہوا اور طبیعت و شیطان
اور دنیا کے بندے خدا اور نیک بندوں کے نزدیک تیری کچھ قدر نہیں۔ بندہ آخرت کی طرف
ہرگز التفات نہیں کیا کرتا۔ پھر بندہ دنیا کی طرف کیا توجہ کریگا۔ افسوس۔ بلا عمل کیسے محض زبانی
بکواس سے تو کیا کرسکے گا۔ تو فی الواقع تکذیب کرتا ہے اور اُسے تصدیق جانتا ہے حقیقت میں
مشرک ہے اور اپنے آپ کو موحد خیال کرتا ہے۔ باطل کاموں پر درستی کا معتقد ہے۔ تو اپنی
کوڑی کو جوہر خیال کر رہا ہے۔ تجھے مجھے یہ کام ہے کہ تجھے جھوٹ سے روکوں اور سچ کا حکم کروں۔

تیرے پاس قرآن - حدیث اور تیرا دل تین کسوٹیان ہین جن سے مین تجکو پہچانتا ہون اگلی کسوٹی ہی تمام صورتین نظر آجاتی ہین - جب تک قرآن حدیث پر پورا عمل نہو دل اس مرتبہ کو نہین پہنچتا علم پر عمل کرنا علم کا نور - صفائی کی صفائی - جوہر کا جوہر اور خلاصہ کا خلاصہ ہے - علم پر عمل کرنا دلکو درست اور پاک کردیتا ہے دلکی صحت اور پاکی سے اعضا تندرست اور پاک ہوجاتے ہین جب دل کو خلعت پہنایا جاتا ہے تو تمام اعضا کو خلعت ملجاتا ہے جب مضغۂ دل صالح ہوجاتا ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے - دلکی درستی اُس بھید کی درستی کی باعث ہوتی ہے جو خدا اور بندہ کے مابین ہے - بھید ایک پرند ہے اور دل اُس کا قفس ، قلب ایک طائر ہے اور جسم اُس کا پنجرہ - جسم ایک جانور ہے اور قبر اُس کا قفس - اور جسم دل کا ایک ایسا پنجرہ ہے جسمین داخل ہونا ضروری بات ہے

بیالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین رجب ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے - کہ جو شخص لوگون مین مکرم ہونا چاہے اُسے خدا سے ڈرنا چاہیے - اور جو قوی تر ہونا چاہے وہ خدا پر توکل کرے اور جسے غنی تر ہونا منظور ہے وہ اُن چیزون پر پورا بھروسا رکھے جو خدا کے قبضہ مین ہین - جو دنیا و آخرۃ کی بزرگی کا خواہان ہے وہ خدا کا خوف اختیار کرے اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جو شخص زیادہ متقی ہے خدا کے نزدیک وہی زیادہ مکرم ہے - خدا سے ڈرنے مین کرامت اور معصیت مین ذلت ہے - جو شخص دین الٰہی مین قوت کو دوست رکھتا ہے اسکو خدا پر توکل کرنا چاہیے - کیونکہ توکل دلکو درست - قوی - مہذب اور راہ یافتہ کردیتا اور اُسے عجائبات کا مشاہدہ کرادیتا ہے - اپنے درہم و دینار اور اسباب پر بھروسا نکر - یہ تجکو عاجز اور ضعیف کردیگا - خدا پر بھروسا رکھ وہ تجکو قوت و مدد دے گا - اور تجھپر مہربانی کرے گا - اور ایسی جگہہ سے فراخی دیگا کہ تجکو گمان بھی نہوگا - وہ تیرے دل کو مضبوط کردیگا کہ تجکو دنیا کے آنے جانے اور مخلوق کے اقبال و ادبار کی ذرا پروا نہوگی - اسوقت لوگون کی نسبت قوی ہوجائے گا - اور اگر اپنے مال و جاہ اور اہل و سامان پر بھروسا کرے گا تو غضب الٰہی اور اشیاء مذکورہ کے زوال کے سامنے آجائے گا - کیونکہ خدا غیور ہے وہ تیرے دل مین غیر کو دیکھنا نہین چاہتا - جو دنیا و آخرت مین غنا کا طالب ہو اُسے چاہیے کہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور اُسکے دروازہ پر کھڑا رہے - اُس سے شرمائے - غیر کی طرف نظر ڈالنے سے آنکھین بند کرے - اس سے دل کی آنکھین مراد ہین نہ کہ سر کی - تو اپنے قبضہ کی دولت پر کیونکر بھروسا رکھتا ہے حالانکہ وہ معرض زوال مین ہے اور خدا پر توکل نہین کرتا - حالانکہ اسکی ذات لازوال ہے - تیرا جہل تجھے غیر کا سہارا لینے پر

اُبھارتا ہے۔ خدا کا بھروسا پورا غنا اور غیر کا بھروسا کامل فقر ہے۔ اے تارکِ تقویٰ تو دنیا و آخرۃ
کی کرامت سے محروم کیا گیا۔ اور اے مخلوق و سامان پر بھروسا کرنے والے تو قوت اور دنیا و آخرۃ
مین خداداد عزت سے محروم رہا۔ اور اے اپنے مال پر توکل کرنے والے تو دو جہان مین خداداد
غنا سے بے نصیب رکھا گیا اے لڑکے اگر تو متقی متوکل مضبوط ہونا چاہتا ہے تو صبر اختیار کر
کیونکہ یہ تمام نیکیون کی بنیاد ہے۔ جب صبر کے متعلق تیری نیت درست ہو جائیگی اور تو خدا
کے لیے صابر ہو جائیگا تو اُسکی جزا یہ ہوگی کہ تیرے دل مین اُسکی محبت اور دو جہان کی قربت
داخل ہو جائیگی۔ خدا کی اُس قضا و قدر سے جسکا ازلی علم خدا کو ہے اور مخلوق مین کوئی اُسکے
ہٹانے پر قادر نہین موافقت کرنے کا نام صبر ہے۔ یہ بات مومن موقن پر ثابت ہے اس لیے وہ
اپنے مقدر پر اضطراری نہین بلکہ اختیاری صبر کیا کرتا ہے۔ پہلے قدم مین صبر کرنا اضطراری ہے
اور دوسرے قدم مین اختیاری۔ تو ایمان اور معرفت کا دعوے کیونکر کرسکتا ہے۔ تیرے پاس صبر ہے نہ رضا
یہ شے محض دعوے سے حاصل نہین ہوتی۔ تو جبتک بابِ الٰہی کو نہ پکڑے اور اُسکی چوکھٹ سے تکیہ نہ لگا کر
تقدیر اور نفع و ضرر کے قدمون کی روندن پر صبر نکرے ہم سے کلام نکر۔ بات تو جب ہے
کہ یہ قدم تیرے جسم کو نہین بلکہ دل کو روندین اور تو اپنی جگہ سے نہ ٹلے اور اسطرح رہے گویا بیہوش
یا جسم بلا روح ہے۔ یہ امر سکون بلا حرکت خمول بلا ذکر اور مخلوق سے الگ رہنے کا محتاج ہے
دل اور سِر اور باطن اور معنے کے اعتبار سے غیبت بلا حضور خلق ہونی چاہیے۔ مین بہت کچھ بیان
کرچکا ہون مگر تم کچھ نہین سنتے۔ مین بہت لمبی چوڑی اور مشرح تقریر کرچکا ہون لیکن تم نہین سمجھتے
مین بار ہا تمہین دینا چاہتا ہون تم نہین لیتے۔ مین تم کو بہت کچھ نصیحت کرچکا ہون تم قبول نہین
کرتے۔ تمہارے دل کسقدر سخت اور خدا کی معرفت سے جاہل ہین۔ اگر تم اُسے پہچانتے اُسکی ملاقات
پر ایمان لاتے موت اور اُسکے مابعد کو یاد رکھتے تو ایسے نہوتے۔ کیا تم نے اپنے ماں باپ اور گھر
والونکی موت نہین دیکھی۔ کیا تم نے اپنے بادشاہون کا مرنا ملاحظہ نہین کیا۔ پھر اُن سے نصیحت
کیون نہ پکڑی۔ اور اپنے نفسون کو طلب اور اُسکے بقا کی محبت سے کیون نہ روکا۔ اپنے وجود کو
بدلکر مخلوق کو اُن سے کیون نہ نکالا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے خدا کسی قوم کی حالت نہین بدلتا
جبتک قوم اپنی حالت آپ نہ بدلے۔ تم کہتے ہو کرتے نہین۔ عمل کرتے ہو مگر خالص طور پر
نہین کرتے غافل ہو۔ اور خدا کے سامنے بے ادبی نکرو۔ قوت پکڑو۔ ثابت رہو۔ قائم ہو جاؤ
سوچو۔ تم جن مشغلون مین ہو یہ آخرت مین نفع نہ دینگے۔ تم اپنے نفسون کے حق مین بخیل ہو
اگر اُن پر کرم کرتے تو ایسی چیز حاصل کرتے جو آخرت مین نفع دیتی۔ تم اُس چیز مین مشغول ہو
جو زوال پذیر ہے۔ اس لیے زائل نہونے والی چیز تمہارے ہات سے جاتی رہی۔ اصول اور

اولاد و ازواج جمع کرنے مین مشغول ہو۔ عنقریب ان مین اور تم مین پردہ ڈالدیا جائے گا۔ نفس دنیا
اور مخلوق کے وسیلے سے معزز ہونے مین مشغول ہو۔ یہ خدا کے عذاب کو ذرا بھی دفع نکر سکینگے۔
تیرا قلب شرک کے باعث ناپاک۔ خدا کے معاملہ مین شک اور بہرحال اسپر تحرص کرنے والا ہو
اسنے یہ جانکر تجھے مبغوض رکھا اور نیک لوگون کے دلون مین تیری دشمنی ڈالدی۔ بعض اولیاء اللہ
حضرت آنکھون پر پٹی باندھ کر نکلا کرتے تھے اور لڑکا انگلی پکڑے رہتا تھا۔ ان سے اس کا سبب
پوچھا گیا تو یہ کہا کہ خدا کے منکر کو دیکھنا نہین چاہتا۔ ایک دن وہ آنکھین کھولکر گھر سے نکلے اور
کافر کو دیکھا۔ غش کھاکر گر پڑے۔ دیکھو اس شخص مین خدا کے لیے کسقدر غیرت کا مادہ موجود تھا
تو کیونکر غیر کی عبادت اور اسکے ساتھ شرک کرتا ہے۔ اسکی نعمتین کھاتا اور کفر کرتا ہے۔ مسلمانو تم
اس کا کچھ خیال نہین کرتے۔ بلکہ کافرون کے ساتھ کھاتے اور ان کے جلسون مین بیٹھتے ہو۔ کیونکہ
تمہارے دل مین ایمان اور خدا کے لیے غیرت نہین رہی۔ توبہ استغفار کو لازم کرو۔ اور خدا سے شرماؤ
بیحیائی کا جامہ اتار ڈالو۔ اسکے آگے دلیری نکرو۔ دنیا کے حرام اور شبہات سے بچو۔ پھر ان مباحات سے
جو ہوا و شہوت کے متعلق ہون پرہیز کرو۔ کیونکہ ہوا و شہوت کے ساتھ کھانا تم کو خدا سے روکتا ہے
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ دنیا مومن کا قیدخانہ ہے مومن اپنے قیدخانہ مین کیونکر خوش رہ سکتا ہے
ہرگز نہین رہتا۔ لیکن اسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے اور دل مین غم۔ ظاہر مین خوش رہتا مگر باطن
اور خلوت اور معنے کے لحاظ سے آفتین اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی رہتی ہین۔ کپڑون کے نیچے اسکے
زخمون پر پٹی بندھی رہتی ہے۔ وہ اپنے زخمون کو تبسم کے کرتے سے ڈھانکے رہتا ہو۔ اسی سے
خدا فرشتون مین اسپر فخر کیا کرتا ہے۔ تمام فرشتے اسکی طرف انگلیان اٹھاتے ہین۔ وہ دین
الٰہی کی دولت کا سانپ ہے۔ اہل اللہ ہمیشہ خدا کے ساتھ صبر کرتے اور اسکی تقدیر کے کڑوے
گھونٹ پیتے رہتے ہین۔ یہانتک کہ خدا ان کو محبوب بنا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہو کہ خدا
صابرون کو دوست رکھتا ہو۔ اپنی محبت کے سبب تجھے آزماتا ہے۔ تو جسقدر اوامر بجا لائیگا اور منہیات سے
بچیگا اسی قدر محبت زیادہ ہوگی۔ اور جتنا صبر کرے گا اتنا ہی قرب الٰہی بڑھے گا۔

بعض اولیاء اللہ کا قول ہے کہ خدا اپنے دوست کو عذاب دینے سے انکار کرتا ہے
مگر اسے آزماتا اور صبر دیدیا کرتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین گویا دنیا ہے ہی نہین اور گویا
آخرت ہمیشہ رہیگی۔ اے دنیا کے طالبو۔ دنیا کے چاہنے والو۔ میرے پاس آؤ۔ مین تم کو
اسکے عیب بتاؤن اور خدا کا رستہ دکھاؤن۔ اور ان لوگون سے ملاؤن جو خدا کے طالب
ہین۔ تم بلہوس ہو۔ میری بات سنو۔ اسپر عمل کرو۔ اور خالص عمل کرو۔ اگر تم میری بات
سمجھلو اور عمل کرتے کرتے مرجاؤ تو علیین کیطرف اٹھائے جاؤ گے۔ وہان تم میری طرف توجہ

اور جبکہ اس کلام پر پشیمان ہوگے - تحیت دعا دوگے سلام کروگے - اور جو کچھ میں کہتا ہوں اسکی حقیقت
معلوم کرلوگے اسکو قبول کروگے اپنے دلوں سے میری نسبت تہمت کا خیال اٹھا لوگے میں کیلا ہی اور طالب
دنیا نہیں ہوں - حق کہتا - اور حق کی طرف اشارہ کرتا ہوں میں تمام عمر صالحین سے نیک گمان
رہا - اور انکی خدمت کرتا رہا - یہی بات مجکو نفع دے رہی ہے - میں تم سے اپنے وعظ و نصیحت کی اجرت
نہیں مانگتا - میرے وعظ کی قیمت عمل کرنا ہے - یہ کلام خلوت اور اخلاص کے لائق ہے - حیلوں اور
اسباب کے منقطع ہونے سے نفاق جاتا رہتا ہے - ایمان و ایقان کو لباس پہنانا کہ نفس اور
خواہش کو - مومن پر صرف کرنا چاہیے نہ کہ منافق پر - اسکے قوم ہوسوں اور جھوٹی آرزوؤں کو
چھوڑ دو - ذکر الہی میں مشغول رہو - وہ بات کہو جو تم کو نفع دے - ضرر رساں کلام نکرو - اگر تو بولنا چاہے
تو پہلے یہ سوچ لے کہ کس چیز کے متعلق کلام کرتا ہے - اور پھر نیک نیتی کے ساتھ کلام کر - اسی لیے کہا
گیا ہے کہ جاہل کی زبان دل کے آگے اور عالم و عاقل کی زبان دل کے پیچھے ہوتی ہے - تو گونگا بن
خدا جب چاہے گا تجکو گویائی عنایت کرے گا - جب کسی کام کے لائق دیکھے گا تجھے تیار کر دیگا - اسکی
صحبت بالکل گونگا رہنا ہے - جب یہ گونگا پن تمام ہو جائے گا تو بشرط مشیت خدا کی طرف سے
گویائی حاصل ہوگی - یا آخرۃ تک برابر یہی حالت رہیگی - پیغمبر علیہ السلام کے اس قول کا کہ جو خدا
کو پہچانتا ہے اسکی زبان گونگی ہو جاتی ہے یہی مطلب ہے - خدا پر کسی شے کے متعلق اعتراض کرنے سے
عارف کی ظاہری و باطنی زبان گنگ ہو جاتی ہے - بلا منازعت موافق بنجاتی ہے - غیر کیجانب
دیکھنے سے اسکے دل کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں - اس کا سر پارہ پارہ - تمام کام لٹے - اور دل
مستغرق ہو جاتا ہے - وہ اپنے وجود سے نکلجاتا ہے دنیا و آخرت خراب ہو جاتی ہے - نام و نشان
مٹجاتا ہے - پھر جب خدا چاہتا ہے اسے زندہ کرتا ہے - گم ہونے کے بعد موجود کر دیتا ہے گویا
دوبارہ پیدا کرتا ہے - فنا کے ہات سے مارتا اور بقا کے ہات سے پیدا کرتا ہے تاکہ اسکی ملاقات
کا طالب ہو - پھر دوبارہ بھیجتا ہے تاکہ مخلوق کو فقر سے غنا کی طرف بلائے - غنا وہی ہے - جو
خدا اور اسکے اتصال سے حاصل ہو - خدا سے دوری اور غیر اللہ سے استغنا حاصل کرنا فقر ہے
غنی وہ ہے جس کا دل قرب الہی کی فتحمندی حاصل کرے اور فقیر وہ ہے جسکے پاس یہ دولت نہو
جو اس غنا کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ دنیا و آخرت - اور ماسوے اللہ کو چھوڑ دے -
ان اشیاء کو رفتہ رفتہ دل سے نکال ڈالے - اس قلیل چیز کے ساتھ جو تمہارے پاس ہے
مقید نہو - یہ تو تمہارے لیے توشہ ہے - اسے خدا کے رستہ کا توشہ بناؤ - اس نے تمہارے
نعمتیں اس لیے بنائی ہیں کہ انھیں خدا کی طرف منسوب کرو - اور اسکے وجود پر استدلال کرو
اور علم اس لیے ہے کہ اس پر عمل کرو - اور اسکی روشنی سے ہدایت پاؤ - الہی ہمارے

دلون کو اپنی طرف ہدایت کر۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کیوقت رباط مین فرمایا

اے لڑکے اگر فلاح چاہتا ہے تو خدا کی موافقت مین اپنے نفس کی مخالفت کر۔ طاعت مین نفس کا موافق اور گناہ مین اس کا مخالف رہ۔ تیرا نفس معرفت مخلوق سے اور مخلوق معرفت خالق سے حجاب کا باعث ہو۔ تو جب تک نفس کے ساتھ رہے گا تو مخلوق کو اور جب تک مخلوق کے ساتھ رہے گا تو خالق کو نہ پہچان سکیگا۔ پھر جب تک دنیا کا ساتھ دے گا تو آخرت کو اور جب تک آخرۃ کا ساتھ دے گا تو خدا کو نہ دیکھے گا۔ مالک و مملوک جمع نہین ہوتے۔ اور جسطرح دنیا و آخرۃ کا اجتماع نہین ہو سکتا اسی طرح خالق و مخلوق کا اکٹھا ہونا ممکن نہین۔ نفس برائیون کا حکم دیا کرتا ہے یہ اُسکی جبلت ہے۔ اسے چند در چند عرصہ کیلئے الگ کر دے تاکہ قلب کے مطابق حکم کرنے لگے۔ بہر حال اسے مجاہدہ مین ڈال۔ اور اُسکے لیے اس آیہ کو حجت نہ بنا۔ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا۔ یعنے خدا نے نفس کو اُسکے تقوے اور فجور کا الہام کیا ہے۔ نفس کو مجاہدہ کی آگ سے پگلا دے۔ وہ پگلنے اور فنا ہونے کے سبب قلب کی طرف قرار پکڑے گا۔ پھر قلب سر کیطرف اور سر خدا کی طرف مطمئن ہو کر رہے گا۔ اور سب کو دونین سے فیض حاصل ہوگا۔ اور جب نفس کے پگلانے کا مرتبہ پورے طور پر حاصل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے دل مین ندا کرے گا۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا یعنے اپنے نفس کو نہ مارو اللہ تمپر مہربان ہے۔ یہ خطاب الٰہی نفس کی طہارت اُسکے شر کو دفع کرنے اور دل کو طاعت اور ذکر اللہ سے قوت دینے کے بعد آتا ہے۔ یہ بات حاصل نہو تو باوجود کدورت و شرارت قرب کی امید نرکھ۔ کیونکہ جب نجاستون سے پاک نہین تو بادشاہ کا قرب کیونکر ملسکتا ہو۔ اُسکے امید مین کم کر۔ تیرے ارادون کا مطیع ہو جائے گا۔ اُسے پیغمبر علیہ السلام کی فرمائی ہوئی نصیحتین سُنا آپ فرماتے ہین جب تو صبح کرے تو اپنے دل مین شام خیال نکر۔ اور جب شام کرے تو صبح کی امید نرکھ۔ تجھے کیا معلوم ہے کہ کل تیرا نام زندون کی فہرست مین ہوگا یا مُردون کی۔ تو غیرون کی نسبت اپنے نفس پر زیادہ مہربان ہے اور تو نے اُسے ضائع کر رکھا ہے پھر غیر اُسپر مہربان اور اُسکی حفاظت کیونکر کرے گا۔ تیری امید حرص کی قوت سے تجکو اُسکے ضائع کرنے پر ابھار رکھا ہے۔ امید و نکی کمی حرص کی کوتاہی۔ ذکر موت۔ مراقبہ الٰہی۔ صدیقون کے انفاس و کلمات سے نفس کا علاج اور رات دن خالص ذکر کرنے مین کوشش کر۔ اُس سے یہ کہا کر کہ تیری نیک کمائی تیرے لیئے اور تیرے

جا سکو وہ گناہون کا بوجھ تجھی پر ہے - تیرے ساتھ کوئی اور ہرگز عمل نکریگا - اور خدا اپنے عمل مین
تجھے کچھ بتلا عمل اور مجاہدہ ضروری چیز ہے - منع کرنیوالا ایتر ادوست - اور اغوا کرنے والا دشمن ہے -
ہیت تجکو خالق کے نہین بلکہ مخلوق کے پاس دیکھتا ہون - تو نفس و مخلوق کے حقوق ادا کرتا اور خدا
کا حق ساقط کر دیتا ہے - اُنکی نعمتون پر غیر کا شکر ادا کرتا ہے - اُسکے سوا تجھے یہ نعمتین کس نے دی
ہین تاکہ تو اُس کا شکر اور اُسکی عبادت کرے - اگر تجھے اس کا علم ہے کہ تمام موجودہ نعمتین خدا ہی
کیطرف سے ہین تو شکر کدھر گیا اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ وہ تیرا خالق ہے تو امتثال اوامر و نواہی اور
بلاؤن پر صبر کرنے مین اُسکی عبادت کدھر گئی - نفس سے مجاہدہ کر تاکہ تجھے ہدایت نصیب ہو -
اللہ تعالے فرماتا ہے جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین ہم اُن کو اپنی راہ دکھا دیتے ہین -
دوسری آیت ہے اگر تم خدا کی مدد کروگے تو خدا تمہاری اعانت کریگا اور تمہارے قدمون کو مضبوط
کر دیگا - اُسے ڈھیل مت دے اور اُسکی اطاعت نکر - نجات پائے گا - اُسکے روبرو مت ہنس - اور
سو باتون مین ایک کا جواب دے - تاکہ وہ مہذب - مطمئن - اور قانع ہو جائے - جب وہ تجھے
خواہشون اور لذتون کا طالب ہو تو درنگ کر - اُسے ڈھیل دے - اور سمجھا دے کہ اس کا وعدہ جنت
مین ہے - منع کی تلخی پر اُسے صبر دلا - تاکہ اُسے غیب سے بخشش ملے - جب تو اُسے صبر دلا کر خود صبر
کریگا تو خدا اُسکے ساتھ ہو جائے گا کیونکہ اُس نے فرمایا ہے کہ خدا صبر کرنیوالون کے ساتھ ہے -
اُسکی کوئی بات نمان کیونکہ وہ برائی کے سوا اور کسی چیز کا حکم نہین کرتا اُسے مخالف جواب دیا کر
کیونکہ مخالفت مین اُسکی اصلاح متصور ہے - اے ارادہ معرفت الٰہی کے مدعی اور
نفس کے ساتھ ٹھیرنے والے تو اپنے دعوے مین جھوٹا ہے نفس اور حق جمع نہین ہوتے - دنیا
و آخرت کا اجتماع ناممکن ہے - جو نفس کے ساتھ ٹھیرتا ہے وہ خدا کے ساتھ نہین ٹھیر سکتا -
اور دنیا کے پاس ٹھیرنے والے سے آخرت کے پاس نہین ٹھیرا جاتا - پیغمبر علیہ السلام فرماتے
ہین - جسنے دنیا کو محبوب رکھا آخرت کو ضرر پہنچایا - اور جسنے آخرت سے دوستی کی اُسنے اپنا
دنیوی نقصان کیا - صبر کر - جب تیرا صبر کامل ہوگا تو رضا کامل ہو جائے گی - فنا تیرے
سامنے آجائے گی - اور سب کچھ تیرے نزدیک خوشگوار ہو جائے گا - سب چیزین شکر کیطرف تیری
پلٹ آئینگی - بعد قرب ہو جائے گا - اور شرک توحید بنجائے گا - پھر تو مخلوق کیطرف سے نہ ضرر دیکھیگا
نہ نفع - تجھے کوئی ضد نظر آئے گی - تمام اسباب وجہات متحد ہو جائین گے - ایک جہت کے
سوا کچھ نہ دکھائی دیگا - اس حالت کو اکثر آدمی نہین سمجھ سکتے - یہ بات لاکھون مین ایک آدھ کو
نصیب ہوتی ہے اسکے ملنے کے اسباب مین کوشش کر کہ تو دنیا مین خدا کے سامنے مرے -
اور تیرا نفس جسم سے روح نکلنے سے پہلے مرجائے - اسکی موت صبر اور مخالفت ہے - عنقریب

دس کا انجام اچھا ہوگا - تیرا صبر فنا ہو جائے گا مگر اسکی جزا فنا نہو گی - مین نے صبر کیا اور اس کا
انجام اچھا پایا - مین مرگیا اُسنے مجھے زندہ کیا - اور پھر مارا - مین غائب ہوگیا اُسنے مجھے ڈھونڈھ نکالا
مین اُسکے ساتھ ہلاک ہوا اور اُسی کے ساتھ مالک بن گیا - مین نے ترک اختیار و ارادہ کی بابت اپنے
نفس سے مجاہدہ کیا - یہانتک کہ مجھے یہ مرتبہ ملگیا - اب تقدیر مجھے کھینچتی - احسان خداوندی میری
مدد کرتا - اُس کا فعل مجھے حرکت دیتا - غیرت مجھے بچاتی - ارادہ میرا ساتھ دیتا سابقہ کرم میرے
آگے آتا اور خدا مجھے بلند کرتا ہے - افسوس تو مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ مین تیرے نفس کا نگہبان
ہون - اُسکی حفاظت کرتا ہون - تیرا ٹھکانا میرے پاس ہے ورنہ تو ہلاک ہوجائے گا - اے سخت
جاہل حج کے لیے پہلے میرے پاس آ - پھر بیت اللہ کا قصد کر - مین کعبہ کا دروازہ ہون - آ -
تاکہ مین تجکو ارکان حج سکھاؤن - اور ایسی بات بتاؤن کہ جسکے وسیلہ سے تو رب کعبہ کے ساتھ خلا
ملے - جب غبار منقطع ہوجائے گا تو تم حقیقت کو معلوم کر سکوگے - اے سیاحت کرنیوالو میرے
پاس بیٹھو - میرے سبب قوت حاصل کرو - مین خدا کی طرف سے قوت دیا گیا ہون - اہل اللہ
تم کو اُسی چیز کا حکم دیتے ہین جسکا خدا نے حکم دیا ہے اور اُسی سے روکتے ہین جس سے خدا نے
روکا ہے - تمہاری نصیحت اُن کے سپرد کیگئی ہے - وہ اس معاملہ مین امانت ادا کرتے ہین -
دار حکمت مین عمل کرو - تاکہ دار قدرت مین پہنچ جاؤ - دنیا حکمت ہے اور آخرت قدرت - حکمت
آلات اور اسباب و سامان کی محتاج ہے - قدرت کسی چیز کی محتاج نہین - خدا نے یہ اسلیے
کیا ہے کہ دار قدرت دار حکمت سے ممتاز ہے - آخرت مین تکوین بلا سبب ہے - وہان اعضائے بدن
بولین گے - اور خدا کے سامنے اُن گناہون کی گواہی دینگے جو تم نے کیے ہین - تم چاہو یا نہ چاہو
قیامت کے دن پردے کھلجائین گے - مخفی چیزین ظاہر ہونگی - ارتکاب حجت کے لیے دوزخ تیز
نہ کی جائیگی جسکا دل سرد ہوگا - فکر کی زبان سے اپنی کتاب پڑھو - پھر گناہون سے توبہ کرو اور نیکیون کا
شکر ادا کرو - معاصی کے دفتر کو اکٹھا کرو - اور اُن کی سطرون پر توبہ کا قلم پھیر دو - اے لڑکے
تو نے میرے ہاتھ پر اور میری صحبت مین توبہ کی جب تو میرا کہا نہین مانتا تو اس سے کیا نفع ہوگا
تو معنی کیطرف نہین - بلکہ صورت کی طرف راغب ہے - جو شخص میری صحبت چاہتا ہے وہ میری بات
مانے اور عمل کرے - میری طرح پھرے ورنہ میری صحبت مین نہ رہے - کیونکہ وہ نفع سے زیادہ
نقصان اُٹھائے گا - مین عمدہ دسترخوان ہون - کوئی شخص مجھ سے کھانا نہین چاہتا - مین کھلا
دروازہ ہون مگر کوئی داخل نہین ہوتا - مین تمہارا کیا علاج کرون - کہان تک کہون
تم کچھ نہین سنتے - مین تم کو اپنے لیے نہین بلکہ تمہارے ہی لیے چاہتا ہون -
مین تم سے امید و بیم کچھ نہین رکھتا - ویرانہ اور آبادی مین فرق نہین سمجھتا

باقی اور جیسے غنی اور فقیر بادشاہ اور غلام کو جدا نہیں جانتا۔ حکم غیر کے قبضہ میں ہے۔ جب محبت دنیا جب
دل سے نکالدی تو یہ مرتبہ حاصل ہو گیا۔ جب دل میں محبت دنیا موجود ہے تو تیری توحید کیونکر درست
ہو سکتی ہے۔ کیا تو نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہیں سُنا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ تو
جب تک مبتدی۔ عبادت کرنیوالا طالب اور سالک رہے گا تو حب دنیا تیرے حق میں تمام گناہوں کی
اصل ہو گی۔ اور جب تیرے دل کی سیر منتہی ہو کر قرب الٰہی تک پہنچ جائیگی تو تجھے تیری تقدیر محبوب
معلوم ہو گی۔ اور غیر کی قسمت مبغوض۔ تیری تقدیر تجھے اسقدر پیاری ہو گی کہ علم ازلی کے ثابت
کرنے کے لیے تو اپنا حصہ اچھی طرح لے سکیگا اور اُسپر قانع ہو کر غیر کیطرف التفات نکریگا۔ تیرا دل خدا کے
سامنے موجود رہے گا۔ اور تو دنیا میں اسطرح پھرے گا جسطرح اہل جنت بہشت میں۔ اب خدا کیطرف سے
تیرے نام جو حکم جاری ہو گا وہ تجھے اچھا معلوم ہو گا۔ کیونکہ تو اُسکے ارادہ سے قصد کرتا اُسکے اختیار سے مختار
بنتا اور اُسکی قدرت سے پھرتا ہے۔ تیرا دل ماسوے سے الگ ہو جائے گا۔ دنیا و آخرۃ تجھسے ایکطرف
ہو گی۔ پھر تیرا اپنے حصہ کو لینا اور اُسے محبوب رکھنا اُسی کے حکم سے ہے تیرے اختیار سے نہیں۔
ریاکار اور اپنے عمل پر مغرور منافق دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کیا کرتا ہے۔ موٹا کھاتا پہنتا ہے۔
مگر وہ ظاہری و باطنی تاریکی میں ہے۔ اپنے دل سے ایک قدم خدا کی طرف نہیں چلتا۔ وہ عمل کرنیوالوں
اور رنج اٹھانیوالوں میں سے ہے۔ اسکی باطنی خصلت صدیقین اولیاء اللہ اور خدا رسیدہ صالحین
کو معلوم ہے۔ آج اسکو دنیا کے خاص لوگ جانتے ہیں کل عوام میں رسوائی ہو گی۔ خواص اُسے
دیکھکر دلوں میں بُرا جانتے ہیں۔ مگر خدا کے حکم سے پردہ پوشی کرتے ہیں۔ باوجود نفاق اہل اللہ کا
مقابلہ نکر۔ تو نفاق سے خالی نہیں۔ تو جب تک زنار توڑ کر تجدید اسلام نکرلے۔ توبہ تیرے
دل میں مضبوط نہو جائے۔ اور جب تک تو طبیعت۔ خواہش۔ وجود حصول منافع اور دفع مضرت کے
گھر سے باہر نہ نکل آئے ہے کلام نکر۔ تو جب تک ترک نفس و ہوا و طبیعت کے ساتھ دروازہ پر آجا
اور اپنے دل کو وہیں میں اور سِر کو کسی گوشہ میں بادشاہ کے بچھوڑے اہل اللہ سے نہ بول۔ بنیاد
ڈالنے میں جلدی کر۔ اور جب اسے مضبوط کر چکے تو جلدی سے دیوار بنالے۔ بنیاد کیا ہے دین اور
دل کی سمجھ۔ نہ کہ فقہ اللسان۔ دل کی سمجھ خدا سے اور فقہ اللسان مخلوق اور اُن کے بادشاہوں سے
قریب کر دیتی ہے دل کی سمجھ تجکو مجلس قرب الٰہی میں صدر نشین بنادے گی۔ بلند کریگی۔ اور تیرے قدم
خدا کی طرف بڑھائے گی۔ افسوس تو اپنا وقت ناطلبی میں ضائع کرتا ہے۔ اور علم پر عمل نہیں کرتا بس تو
تو جہل کے قدم پر ہوس میں مبتلا ہے۔ دشمنان خدا کی خدمت اور اُن کے ساتھ شرک کرتا ہے
وہ تجھسے اور تیرے شریکوں سے بے پرواہ ہے۔ وہ تجھسے کسی شریک کو پسند نہیں کرتا۔ تو نہیں
جانتا کہ تو اُس کا بندہ ہے جسکے قبضہ میں تیری لگام ہے اگر فلاح کا ارادہ ہے تو دل کی باگ خدا کی طرف پھیر

اور اسپر حقیقی توکل کر۔ ظاہر و باطن سے اُسکی خدمت کرتا رہ۔ اُسپر تہمت نہ لگا۔ وہ خبیر علیم ہے۔
تیری مصلحت کو تجھسے زیادہ جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے تو نہین جانتا۔ خدا کے آگے سکوت۔ گمنامی۔
آنکھین بند رکھنے۔ سر جھکانے اور گنگ رہنے کو لازم کر لے۔ یہانتک کہ اُسکی طرف سے بولنے کا
حکم آجائے۔ اب تو اُسکے ارادہ سے بولیگا نہ کہ اپنے ارادہ سے۔ اسوقت تیرا بولنا دلی بیماریون کی دوا
ہوگا۔ اسرار۔ اور عقلون کے حق مین روشنی کا باعث ہوگا۔ الٰہی ہمارے دلون کو روشن کر
اور اُن کو اپنا رستہ دکھا۔ ہمارے اسرار کو صاف اور اپنے سے قریب کردے۔
اور ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا ؎

چوالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے تیرھوین رجب المرجب ۵۴۵ھ منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

مومن دنیا مین غریب ہے۔ زاہد آخرت مین۔ اور عارف ماسوے اللہ مین۔ مومن دنیا مین بمنزلہ
قیدی ہے اگرچہ اُس کا رزق فراخ اور مکان وسیع ہو۔ اُسکے گھر والے اُسکے مال و جاہ مین اینڈے
پھرتے ہین۔ اُسکے گرداگرد آکر خوش ہوتے اور ہنستے ہین مگر وہ بلحاظ باطن قیدخانہ مین ہے۔
اُسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے اور دل مین غم۔ اُسنے دنیا کو پہچانکر طلاق دیدی ہے۔ پہلی مرتبہ ایک
طلاق دی۔ کیونکہ اُسے خوف تھا کہ اختیار ارادہ نہ بدلدین۔ اسی حالت مین آخرت نے اپنا
دروازہ کھولا۔ اور اُسکے حسن و جمال کی بجلی چمکی۔ مومن نے دنیا کو دوسری طلاق دیدی۔
اسوقت دنیا مکر کر آئی اور گلے سے لپٹ گئی۔ اُس نے تیسری طلاق دیدی۔ اور بالکل آخرت
کا ہو رہا۔ اب نور الٰہی کی تجلی ظاہر ہوئی۔ اور مومن نے آخرت کو طلاق دیڈالی۔ دنیا نے
پوچھا میان تم نے مجھے کیون چھوڑدیا۔ جواب ملا کہ مین نے تجھسے اچھی چیز دیکھ لی تھی۔ پھر آخرت
نے سوال کیا کہ مجھے کیون طلاق دیدی۔ مومن نے کہا کہ تو نوجوان اور صورت والی ضرور ہے مگر
غیر اللہ ہے اس لیے تجھے طلاق کیون نہ دیتا۔ اسوقت اُسکے لیے معرفت الٰہی محقق ہوجاتی ہے۔ اور وہ
ماسوے سے بالکل آزاد ہوجاتا ہے۔ دنیا اور آخرت دونون سے بیگانہ ہوتا ہو۔ سب سے غائب اور
بالکل عالم محویت مین رہتا ہے۔ دنیا اُسکی خدمت مین آکھڑی ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو اپنی خادمہ
جانتا ہے حرم نہین سمجھتا دنیا اُسکے کام کے لیے تیار کھڑی رہتی ہے۔ اور اُس زینت و آرایش
سے خالی ہوتی ہے جسکے ساتھ وہ اہل دنیا کے سامنے پیش آتی ہے یہ اس لیے کہ مومن اُدھر
متوجہ ہوجائے۔ بلکہ جب کسی کو جاہے تکتی ہے تو اُسکے تختے بڑھیا عورتون اور کالی کلوٹی لونڈیون
کے ہاتھ اُسکے پاس پہنچاتے ہین کیونکہ بیگم اُس مرد کی حفاظت اور اُسپر غیرت کیا کرتی ہے

خدا کی طرف سراپا متوجہ ہو جا۔ کل آیندہ کو کل گذشتہ کے پاس چھوڑ دے۔ کیا تعجب کل آیندہ ایسی حالت مین آئے کہ تو مر چکا ہو۔ اے غنی اپنے غنا کے باعث خدا سے بے پروا مت ہو۔ شاید کل تو فقیر ہو جائے۔ کسی شے کے ساتھ نہو بلکہ خالق الاشیاء کے ساتھ رہ۔ اُسکی مانند کوئی شے نہین ہو سکتی۔ اور اسکے غیر کیطرف قرار نہ پکڑ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ خدا سے ملاقات کیے بغیر مومن کو راحت نہین ملتی۔ جب تیرے اور مخلوق کے تعلقات جاتے رہے اور خدا سے تعلق ہو گیا تو یہ سمجھ کہ اُسنے تجکو پسند کر لیا۔ اُسکے پسند کو بُرا نہ جان۔ جو خدا کے ساتھ صبر کرتا ہے۔ اسکے الطاف کے عجائبات دیکھ لیتا ہے۔ فقر پر صبر کرنیوالے کو غنا حاصل ہو جاتا ہے۔ نبوت اکثر چرواہون مین۔ اور ولایت اکثر غلامون اور غریبون مین ہوتی ہے۔ بندہ جب خدا کے لیے ذلیل ہوتا ہے خدا اسکو عزیز کر دیتا ہے اور جب تواضع کرتا ہے۔ اللہ تعالے بلند کر دیتا ہے عزت ذلت دینے والا۔ پست اور بلند کرنیوالا۔ توفیق دینے اور آسانی کرنے والا وہی ہے۔ اگر وہ نہوتا تو ہم اُسے نہ پہچانتے۔ اے اعمال پر غرور کرنے والو۔ تم بڑے جاہل ہو۔ اُسکی توفیق نہوتی تو تم نماز روزہ اور صبر کچھہ نکر سکتے۔ تم مقام شکر مین ہو نہ کہ مقام غرور مین۔ بہت سے لوگ اپنے عمل و عبادت پر مغرور۔ خلقت سے مدح و ثنا کے طالب اقبال دنیا کے راغب اور اہل دنیا کی طرف متوجہ ہین۔ نفسون اور خواہشون کے ساتھ ٹھیرا ہوا ہے۔ دنیا نفس کی اور عقبے دل کی پیاری چیز ہے۔ اور خدا محبوب اسرار ہے۔ مضبوط حکم کے بعد تمہارے دلون مین حکمتین ڈالی ہین۔ حکمتین اس کام کا پہلا قدم ہین۔ جسنے باوجود عدم حکمت اُسکا دیکھنا کیا وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ شریعت جس چیز کی گواہی ندے وہ الحاد ہے۔ قرآن و حدیث کے دو پر لگا کر خدا کی طرف اُڑ جا۔ اور پیغمبر علیہ السلام کے ہات مین ہات دیکر اُسکے پاس جا پہنچ۔ اُن کو اپنا وزیر اور معلم بنا لے۔ وہ بنا سنوار کر تجھے خدا کے سامنے پیش کر دین گے۔

وہ اُن ارواح مین حاکم مریدونکے مربّی۔ مرادون سے واقف۔ اور صالحین کے افسر ہین۔ اُن مین احوال اور مقامات کی تقسیم کرنے والے ہین۔ خدا نے یہ کام اُنکے سپرد کر دیا ہے۔ اُن کو سب کا سردار بنایا ہے۔ بادشاہ کے پاس سے جب لشکریون کے لیے خلعت جاتے ہین تو افسر کے ہاتون تقسیم ہوا کرتے ہین۔ توحید عبادت ہے اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنا عادت۔ عبادت کو لازم کر لے اور عادت کو چھوڑ دے۔ جب تو عادت کو چھوڑ دے گا تو تیرے حق مین خرق عادت ہونے لگے گا۔ اپنی عادت بدل دے تاکہ خدا تیری حالت بدل ڈالے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک لوگ اپنی حالت خود نہ بدلدین۔ اپنے نفس اور مخلوق کو اپنے دل سے نکالدے اور اُسکے پیدا کرنے والے سے بھر دے۔ تاکہ تکوین تیری طرف واپس آ جائے۔ طہارت قلب اور صفائی اسرار نہو تو اس دن کے روزون۔ اور رات کی نمازون سے کچھہ حاصل نہین۔ بعض

اولیاء اللہ کا قول ہے کہ صیام وقیام اس دسترخوان کا سرکہ وساگ ہے۔ اصل کھانا اور شربت ہے۔ ان میں
صدق اول کھانا ہے۔ پھر رنگ برنگ کے کھانے آنے لگتے ہین۔ بعد کھانے تناول کیے جاتے
ہین۔ پھر ہات دھوئے جاتے ہین۔ پھر خدا کی ملاقات ہوتی ہے۔ پھر خلعتین اور جاگیرین ملتی ہین
امارت ونیابت حاصل ہوتی ہے۔ شہر اور قلعے تسلیم کیے جاتے ہین۔ جب بندہ کا دل درست
ہوتا اور قرب کو جگہہ دیتا ہے اُسے اطراف زمین کی بادشاہت وسلطنت سب ملجاتی ہے مخلوق
کیطرف دعوت اسلام۔ اور اُن کی ایذاؤن پر صبر۔ تغییر باطل اور اظہار حق کا منصب دیا جاتا ہے
خدا اُس کو دیتا اور غنی کر دیتا ہے کیونکہ وہ جب دیتا ہے غنی کر دیا کرتا ہے۔ اُس کا پیٹ حکمتون سے
بھر دیتا ہے۔ اللہ تعالے نے اپنے نیک بندون اور عارفون کے دلون کی زمین مین حکمتون کی
نہرین پیدا کر رکھی ہین۔ جن مین اُسکے علم کے وادی سے اُسکے عرش ولوح سے پانی آتا ہے۔
اور اُن دلونکی طرف جو مُردہ۔ خدا سے ناواقف۔ اور اُس سے مُنہ پھیرے ہوئے ہین باری ہوتا ہے
اسے لڑکے۔ حرام کھانا تیرے دل کو مارتا اور حلال اسے زندہ کر دیتا ہے۔ ایک لقمہ دلکو روشن کرتا ہے
اور ایک تاریک۔ ایک لقمہ دنیا مین مشغول کرتا ہے اور ایک آخرت مین۔ ایک لقمہ دونون سے
بے رغبت بناتا ہے اور ایک خالق کی جانب راغب کر دیتا ہے۔ حرام کھانا دنیا مین مشغول۔ اور
معاصی کو محبوب کرتا ہے۔ مباح لقمہ آخرت مین مشغول اور طاعات کو مرغوب کر دیتا ہے۔ اور حلال
دل کو خدا سے قریب کر دیتا ہے۔ ان کھانون کی شناخت صرف معرفت الٰہی کے باعث ہوتی ہے
اور اُسکی معرفت دل مین ہوتی ہے۔ کتابون مین نہین ہوتی۔ اُسکی طرف سے ہوتی ہے مخلوق کی
جانب سے نہین ہوتی۔ خدا کی معرفت اُسکے حکم پر عمل کرنے اور تصدیق وصدق کے بعد حاصل
ہوا کرتی ہے۔ یہ رتبہ توحید اور اُس پر مضبوط ہونے اور مخلوق سے الگ ہونے کے بعد ملتا ہے
جب تو کھانے پینے پہننے اور نکاح کرنے کے بعد کچھہ جانتا ہی نہین تو خدا کو کیونکر پہچان سکتا ہے
یہ چیزین وجہ حلال سے ہون یا حرام سے تجھے کچھہ پروا نہین۔ تو نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہین سُنا
کہ جو اپنے کھانے پینے کی پروا نکرے کہ کہان سے آرہا ہے خدا اُسکی پروا نہین کرتا جونسے دروازے
سے چاہے دوزخ مین داخل کر دے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا اشیا جمع
کرنے کی پروا نکر۔ اور کسی چیز کی تمنا نرکھہ۔ تجھے کوئی شے اُس سے غافل نکرے۔ مخلوق تجھے اُس
سے نروکے۔ ہان اُنکی عقل کے مطابق اُن سے بات کر۔ اور مدارات کے ساتھہ اُن پر صدقہ کر۔ اور
پیغمبر علیہ السلام کے اس قول پر عمل کرتا رہ کہ لوگون سے مدارات کرنا صدقہ ہے۔ خدا کے دیئے
مین سے اُن کو دے۔ جو تجھے ملا ہے اُنہین سے کچھہ اُنھین بخش۔ نرمی مہربانی اور خوش اخلاقی سے
پیش آ۔ اُسوقت تیرا خلق اخلاق الٰہی مین سے اور تیرا فعل اُسکے حکم سے ہوگا۔ مشائخ دو طرح

گئے ہوئے ہین - ایک شیخ الحکم دوسرا شیخ العلم یہ دوسرا شیخ تجکو مخلوق سے الگ کرکے قرب الٰہی کے دروازہ تک پہنچا دیگا - تجھے دو دروازون مین جانا پڑے گا - ان مین ایک مخلوق کا دروازہ ہے دوسرا خالق کا - ایک دنیا کا دوسرا آخرت کا - ایک دوسرے کا تابع ہے - اول مخلوق کا دروازہ ہے پھر خالق کا - تو پہلے دروازہ سے تجاوز کیے بغیر دوسرے کو نہین دیکھ سکتا - دل کو دنیا سے الگ کر تاکہ دوسرے دروازہ مین چلا جائے - شیخ الحکم کی خدمت کر تاکہ وہ شیخ العلم تک پہنچا دے - مخلوق سے نکل - تاکہ خالق پہچان سکے - معرفت درجہ بدرجہ ہے - دنیا و آخرت جمع نہین ہوتین - یہ چیزین ایک دوسرے کی ضد ہین - ان کے اجتماع کا طالب نہ بن - کچھ حاصل نہوگا - خدا کے گھر یعنی دل کو خالی کرلے اور اسمین غیر کو نہ چھوڑ جب فرشتے اس گھر مین کہ جس مین تصویر ہو داخل نہین ہوتے تو تیرے دل مین تو بہت سی تصویرین اور بت موجود ہین - اسمین خدا کیونکر آئے گا - ماسوے اللہ بت ہے اسے توڑ - اور اس گھر کو بتون سے پاک کر - تو اپنے مطلوب کو اسی مین موجود پائے گا اور ایسے عجائبات دیکھے گا جو اس سے پہلے نہ دیکھے ہونگے - الٰہی ہمین اپنی مرضیات کی توفیق دے - اور دنیا و آخرت مین نیکی عطا فرما - اور دوزخ کے عذاب سے بچا ؛

پینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولھوین رجب ۵۴۵ھ کو صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین - جسکا بھروسا اپنی جیسی مخلوق ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے - اس لعنت مین اکثر لوگ شامل ہین - ہزارون مین ایک خدا پر بھروسا کرتا ہے - اور جسنے خدا پر اعتماد کیا اسنے گویا بہت مضبوط کڑا تھام لیا - اور جسنے مخلوق پر بھروسا رکھا اسنے گویا پانی کو مٹھی مین بند کر لیا - مٹھی کھولدی تو کچھ بھی نہ رہا - افسوس - مخلوق ایکدن - دو دن - تین دن - مہینا بھر - برس دن - دو برس تک تیری حاجتین پوری کریگی - آخر تنگ آجائیگی - اسلیے خدا کی صحبت اختیار کر - اور اپنی حاجتین ادھر لیجا - وہ تیری دونون طرح کی حاجتون سے نہ تنگ ہوگا نہ گھبرائے گا - قوت توحید کے وقت موحد کے سامنے ماں باپ اہل و عیال - دوست دشمن اور مال و جاہ کی کچھ حقیقت نہین رہتی وہ کسی کی طرف قرار نہین پکڑتا - خدا کے دروازہ اور اسکے احسانات کے سوا کسی سے تعلق نہین رکھتا - اسے اپنے قبضہ کے دینار و درہم پر اعتماد کرنے والے - یہ دونون عنقریب تیرے ہاتھ سے جاتے رہینگے اور جیسا تو ان کو چاہتا تھا ویسا ہی یہ تجکو دکھ دینگے - یہ پہلے غیر کے پاس تھے - چھینکر تجھے دیئے گئے - تاکہ تو طاعت الٰہی پر ان سے مدد لے - تو نے ان کو اپنا بت بنا لیا - اے جاہل خدا کے لیے علم پڑھ اور اسپر عمل کر - علم حیات ہے اور جہل موت - صدیق جب علم شتر کی

کی تعلیم سے فارغ ہوتا ہے تو علم خاص یعنی علم قلوب و اسرار میں مشغول ہو جاتا ہے پھر یہ عالم ربانی
خدا کے دین کا بادشاہ بنجاتا ہے - امر و نہی اور دینا اور نہ دینا مسلط کرنے والے کے حکم سے کیا کرتا ہے
اُسی کے حکم سے لیتا دیتا ہے - وہ بلحاظ حکم مخلوق کے ساتھ ہے اور بلحاظ علم خدا کے ساتھ حکم ربانی
ہے - اور علم گھر - حکم عام ہے اور علم خاص - عارف خدا کے دروازہ پر کھڑا رہتا ہے اُسے علم غیب
و اطلاع امور دیا جاتا ہے جس کی خبر اور کو نہیں ہوتی - اُسے عطا کا حکم دیا جاتا ہے اس لیے دیتا ہے
روکنے کا حکم ملتا ہے روک لیتا ہے - کھانے کی اجازت ہوتی ہے کھا لیتا ہے - بھوکے مرنے کا
حکم ہوتا ہے بھوکا رہتا ہے - اُسے کسی شخص کی طرف متوجہ ہونے کا حکم ہوتا ہے اور کسی سے
منہ پھیر لینے کا - کسی سے لینے کی اجازت ہوتی ہے اور کسیکو رد کر دینے کی جسکی خدا مدد کرے
وہ منصور ہے اور جسے وہ محروم رکھے وہ محروم - اہل اللہ تمہارے پاس تمہارے نفع کے لیے آتے
ہیں - اپنی حاجت کے لیے نہیں آتے - اُن کو مخلوق کی حاجت ہی نہیں - وہ مخلوق کی رسیوں
بن دیتے - اُنکی بنیادیں مضبوط کرتے اور اُسپر مہربانی فرماتے ہیں - وہ دنیا و آخرت میں خدا کے
واقف ہیں - تم سے جو کچھ لیتے ہیں وہ تمہارے ہی لیے ہے نہ کہ اُنکے لیے - مخلوق کی نصیحت اور اُسپر دوام اُنکا مشغلہ ہے
کیونکہ جو چیز خدا کی طرف سے ہوتی ہے دائم و ثابت رہتی ہے اور جو غیر کی طرف سے ہے
فنا ہو جاتی ہے - علم اور عمل کرنے والے علماء کی خدمت کر اور اُسپر صابر رہ - تو اگر علم کی خدمت
اول صبر کرے گا تو ثانی الحال علم تیرا خادم بنجائے گا جسطرح تو نے اُسکی خدمت پر صبر کیا ہے
وہ تیری خدمت پر صبر کرے گا - تجھے علم کی خدمت پر صبر کرنے کے باعث دل کی سمجھ اور باطن کا
نور دیا جائے گا - اے قوم اپنے کام خدا کے حوالے کرو - وہ تمہارا حال تم سے زیادہ جانتا ہے
اُسکی طرف سے کشایش کے منتظر رہو - کیونکہ ایک ساعت سے دوسری ساعت تک کشایش
ہو جایا کرتی ہے - خدا کی عبادت کرو - اُس کا دروازہ کھلواؤ - مخلوق کی طرف سے دروازہ
بند کرو - وہ تمہیں ایسے عجائبات دکھائے گا جو شمار میں نہ آ سکینگے - تجھپر افسوس - اگر خدا مخلوق
کے ہاتوں تجھے نفع دینا چاہے گا تو ضرور دیگا اور اگر ضرر دینا چاہے گا تو یہ ہو کر رہے گا کیونکہ تسخیر اور
دلوں کو نرم یا سخت کرنے والا وہی ہے - اور مارنے جلانے - دینے نہ دینے ذلیل اور معزز کرنے
بیماری اور تندرستی دینے - پیٹ بھرنے اور بھوکا رکھنے - کپڑا پہنانے اور ننگا پھرانے - نیکی کرنے
اور وحشی بنانے والا وہی ہے - اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے - سب کچھ وہی ہے ماسوا
کچھ نہیں - اس بات کو دل میں جمالے - اور بظاہر لوگوں کے ساتھ اچھی طرح زندگی بسر کر
یہ اُن نیک لوگوں اور پرہیزگاروں کا شغل ہے جو ہر حال میں خدا سے ڈرتے - مخلوق کے ساتھ
مدارات کرتے اُن کے دلی حالات سمجھکر خوش اخلاقی کے ساتھ اُن سے بیان کرتے ہیں

قرآن و حدیث کے مطابق اخلاق برتتے اور انہی کے موافق کام کرتے ہین - پھر اگر لوگ انکی باتین مان
لیتے ہین تو وہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہین - اور اگر لوگ قرآن و حدیث سے نکل جاتے ہین تو ان مین اور
اُن مین دوستی اور سرارت کچھ نہین رہتا - خدا کے امر و نہی کے متعلق مخلوق سے نہین شرماتے -
اپنے دل کو مسجد بنالے اور خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکار - چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بیشک مسجدین
خدا کے لیے ہین تم خدا کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو - اسوقت ایسے آدمی کا درجہ اسلام سے ایمان
ایمان سے ایقان - ایقان سے معرفت - معرفت سے علم - علم سے محبت - محبت سے محبوبیت -
اور طلب سے مطلوبیت کی طرف ترقی کر جاتا ہے - اسوقت ایسا آدمی جب بندہ جاتا ہے چھوڑا نہین
جاتا جب بھولتا ہے یاد دلایا جاتا ہے - جب سوتا ہے بیدار کیا جاتا ہے - جب غافل ہوتا ہے جگایا
جاتا ہے - جب پشت پھیرتا ہے متوجہ کیا جاتا ہے - جب خاموش ہوتا ہے بُلایا جاتا ہے - پھر وہ ہمیشہ
بیدار اور صاف رہتا ہے کیونکہ اس کا آئینۂ دل صاف ہوجاتا ہے - اُسکے ظاہر سے باطن کو دیکھ
لیتا ہے اور اپنے پیغمبر علیہ السلام سے بیداری کا ورثہ پاتا ہے - حضور کی آنکھین سویا کرتی تھین
اور دل بیدار رہتا تھا - اور پس پشت سے آپ اسطرح دیکھتے تھے جسطرح سامنے سے - ہر
کسی کی بیداری اُسکی حالت کے مطابق ہے - پیغمبر علیہ السلام کی بیداری کو کوئی نہین پہنچا - اور آپکے
خصوصیات مین کوئی شریک نہین ہوسکتا - ہان آپ کی امت کے ابدال و اولیا آپکے فضلہ خوار ہین
اُن کو آپکے دریائے مقامات کا ایک قطرہ اور کرامات کے پہاڑون کا ایک ذرہ دیا گیا ہے کیونکہ
یہ لوگ آپکے وارث - دین کو تھامنے والے - دین کے مددگار - دین کے رہبر - علم دین اور شریعت
کے پھیلانے والے ہین - اِنپر اور قیامت تک اِنکے وارثون پر خدا کا سلام اور اُسکی رحمت -
مومن نے دنیا پر نظر ڈالی - اُسے چاہا اور طلب کیا - اور دنیا نے اُسکے دلمین جگہ لیکر مالک بننا
چاہا - اُسنے جھٹ طلاق دیدی - پھر آخرت کو طلب کیا اور اُسے پالیا - جب اُس نے دل کو گھیر لیا
تو مومن کو اس کا خوف ہوا کہ کہین یہ مجکو خدا سے نروک دے اور قید نکرلے - اس لیے اسے بھی
طلاق دیکر دنیا کے پہلو مین بٹھا دیا -

اور اُسکا مہر ادا کرکے خدا کے دروازہ پر جا پہنچا - وہان خیمہ لگایا - اور اُسکی
چوکھٹ کو تکیہ بنالیا - اُسنے ملت ابراہیم کا اتباع کیا - پہلے ثریا کو دیکھا پھر چاند کو - پھر سورج کو
پھر فرمایا کہ فنا اور غائب ہونے والی چیزون کو مین پسند نہین کرتا - مین اُسکی طرف متوجہ
ہوتا ہون جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا - مین باطل دینون سے دین حق کیطرف
مائل ہون اور مشرک نہین ہون - مومن جب ہمیشہ خدا کی چوکھٹ سے تکیہ کرتا اور خدا اُسکے
صدق طلب کو معلوم کرلیتا ہے تو دروازہ کھولدیتا اور اُسکے دل کو اپنے پاس آنے کی

اجازت دیتا ہے پھر اُس سے اُسکے حال اور دنیا و آخرت کے ساتھ جو کچھ گذر چکا ہے سب کی خبرین
پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے مومن اپنا سب قصہ کہہ سناتا ہے۔ بعدہ خدا اُسے مقرب کرلیتا
اُس سے اُنس اور کلام کرتا اپنی رضا کی خلعت پہناتا۔ اُسے حکمت و علم سے پُر کرتا ہے۔ دنیا اُسکی
دونون مشاطہ عورتون یعنی دنیا و آخرت کو تجدید عقد کرتا ہے اُسکے اور اُن دونون کے مابین نکتہ لکھتا ہے
اور اسکے حق مین ترک اذیت شرط کرلیتا ہے۔ اور اُن دونون کو خادمہ بنا دیتا ہے۔ یہ دونون اُس کا
پورا حق ادا کرتی ہین۔ خدا ان دونون کے دل مین اُسکی محبت ڈالتا ہے۔ اُسکی حالت یہ ہوجاتی ہے
اور اُس کا دل خدا کے قرب مین جا رہتا ہے۔ ماسوے سے الگ ہوجاتا ہے۔ یہ شخص آزاد بندہ
بنجاتا ہے ماسوے سے الگ اور زمین و آسمان مین بے قید ہوکر رہتا ہے۔ کوئی چیز اُسپر حاکم نہین
ہوتی اور وہ ہر شے کا مالک ہوتا ہے وہ ایسا بادشاہ بنجاتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی اُس کا مالک
نہین ہوتا۔ اُسکے سامنے دروازہ کھلا رہتا ہے۔ کوئی دربان ہوتا ہے نہ پہرہ دار اسکے لڑکے
اہل اللہ کا غلام بنجا کیونکہ اُن کی چاہت کے وقت دنیا و آخرت اُنکی خدمتگار ہوجاتی ہے۔ وہ ان
دونون سے بحکم الٰہی لیتے ہین بظاہر دنیا سے لیکر کھو دیتے۔ مگر اُنکا باطن آخرت مین ہے۔ الٰہی دنیا اور آخرت مین
ہمین اُنکی شناخت کرادے۔

چھیالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کیوقت فرمایا

دنیا ایسا بازار ہے جو عنقریب بند ہوگا۔ مخلوق پر نگاہ ڈالنے کے دروازے بند کردو۔ اور خدا کو دیکھنے کے
دروازے کھولو۔ دلکی صفائی اور قرب باطن کی ایسی حالت مین جو تمہارے ساتھ مخصوص ہو۔ اور عالم سبب
پر تمہارے اہل و عیال سے متعلق ہو کمائی اور اسباب کے دروازے بند کردو۔ بات تعجب کی ہے کہ کمائی
نفع اور تحصیل سب غیرون کے لیے ہو۔ اپنے لیے اُسکے فضل کے طبق سے خاص چیز طلب کرو۔
نفسون کو دنیا دلون کو آخرت اور اسرار کو خدا کے ساتھ متعلق کرو۔ ہمارا ارادہ تجھے معلوم ہے
شیخ کا قول ہے کہ اہل اللہ انبیا کے نعم البدل ہین۔ اُنکی بات مانو۔ کیونکہ خدا و رسول کے حکم سے
امر و نہی کرتے ہین بلائے جاتے ہین اسلیے بولتے ہین دیئے جاتے ہین اسلیے لیتے ہین۔ طبیعت و نفس
کی خواہش سے کوئی حرکت نہین کرتے۔ خدا کو دین کی بابت اپنی خواہشون مین شریک نہین ٹھیراتے
تمام اقوال و افعال مین پیغمبر علیہ السلام کا اتباع کرتے ہین۔ اُنھون نے خدا کا یہ حکم سُن رکھا ہے
کہ جو کچھ رسول دین اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرین باز رہو۔ رسول کے اتباع نے اُنھین
مرسِل تک پہنچا دیا ہے۔ اُنھون نے رسول کا قرب چاہا۔ رسول نے اُن کو خدا کا مقرب کر دیا۔
خدا نے اُن کو خطاب خلعت اور مخلوق کی سرداری دی۔ اے منافقو تمہین یہ گمان ہے کہ دین

چیلے کو شیاطین انسان میں جاہل اور بیکار ہے تمھین - اور تمھارے شیاطین اور بُرے مصاحبون
کیلئے کوئی عزت نہین۔ الٰہی ہمپر اور انپر مہربان ہو - اور انکو نفاق کی ذلت اور شرک کی قید سے نجات دے

خدا کی عبادت کرو - اور حلال کی کمائی سے عبادت پر مدد چاہو - کیونکہ خدا مومن
متقی - اور حلال کمانے والے بندہ کو محبوب رکھتا ہے کمائی کر عبادت و عمل کرنے والے کو دوست
اور بے عمل کو دشمن جانتا ہے - کسی پیشہ سے کمائی کمانے والے کو اچھا جانتا ہے اور نفاق سے
کمانے والے کو دشمن - اپنے کو مخلوق کے حوالے کر دیتا ہے - موحد کو دوست رکھتا ہے اور مشرک
کو مبغوض - اہل تسلیم کو پیار کرتا ہے اور جھگڑالو سے دشمنی کرتا ہے - موافقت محبت کی علامت ہے
اور مخالفت دشمنی کی - سب کام خدا کو سونپ دو اور دنیا و آخرت کے متعلق اُسکی تدبیر پر رضامند رہو
مین مدتون بلاؤن کے ساتھ آزمایا گیا مین نے خدا سے اُسکے دفعیہ کا سوال کیا - اس سے اور زیادہ
بلا مین مبتلا ہوا - سخت حیرانی ہوئی غیب سے آواز آئی کہ کیا ابتدائی حالت مین تجھسے کہا
تھا کہ تیری حالت تسلیم کی حالت ہے - مین نے اس سے ادب حاصل کیا اور خاموش ہو رہا -
افسوس تو خدا کی محبت کا دعوے کرے اور غیر کو چاہے - وہ صاف ہے اور اغیار مجسم کدورت
ہین جب تو غیر کی محبت مین صاف کو مکدر کرے گا تو وہ تجھکو مکدر کر دیگا - اور تیرے ساتھ وہ برتاو اختیار کریگا
جو حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ برتا جب اُنھون نے اپنے بیٹون کی طرف ادنے
دلی توجہ فرمائی تو انھین بیٹون ہی کے غم مین مبتلا کر دیا - اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام جب اپنے
نواسون حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کی طرف مائل ہوئے تو ایک دن جبرئیلؑ نے آکر یہ فرمایا کہ کیا تم
ان دونون کو چاہتے ہو - آپنے فرمایا ہان - جبرئیلؑ نے جوابدیا کہ ان مین ایک کو زہر دیا جائیگا
اور دوسرا شہید ہوگا - چنانچہ دونون کی محبت آپکے دل سے جاتی رہی اور آپ صرف خدا کے ہوگئے
اور خوشی غم سے بدل گئی - اللہ تعالے انبیا و اولیا اور نیک بندون کے دلون سے غیرت کرتا ہے -
اے نفاق سے دنیا طلب کرنے والے آنکھ کھول - تجھے اُسمین کچھ بھی نظر نہ آئے گا - افسوس تو نے
کمائی مین زہد اختیار کیا اور دین بیچکر لوگون کا مال میٹھے بیٹھے کھانے لگا - کسب تمام انبیا کا فعل ہے
ہر نبی کوئی نہ کوئی پیشہ کیا کرتا تھا - انجام کار جو کچھ اُنھون نے مخلوق سے لیا وہ خدا کے حکم سے لیا - اے دنیا
کی شراب اُسکی خواہشون اور لذتون کے سرمست - عنقریب قبر مین جاکر تیرے ہوش ٹھکانے آجائینگے

سینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۵۴۵ھ مین شعبان کی چاند رات کو منگل کے دن مدرسہ مین فرمایا

علم پڑھ پھر عمل اور اخلاص سے کام لے اپنے نفس اور مخلوق سے الگ ہو - اور اللہ کہکر مخلوق کو چھوڑ دے

کو اپنے خیال میں لہو و لعب کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ کی طرح پکار کہ رب العالمین کے سوا تمہارے معبود میرے
دشمن ہیں۔ نجاست کو چھوڑ۔ اور جب تک ان کو نفع و ضرر میں مبتلا دیکھے اُن سے نفرت رکھ۔ جب تیری
توحید ہو جائے اور شرک کی ناپاکی دل سے باہر ہو تو انکی طرف جا اُن سے مل۔ اور اُن کو اپنے علم سے
فائدہ پہنچا۔ خدا کے دروازہ کا رستہ دکھا۔ خلق کی طرف سے مر جانا خواص کی موت ہے۔ یہ ارادی
اور اختیاری موت ہوا کرتی ہے۔ جس کو موت آگئی اُسے حیات ابدی مل گئی۔ اُسکی ظاہری موت
لحظہ بھر کے لیے سکتہ ہے۔ لحظہ بھر کے لیے غشی۔ لحظہ بھر کے لیے غیبت۔ پھر نیند۔ پھر بیداری۔
اگر ایسی موت درکار ہے تو معرفت و قرب کا نشہ پی لے۔ اور خدا کی چوکھٹ پر اسقدر سو کہ رحمت
اور احسان کا ہات تجھے تھام لے۔ اور حیات ابدی عنایت کرے۔ نفس کا کھانا الگ ہے۔ دل کا
الگ اور سِر کا الگ۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنے خدا کے پاس رہتا ہوں۔
وہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ یعنی میرے سِر کو معانی اور روح کو روحانیت عطا فرماتا ہے۔ اور خاص
غذائیں دیتا ہے۔ ابتدا میں آپکو جسم و قلب دونوں کے ساتھ معراج ہوئی۔ پھر جسم روکا گیا۔
دل اور سِر سے معراج ہوئی۔ اور آپ لوگوں میں موجود رہے۔ یہی حال آپکے اُن سچے وارثوں کا
ہے جو علم و عمل و اخلاص اور مخلوق کی تعلیم کے متعلق جامع اوصاف ہیں۔

اہل اللہ کا فضلہ کھاؤ۔ اُن کے برتنوں میں جو کچھ بچا ہو اُسے پی جاؤ۔ اے علم کے مدعی
بلا عمل تیرے علم کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور بلا اخلاص تیرا عمل معتبر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ جسم بلا روح
ہے۔ اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو مخلوق کی تعریف و مذمت کی طرف توجہ نکرے اُن کے مال کی
طمع نرکھے۔ بلکہ ربوبیت کا حق ادا کرے۔ نعمت کے لیے نہیں بلکہ منعم کے لیے۔ ملک کے لیے نہیں بلکہ
مالک کے لیے۔ باطل کے لیے نہیں بلکہ حق کے لیے عمل کرے۔ مخلوق کے پاس چھلکا اور خدا کے
پاس مغز ہے۔ اور اُسنے تجھے لب لباب۔ سر اسرار اور خلاصۂ معنے کی اطلاع دیدی ہے۔ اب ماسوے
اللہ سے الگ ہو جا۔ یہ تجرید دل کے لیے ہے نہ کہ جسم کے لیے۔ زہد دل کے لیے ہے نہ کہ جسم کے لیے
روگردانی سِر کے لیے ہے نہ کہ ظاہر کے لیے۔ نظر معانی کیطرف چاہیے نہ کہ الفاظ کی طرف۔ تیکا خدا
کے لیے ہے نہ کہ مخلوق کے لیے۔ دارو مدار اسپر ہے کہ تو خالق کے ساتھ ہو نہ کہ مخلوق کے ساتھ۔
تیاری طرف سے دنیا و آخرت سب نابود ہونی چاہیے۔ گویا دنیا و آخرت کوئی چیز نہیں۔ گویا اُسکے
سوا ہر چیز لاشے ہے۔ خدا کے محب جو مخلوق میں خاص ہیں جسمانی بلاؤں سے خوش ہوتے ہیں
جو لوگ جسمانی آزمایش کے متعلق کفار کی تلوار سے قتل کیے جاتے ہیں وہ شہید ہوتے ہیں۔ پھر جو
محبت کی تلواروں سے مارے جاتے ہیں وہ کس رتبے کے شہید ہونگے۔ ویرانی آبادی پر مسلط ہوتی ہے
اور معاصی گناہوں سے خراب ہوتے ہیں۔ تو نے اُجاڑ مقامات کو نہیں دیکھا اُنکو باشندوں کے گناہوں نے

لیے آیا ڈالا ہے۔ گناہ شہروں کے اُجاڑتے اور بندوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ اسی طرح تیری بنیاد ہے جب تو گناہ کریگا اُجڑ جائے گی۔ گناہوں سے پہلے تیرے بدن میں خرابی واقع ہوگی۔ پھر تیرے دین کے تن میں۔ اندھاپن۔ اپاہجی۔ بہراپن۔ ناطاقتی سب موجود ہو جائیں گی۔ پھر مختلف بیماریاں لاحق ہونگی۔ فقر مال کے گھر کو خراب کرے گا۔ اور دوست دشمن کا محتاج بنا دے گا۔ اے منافق خدا کو فریب نہ دے۔ تو اپنے عمل کو خدا کے لیے ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ مخلوق کے لیے ہوتا ہے۔ تو اُنکو دکھاتا نفاق کرتا اور اُن کی خوشامد کیا کرتا ہے۔ خدا کو بھول رہا ہے۔ تو عنقریب دنیا سے مفلس ہوکر نکلے گا۔ اے باطنی مریض۔ دوا کر۔ ایسی دوا نیکون ہی کے پاس ہوتی ہے۔ اُن سے دوا لیکر استعمال کر۔ تندرستی حاصل ہوگی۔ یعنی قلب بشر۔ اور خدا کے ساتھ خلوت نشینی کے متعلق ابدی صحت حاصل ہوگی۔ دلکی آنکھیں کھلجائیں گی۔ اور تو خدا کو دیکھ لے گا اور تو اُن میں ہوجائے گا۔ جو خدا کے دوست اور اُسکے دروازہ پر پڑے ہوئے ہیں۔ اُسکے سوا کسی کو نہیں دیکھتے جس دل میں بدعت ہو خدا کو کیونکر دیکھ سکتا ہے **اے قوم** سنت کا اتباع کرو۔ بدعت نکرو۔ موافق بنو۔ مخالف نہو۔ اطاعت کرو۔ گناہ نکرو۔ اخلاص کرو مشرک نہ بنو۔ خدا کو ایک جانو۔ اُسکے دروازہ سے نہ ٹلو۔ اُس سے مانگو غیر سے نہ مانگو۔ اُس سے مدد چاہو غیر سے نہ چاہو۔ اُسپر توکل کرو۔ غیر پر اعتماد نرکھو۔ اور اے خاص لوگو۔ تم اپنے نفس اُسے سونپ دو۔ اپنے متعلق اُسکی تدبیر پر رضامند ہوجاؤ۔ اُسکے ذکر میں مشغول رہو نہ کہ سوال میں۔ تم نے بعض کتابوں میں خدا کا یہ قول نہیں سنا جو شخص میرے ذکر میں مشغول ہوکر مجھسے سوال نہیں کرسکتا میں اُسے مانگنے والوں سے زیادہ دیا کرتا ہوں۔ اے ذکر الٰہی میں مشغول ہونے اور اُسکے لیے شکستہ دل رہنے والے کیا تو اس سے رضامند نہیں کہ وہ تیرا ہمنشین ہے۔ اللہ تعالے بعض کلام میں فرماتا ہے۔ میں اپنے ذکر کرنے والے کا ہمنشین ہوں۔ اور میں اُنکے پاس ہوں جو میرے لیے شکستہ دل رہتے ہیں **اے لڑکے** ذکر الٰہی تجکو خدا کے قرب اور اُسکے بیت قرب میں داخل کر دیگا۔ تو اُس کا مہمان ہوجائے گا۔ مہمان اور خاصکر بادشاہی مہمان کا اکرام ہوا کرتا ہے۔ تو اپنے ملک اور مِلک کے باعث بادشاہ سے کب تک غافل رہے گا۔ عنقریب اپنے ملک اور مِلک سے جدا ہوجائے گا۔ عنقریب آخرت میں چلا جائے گا۔ اور معلوم کرے گا کہ گویا دنیا کالعدم تھی۔ اور آخرت ہمیشہ باقی رہے گی میری فقیری کے باعث مجھسے نہ بھاگو۔

میں تم سے اور تمام جہان سے بے پروا ہوں۔ میں تمہیں تمہارے لیے چاہتا ہوں۔ تمہاری رسیوں میں بل دیتا ہوں۔ خدا کے دین میں بدعت نکر۔ دو سچے گواہوں یعنی قرآن و حدیث کا اتباع کر۔ یہ دونوں تجھے خدا سے ملا دینگے۔ اور اگر تو بدعتی ہے تو عقل و ہوا تیرے گواہ ہیں۔

یہ دونون تجھ کو جنت مین پہنچائین اور جنت والون اور اُنکے لشکر سے جا ملائین گے۔ تقدیر کو وسیلہ بنا
یہ وسیلہ قبول نہوگی۔ دار غم و تعلم اور دار عمل و اخلاص مین داخل ہو۔ تجھ سے کچھ نہین ہو سکتا حالانکہ
ہونا ضرور چاہیئے۔ طلب علم و عمل مین کوشش کر۔ دنیا کا طالب نہ بن۔ عنقریب تیری کوشش منقطع
ہو جائیگی۔ اس لیے منافع مین کوشش کر۔ حضرت ایک شخص نے حالت وجد مین کثرت ہو کر
سوال کیا۔ اس دلہن کی ابتدائی حالت کیا تھی جب سے اپنی صاحب نصیب ہو گئی۔ فرمایا اُسے زفاف
سے پہلے بادشاہ سے محبت تھی اسکے لشکر کے سامنے آ۔ اور رضائے الٰہی کیطرف پہنچ۔ جب وہ رضامند
ہو جائیگا تو تجھے دوست رکھیگا۔ روزی کا غم دل سے دور کر دے۔ خدا کی طرف سے بلا محنت
و مشقت روزی آئیگی۔ سب غمون کو دل سے نکالکر صرف ایک یعنی خدا کا غم باقی رکھ۔ تو
ایسا کریگا تو تمام غمون سے کفایت ہوگی۔ جو چیز تجھے مغموم کرے وہی تیرا مقصود ہے۔ اگر غم
دنیا ہے تو تو دنیا کے ساتھ ہے اور اگر غم آخرت ہے تو آخرت کے ساتھ ہے اور اگر غم مخلوق ہے
تو مخلوق کے ہمراہ ہے۔ اور اگر خدا کا غم ہے تو دنیا و آخرت مین تو خدا کا ہمراہی ہے ؛؛

اڑتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے آٹھوین شعبان ۵۴۵ھ منگل کے دن شام کیوقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جسنے لوگون کے لیے اُس چیز سے اپنی زینت کی جسے وہ پسند کرتے ہین
اور خدا کے لیے اُس شے کا اظہار کیا جسے وہ ناپسند کرتا ہے وہ خدا سے ایسی حالت مین ملیگا
کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔ نبی کا کلام سنو۔ اے منافقو۔ آخرت کو دنیا کے۔ خدا کو مخلوق
کے۔ اور باقی کو فانی کے بدلے بیچنے والو۔ تم نے تجارت مین نقصان اُٹھایا۔ تمہاری پونجی
جاتی رہی۔ افسوس تم غضب الٰہی کے سامنے ہو۔ کیونکہ جو شخص لوگون کے لیے اس چیز سے
اپنے آپ کو مزین کرتا ہے جو اُسمین نہین ہے خدا اُس سے ناراض ہوتا ہے۔ اپنے ظاہر کو
آداب شرع اور باطن کو مخلوق کے ساتھ دلی تنفر سے آراستہ کر۔ اُن کی طرف کا دروازہ بند
کرلے۔ اُن کو دل سے مٹا دے اور یہ سمجھ کہ گویا وہ پیدا ہی نہین ہوئے۔ تو اُنکے قبضہ مین نفع
یا ضرر کچھ نہین دیکھتا۔ تو جسمانی آراستگی مین مصروف ہے دل کو نہین سنوارتا۔ دل کی آراستگی
توحید۔ اخلاص۔ خدا کے بھروسے اُسکے ذکر اور غیر کے بھولنے سے ہوتی ہے۔ عیسیٰ سے مروی ہے
کہ آپنے فرمایا نیک عمل وہ ہے جسکے متعلق تعریف پسند نکیجائے۔ اے بیوقوفو۔ آخرت کے لحاظ
سے دیوانو۔ اور باعتبار دنیا عقلمندو۔ یہ عقل تم کو فائدہ نہ دے گی۔ ایمان حاصل کرنے مین
کوشش کر ضرور حاصل ہوگا۔ توبہ۔ عذر اور ندامت کا اظہار کر۔ اور آنکھون سے خسارہ کے

اٹھ جائے کیونکہ خوف خدا سے رونا گناہ دھو دیتا ہے اور نفس بھی ... بڑھا دیا جاتا ہے جب تو صدق دل سے توبہ
کرے تو توبہ کا نور چہرہ پر ظاہر ہوگا اسکے رتبے تو جب تک حفاظت پر قادر ہو رہا ہے تو پہنچ گیا پھر
ان ماہ ذوالحجہ کی وقت تو تو جو ہے محبت پر وسعت کیا۔ وجود۔ اور وجود مخلوق کی ابتدا
کو گروہتی ہے۔ حکمت کرنے والے کے کمال سے تو آگہ ہے۔ وہ حکمت متعدد الحال کے پاؤں میں ہوا کے
سر سے لگایا جاتا ہے کیونکہ وہ نفسی ہے اور نہ قلبی۔ وہ خدا ہی والا ہے یہ۔ شہوات۔ اسباب کی کوشش کر
تو تو نہ ہے بلکہ وہی وہ ہو۔ کوشش کر کہ وقت مقررہ پر حصول منزلت کے لیے تو خود حرکت کرے
جب تو نے یہ کیا تو گویا خدا کو اپنے دل میں قائم کر لیا۔ جو تیری خدمت کرے اور تجھے نصیحت و تنبیہ
اسے نہ چھوڑ۔ اسکے ساتھ ایسا رہ جیسا میت نہلانے والے کے ساتھ اور جیسا اصحاب کہف جبرئیل
کے ساتھ۔ اسکے ساتھ بلا وجود اختیار رہ بلا تدبیر۔ اگر تنہا تو بلا بوجھ نازل ہونے وقت ایمان
اور نفس کے قدموں کو مضبوط رکھ۔ ایمان تقدیر کے ساتھ ٹھیرتا اور راحت رہتا ہے اور نفاق منافق
کو جھکا دیتا ہے۔ جسقدر زمانہ گذرتا ہے اسکی بنیاد سست اور نفس و طبیعت و ہوا کا غلبہ ہوتا ہے۔
دل اور سر کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں۔ اسکے گھر کا دروازہ آباد۔ اور اندر کا گھر اجاڑ ہے۔ اس کا
ذکر اللہ کرنا فقط زبانی ہے دلی نہیں۔ اسکا غصہ اپنے نفس کے لیے ہے خدا کے لیے نہیں۔ مومن
منافق کی ضد ہے۔ وہ دل و زبان دونوں سے ذکر اللہ کرتا ہے بسا اوقات اُس کا دل ذاکر رہتا ہے
اور زبان خاموش ہوتی ہے۔ اُس کا غصہ خدا اور رسول کے لیے ہوتا ہے نفس و ہوا و طبیعت و دنیا
کے لیے نہیں ہوتا۔ نہ وہ خود حسد کرتا ہے نہ اُسپر کوئی اور حسد کر سکتا ہے۔ وہ اہل تقدیر سے اُنکی
تقدیر کی بابت جھگڑتا نہیں اسے لڑکے تقدیر کی بابت کسی صاحب نصیب سے نہ جھگڑ۔ وہ سالم
رہے گا اور بلند مرتبہ ہوتا جائے گا۔ اور تو ہلاک ہوگا۔ گرے گا۔ ذلیل اور رسوا ہوگا تیرے جھگڑنے
سے اُسکی تقدیر بدل نہیں سکتی۔ خدا اُس کا حال معلوم کر چکا ہے جب تو اپنے یا غیر کی بابت علم
الٰہی کے متعلق جھگڑے گا تو خدا کی نظر سے گر جائے گا اور تیرا علم تجکو نفع نہ دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے۔ بہت سے لوگ اُس دن عمل کرنے اور تکلیف اُٹھانے والے ہونگے۔ اسوقت خدا کے
آگے توبہ کر۔ دانا آدمی گناہ سے بچا کرتا ہے۔ کسی بلا کے سبب جو تجھپر نازل ہوئی ہو اُس سے رجوع
کرنے کا قصد نہ کر۔ اُسکے دفعیہ کا منتظر رہ اور نا امید نہ ہو۔ ایک ساعت سے دوسری ساعت تک
گنجائش ہو جاتی ہے۔ وہ ہر روز نئی شان میں ہے۔ ایک قوم سے دوسری قوم کیطرف انتقال
کرتا ہے۔ اسکے ساتھ صبر کر اور اسکی تقدیر سے رضامند رہ تجھے کیا خبر کہ خدا اسکے بعد کوئی نئی بات
پیدا کر دے۔ اگر تو صبر کرے گا تو بلا ہلکی ہو جائے گی اور وہ تیرے لیے ایسی بات نکالے گا کہ تو
اُسے محبوب رکھے گا اور وہ تجھے۔ اور اگر جزع فزع اور اعتراض کریگا تو بلا بھاری ہوگی اور عقوبت

بڑھ جائے گی۔ تمہارا نفسون۔ خواہشون اور اعتراض کے ساتھ ٹھیرنا اور رغبت دنیا اور اُس کا تتبع کرنے
مراتیں ہونا خدا پر اعتراض کرنے اور اُس سے جھگڑنے کا باعث ہوا ہے **قوم** اگر دنیوی خیال ضروری ہے
تو نفس کو دنیا کے دلکو آخرت کے۔ اور اسرار خدا کے دروازہ پر رکھو جب تک نفس دل بنکر وہ دل بھی
ہوکر اور سرفنا کی حالت مین منقلب ہوکر اپنے اپنے لطف نہ اٹھا لے۔ اسی حالت مین رہو پھر
خدا اُس کو غیر کے لیے نہین بلکہ اپنے لیے زندہ کر دیگا۔ اور وہ کیمیا بنجائے گا۔ اُس کا ہر درم ہزار
مثقال تانبے پیتل کو سونا کر دے گا۔ یہ مقصد اصلی پورا اور باقی رہنے والا ہے۔ وہ شخص خوشحال ہے
جسنے میری بات سنی اور اُسے مان لیا۔ وہ آدمی مبارک ہے جسنے خالص عمل کیے اُسکے لیے مبارکباد
جسنے عمل کو اپنے ہاتھون مین لیا اور عمل نے اُسے خدا تک پہنچا دیا جسکے لیے عمل کیا گیا تھا اسکے
لڑکے تو مرنے کے بعد مجھے دیکھے اور پہچانے گا۔ اپنے دہنے بائین دیکھے گا مین تیرا بوجھ اٹھاؤنگا
اور تجھسے عذاب دفع کرون گا۔ اور تیری بابت سوال کیا جاؤنگا۔ مخلوق کے ساتھ کبتک شرک کریگا
اُنپر کب تک اعتماد رکھے گا۔ تجھے یہ جاننا چاہیے کہ کوئی شخص غنی ہو یا فقیر۔ عزت والا ہو یا ذلیل
تجکو کسیطرح کا نفع نقصان نہین پہنچا سکتا۔ خدا کو پکڑ لے۔ مخلوق اور اپنے کسب اور طاقت و قوت
پر بھروسا رکھ۔ خدا کے فضل پر بھروسا رکھ۔ اور اسپر توکل رکھ جسنے تجکو کمانے کی قدرت دی
اور روزی عطا کی جب تو ایسا کرے گا تو وہ تجکو اپنے ساتھ سیر کرائے گا اپنی قدرت اور سابقہ
کے عجائبات دکھائے گا۔ تیرے دل کو اپنی طرف واصل کرے گا اور وصول کے بعد اُسے اُس کے
گذشتہ ایام یاد دلائے گا۔ اور وہ اسطرح یاد کرے گا جسطرح اہل جنت بہشت مین ایام دنیا کو یاد کرینگے
جب تو سبب کے جال کو توڑ دے گا تو مسبب تک پہنچ جائے گا۔ اور جب اپنی عادت کے خلاف کریگا
تو تجھسے کرامت صادر ہونے لگے گی۔ جو خدمت کرتا ہے مخدوم ہوجاتا ہے۔ جو مطیع رہتا ہے مطاع
بنجاتا ہے۔ جو اکرام کرتا ہے مکرم ہوجاتا ہے۔ جو قرب حاصل کرتا ہے۔ مقرب ہوتا ہے۔ جو تواضع
کرتا ہے سربلند ہوجاتا ہے جو حُسن ادب کرتا ہے مقرب ہوتا ہے۔ حُسن ادب تجکو مقرب کر دے گا
اور سوء ادب خدا سے دور رکھے گا۔ طاعت الٰہی حسن ادب ہے۔ اور گناہ بے ادبی ہے **اے قوم**
اپنے نفسوں پر اعتراض اور اُن کا حجاب مت چھوڑو۔ آخرۃ سے پہلے دنیا مین محاسبہ نفس کی بابت
تعجیل کرو۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ خدا اپنے اُن بندون سے جو دنیا مین پرہیزگار ہین حساب
لینے سے شرماتا ہے۔ پرہیزگاری کو لازم کر لے۔ ورنہ محرومی تیرے گلے کا ہار ہوگی۔ اپنے دنیوی
تصرفات مین پرہیزگاری کر ورنہ دنیا و آخرت مین تیری خواہشین حسرتین ہوکر رہجائین گی۔
دینار دار النار اور درہم دار الہم ہے۔ خاصکر جبکہ ان کو حرام سے کما کر حرام ہی مین صرف کیا جائے
کل میری بات تجھپر کھلجائے گی۔ آج تو اندھا بہرا بنا ہوا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ کسی شے

کی نعمت تجکو انعام بہرا کر دیگی بہشت چہئے دلکو دنیا سے تنگ بھوکا اور پیاسا رکھ تاکہ خدا لت بیا میں پہنائے کو لباس
پلاسئے - اپنا ظاہر و باطن اُس کو سونپ - اور فکر نکر وہی دے رہا ہے اور تو نہ دے۔ ہمیشہ کام کرتا رہ۔ دنیا
عمل کا گھر ہے اور آخرت مزدوری ملنے کا - عطا کا اور بخشش کا کچھ صالحین کے حق مین باعتبار اکثر بندہ ایسے
کم ہین کہ خدا اُن کو دنیا مین عمل سے الگ کرکے اپنے احسان و نعمت کے باعث آخرۃ آنے سے پہلے راحت
عاجلہ عنایت کرتا ہے۔ ادا سے الحق کو کافی جاننا اور نوافل سے راحت دیتا ہے کیونکہ فرض کسی حال مین
کسی جگہہ ساقط نہین ہوتا۔ یہ خدا کے بندون مین سے کسی کسی بندہ کے حق مین نہایت ہی شاذ و نادر
طور پر ہوا کرتا ہے اسکے ڈرسے گے زاہد بن اور نبوی تجملات اعرض کرہ دنیا سے راحت پائیگا اگر دنیوی حصہ تیرے
مقدر مین ہے تو ضرور پہونچیگا - اور اس حالت مین پہونچیگا کہ تو عزیز مکرم اور مسئول ہوگا۔ اپنے نفس
اور خواہشون سے نہ کھا کیونکہ یہ ایک ایسا حجاب ہے جو تیرے دل کو خدا سے محجوب کر دیگا مومن نفس کی خواہش اور نفس کے نفع
کے لیے نہین کھاتا اور نہ اُسکے لیے پہنتا ہے نہ اور طرح کا فائدہ اُٹھاتا ہے بلکہ طاعت پر قوت حاصل
کرنے کے لیے کھاتا ہے وہ چیز کھاتا ہے جو اُسکے ظاہری قدم کو خدا کے آگے کھڑا رکھے۔ وہ باجازت
شرع کھاتا ہے نہ کہ باجازت خواہش۔ ولی خدا کے حکم سے اور ابدال جو قطب کے وزیر ہوتے ہین خدا
کے فعل سے کھاتے ہین۔ قطب کا کھانا پینا اور تصرف پیغمبر علیہ السلام کے کھانے پینے اور تصرف
کی مانند ہے اور ایسا کیون نہو قطب نبی کا غلام۔ نائب۔ اور امت مین رسول کا خلیفہ ہوتا ہے - جو
خدا کا خلیفہ ہے۔ قطب خلیفہ باطن ہے اور امام المسلمین یعنی بادشاہ اسلام خلیفہ ظاہر ہے اُسکی اطاعت
و متابعت کا ترک کسی مسلمان کے لیے حلال نہین۔ بعض علماء کا قول ہے کہ بادشاہ اسلام اگر عادل ہو
تو قطب زمان ہے۔ اپنے کام کو آسان سمجھو۔ بادشاہ تمہارے ظاہری افعال کا نگہبان ہے اور قطب
باطنی افعال کا۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اس حال مین لایا جائیگا کہ اُسکے ساتھ وہ فرشتے موجود
ہونگے جو دنیا مین اُسکی نیکی بدی لکھا کرتے تھے۔ اُسکے پاس ننانوے دفتر ہونگے ہر دفتر بقدر منتہائے نگاہ جن مین
اُسکی نیکیان بدیان اور تمام اعمال درج ہونگے۔ اُسے اُن دفترون کے پڑھنے کی تکلیف دیجائیگی
بندہ گو دنیا مین لکھا پڑھا نہو گا مگر انھین پڑھ لیگا۔ کیونکہ دنیا دار حکمت ہے اور آخرت دار قدرت
دنیا اسباب و آلات کی محتاج ہے آخرت کو اسکی حاجت نہین۔ اُن دفترون کے مضامین
سے کوئی بندہ منکر ہوگا تو اُسکے اعضا گواہی دینگے۔ ہر عضو اپنے اُس عمل کی جو اُس نے دنیا
مین کیا ہے الگ الگ شہادت دیگا۔ تم ایک بڑے کام کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔ حالانکہ
تمہارے پاس کوئی نیکی نہین ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کیا تمہین یہ گمان ہے کہ ہم نے تم کو
عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف رجوع نکروگے۔

انچاسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہویں شعبان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسہ میں فرمایا

عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اُن کے پاس ایک دن ایک سائل آیا اور کھانا مانگنے لگا۔ آپکے پاس دس انڈوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ لونڈی کو حکم دیا کہ سائل کو دیدو۔ اُسنے نو دیئے اور ایک چھپا لیا۔ غروب آفتاب کے وقت ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ کہا کہ یہ لوکر لیجاؤ۔ عبد اللہ نے نکلکے لیا اور انڈے گنے تو پورے نوّے نکلے۔ لونڈی سے کہا کہ ایک انڈا کیا ہوا تو نے سائل کو کتنے دیئے تھے۔ وہ بولی کہ نو دیئے تھے اور ایک آپکے افطار کیلئے رکھ لیا تھا۔ آپ نے کہا کہ تو نے بابت دس انڈوں کا نقصان کیا۔ یہ لوگ خدا سے معاملہ کرنے میں ایسے تھے قرآن و حدیث کے مضامین پایمان لاتے اور اسکی تصدیق کرتے تھے۔ وہ قرآن کے متبع تھے اپنے حرکات و سکنات اور دینے نہ دینے میں اُسکی مخالفت نہیں کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے خدا سے معاملہ کیا اور اُسمیں نفع پایا۔ اُسے ہمیشہ حاصل کرتے رہے۔ انھوں نے خدا کے دروازہ کو کھلا پایا اسمیں جا داخل ہوئے اور غیر کے دروازہ کو بند پایا اُسے چھوڑ دیا غیر کے مقابلہ میں اُس سے موافقت کی۔ اُسکے مقابلہ میں غیر سے موافقت نہیں رکھی۔ جو خدا سے بغض رکھتا ہے اُس سے بغض رکھنے میں اور جو دوستی رکھتا ہے اُس سے دوستی رکھنے میں خدا سے موافقت کی۔ اُنکا بعض علماء کا قول ہے کہ مخلوق میں خدا کی موافقت کر۔ خدا کے معاملہ میں مخلوق سے اتفاق نہ کر۔ جو اُس سے ٹوٹے اُس سے تو ٹوٹجا۔ اور جو اُس سے ملے اُس سے مل۔ اہل اللہ ہمیشہ خدا کی طرف سے اپنے اور غیر کے متعلق اُسکے دین کی مدد کرتے ہیں۔ اس معاملہ میں ملامت گر کی ملامت اُنپر اثر نہیں کرتی۔ اُسکے حدود اور شرع قائم رکھنے میں وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ اُسکے لئے کر تو جس ہوس میں گرفتار ہے اور جسپر مٹا ہوا ہے اُسے چھوڑ۔ اقوال و افعال میں اہل اللہ کا اتباع کر محض جھوٹے دعوے سے اُس مقام پر پہنچنے کا طالب نہو جس مقام پر اہل اللہ پہنچے ہیں۔ اگر بلائیں نہوتیں تو تمام آدمی عابد و زاہد ہوا کرتے۔ لیکن بلاؤں کے وقت لوگ صبر نہیں کرتے اور بلائیں اُن کو خدا کے دروازے سے محجوب رکھتی ہیں۔ جو خدا کیلئے صبر نہیں کرتے اُنکو عطاء الٰہی نہیں ملتی۔ اگر تجھ میں صبر اور رضا نہیں ہے تو یہ تیرے لئے خدا کی عبودیت سے نکلنے کا سبب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض کتابوں میں فرمایا ہے جو شخص میرے حکم سے رضامند نہو۔ میری بلا پر صبر نکرے اُسے چاہیئے کہ میرے سوا کوئی اور معبود بنالے۔ غیر کو چھوڑ کر خدا کے ساتھ قناعت کرو۔ تمہارے نفع و ضرر کے متعلق جو کچھ مقدر کیا گیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ اسلام کو مضبوط کر کے ایمان تک اور ایمان کو مضبوط کر کے ایقان تک پہنچ جاؤ

اسوقت تم کو دو چیزیں نظر آئینگی جو ایقان سے پہلے نظر نہیں ہوتی۔ خدا اشیا کو اُنکی
واقعی صورت پر دکھاتے گا نہیں مشاہدہ ہوجاتے گی۔ یقین دل کو خدا کے پاس جا کھڑا کرے گا
اور تمام اشیا کو اسی کی طرف سے دکھائے گا۔ دل جب خدا کے دروازہ پر جا کھڑا ہوگا تو کرامت
کھا کہ اُسکی طرف بڑہے گا اور اُسپر اکرام کرے گا۔ پھر وہ کریم پسندیدہ ہوجائے گا۔ مخلوق پر
مکرم ہوگا اور اُنپر دراز بخل نکرے گا تندرست دل جو خدا کی لائق ہوکر ہم ہوتا ہے اور ہر بدکدورت
سے پاک ہو مکرم ہوجاتا ہے اور جب اکرم الاکرمین یعنی خدا اپنا کرم کرے تو دل اور سر کیا اکرام کیوں
نہ حاصل ہو اُسکے قرب سے گناہ میں نہیں بلکہ طاعت میں کرم و ایثار کو لازم کرلو۔ گناہ میں صرف
ہونے والی نعمت قریب الزوال ہوتی ہے۔ طاعت کے ساتھ کمائی میں مشغول ہو تاکہ اُس کا
قرب حاصل ہوجائے اور تمہارے تمام تفکرات غیر سے الگ ہوکر خدا کے ساتھ جمع ہوجائیں
اس وقت تمہارا کھانا اُسکے فضل و کرم کے طبق سے ہوگا اور اسطرح ہوگا کہ تم سمجھ نسکوگے نفس
خدا کی طرف سے مخلوق کا حجاب ہے جب نفس نرہا تو پردہ اُٹھ گیا۔ اسی لیے ابو یزید بسطامی کا قول
ہے میں نے خدا کو خواب میں دیکھکر عرض کیا کہ تیرے ملنے کا کونسا رستہ ہے۔ فرمایا نفس کو چھوڑکر
ادھر چلا آ۔ چنانچہ میں نفس سے اسطرح جدا ہوگیا جسطرح سانپ کینچلی سے نکلتا ہو خدا کی نظر
نفس کے سوا اور کسی چیز پر نہیں۔ اُس نے اُسی کے ترک کا ارشاد فرمایا ہے۔ کیونکہ دنیا و مافیہا
اور ماسوی اللہ تابع نفس ہے۔ دنیا نفس کے لیے ہے اور اُسی کی محبوب ہے اور آخرت بھی
اُسی کے واسطے ہے کیونکہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے جنت میں وہ چیزیں ہیں جن کو نفس چاہتے اور
آنکھیں لذت اُٹھاتی ہیں۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے تھوڑے کلام کے بعد فرمایا۔ اہل اللہ دنکو
مخلوق اور اہل وعیال کی مصلحتوں میں رہتے ہیں اور رات کو خدا کی خدمت اور خلوت میں۔
یہی قاعدہ بادشاہوں کا ہے دن کو غلاموں خادموں اور قضائے حاجات میں مصروف
رہتے ہیں۔ اور رات کو اپنے وزیروں اور خواص کے ساتھ خلوت کرتے ہیں میری باتکو
دل کے کانوں سے سنو اور اسے یاد رکھکر عمل کرو۔ میں خدا کی طرف سے سچ بولتا ہوں
میں تم سے خدا کا رستہ اس لیے بیان کرتا ہوں کہ تم اُسپر چلو۔ میں اسپر قناعت نہیں کرتا کہ تم
زبان سے میرے فعل کی تعریف کرو۔ بلکہ زبان دل سے میری تحسین کرتے رہو۔ میرے قول پر
عمل کرو۔ اور اعمال کو خالص رکھو میں جب یہ دیکھلونگا تو تمہاری تعریف کرونگا۔ تو اپنے نفس
دنیا۔ آخرت۔ مخلوق اور ماسوی اللہ کے ساتھ کب تک پیوند رکھے گا۔ مخلوق تیرے نفس کا
نفس تیرے دل کا اور دل تیرے سر کا حجاب ہے۔ تو جب تک مخلوق کے ساتھ رہے گا اپنے
نفس کو نہ دیکھ سکے گا۔ اور جب اُن کو چھوڑ دے گا تو نفس کیحالت دیکھ لے گا اور اُسے خدا کا

دشمن ہو جائے گا - اس لیے اُس سے لڑتا رہے گا تاکہ خدا اور اُسکے وعدہ پر مطمئن ہو جائے وعید
ڈرے اور امر بجا لائے - نواہی سے باز رہے تقدیر کی بابت موافقت کرے - اسوقت دل اور چشم
سے پردہ اُٹھ جائے گا اور اُن کو وہ چیز نظر آئے گی جو پہلے نہ دیکھی تھی - وہ زبان اپنے خدا کو پہچان
لینگے - اور اُسکی پناہ میں آجائیں گے - اور خدا کے سوا کسی کے پاس نہ ٹھیر سکیں گے - عارف خدا کے
سوا کسی کے پاس نہیں ٹھیرتا بلکہ خالق الاشیا کے پاس رہتا ہے - اُس کو نہ نیند آتی ہے - خدا کو
اور نہ خدا سے کوئی شے روک سکتی ہے - محبوب کا وجود نہیں ہوا کرتا - وہ علم و قدرت کے حق میں
خدا کے ساتھ رہتا ہے - دریائے علم کی موجیں اُسے زیر و زبر کرتی رہتی ہیں کبھی آسمان پر
لیجاتی اور کبھی زمین پر گرا دیتی ہیں - وہ خود غائب متحیر اور لایعقل اور بہرا گونگا ہوتا ہے خدا
کے سوا اور کسی سے کچھ نہیں سنتا - اور نہ کسی غیر کو دیکھتا ہے - اُسکے آگے مردہ بنجاتا ہے وہ جب چاہتا
اُسے اُٹھا دیتا ہے جب ارادہ کرتا ہے ایجاد کر دیتا ہے - اہل اللہ قرب کے خیموں میں ہیں - حکم کے
وقت حکم کے صحن میں اور نکلنے کے وقت دروازہ پر چلے آتے ہیں - مخلوق کے قصے سنتے - اور خدا
و مخلوق کے مابین واسطہ بنجاتے ہیں - یہ اُن کے ظاہری احوال ہیں لیکن بعض حالات پوشیدہ
رہتے ہیں اے قوم یہ کیا بات ہے تم ہوس اور بیکار وقت کھونے میں مصروف ہو خدا
کے ساتھ صبر کرو - دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرو گے - اگر تو اسلام کی تحقیق چاہتا ہے تو گردن
جھکانے کو لازم کر لے - اور اگر قرب الٰہی کا ارادہ ہے تو قضا و قدر اور اُسکے فعل کے آگے پڑا رہ چون
چرا نکر - اُس کا مقرب بنجائے گا کسی چیز کو نہ چاہ کیونکہ یہ درست نہیں - اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم کسی چیز
کو نہیں پا سکتے مگر یہ کہ خدا چاہے - جب تیرا اپنا پورا نہو تو چاہت چھوڑ دے - اُسکے افعال میں اُس سے
نہ جھگڑ - جب تیری آبرو - مال - تندرستی - اور اولاد تجھے نہیں ملے - اور تیرے مقاصد کو ملیا میٹ کر دے
تو اُس کی تقدیر ارادے اور تبدیل کے آگے تبسم کرتا رہ - اگر اُس کا قرب اور صفائی چاہتا ہے تو سب کا
پردہ - اور اگر دنیا میں رہکر وصول قلب کا ارادہ رکھتا ہے تو اپنا غم پوشیدہ رکھ اور خوشی ظاہر کر
لوگوں کے ساتھ خوش اخلاق رہ - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں مومن کے چہرہ پر خوشی ہوا کرتی ہے
اور دل میں غم متمکن رہتا ہے - کسی سے گلہ نکر - خدا کی شکایت کرے گا تو اُس کی نظر سے گر جائیگا
اور باوجود اسکے جس بات کی شکایت کی ہے وہ زائل نہو گی - اپنے اعمال پر مغرور نہو کیونکہ تکبر عمل کو
خراب اور ہلاک کر دیتا ہے - جو خدا کی توفیق کو دیکھ لیتا ہے اُس سے تکبر زائل ہو جاتا ہے - اپنا
سارا ارادہ اُسکی طرف کر - وہ اپنی رحمت نازل کرے گا - اور تیرے لیے وصول کے اسباب مہیا کر دیگا
تو اپنے اقوال و افعال میں جھوٹا - مخلوق کی تعریف کا طالب - اُنکی مذمت سے خائف ہو کر اپنے
نفس کو اُسکی طرف متوجہ کرنے پر کیونکر قادر ہو سکتا ہے - خدا کا رستہ محض صدق ہے صدق

بلا کذب و بلا ظہور اولیاء اللہ کا حصہ ہے - اُن کے افعال و اقوال سے زیادہ ہوتے ہین - وہ مخلوق
مین خدا کے نائب - اُس کے خلیفہ - باخبر - اور زمین پر اُسکے کوتوال ہین - وہ اُسکے یکتا اور خاص
بندے ہین - اے منافق تجھپر اُس کا کیا بوجھ پڑا ہوا ہے - اپنے نفاق کے باعث اُنسے مزاحمت نکر
یہ شئے خلوت و تمنا اور قال وقیل سے حاصل نہین ہوتی - الٰہی ہمین صادقین مین داخل کر - دنیا
و آخرت کی نیکی دے - اور دوزخ کے عذاب سے بچا - شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا - اہل اللہ
کے حالات مین سے صرف اُن کے نام لیے اُنکی سی صورت بنانے اور اُن کا کلام سنانے
پر اکتفا نکر - اُن کے سے فعل نہون تو یہ باتین تجھے نفع نہ دین گی - تو کدورت بلا صفا - مخلوق بلا
خالق - دنیا بلا آخرت باطل بلا حقیقت ظاہر بلا باطن قول بلا عمل - عمل بلا اخلاص - اور اخلاص
بلا اصابہ سنت ہے - خدا قول بلا عمل اور عمل بلا اخلاص کو پسند نہین کرتا - اور قرآن و حدیث کے خلاف
اُسکے نزدیک کوئی عمل مقبول نہین - یہ دعوی بلا گواہ ہے اس لیے قبول نہوگا - اگر باوجود کذب
مخلوق کے نزدیک تجھے قبولیت حاصل ہوگئی تو خدا کے نزدیک مقبول نہوگا - وہ دونون کی بات
جانتا ہے - کھوٹ ظاہر نکر - کیونکہ پرکھنے والا بینا ہے خدا تیرے دل کو دیکھتا ہے صورت کو
نہین دیکھتا - کپڑون بدنون اور ہڈیون کے اندر نظر ڈالتا ہے وہ تیری خلوت کو دیکھتا ہے جلوت
کو نہین دیکھتا تجھے شرم نہین آتی کہ تو نے منظر خلق کو مزین اور منظر خالق کو ناپاک کر رکھا ہے -
اگر نجات چاہتا ہے تو تمام گناہون سے توبہ کر اور توبہ مین اخلاص سے کام لے - مخلوق کے ساتھ شرک
کرنے سے تائب ہو - ہر کام محض خدا کے واسطے کیا کر - مین تجھکو مجسم نفاق پاتا ہون - کیونکہ تو
نفس و ہوا و دنیا اور شہوات و لذات کے ساتھ ہے تجکو ایک مچھر ننگا اور ایک لقمہ غضبناک کر دیتا ہے
تو اپنے نفس کی رضا سے رضامند اور اُسکے غصہ سے غضبناک ہوجاتا ہے - تو نفس کا غلام ہے -
تیری لگام اُسی کے ہاتھ مین ہے - تجھے اُن خدا کے بندون سے کیا نسبت جن کے لیے مرتبہ
عبودیت اور اُسکے افعال پر رضامندی متحقق ہے - وہ آفتون کے نزول کیوقت پہاڑ کیطرح
مستقل رہتے ہین - یہ آفتین اُن کے نفع و نقصان کے متعلق نازل ہوتی ہین اور وہ صبر
و موافقت کی نگاہ سے انھین دیکھتے رہتے ہین - انھون نے جسم کو بلا کے لیے چھوڑ دیا ہے اور دل
ساتھ خدا کیطرف لگے ہین - وہ بلا مکین مکانون اور بلا طائر پنجرون کی مانند ہین - اُن کے جسم خدا کے
پاس اور روحین اُسکے سامنے موجود ہین اے خدا سے منہ پھیرنے اور اُس سے وحشت کرنے
والے بندو میرے پاس آؤ مین تمھین اور تم مین صلح کرا دون - تمھاری بابت اُس سے سوال
کرون - تمھارے لیے امن چاہون - اُسکے آگے تضرع کرون تاکہ خدا اپنے وہ حقوق جو تمھارے
ذمے ہین معاف کر دے - الٰہی ہم کو اپنی طرف پھیر - اپنے دروازہ پر جگہ دے - ہمین اپنے

اپنی رحمت میں دو اپنے ساتھ کرے۔ ہمیں اپنی مذمت سے رضامند رکھ۔ ہمارا یقین دین خالص اپنے لیئے کر۔ غیر سے ہمارے دل پاک کردے ہمیں اپنی منہیات کی جگہہ نہ دیکھ۔ اور اوامر کی جگہہ سے غائب نکر ہمارے ظاہر کو معاصی میں اور باطن کو شرک میں مبتلا نکر۔ ہمیں نفس سے الگ کرکے اپنا بنالے۔ ہمیں اپنی ذات کے باعث غیر سے بے پروا کردے۔ غفلت سے بیدار کر۔ ہم سے اپنی طاعت و مناجات کا ارادہ رکھ۔ اپنے قرب سے ہمارے دل اور اسرار کو لذت عنایت کر۔ ہم میں اور گناہوں میں آسمان فاصلہ ڈالدے جتنا زمین و آسمان میں ہے۔ ہم میں اور مکروہات میں ایسا پردہ ڈال جیسا گناہ کی بابت یوسف و زلیخا میں ڈالا تھا۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اپنے نفسوں۔ خواہشوں اور طبیعتوں کو ہمیشہ کے روزے نماز اور صبر سے گھلادو۔ جب نفس د ہوا و طبیعت کا گھلانا صحیح طور پر ہوگا تو بلا زحمت بندہ اور مولا کے سوا اور کچھہ نرہے گا۔ فقط دل اور سِرّ اور خدا رہجائے گا۔ اسوقت کشایش بلا تنگی اور عافیت بلا مرض باقی رہے گی۔ عقل پکڑو۔ علم پڑہو۔ اور خالص عمل کرو۔ اے لڑکے پہلے مخلوق سے سیکھہ پھر خالق سے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے خدا اُسے غیر معلوم کا علم عطا فرما دیتا اول مخلوق سے سیکھنا چاہیے۔ اس کا نام حکم ہے۔ پھر خالق سے۔ اسے علم لدنی کہتے ہیں۔ یہ علم دلوں کے ساتھہ مخصوص اور یہ سِر اسرار سے مختص ہے۔ جب تو دار حکمت میں ہے تو کوئی چیز بلا استاد کیونکر سیکھہ سکتا ہے۔ علم کا طالب بن۔ کیونکہ طلب علم فرض ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں علم ملک چین میں ہو تو بھی اُسکے طالب بنو۔ اے لڑکے جو مجاہدہ نفس پر تیری امداد کرے اُسکی صحبت اختیار کر نکہ اُسکی جو تیرے ضرر پر اُس کا معاون ہو اگر تو جاہل منافق اپنی خواہش کے پیچھے چلنیوالے شیخ کی صحبت میں بیٹھیگا تو وہ تیرے ضرر بر مجاہدۂ نفس کا معاون ہوگا مشایخ دنیا کے لیئے نہیں بلکہ آخرت کے لیئے صحبت میں رکھے جاتے ہیں۔ شیخ اگر صاحب طبیعت ہے تو اس کی مصاحبت دنیا کے لیئے اور اگر صاحب دل ہے تو اسکی صحبت آخرت کے لیے ہے۔ اور اگر صاحب سِرّ ہے تو اس کی صحبت خدا کے واسطے ہے۔ اے شیخی خورے۔ بناوٹی صدر نشین اور مخلصین مشایخ سے مقابلہ کرنیوالے شیخ۔ تو اپنے نفس و خواہش کے باعث ہمیشہ طالب دنیا رہتا ہے بس تو تو لڑکا اور یہ تیری محض طبیعت ہے۔ وہ نفس نہایت کمیاب ہے جو دنیا سے موہنہ موڑے اور اُسے اضطرارًا نہیں بلکہ اختیارًا چھوڑدے۔ اور مطمئن ہوکر دل بنجائے۔ یہ بات بہت ہی نادر اور نہایت ہی بعید ہے۔ یہ بات اس وقت حاصل ہوتی ہے کہ نفس دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے اندہا ہو جائے۔ بندہ جسقدر خدا سے قریب ہوتا ہے اُسیقدر خوف و خطر بڑہجاتا ہے۔ اسی لیے لوگوں کی نسبت بادشاہ سے وزیر کو زیادہ خوف رہتا ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ مقرب ہے۔ مومن اخلاص بغیر اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسوقت وہ سب سے زیادہ خطر میں پڑجاتا۔ اہل اللہ نہایت پر خطر رہتے ہیں۔ ملاقات الہی کے زمانہ تک اُن کا خوف کم نہیں ہوتا جو

خدا کو پہچانتا ہے بہت ڈرنے لگتا ہے اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین میں تم مین خدا کو سب سے زیادہ پہچاننے والا - اور سب سے زیادہ اُس سے ڈرنے والا ہون تصفیۂ باطن کے لیے خدا اولیاء اللہ کا امتحان لیا کرتا ہے و تغیر و تبدیل سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہین - اُن کو امن کی حالت مین خوف اور سکون کی حالت مین اضطراب ہوا کرتا ہے - وہ ذرے رائی کے دانے ایک گناہ اور ادنے غفلت پر اپنے نفس سے مناقشہ کیا کرتے ہین - خدا جب اُن کو سکون دیتا ہے تو اُڑ جاتے ہین جب غنی کرتا ہے فقیر بنجاتے ہین جب امن دیتا ہے خوف کرتے ہین جب ہنساتا ہے رو دیتے ہین جب خوش کرتا ہے غمگین ہوتے ہین - اغیار کے دلیپنے اور برے انجام سے ڈرتے ہین - وہ جانتے ہین کہ خدا اپنے افعال سے سوال نہین کیا جاتا - اور لوگ ضرور پوچھے جائینگے - اے غافل تو معصیت و مخالفت کے باعث خدا سے لڑتا ہے اور پھر اُس سے امن چاہتا ہے - عنقریب تیرا امن خوف سے - کشایش تنگی سے - تندرستی بیماری سے عزت ذلت سے - رفعت پستی سے اور غنا فقر سے بدلجائیگا - یاد رکھ کہ تو جسقدر دنیا مین خدا کا خوف کریگا اسیقدر آخرت مین عذاب الٰہی سے امن مین رہیگا اور جسقدر دنیا مین بیخوف ہوگا اُسی قدر آخرت مین خوفناک ہوگا لیکن تم دنیا کے دریا مین ڈوبے ہوئے اور غفلت کے کنوئین مین گرے ہوئے ہو اسی لیے تمہاری زندگی چوپایون کی سی ہے - کھانے پینے - جماع اور سونے کے سوا تم اور کچھہ نہین جانتے - اہل دل تمہارے حالات سے واقف ہین - دنیا کی حرص اور اسکے جمع کرنے اور طلب روزی نے تم کو خدا کے رستے اور اُسکے دروازے سے روکدیا ہے - اے حرص کے باعث رسوا ہونے والے تو اور روے زمین کی تمام مخلوق اُس شے کے حاصل کرنے کی جو قسمت مین نہو ہرگز قدرت نہین رکھتی - بس تو رزق مقسوم اور غیر مقسوم کی طلب مین کوشش کرنی چھوڑدے - عقلمندون کے لایق نہین کہ جس چیز سے فراغت حاصل ہوچکی ہے اُس کی طلب مین اپنا وقت ضائع کرین - مخلوق کو دل سے نکال - نفع و ضرر - دینے ندینے - تعریف و مذمت - اکرام و اہانت اقبال و ادبار کے متعلق اُن کو ندیکھہ - اور یہ سمجھہ کہ ضرر و نفع خدا کی طرف سے ہے اور خیر و شر اُسی کے قبضہ مین ہے - وہ ان کو مخلوق کے ہات سے جاری کراتا ہے - جب تو اس مرتبہ پر متمکن ہوگا تو خالق و مخلوق کے مابین سفیر بنجائیگا - اُن کا ہات پکڑکے خدا کے دروازے پر لیجائیگا - اپنی نسبت اُنکو معدوم خیال کریگا - گنہگارون کو جنون اور جہل کی نظر سے دیکھیگا پھر اُنکی مدارات اور دوا کریگا اُنکی ایذا اور جہل پر صابر رہیگا - عالم اور عقلمند وہی ہین جو خدا کے مطیع ہون - اور جاہل و مجنون اُنہی کا نام ہے جو اُسکے نافرمان ہین - گنہگار نے اپنے خدا کو نہ جانا - اس لیے گناہ کیا - اور شیطان کا تابع ہوگیا - اگر جاہل نہوتا ہرگز گناہ نکرتا - اگر اپنے نفس کو پہچانتا اور یہ جانتا کہ نفس بُرائی کا حکم دیا کرتا ہے تو اُسکی موافقت نکرتا - مین تجکو ابلیس اور اُسکے مددگارون سے بہت کچھہ ڈرا چکا ہون

جنت ۔ عوام کے حق میں محاسبہ قیامت تک اور خواص کے حق میں محاسبہ ۔ اور ایسا کیوں نہو انھوں نے اپنی
ذات پر خود قیامت برپا کر رکھی ہے ۔ وہ دنیا میں اُس سے پہلے روئے ۔ اس لیے مار کے موقع پر ہمارے دن کو
نفع دیا ۔ کسی نے سفیان ثوری کو خواب میں دیکھکر پوچھا کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا ۔ جواب دیا کہ مجھے
اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا اے سفیان تم نہیں جانتے تھے کہ میں غفور رحیم ہوں ۔ تم یہ تمام رونا
میرے خوف سے روئے ہو ۔ تم کو مجھسے شرم نہ آئی ۔ اپنی طبیعت خواہش اور شیطان کو چھوڑ ۔ انکی طرف
نہ جھک ۔ جب یہ درست ہو جائے تو اپنے اور اپنے بُرے دوستوں میں عداوت پیدا کر ۔ اُن سے دوستی
نرکھ ۔ تاکہ وہ تیرے حال کے موافق رہیں ۔ توبہ قلب کی دولت ہے ۔ توبہ کرنے کے بعد جسکی پہلی حالت
نہ بدلی وہ اپنی توبہ میں جھوٹا ہے ۔ جب تو اپنی حالت بدلا چاہیگا تو خدا اُسے ضرور بدلے گا ۔ کیونکہ خدا
کسی قوم کیحالت نہیں بدلتا جبتک وہ اپنی حالت خود نہ بدلے ۔ دنیا میں کسی پر ظلم نکر ۔ ورنہ آخرت
میں پکڑا جائے گا ۔ دنیا میں عدل کر ۔ تاکہ تجھسے جنت کا رستہ نہ پھیر دیا جائے ۔ ظالموں نے جب عدل
چھوڑ دیا تو اُن سے اہل عدل کے گھر کا رستہ پھیر لیا گیا ۔ ہر شے کو اپنی جگہہ چھوڑ دے تاکہ خدا کے نزدیک
تیرا مرتبہ ہو ۔ یہ آخر زمانہ ہے میں دیکھتا ہوں کہ تم نے اپنی حالت کو بدل لیا ہے مجکو تمہاری تغیر و تبدیل کا خوف ہے
اشیاء کا تغیر تبدل ضروری ہے لیکن بعض حالت میں پوشیدہ رہتے ہیں ۔ اے خدا کی تمام مخلوق
میں تمہاری نیکی اور نفع کا خواہاں ہوں ۔ دوزخ کے دروازوں کے بند ہونے بلکہ بالکل نابود
ہو جانے کا آرزومند ہوں ۔ اور یہ چاہتا ہوں کہ اُسمیں کوئی شخص داخل نہو جنت کے دروازوں
کے کھلنے اور اس بات کا خواہشمند ہوں کہ کوئی اُس سے نروکا جائے ۔ یہ تمنا اس لیے ہے کہ میں خدا
کی رحمت سے واقف اور مخلوق پر شفقت کرتا ہوں ۔ میرا بیٹھنا تمہارے دلوں کی درستی اور تہذیب
کے لیے ہے ۔ اپنے کلام کی تعبیر و تہذیب کے لیے نہیں ۔ میری سخت کلامی سے نہ بھاگو ۔ مجھے دین
الٰہی میں سختی ہی نے پرورش کیا ہے ۔ میرا کلام بھی سخت ہے اور طعام بھی ۔ جو مجھسے اور مجھ جیسے لوگوں
سے بھاگے گا فلاح نہ پائے گا ۔ جب تو دین کے معاملہ میں بے ادبی کرے گا تو میں تجکو چھوڑ دونگا
اور یہ نہ کہوں گا کہ ایسے کر ۔ اور مجھے اس کی پروا نہو گی کہ تو میرے پاس بیٹھا رہا یا چلدیا میں
خدا سے اپنی حفاظت چاہتا ہوں ۔ تم سے نہیں چاہتا ۔ میں تمہاری شمار و قطار سے الگ ہوں
میں جس خیال میں ہوں اس کی تعبیر زبان سے نہیں بلکہ دل سے ہوتی ہے ۔ وہاں وہنا
بایاں اور چھپایا کچھہ نہیں بلکہ سامنا ہی سامنا ہے ۔ سینہ ہے پشت نہیں ۔ میں انبیاء و مرسلین
اور سلف کا تابع ہوں ۔ اُنسے جدا نہوں گا ۔ اور پوری طاقت سے خدا کے قرب کیطرف
دوڑتا رہوں گا ۔ اپنے گناہوں اور بے ادبی سے توبہ کرو ۔ یہ توبہ تمہارے دلوں کی زمین
میں میرے درخت بونے کی مانند ہے میں تمہارے پاس عمارت بناتا ہوں ۔ شیطان کی

عمارت ڈھاکر رحمان کی عمارت بناؤنگا۔ اور تم کو تمہارے مولا اور پروردگار سے ملادونگا۔ میں چھلکے کے ساتھ نہیں بلکہ مغز کے ساتھ قائم ہوں۔ میں اس ظاہری چھلکے کی پرورش میں محنت نہیں اُٹھا سکتا بلکہ تمہارے مغز کی پرورش کرتا اور چھلکا دور کردیتا ہوں۔ میں یہاں تک تمہاری پرورش کروں گا کہ تم سے تمہارے پیغمبر علیہ السلام کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔ اے لڑکے دنیا کے لیے میرے پاس نہ آؤ۔ بلکہ آخرت کے لیے آؤ۔ جب تمہاری نیت آخرت کے لیے درست ہوجائے گی تو دنیا تبعاً تمہارے پاس آموجود ہوگی۔ تم بقدر زہد اُسے لے لوگے تو میں ضامن ہوں کہ اُس کا محاسبہ نہوگا۔ آخرۃ کو دنیا پر۔ باطن کو ظاہر پر۔ حق کو باطل پر۔ باقی کو فانی پر مقدم رکھو۔ چھوڑ دو اور پھر لے لو۔ طبیعت ہوا اور نفس کے ہاتوں سے لینا چھوڑ دو۔ قلب و سر کے ہاتھوں سے لو۔ مخلوق کے ہات سے لینا چھوڑو خدا کے ہات سے لو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ اور امر و نہی کے متعلق جو کچھ وہ تمہیں دے اُسے قبول کرو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے رسول جو چیز بھی تم کو دے اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو خدا و رسول کے حکم کے وقت شیر۔ اور نہی کے وقت بیمار۔ اور قضا و قدر کے وقت مردہ بنجاؤ۔ اور باقی مخلوق کے ساتھ خوش اخلاقی سے رہو۔ بغیر جانے بوجھے خدا سے کچھ نہ مانگو۔ اپنے اور غیر کے متعلق اُسکے حکم اور تقدیر سے موافقت کرو پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ خدا نے قلم کو پیدا کر کے یہ ارشاد فرمایا کہ لکھ۔ قلم نے کہا کیا لکھوں۔ ارشاد ہوا قیامت تک کی مخلوق کی بابت ہمارا حکم لکھدے۔ اے مردہ دلو اے نفس کے اعتبار سے زندہ رہنے والو۔ تمہارے دل مرگئے ہیں۔ تمہارے لیے دلوں کی مصیبت و ماتم میں رہنا غیر کی صحبت میں رہنے سے بہتر ہے۔ خدا اور اُس کے ذکر سے غافل رہنا دلوں کی موت ہے تم میں جو شخص دل کو زندہ رکھنا چاہتا ہے تو اُسمیں خدا کے ذکر اُسکی محبت کو جگہہ دے۔ اُس کی سلطنت و عظمت اور مخلوقات میں اُسکے تصرف کی طرف نظر ڈال اے لڑکے اول خدا کو اپنے دل سے اور پھر اپنے جسم سے یاد کیا کر اُسے دل سے ہزار مرتبہ یاد کر اور زبان سے ایک مرتبہ۔ آفت آنے وقت صبر سے دنیا آنے وقت ترک سے آخرت آنے وقت قبول کرلینے سے۔ حق کے آنے وقت ترجیح دے اور غیر کے آنے وقت اعراض سے خدا کو یاد کیا کر۔ اگر تو نفس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دے گا تو وہ تجھمیں طمع کرے گا۔ اور تجھے پٹکدے گا۔ اسے پرہیزگاری کی لگام سے قابو میں لا۔ اور قیل و قال چھوڑ دے۔ موت کی یاد تیرے دل کو صاف کرے گی دنیا اور مخلوق کو تجھے دشمن بنا کر دکھائے گی۔ تیرے دل سے پردے اُٹھا دیگی۔ اس وقت تو مخلوق کو فانی۔ مردہ ہالک اور عاجز دیکھیگا کہ ان میں نہ نفع کی قوت ہوگی نہ ضرر کی۔

پچاسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہوین شعبان ۵۴۵ھ ہجری مین جمعہ کی صبح کو قدرے کلام بعد مدرسہ مین فرمایا

اپنی اصلاح اور نیکی مین مشغول رہ۔ قیل وقال اور ہوس دنیوی کو چھوڑ رہتے الوسع اُسکے غمون سے
فارغ ہو پیغمبر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ حتی الامکان غم دنیا سے فارغ ہوجاؤ۔ اے دنیا سے ناواقف
اگر تو اسے پہچان لیتا تو اس کا طالب نہ بنتا۔ اگر وہ تیرے پاس آئے گی تو تجکو رنج مین ڈالیگی
اور اگر مُنہ پھیرلے گی تو حسرت مین چھوڑ جائے گی۔ اگر تو خدا کو جانتا تو اُسکے باعث غیر کو پہچان لیتا
لیکن تو اُس سے۔ اُسکے انبیاء اور رسولون اور اولیاء سے ناواقف ہے اس دنیا مین تجھسے
پہلے لوگون پر جو کچھ گزر چکی ہے تو اُس سے نصیحت کیون نہین پکڑتا۔ دنیا سے نجات حاصل کر
اس کا لباس اُتار۔ اور اُس سے بھاگ۔ نفس کا لباس اُتار کر خدا کے دروازہ کیطرف چل جب
تو نفس سے جدا ہوا تو یہ سمجھ کر ماسوے اللہ سے الگ ہوگیا۔ اور اگر ماسوی اللہ نفس کا تابع ہو
تو نفس ہی سے الگ ہوجا۔ خدا کو دیکھ لے گا تسلیم کا خوگر بن۔ سلامت رہے گا۔ اُسکی راہ کی
کوشش کرتا رہ۔ ہدایت پائے گا۔ اُس کا شکر ادا کر وہ تجھے زیادہ دے گا۔ اپنی ذات اور مخلوق
کو اُسکے سپرد کر۔ اپنے اور غیر کے متعلق اُسپر معترض نہو۔ اہل اللہ ارادۂ الٰہی کے روبرو کوئی ارادہ
اور اُسکے اختیار کے آگے کسیطرح کا اختیار نہین رکھتے۔ وہ طلب روزی کے حریص نہین ہوتے
اور غیر کی قسمت پر نظر نہین ڈالتے۔ اگر تو دنیا و آخرت مین اُن کی صحبت کا ارادہ رکھتا ہے تو اقوال
و افعال اور ارادہ مین اُن کی موافقت کر۔ مین دیکھتا ہون کہ تو برعکس عمل کر رہا ہے۔ اور رات
دن کی مخالفت و منازعت کو تو نے اپنا شیوہ کرلیا ہے۔ وہ حکم دیتا ہے کہ فلان کام کر مگر تو نہین
کرتا۔ گویا وہ بندہ ہے اور تو معبود۔ سبحان اللہ وہ کسقدر بردبار ہے اگر یہ بردباری نہوتی تو تو
اپنی حالت مین انقلاب دیکھتا۔ اگر تو مراد حاصل کرنی چاہتا ہے تو اُسکے سامنے ظاہر و باطن
کے سکون کو لازم کر سکون ظاہر حرکات سے ہونا چاہیے اور سکون باطن خطرات سے۔ مین اپنے نزدیک
سوال کو بے ادبی نہین جانتا بلکہ اسے مباح سمجھتا ہون۔ احکام الٰہی بجالا۔ منہیات سے باز رہ
تقدیر سے موافقت کر۔ اور ظاہر و باطن کو اُسکے آگے کلام کرنے سے روک۔ دین و دنیا کی بھلائی
تیرے سامنے آجائے گی۔ مخلوق سے سوال نہ کر کیونکہ لوگ عاجز اور فقیر ہین۔ نہ اپنا نفع نقصان اُنکے
اختیار مین ہے نہ غیر کا۔ حکم الٰہی کا انتظار کر۔ جلد بازی کو چھوڑ دے۔ خدا کو بخیل نہ جان اور اُسپر
بخل کی تہمت نہ لگا۔ تو کو وہ تم سے زیادہ تیرا مہربان ہے اسی لیے بعض اہل اللہ نے کہا ہے کہ
مجھپر میری طرف سے کچھ بھی نہین۔ بلکہ سب کچھ خدا ہی کی جانب سے ہے۔ خدا کے حکم کی موافقت

لازم کرلو۔ وہ تم سے زیادہ تمہارے حالات سے واقف ہے۔ لیکن تمہاری ہر ایک مصلحت پر تمہین
مطلع نہین کرتا۔ اُسنے قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ لوگو تم ایک چیز کو برا جانتے ہو حالانکہ وہ تمہارے
لیے بہتر ہوتی ہے اور ایک چیز کو اچھا سمجھتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہوتی ہے اُسکی مصلحت خدا جانتا ہے تم نہین جانتے
دوسری آیۃ مین فرمایا ہے کہ خدا اُس چیز کو پیدا کرتا ہے جسے تم نہین جانتے۔ تیسری آیت مین ارشاد
ہوا ہے کہ تمہین بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔ جو شخص خدا کے رستے پر چلنا چاہتا ہو اُسپر لازم ہے
کہ اس راہ مین قدم رکھنے سے پہلے اپنے نفس کو مہذب بنائے کیونکہ نفس خراب ادب اور زیادہ
ظلم کرنے والا ہے۔ تو خدا کے نزدیک پہونچکر کیا کرے گا۔ اسکی راہ کیونکر طے کر سکے گا۔
نفس کو مطمئنہ بنانے کے لیے مجاہدہ کر۔ اور جب وہ مطمئنہ بنجائے تو اُسے خدا کے دروازے پر اپنے
ساتھ لیجا۔ ریاضت تعلیم حسن ادب اور خدا کے وعدہ و وعید کے متعلق اطمینان حاصل ہو جانیکے
بعد نفس کے ساتھ موافقت کر۔ نفس اندھا گونگا۔ بہرا۔ لنگڑا لولا۔ اور اپنے پروردگار سے نادان
اور اُس کا دشمن ہے۔ مجاہدۂ دوامی سے اُسکی آنکھین کھلجائینگی۔ زبان چلنے لگے گی۔ کانون مین
سننے کی طاقت پیدا ہوگی۔ اُس کا لنگڑا لولا پن اور جہل و عداوت سب زائل ہوجائے گا
اسکے لیے پیشوایان قوم اور مردان خدا اور ایسے دوامی مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ جو ساعت بساعت
روز بروز اور سال بسال ترقی کرتا رہے۔ یہ بات ایکساعت۔ ایک دن۔ یا ایک بار کے مجاہدہ
سے حاصل نہین ہوتی۔ نفس کو بھوک کے کوڑے سے مار۔ حظ نفسانی سے روک اور اُس کا
حق ادا کر۔ اُسپر بوجھ رکھ۔ اور اُسکی تلوار یا چھری سے نڈر۔ اُسکی تلوار لوہے کی نہین بلکہ لکڑی
کی برابر ہے اسکا کلام بلا افعال۔ اور کذب بلا صدق۔ اور عہد بلا وفا ہے۔ اُسمین محبت کا نام
نہین۔ اور اُسکی جولانی بلا دولت ہے۔ جو بندے اُسکی عداوت اور مخالفت مین صادق ہین اُسکے
نزدیک نفس کے رئیس اعظم یعنی شیطان ہی مین کسی قسم کی قوت نہین تو نفس مین کیا خاک
طاقت ہوگی۔ تو یہ گمان نکر کہ اُسنے اپنی طاقت کے باعث آدم کو جنت سے نکالدیا۔ یہ طاقت تو
اُسے خدا نے دی تھی۔ اور یہ طاقت سبب واقعہ تھی نہ کہ اصل واقعہ۔ اے کم عقل کسی مصیبت
مین مبتلا ہونے کے باعث خدا کے دروازے سے نہ بھاگ۔ وہ تیری مصلحت کو تجھسے زیادہ
جانتا ہے۔ اُس نے تجھے کسی فائدے اور حکمت کے لیے گرفتار بلا کیا ہے۔ جب تو کسی بلا مین مبتلا
ہو تو ثابت قدم رہ۔ اپنے گناہون کی طرف دیکھ۔ کثرت سے توبہ استغفار کر۔ خدا سے صبر و ثبات
کی توفیق مانگ۔ اُسکے سامنے جا کھڑا ہو۔ اُسکی رحمت کا دامن تھام۔ اور اس مصیبت کے دفع
اور اسکے متعلق اظہار مصلحت کا سوال کر۔ اگر مراد حاصل کرنی ہے تو اُس شیخ کی صحبت اختیار

جو خدا کے حکم اور اُسکے علم سے واقف ہو - وہ تجھکو تعلیم دیتا رہیگا - اور خدا کا رستہ بتادیگا
مرید کے لیے رہبر کی ضرورت ہے - کیونکہ وہ بچھوؤن سانپون - آفتون چایون اور ہلاک کرنیوالے
درندون کے جنگل مین ہے - شیخ مریدون کو ان آفتون سے بچاکر پانی اور میوہ دار درختون کے مقامات
تک پہنچادیگا - اگر مرید بلا رہبر تنہا اس رستہ مین چلے گا - تو ایسی زمین مین جا پڑیگا جسمین
درندے - سانپ - بچھو - اور دیگر آفتین بکثرت ہین - اے راہ دنیا کے مسافر - قافلے اور
رہبر کو نہ چھوڑ - ورنہ مال وجان دونون غارت ہو جائینگے - اور اے راہ آخرت طے کرنیوالے
ہمیشہ رہبر کے ساتھ رہا کر - تاکہ وہ تجھکو منزل مقصود تک پہنچادے - اس راہ مین اُسکی
خدمت کر - اُس کا ادب ملحوظ رکھ - اُسکی رائے سے باہر نہو - وہ تجھکو تعلیم کریگا - اور قرب الٰہی دیگا
اور چونکہ وہ تیری نجابت وصدق وفہم کو معلوم کرلے گا - اسلیے طریقت مین تجھکو اپنا نائب بنالیگا
اور طریقت واہل طریقت کا افسر کردیگا - تجھکو اپنے لشکر کا خلیفہ مقرر کردیگا - یہان تک کہ
پیغمبر علیہ السلام تک پہنچاکر تجھے اُنکے سپرد کردیگا - پھر تجھکو قلوب واحوال معانی پر مسلط کریگا
اور تو خدا ومخلوق خدا کے مابین ایک سفیر - اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک
غلام کیطرح ہوجائیگا - بار بار مخلوق وخالق کیطرف آتا جاتا رہیگا - یہ مرتبہ خلوت نشینی
اور تمنا سے حاصل نہین ہوتا بلکہ اُس چیز سے ملتا ہے جسکی توقیر دلون مین ہو اور تصدیق
عمل مین - اہل اللہ بہت سے قبیلون مین منتخب لوگ ہین - کروڑون مین ایک آدھ ولی ہوتا ہے
یہ لوگ اپنے دلون اور معانی سے کلام الٰہی سنتے اور اعمال جوارح سے اپنے سننے کی تصدیق
کرتے ہین - جاہلو - خدا کے آگے توبہ کرو - اور طریقہ اہل اللہ پر چلو - افعال واقوال مین
اُن کا اتباع کرو - اُن منافقون کا رستہ نہ لو جو دنیا کے طالب آخرت سے روگردان - اور
خدا کے اُس رستہ کو چھوڑ بیٹھے ہین جسپر متقدمین چلتے تھے - اُنھون نے دہنے بائین اور پیچھے
چلنا شروع کردیا ہے - اور کاہل لوگون کا طریقہ اختیار کرلیا ہے - اور اُس سیدھی پٹیا پر
نہین چلتے جو خدا تک پہنچا دیتی ہے اسے لڑکے تو دنیا مین حصول دنیا کے لیے ان سے
ملتا ہے - کل انھین کہین نہ دیکھے گا - تمہارے علاقے قطع ہوجائینگے - تجھمین اور تیرے ان
برے دوستون مین جنسے تو غیر اللہ کے لیے ملتا ہے قطع تعلق کیون نہوگا - ضرور ہوگا - اگر
مخلوق سے ملنا ضروری امر ہے تو پرہیزگارون - زاہدون - عارفون عمل کرنے والون اور
اُن لوگون سے مل جو خدا کے مرید اور اُسکی مراد ہین - اُس سے مل جو تجھے مخلوق کے لیے ایک
قرب الٰہی عطا فرمادے - گمراہی دفع کرکے سیدھے راہ پر قائم کردے - دنیا کیطرف سے تیری
آنکھون پر پٹی باندھکر اُخروی آنکھین کھولدے - دنیا کے طبق آگے سے اُٹھاکر اُخروی طبق

لازم کیے۔ کثرت سوال کو تجھ سے الگ کر دے۔ اور اُسکے بدلے تیرالی مرحمت کرے۔ تجھے سانپوں
بچھوؤں اور درندوں کے پنجے سے نکالکر امن وراحت کے اچھے مقام میں پہنچا دے۔ جس میں یہ
صفت ہو اُس سے مل۔ اسکی بات سن صبر کر۔ اور اسکے امر ونہی کو قبول کرلے۔ اسحالت میں تو
فی الفور خیر دارین اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگا۔ گھڑی بھر صبر کرنا شجاعت ہے۔ تجھ سے کچھ نہیں
ہو سکتا۔ حالانکہ ضرور کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ کدال۔ پھاوڑا اور لکڑی خرید کر عمل کے دروازہ پر بیٹھ جا
اگر عمل تیرے مقدر میں ہے تو تو ضرور کریگا۔ سبب کو اُس کا حق دیتا رہ۔ توکل کر۔ اور عمل کے دروازہ
پر جا بیٹھ۔ اگر دیگر کارگزاروں کی طلبی ہوئی اور تجھے نہ بلایا گیا تو نا امیدی کی حد تک اپنی جگہ سے نہ ہل
پھر اپنے آپکو توکل کے دریا میں ڈالدے۔ سبب اور مسبب دونوں جمع ہو جائینگے۔ اپنے معلم کا ادب
کیا کر۔ اُسکے آگے بات نہ کر۔ خاموش رہ۔ یہ تیرے تعلم اور دلی قرب کا باعث ہوگا۔ حسن ادب تجھکو
مقرب بنائیگا۔ اور بے ادبی دور پھینکدے گی۔ تجھے حسن ادب کیونکر حاصل ہو تو تو ادیبوں کے پاس ہی
نہیں جاتا۔ تجھے علم کسطرح آئے جبکہ تو اپنے معلم سے رضامند نہیں ہوا اور اُس سے حسن ظن نہیں رکھتا

مجلس اکاون ۵۱

شیخ علیہ الرحمت نے اسی سنہ کی بیسویں شعبان کو فرمایا

دنیا سراسر حکمت وعمل اور آخرت سراسر قدرۃ ہے۔ یہ حکمت پر مبنی ہے اور وہ قدرت پر۔ دار الحکمۃ میں
عمل نہ چھوڑ۔ اور دار القدرۃ میں اُس کی قدرت کو عاجز خیال نہ کر۔ دار الحکمۃ میں اسکی حکمت پر عمل کر
اور قدرت پر بھروسا رکھ۔ تقدیر کو اپنا عذر نہ بنا ورنہ تو اُسے حجت سمجھکر عمل چھوڑ بیٹھیگا۔ تقدیر
کو عذر بنالینا سست لوگوں کی حجت ہے۔ تقدیر کا عذر امر ونواہی کے سوا دیگر افعال میں چل سکتا
شیخ علیہ الرحمت نے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ مومن دنیا و مافیہا سے اطمینان حاصل نہیں کرسکتا
بلکہ دنیا سے اپنا حصہ لیکر دلی توجہ کے ساتھ خدا کی طرف راجع ہو جاتا ہے۔ وہ ایکجگہ ٹھیر جاتا
یہاں تک کہ نفس دنیا کی لپٹ اُس سے دور ہو جاتی ہے۔ ابداُس کے دل کو خدا کے سامنے
جانے کی اجازت ملجاتی ہے۔ اُسکے بشر کی سفارۃ سر کو قلب کی۔ اور قلب کو نفس مطمئنہ اور بندگی
کرنے والے اعضا کی طرف لیجاتی ہے۔ اس حالت میں اللہ تعالے اُسکے اہل وعیال کو اُس سے
بے پروا کر دیتا ہے۔ اسمیں اور اُنمیں ایک دیوار کھڑی ہو جاتی ہے۔ مخلوق کے شر کفایت کرتا
لوگوں کو اُس کا مطیع بناتا۔ اسکے اور اُن کے دلوں میں حائل ہو جاتا ہے اور وہ تنہا خدا
ساتھ رہجاتا ہے۔ گویا اسکے حساب مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی ہے۔ گویا اُسکے سوا اور کوئی
خدا کی مخلوق ہی نہیں۔ خدا اُس کا فاعل ہوتا ہے اور وہ مفعول فیہ۔ وہ مطلوب ہے یا طالب

وہ اصل ہے یہ فرع - وہ خدا کے سوا کسی سے جان پہچان نہیں رکھتا - خدا مخلوق کی طرف سے اُسے
لپیٹ لیتا ہے پھر جب چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے - اُسے ہدایت و مصلحت مخلوق کے لیے موجود کر دیتا ہے
وہ رضامندی الٰہی کے باعث اُن کی ایذا پر صبر کرتا ہے - اہل اللہ قلوب اور اسرار کے نگہبان - اور محض
خدا کے ساتھ قائم ہیں - اور اسی کے لیے عمل کرتے ہیں - اے منافق تجھے اہل اللہ کا حال معلوم نہیں
اور نہ تو ایمان اور محبت الٰہی سے واقف ہے - تو عنقریب مر کر موت کے بعد پشیمان ہو گا - باوجود بے زبانی
دل کی فصاحت لسان پر قانع ہے حالانکہ یہ تجھے نفع نہ دے گی - فصاحت تو دل کے لیے ہونی چاہیے -
نہ کہ زبان کے لیے - اے مردہ دل - اے اہل اللہ سے بے خبر - اے بدنصیب - اے اپنے نفس
اور مخلوق کے باعث خدا سے محجوب اپنے نفس پر ہزار بار رویا کر - اور غیر پر ایک بار - الٰہی میں گونگا
تھا - تو نے مجھکو گویائی دی - میری باتوں سے لوگوں کو نفع پہنچا اور میرے ہات پر اُنکی صلاحیت
کامل کر دے - اور یہ نہ ہو تو مجھے پھر گونگا کر دے - اے قوم میں تم کو سرخ موت کی طرف
بلاتا ہوں - وہ کیا ہے ؟ نفس ہوئے - طبیعت - شیطان - اور دنیا کی مخالفت - مخلوق سے الگ
ہوتا اور ما سوی اللہ کو چھوڑ دینا ان حالتوں کی کوشش کرو - نا امید نہ ہو - ہر روز اُسکی ایک نئی شان ہے
اُس سے اسکی قدرت کے مطابق طلب کرو - حکمت کے مطابق تمنا نہ کرو - اُسکے علم کے مطابق مانگو اپنے
علم کے مطابق طلب نہ کرو - اپنے قلوب و اسرار سے سوال کرو - زبانی الفاظ سے طالب نہ بنو -
اپنے علم و قدرت سے متجاوز ہو کر اُس سے سوال کرو - ہر چیز سے مفلس ہو کر اُس کے آگے کھڑے
ہو جاؤ - اُس پر حکومت نہ کرو - اپنی قدرت سمجھا کر عقلمندی کا اظہار نہ کرو - اپنی تدبیر سے اُسکی تدبیر کو
جاہلوں کی طرف رد نہ کرو - اپنے علم پر عمل نہ کرنے والا جاہل ہے - خواہ اُس کا حافظہ کیسا ہی
زبردست اور معانی کا کیسا ہی عالم کیوں نہ ہو - بلا قصد عمل علم حاصل کرنا تجکو مخلوق کیطرف محتاج کرے گا - اور
علم مع عمل خدا کی جانب لیجائے گا - دنیا میں زاہد بنائے گا - اور باطنی آنکھ کھولدے گا - زینت ظاہری سے
خدا اُسکے زینت باطنی کا الہام کرے گا - اس حالت میں خدا تجکو دوست رکھے گا - کیونکہ اب تو اُس کے
لائق ہو گیا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ صالحین کو دوست رکھتا ہے - اُن کے ظاہر و باطن کو
پسند کرتا ہے - ظاہر کو حکمت کے اور باطن کو عمل کے ہات سے تربیت دیتا ہے - وہ خدا کے سوا اور
کسی سے اُمید و بیم نہیں رکھتے - اُسی سے لیتے اور اُسی کی راہ میں دیتے ہیں - غیر سے نفرت اور اُس سے
محبت رکھتے ہیں - اُسی کیطرف جا کر قرار حاصل کرتے ہیں یہ آخر زمانہ ہے جس میں تغیر و تبدیل بکثرت
ہو گئی ہے - بلکہ یہ زمانہ حضرت عیسیٰ نبوت سے خالی زمانہ ہے نفاق اور اسکے رواج کا زمانہ آگیا - اے منافق تو دنیا اور
مخلوق کا بندہ ہے - اُن کو دکھاتا اور انہیں کے لیے عمل کرتا ہے اور خدا کی اُس نگاہ کو بھول رہا ہے
جو تیری جانب ہے - ظاہر تو یہ کرتا ہی کہ آخرت کے لیے عمل کر رہا ہے - حالانکہ تیرا دلی مقصود طلب دنیا

دنیا ہے ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب بندہ اسحالت مین عمل آخرت کے لیے مزین ہو جاتا ہے
کہ فی الواقع آخرت کا طالب نہین ہوتا تو اُسپر اُس کا اور اُس کے باپ دادا کا نام لیکر آسمانون مین
لعنت کی جاتی ہے ۔ اے منافقو ۔ مین تم کو اپنے حکم اور علم کے طریقہ سے پہچانتا ہون ۔ لیکن خدا کے
حکم سے تمہاری پردہ پوشی کرتا ہون ۔ افسوس تجھے اپنے اعضا سے شرم نہین آتی ۔ تو کناہون اور ظاہری
نجاستون سے پاک نہین ہے اور طہارت باطن کا دعوی کرتا ہے ۔ طہارت قلب ہی درست نہین
پھر طہارت بشر کیونکر ٹھیک ہوسکتی ہے ۔ تو مخلوق کے ساتھ مؤدب نہین ہے اور خالق کے ساتھ
مؤدب ہونے کا دعوی کرتا ہے معلم تجھسے رضامند نہین ۔ تو نے اُس کا ادب نہین کیا ۔ اور اُس کا
حکم نہین مانا ۔ تو تو اپنے محل مین صدرنشین ہے ۔ جب تک خدا کے آگے تیری توحید قائم نہو جائے
اور تو وجود ظاہر کے بیضہ سے نکلکر لطف الٰہی کی گود مین نہ جا بیٹھے ۔ اُس کی محبت کے پرون مین
نہ جا چھپے اخلاص کا دانہ نہ چگے ۔ مشاہدہ کا پانی نہ پیے اور پھر مرغ ہونے تک اسحالت مین تو سے
ہرگز کلام نکر ۔ اسوقت تو مرغیون کا محافظ ۔ اُنھین دانہ دینے والا ۔ ادب آموز اور رات دن لوگون کو
تنبیہ کرنیوالا بنجائے گا ۔ اُنھین طاعت الٰہی سے آگاہی دیگا ۔ اے جاہل کتابین پھینکدے ۔ اور اُنکے
آگے ادب سے بیٹھ ۔ علم اہل اللہ کے زبان اور حالات سے حاصل ہوتا ہے ۔ نہ کہ کتابون اور مقالات سے
علم اُنھے حاصل ہوا کرتا ہے جو اپنی ذات اور مخلوق کیطرف سے فانی ہو کر ذات الٰہی کے ساتھ مرتبہ بقا
حاصل کر چکے ہین ۔ زمانہ کی گردش تجھسے اور مخلوق سے پھیرنے فنا ہونے اور خدا کے ساتھ موجود
ہو جانے پر مبنی ہے ۔ ماسوا سے مر کر خدا کے ساتھ اور اُسکے لیے زندہ ہو جا ۔ خدا کے اُن نادرون کی
مصاحبت اختیار کر جو اُس کے دروازے سے کبھی نہین ٹلتے ۔ احکام آلٰہی بجالا ۔ منہیات سے بچنا
اور تقدیر الٰہی کے موافق رہنا اُن کا مشغلہ ہے ۔ وہ خدا کے ارادے اور اُسکے فعل کے ساتھ گردش
کرتے ہین ۔ اپنے اور اغیار کے لیے وہ خدا سے نہین جھگڑتے ۔ قلیل وکثیر اور رات دن والے چیز
مین اُسپر اعتراض نہین کرتے اغراض حاصل کرنے کی حرص مین طاعت الٰہی چھوڑ کر نفس کا غلام
نہ بن ۔ اولیاء اللہ مخلوق سے بتکلف طلب کیا کرتے ہین حالانکہ اُن کو اُسکی کچھ حاجت نہین خدا
مخلوق پر رحم کرنے کے لیے اُن کو طلب کا الہام کیا کرتا ہے ۔ ولی بذاتہ کچھ نہین مانگتا ۔ اُس کا
نفس مطمئن ہو جاتا ہے دنیوی ارادہ اور خواہش کچھ نہین رہتا ۔ تو نے اُس کے نفس کو اپنے اس
جاہل نفس پر قیاس کرتا ہے جسنے تجھکو خدمت کے لیے کھڑا کر رکھا ہے ۔ اور تجھے اپنے ارادون
اور خواہشون مین مصروف رکھتا ہے ۔ اگر عقل ہوتی تو تو اُسکی خدمت سے الگ ہو کر طاعت الٰہی
مین مشغول ہو جاتا ۔ اور اُس کا دشمن بنجاتا ۔ مناسب یہ ہے کہ تو اُسکے جواب سے خاموش رہتا ۔ اور اُسکے
کلام کو دیوار سے مار دیتا ۔ اُسکی بات کو دیوانہ کا کلام سمجھ اُسکے قول ۔ طلب خواہشات ولذات کو

بیہودگیوں کی جانب توجہ نکر۔ اسکی بات ماں لینے مین بہتری اور اُسکی ہلاکت۔ اور مخالفت مین دونونکی بھلائی مقصود ہے۔ جب تیرا نفس۔ خدا کا مطیع ہوجائیگا تو ہر جگہ سے بافراغت روزی آنے لگیگی اور اگر وہ عاصی وجابر رہیگا تو تمام وسائل منقطع ہوجائینگے اور اُسپر بلائین مسلط ہونگی انجام کار یکہ ہلاک ہوجائیگا اور دونون جہان مین نقصان اُٹھائیگا۔ مطیع وقانع نفس الآدمی مخدوم ہوجہان جائیگا اپنی تقدیر کا حصہ لیکر اُسپر رضامند ہوگا۔ اپنے ذمہ کا فرض بلا تکلیف دلی خوشی کے ساتھ ادا کریگا ایسے لوگ ماسوی اللہ سے فارغ القلب ہوتے ہین۔ دنیا اور اُسکی فضول باتین حاصل کرنے مین اُنکے اعضا تکلیف نہین اُٹھایا کرتے۔ اے منعم۔ نعمت کا شکر ادا کر۔ ورنہ تجھسے چھین لیجائیگی۔ شکر کی قینچی سے طائر نعمت کے پر کتر دے۔ ورنہ یہ جانور اُڑجائیگا۔ مردہ وہ ہے جو خدا کی طرف سے مرجائے۔ گو اُسے دنیوی زندگی حاصل ہو۔ ایسی زندگی جس کو وہ شہوات و لذات حاصل کرنے مین صرف کر رہا ہے نفع نہین دیسکتی۔ یہ بظاہر نہین مگر باطن مین فی الواقع مردہ ہے۔ الٰہی ہمین اپنی محبت کے ساتھ زندگی دے اور اغیار کیطرف سے مارڈال۔ اے عمر کے بڑھے اور طبیعت کے لڑکے۔ تو اپنی طبیعت کی چاہت کے باعث دنیا جیسی بدخو محبوبہ کی طرف کبتک دوڑیگا۔ تو نے اُسے اپنا ولی مقصود بنا رکھا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ جو چیز تجھے فکرمند رکھے وہی تیرا مقصود ہے اور جسکے ہاتھ مین تیری باگ ہے تو اُسی کا غلام ہے۔ اگر تیری لگام دنیا کے ہات مین ہو تو تو دنیا ہی کا بندہ ہے۔ اور اگر مخلوق کے ہات مین ہے تو تو بندۂ مخلوق ہے۔ اور اگر خدا کے ہات مین ہے تو بندۂ خدا ہے۔ اور اگر نفس کے ہاتھ مین ہے تو بندۂ نفس ہے۔ خواہش کے ہات مین ہے تو بندۂ خواہش ہے۔ اور آخرت کے ہات مین ہو تو بندۂ آخرۃ ہے۔ اب یہ دیکھ کہ تو نے اپنی باگ کسکے سپرد کر رکھی ہے تم مین اکثر دنیا کے طالب قلیل آخرت کے خواہان۔ اور اقل وہ لوگ ہین جو دنیا و آخرت کے پروردگار کو چاہتے ہین۔ تو حسن ادب سے اُن کے پاس جا بیٹھ۔ اُن سے معارضہ اور جھگڑا نکر۔ ان کو ناقص نسمجھ۔ ورنہ خود ناقص رہیگا۔ اُنکی بے ادبی سے ہلاک ہوجائیگا۔ غافل مت ہو۔ تم اپنے اعمال کے باعث خدا کے دشمن ہو۔ خلوتون اور دیگر تمام احوال مین اُسکے لیے خالص عمل نہو تو تجھ سے ذرہ کی برابر بھی وقعت نہین رکھتا۔ صدق۔ اخلاص۔ خوف الٰہی۔ اُس سے امید رکھنا۔ اور ہر حال مین اُسکی طرف رجوع کرنا ایسا خزانہ ہے جو کبھی فنا نہین ہوتا۔ ایمان کو لازم پکڑلے۔ وہ تجھے لازم کریگا۔ جب تو اہل اللہ مین سے کسیکو دیکھے تو اُس کے سامنے متواضع ہو۔ اور اُسکی حالت خدا کے سپرد کردے۔ اُسکے معاملہ مین نہ جھگڑ۔ خاموش رہ اور اپنی بے ادبی سے اُسے ایذا نہدے۔ جسے تو نہین جانتا اُس سے خاموش رہنا علم ہے۔ اور جو تجھے معلوم نہو اُسے تسلیم کرلینا اسلام ہے۔ اے ضعیف الیقین تیرے پاس نہ دنیا ہے نہ آخرت۔ یہ اس لیے کہ تو خدا کے آگے

فیض سے بے ادبی کرتا ہے اُسکے اولیار اور اُن ابدال پر تہمت لگاتا ہی جن کو خدا نے انبیا کا قائم مقام کیا ہے اور
انپر وہی بوجھ رکھا ہے جو پیغمبروں اور صدیقوں پر۔ اُنکے اعمال و علوم انھین کے سپرد کردیے۔ خدا نے
اُن کو اُن کے نفسوں اور خواہشوں سے فنا کرکے اپنی ذات کے ساتھ موجود کردیا ہے اور اپنے ساتھ
رکھا ہے۔ اُنکے دلوں کو ماسوی سے پاک کرکے دنیا و آخرت اور مخلوق کو اُنکے آگے کردیا ہے۔ اُنکو
اپنی قدرت دکھائی اور حکمت و علم سکھایا ہے۔ خدا سے اُن کو قوت ملی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم بالکل صحیح ہے۔ وہ اس قول میں بالکل سچے ہیں۔ اپنی طاقت و قوت اور مخلوق کی قوت
کو فنا کرکے خدا کی قوت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ الٰہی اگر تو میرا
چاہا نہیں کرتا تو جو کچھ تو نے چاہا ہے مجھے اسپر صبر دے اسے لڑکے جھگڑے کے ساتھ دنیا حاصل
کرنے سے رضا بالقضا بہتر ہے۔ صدیقین کے دلوں میں اس کا مزہ شہوات و لذات سے کہیں بڑھکر
یہ اُنکے نزدیک دنیا و مافیہا سے کہیں بہتر ہے۔ کیونکہ باعتبار اختلاف اخبار اس سے فی الجملہ ہر حال میں اچھی
زندگی حاصل ہوسکتی ہے۔ اخلاص کر علم و عمل کی زبان سے لوگوں کے ساتھ کلام کیا کر۔ محض علم بلا عمل کے
زبان سے نہ بول۔ یہ تجکو نافع ہوگا نہ تیرے پاس والوں کو۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علم عمل کو
آواز دیا کرتا ہے۔ اگر عمل جواب نہیں دیتا تو علم رخصت ہوجاتا ہے۔ اُسکی برکت کوچ کرتی ہے اور حجت باقی
رہجاتی ہے اس حال میں تو ایسا عالم رہجاتا ہے کہ تیرا علم تجپر نقشہ بنجاتا ہے۔ اُس کا درخت باقی رہتا ہے
اور پھل رخصت ہوتا ہے۔ خدا سے حال اور اُس کے سامنے مقام کا سوال کر۔ یہ نصیب ہوجائے تو
اسکے اخفا اور عدم محبت اظہار کا طالب بن۔ اگر تو اپنے اور خدا کے درمیانی اسرار کا اظہار کریگا تو یہ
تیرے ہلاک کا باعث ہوگا۔ احوال اور اعمال کے متعلق عجب سے پرہیز کر کیونکہ یہ گمراہ کرنے اور اُس
کو خدا کی نظر سے گرانے والا ہے۔ مخلوق کے روبرو کلام اور مقبولیت سے بچتا رہ۔ یہ تجکو ضرر پہنچائے گا
نفع نہ دیگا۔ جب تک تجکو اپنے کام دین کمال حاصل نہو اور دل سے کوئی قطعی بات معلوم نہوجائے
کوئی بات منہ سے نہ نکال۔ بغیر کھانا تیار کیے لوگوں کو اپنے گھر میں مہمان کیوں بلاتا ہے۔ یہ بات
بنیاد کی محتاج ہے۔ دیوار اسکے بعد ہوگی۔ اپنے قلب کی زمین کھود۔ تاکہ حکمت کا پانی نکل آئے
پھر اخلاص۔ مجاہدات اور نیک کاموں کی بنیاد رکھ تاکہ عالیشان محل تیار ہوجائے۔ اسکے بعد لوگوں کو
بلا۔ الٰہی ہمارے اعمال کے بدنوں کو اخلاص کی روح سے زندہ کردے۔ جب تیرے دل میں مخلوق
بسی ہوئی ہے تو خلقت سے خلوت گزین ہونا کیا نفع دیگا۔ اس وقت تجھے اور تیری خلوت کو کیسا
عزت نملیگی۔ جب تو مخلوق کو دل میں لیکر خلوت میں بیٹھا تو گویا بلا حضور محبت الٰہی گوشہ تنہائی میں
جا بیٹھا۔ بلکہ نفس و شیطان و ہوسے تیرے ہمنشین بنگئے۔ اگر تیرا دل خدا سے اُنس رکھتا ہے تو اپنے
اہل و عیال اور کنبے میں رہنے کی حالت میں بھی تو مخلوق کی طرف سے خلوت نشین ہے۔ جب محبت الٰہی

دل میں آتی ہے تو وجود ظاہری کی دیوار گر پڑتی ہے۔ اور بصیرت دل تیز ہو جاتی ہے۔ تو اُسکے نقل اور
عقل کو دیکھ لیتا ہے۔ اور اسکے سوا کسی سے رضامند نہیں ہوتا۔ جو شخص التزام شرع کے ساتھ کسی
حالت میں ہو اور اپنی موجودہ حالت سے فوق و تحت اور زوال و بقا کی تمنا نکرے اُس کو رضا و موافقت
اور عبودیت کی شرط حاصل ہو جاتی ہے۔ تجھپر افسوس ہے جھوٹ نہ بول۔ تو رضا کا مدعی ہے حالانکہ
ایک مچھر۔ ایک لقمہ۔ ایک کلمہ۔ ذرا سی بے آبروئی تجکو متغیر کر دیتی ہے۔ جھوٹ نہ بول۔ میں تیرا جھوٹ
نہیں سنتا نہ اُسپر عمل کرتا ہوں اور نہ اُسپر تیری تصدیق کر سکتا ہوں۔ مخلوق میں بعض لوگ ایسے
بھی ہیں کہ اُن کے دلوں میں الہام ہوتا ہے۔ خاص کلمات کا القا کیا جاتا ہے وہ خبروں کو پہچانتے ہو
اُنپر مطلع کئے جاتے ہیں۔ یہ کیوں نہو وہ اقوال و افعال میں پیغمبر خدا کے تابع ہیں۔ آپ پر ظاہری وحی
آتی تھی اُنکے دلوں میں باطنی الہام ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ آپکے وارث اور تمام احکام میں آپکے تابع ہیں اگر
تو اس نسبت متابعت کو درست کرنا چاہتا ہے تو موت کو زیادہ یاد کیا کر۔ موت کی یاد تیرے نفس ہوے
شیطان اور ترک دنیا پر تیری مدد کرے گی۔ جسنے موت سے نصیحت حاصل نکی اُسکی نصیحت کا اور کوئی
رستہ نہیں ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں نصیحت ماننے کیلیے موت کافی ہے۔ تو خواہ زاہد
یا حریص تیری قسمت کا لکھا ضرور تجکو ملے گا۔ لیکن زہد کی حالت میں عزت حاصل ہوگی۔ اور حرص کے
باعث ذلیل ہو جائے گا۔ منافق مخلوق کے سامنے خدا سے شرماتا اور خلوت میں اُس سے بیحیائی
کا اظہار کیا کرتا ہے۔ اگر تیرا ایمان و اعتقاد اس بات پر درست ہوتا کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تجھسے قریب
اور تیرا نگہبان ہے تو تو اُس سے ضرور شرماتا۔ میں حق بات کہتا ہوں۔ تم سے کسیطرح کا خوف اور
کسی قسم کی امید نہیں رکھتا۔ تم اور تمام اہل زمین میرے نزدیک مچھر یا چیونٹی کی مانند ہو۔ میں ہر طرح کا
ضرر و نفع تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی جانب سے خیال کرتا ہوں۔ میرے نزدیک بادشاہ اور غلام دونو
برابر ہیں۔ اپنی ذات اور غیر کا شرعی دلیل سے انکار کرو۔ نہ کہ ہوا اور نفس اور طبیعت کی رو سے جس
چیز سے شرع ساکت ہے اُسکے ساتھ سکوت میں اور جسپر ناطق ہے اُسکے ساتھ نطق میں شریعت
کی موافقت کرو۔ اے لڑکے اپنے نفس و ہوے کے باعث غیر کا انکار نکر۔ بلکہ ایمان کے باعث
اُس کا منکر ہو۔ ایمان انکار کرنے یقین زائل کرنے اور پروردگار مدد کرنے والا ہے۔ وہ تیری مدد
اور تجھپر فخر کرے گا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اگر خدا تمہاری مدد کریگا تو تمپر کوئی غلبہ نہ پاسکے گا۔ اگر
تم خدا کے مددگار رہوگے تو خدا تمہاری اعانت فرمائے گا۔ اور تمہیں ثابت قدمی عنایت کریگا۔ اگر
تو غیرت الٰہی کے باعث کسی بُری چیز کا انکار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسکے ازالہ پر تیری مدد کریگا اُسکے
اہل کے مقابلہ میں تیرا معاون رہے گا۔ اور اُن کو تیرا فرمان پذیر بنادے گا۔ اور اگر اپنے نفس و
ہوا اور شیطان و طبیعت کے باعث منکر ہوگا تو خدا تجکو محروم رکھے گا اور اُسکے اہل پر تیری مدد نکریگا

اور تو اُسکے ازالہ پر قادر نہ ہوگا۔ انکار کرنے والا فی الواقع ایمان ہو جبکہ منکر کا انکار نہ دلیا یا نہ ہو
وہ منکر ہی نہیں۔ انکار تیری ہستی پر موقوف ہے۔ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ محض خدا کے لیے ہو کر مخلوق کے لیے
اپنے دین کے بیچنے والا نہ بن کہ نفس کے لیے۔ خالص خدا کا بنجائے نہ کہ اپنا تو اپنی ہوس کو چھوڑ دے
موت تیری گھات میں ہے تو ضرور اُسکے پل سے گزریگا۔ اس حرص کو جسنے تجھے رسوا کر رکھا ہے چھوڑ دے
جو کچھ تیرے لیے ہے وہ ضرور تجکو ملیگا اور جو غیر کا حصہ ہے وہ ہرگز تیرے پاس نہ آئیگا۔ خدا کے
ساتھ مشغول ہو۔ اپنے اور غیر کے حصہ کا طالب نہ بن۔ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہے کہ اپنی
مال متاع کیطرف اپنی آنکھیں نہ اُٹھا یہ دنیوی زندگی کی رونق ہے۔ اور اس لیے ہے کہ ہم اُن کو آزمائیں
مخلوق سے گفتگو کرنا اور اُن کے پاس بیٹھنا عارف باللہ کے لیے سب سے بڑی مشکل ہو۔ اسی لیے عارف
ہزار ہوتے ہیں اور اُن میں متکلم ایک۔ کیونکہ عارف قوت انبیاء کا محتاج ہے اور یہ اس لیے کہ وہ
ہر قسم کی مخلوق میں بیٹھے۔ عاقل و غیر عاقل اور منافق و مومن کے ساتھ مخالطت رکھنے کا ارادہ کرتا
اس لیے بڑی مشکل میں ہے۔ اور مکروہات پر صبر کرتا ہے۔ با این ہمہ محفوظ ہے اور اُسپر خدا کی نظر پڑتی ہے
کیونکہ وہ مخلوق سے کلام کرنے میں خدا کا حکم بجالاتا ہے۔ اپنے نفس و ہوی اور ارادہ و اختیار سے کلام
نہیں کیا کرتا بلکہ بولنے پر مجبور کیا جاتا ہو۔ اس لیے محفوظ رہتا ہے۔ اگر معرفت الٰہی چاہتا ہے تو ضرر و
نفع کے متعلق مخلوق کا خیال دل سے نکالدے۔ تو خدا کو اسی سے پہچانے گا۔ دنیا میں ہاتھ ہو یا کسی
یا نیک نیتی کے ساتھ خزانے میں یہ سب جائز ہیں مگر اُس کا دل میں رکھنا جائز نہیں۔ دروازہ پر
کھڑا رہنا درست۔ لیکن آگے بڑھنا ناجائز۔ بندہ جب اپنی ذات اور مخلوق کی طرف سے فنا ہو جاتا
تو مفقود اور محو ہونے کے باعث آفات کے وقت اُس کا باطن متغیر نہیں ہوتا۔ وہ اوامر و نواہی کے وقت
موجود ہو کر اوامر کو بجالاتا۔ اور نواہی سے باز رہتا ہے۔ کسی چیز کی تمنا اور حرص نہیں کرتا۔ کونین کو
قلب کی طرف پھیرتا اور تبدیل اعیان کو اُسی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اے علم و عمل کے خیانت کرنیوالو۔
خدا و رسول کے دشمنو۔ خدا کے بندوں سے قطع تعلق کرنے والو کہاں تم۔ اور کہاں وہ۔ تم ظاہر
ظلم و نفاق میں مبتلا ہو۔ یہ نفاق کب تک اے علما و زہاد۔ تم سلاطین و امراء کے دربار سے
دنیوی حصہ اور لذات و خواہشات حاصل کرنے کے لیے منافق بنا کرتے ہو۔ تم اور اس زمانہ کے
اکثر بادشاہ خدا کے مال اور اُس کے بندوں کے معاملہ میں ظالم اور خائن ہیں۔ الٰہی منافقوں کی
شان و شوکت کو توڑ۔ اُن کو ذلیل کر۔ یا اُنپر رجوع ہو۔ ظالموں کو غارت کر۔ زمین کو اُن سے
پاک کر دے۔ یا اُنکی اصلاح کر۔ آمین۔ اے بادشاہو اے غلامو۔ اے ظالمو۔ اے جاہلو۔ اے
منافقو۔ اے دنیا کو مقدم اور آخرت کو ہیچ خیال کرنے والو۔ اپنے مجاہدہ اور زہد کے باعث
ماسوی اللہ سے جدا ہو جاؤ۔ اے مخاطب غیر اللہ سے دل کو پاک کر۔ اس سے ڈر تا رہ کہ کوئی

تجھکو شکار کرلے یا رد کردے - یا اللہ ایک نہ پہنچنے دے - پھر جب قسمت کا دیا سامنے آجائے تو اُسے امر اور موافقت کے ہاتھ اور زہد کے قدم سے حاصل کرنے کا اختیار اور محبت کے باعث سے - زہد پیشہ رہرو کہ جن میں اپنی تاثیر دکھا دیتا ہے یعنی دل میں غم اور جسم میں ضعف پیدا کرتا ہے - پھر جب یہ غم اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے تو خدا کی جانب سے اُسکی اور اسکی معرفت کی خوشی حاصل ہوتی ہے اُسوقت تمام رنج وغم جاتے رہتے ہیں - مومن کا دل مخلوق اور اہل وعیال واولاد ومال سے جدا ہوتا ہے - وہ ان میں مشغول ہوتا ہے اور اُس کا دل شاہی قاصد کے پیغام لانے کا منتظر رہتا ہے وہ شہر کے دروازہ پر پہنچ جاتا اور اہل وعیال کو رخصت کر کے آگ ہی میں بیٹھا رہتا ہے - مومن ہمیشہ کے لیے سب کو رخصت کر چکا ہے - وہ مخلوق میں رہکر اُنہیں وداع کر چکا ہے - مخلوق کے ساتھ بمنزلہ ذرہ ہے اور خدا کے ساتھ گویا پہاڑ - جب توحید دل میں ٹھیر جاتی ہے تو ظاہری عمل مستور جاتے ہیں - کیونکہ ظاہر و باطن - غنا وفقر - مخلوق کا آنا نہ آنا - اُن کی مذمت اور تعریف یکساں ہوجاتی ہے - اسوقت تو ان دونوں کو نکالدے گا کیونکہ تیرا مضغہ دل باوجود فراخی انکو جگہ دینے سے تنگ اور تیرا قلب محبت الٰہی سے پُر ہو گیا ہے - اُسکے ذکر اور شوق سے لبریز ہے - اسجگہ اور اس وقت محض خدا کی محبت ہے - تو اس وقت سچا دوست عالم - مُعلم - دانا - محکم - قریب - مقرب - ادیب - مودب - اور مخلوق سے بے پروا ہو جائے گا - خدا کی مدد کفایت کریگی - اے جاہل - علم حاصل کر - تو نے اپنے جہل کے باعث سیکھنا چھوڑ دیا ہے اور سکھانے میں مشغول ہے - یہ تکلیف نہ اُٹھا - تجھسے کچھ نہو سکے گا - اور تیرے ہاتھ سے کسی کو فلاح نہو گی - اسلیے کہ جو اپنے نفس کا معلم نہیں بن سکتا وہ غیر کو کسطرح تعلیم دیسکتا ہے اسے قوم قدرت الٰہی کو عاجز نجانو - ورنہ کفار میں جا ملوگے حکم پر عمل کرو - تاکہ تم کو یہ عمل مع علم حاصل ہو جب عمل متحقق ہوجائے گا اُسکی قدرت نظر آجایگی اسوقت تکوین تمہارے دلوں اور اسرار کے سامنے کر دیجائے گی - جب تجھ میں اور خدا میں دلی پردہ نرہے گا تو وہ تجھکو تکوین پر قادر کر دیگا - خزانہ اسرار پر مطلع فرمائے گا - اپنے فضل کا طعام اور اُنس کی شراب عنایت کرے گا - قرب کے دسترخوان پر بٹھائے گا یہ سب کتاب وسنت پر عمل کرنے کا پھل ہے - انپر عمل کر - اور ان سے باہر نہو - تاکہ تجھے کوئی اللہ والا مجائے اور اُسکی طرف دستگیری کرے - جب کتاب اللہ کا کوئی دانا معلم مجائے گا تو تجکو کتاب العلم کی سیرت نقل کرنے گا - پھر جب تو اس مقام میں ثابت قدم رہے گا تو تیرا قلب اور معنے دونوں درست ہو جائینگے اور پیغمبر علیہ السلام ان دونوں کے ساتھ رہینگے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بادشاہ حقیقی کے پاس لے جاینگے - وہاں سے ان دونوں کو خطاب ہوگا کہ اب تم ہو اور تمہارا پروردگار

مجلس باونٓ ۵۲

شیخ رحمۃ اللہ نے تیسری رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

اے قوم اللہ کیطرف رجوع کر جاؤ۔ مخلوق اور دنیا اور ماسوی سے اسی کی طرف سبقت کرو۔ دلوں کے ساتھ
اسکی جانب متوجہ رہو۔ کیا تم نے خدا کا یہ فرمان نہین سنا کہ تمام امور خدا ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہین [illegible]
اے لڑکے مخلوق کیطرف مین حقارت سے نہین بلکہ چشم فنا سے نظر ڈال ۔ چشم ضرر و نفع نہین بلکہ عجز
عجز و ذلت سے دیکھ ۔ خدا کو ایک جان ۔ اسپر توکل کر ۔ اور جس چیز سے فراغت ہو چکی ہے اسکی طلب
مین بیہودگی اختیار نہ کر ۔ دنیا اور مافیہا سے فراغت ہو چکی ہے مخلوق اور اسکے تمام انقلابات سے
فراغت ہو چکی ہے ۔ مومن کا دل ان تمام چیزون سے فارغ ہے خصوصاً جب وہ ظاہری اسباب سے
جدا ہوتا ہے تو اسکا حال اور زیادہ درست ہو جاتا ہے اور اگر اسباب و عیال اسکے پاس ہوتے ہین
تو انپر نظر ڈالی جاتی ہے اور ان کی سختی پر اللہ تعالے اسے قوت دیتا ہے ۔ اس کا دل ہر حالت مین
ماسوی اللہ سے فارغ رہتا ہے ۔ نہ غیبت مین زائل ہو ۔ اور نہ تغییر و تبدیل کا طالب ہے ۔ کیونکہ
وہ جانتا ہے کہ جو حکم ہو چکا ہے ہرگز نہ بدلے گا اور قسمت سے فراغت ہو چکی ہے کم و بیش نہوگی
وہ کمی بیشی کا طالب نہین ہوتا ۔ اپنی قسمت کے متعلق تاخیر و تعجیل کا خواہان نہین ہوتا ۔ کیونکہ
یہ بات متحقق ہے کہ اسکے لیے ایک وقت معین اور مخصوص ہے ۔ ایسا اور اسکے مانند عقلمند ہوتے
ہین ۔ اور کمی بیشی یا تعجیل و تاخیر کے طالب مخلوق مین دیوانے گنے جاتے ہین ۔ جو خدا سے رضامند
ہے وہ تمام احوال مین خدا سے موافقت کرتا ۔ اسے محبوب رکھتا پہچانتا ۔ اور تمام عمر اسکی مراد کے
مطلب پر اس سے مصاحبت رکھا کرتا ہے ۔ خدا اسے توفیق دیتا ۔ مقرب بناتا اور اسکے تجرد و انقطاع
کے وقت خطاب کیا کرتا ہے کہ مین تیرا پروردگار ہون ۔ جیسا کہ موسےؑ سے کہا تھا کہ مین تیرا رب
ہون ۔ موسےؑ سے بطور ظاہر کہا تھا اور اس عارف کے دل سے بطور باطن کہا کرتا ہے ۔ پیغمبرون کے
معجزے ظاہر ہین ۔ اور اولیاء کی کرامتین باطن ۔ وہ انبیا کے وارث ہین ۔ خدا کے دین کو درست
کرلتے ہین اور شیاطین انس و جن سے اسکے محافظ ہین ۔ تو خدا اور اسکے رسولون ۔ اور اولیاء
سے ناواقف ہے ۔ اے منافق تجھے کیا معلوم کہ اہل اللہ کس مشغلہ مین اور کس کام پر لگے ہین ۔ تو
قرآن پڑھتا ہے اور یہ نہین جانتا کہ کیا پڑھا عمل کرتا ہے اور یہ خبر نہین کہ کیا کیا ۔ یہ تیری دنیا یا
آخرت ہے پھر تو انپر معترض ہے ۔ عاقل بن ۔ ادب سیکھ ۔ توبہ کر ۔ گونگا بنکر رہ ۔ تجھے نہ خدا کی
خبر ۔ نہ پیغمبر کی ۔ نہ اولیاء کی ۔ اور نہ یہ معلوم کہ وہ تجھ مین اور مخلوق مین کیا عمل کر رہا ہے ۔
توبہ و سکوت کو لازم کرلے ۔ موت اور قبر مین جانیکی حالت کو سوچ ۔ تاکہ تجکو علم حاصل ہو تو
خدا کے ساتھ عمل کرتا کہ وہ تجکو ایسا نور دے کہ جس سے تو دنیا و آخرت مین روشنی حاصل کرسکے

جو مین کہتا ہون اُسے مانو - اور کوشش کرو - اور سابقۂ تقادیر کو چھوڑ دو - یہ تمہاری بوالہوسی اور کسلمندی کی حجت ہے - ہمین سابقہ تقدیر مین حجت سے کیا علاقہ - بلکہ ہمپر تو یہ ہے کہ کمر باندھکر عمل مین کوشش کرین - اور اسمین قیل وقال اور چون وچرا ہرگز نکرین - خدا کے علم مین دخل ندین - ہم کوشش کرتے رہین - آئندہ خدا جو چاہے گا کر دیگا - اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا اپنے افعال سے سوال نکیا جائیگا بلکہ لوگ اپنے اعمال کا حساب دین گے - جب تیرا امر انتہا کو پہنچے گا اور خدا تیرے دل کو مقرب بنالے گا دنیا مین تیرا زہد اور آخرت مین تیری رغبت صحیح طور پہ ہوجائیگی اس وقت تو اپنے نام کو قرب الٰہی کے دروازہ پر لکھا پائے گا کہ فلان بن فلان خدا کے آزاد کردہ بندونمین سے ہے اس مین تغیر وتبدل اور کمی بیشی نہوگی - اسوقت تجھین صفت شکر اور طاعت الٰہی کا مادہ بڑھجائے گا با این ہمہ صفت خوف کو نچھوڑ - اور اُس کی قدرت کو عاجز نجان - اور یہ آیت پڑہ کہ خدا جس چیز کو چاہے مٹا دیتا اور جس کو چاہے قائم کر دیتا ہے - اُسکے پاس لوح محفوظ ہے - وہ اپنے فعل سے نپوچھا جائے گا بلکہ لوگون سے اُن کے اعمال پوچھے جائینگے اس مکتوب پر بھروسا نکر - کیونکہ جسنے لکھا ہے وہ مٹانے پر بھی قادر ہے جسنے بنایا ہے وہ توڑنا بھی جانتا ہے - طاعت وخوف اور پرہیز کے قدم پہ یہانتک مضبوط رہ کہ تجکو موت آجائے اور سلامتی کے تم کے ساتھ تو دنیا سے آخرت کیطرف چلاجائے - اسوقت تغیر وتبدیل سے امن ملجائے گا - اے جہل ونفاق اور طلب دنیا کے باعث زحمت اُٹھانے والے - اے حرام کھانے والے تو نور قلب صفا رسیر - اور کلمات حکمت کی طمع کیون رکھتا ہے - اہل اللہ کا کلام ضروری - نیند غرق ہونے والونکی ہی - اور کھانا بیمارونکی طرح کا ہوا کرتا ہے - وہ مرتے دم تک اسی حال مین رہتے ہین - اور اُن ملائکہ سے مشابہ ہین جنکی نسبت اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے کہ خدا کی نافرمانی نہین کرتے اور جو حکم ملتا ہے بجالاتے ہین وہ ملائکہ سے مشابہ بلکہ اُن سے افضل ہین - ملائکہ اُن کے خادم اور دنیا وآخرت مین اُن کے غاشیہ بردار ہین -

اے قوم اگر میرا کلام تمہارے حال تک نپہنچے تو اُسے ایمان وتصدیق کے ساتھ سنو - میرا کلام دلونکی طرف متوجہ ہے - اسے اپنے دلون اور اسرار سے سنو - تمہارے ظاہر و باطن کو راحت ملے گی نفسون اور خواہشون کی شوکت ٹوٹجائے گی - شہوتون کی آگ بجھے گی - وہ خواہشین جنھون نے دنیا کو تمہارے دلون مین محبوب اور فقر کو مبغوض بنا کر تمہین ہلاکت مین ڈالدیا ہے بہت ہی بُری ہین - بعض صوفیہ کا قول ہے کہ تقوی کی حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل مین ہو اُسے ایک کھلے طبق مین کھکے اور بازار مین لیے پھرے - با این ہمہ اُس مین کوئی چیز ایسی نہو جس سے تجکو شرم آئے - اے جاہل کیا تجھے یہ کافی نہین کہ تو غیر متقی ہے پھر اسکے کیا معنے کہ جب کوئی تجھے خدا سے ڈرنے کا حکم کرتا ہے تو تو غضبناک ہوجاتا ہے - حق بات کو سنکر حقیر جانتا ہے پھر جب کوئی تیری بات پر انکار کرتا ہے تو تو خفا

خفا ہوتا ہے - اور اس سے اپنے غصہ کو تسلی دیتا ہے - امیر المومنین عمر ابن الخطابؓ سے مروی ہے کہ خدا سے
ڈرنے والا اپنے غصہ کو تسلی نہین دیا کرتا - اللہ تعالے نے اپنے بعض کلام مین فرمایا ہے جب تک تم میری اطاعت
کرتے ہو مین تم کو دوست رکھتا ہون اور نافرمانی کیحالت مین تمہارا دشمن بنجاتا ہون - اللہ تعالے اپنی کسی حاجت
کے لیے تم کو دوست نہین رکھتا - بلکہ یہ تم پر رحمت ہے - وہ تجکو تیرے فائدہ کیلیے چاہتا ہے - نہ کہ اپنی
غرض کے لیے - اور اسی لیے تیری طاعت کو پسند کرتا ہے کیونکہ اُس کا نفع تجھے پہونچے گا - جو تجکو تیرے
فائدہ کے لیے چاہے اُس کی طرف متوجہ ہو - اور جو اپنے لیے دوستی و محبت کرے اُس سے منہ موڑ لے -
مومن ہر چیز کو بھولکر حضرت حق تعالیٰ کو یاد کیا کرتا ہے - اسلیے اُسے قرب اور حیات مع اللہ کا مرتبہ حاصل ہوجاتا
ہے اور اُسکا توکل درست ہوتا ہے - اللہ تعالے دنیا و آخرت مین اُسکے کام بنا دیتا ہے - جب مومن کا توکل
درجہ عین مین ٹھیک ہوجاتا ہے تو اللہ اُسکے ساتھ ابراہیمؑ کا سا معاملہ کرتا ہے - اُن کا سا باطن
اور حال عنایت فرما دیتا ہے - لقب و نام نسہی - اُن کا سا کھانا پینا دیتا - اور اپنے دروازہ پر ٹھیرا لیتا ہے
بہت کم ہین کہ اُسے عین مقام ابراہیمی لیجاتا ہے - اسوقت باعتبار صورت نسہی مگر باعتبار معنے ابراہیم
کے ساتھ اُسکی نسبت درست ہوجاتی ہے - تجھے شرم نہین آتی کہ حرص نے تجکو ظالمونکی خدمت اور
حرام خواری پر برانگیختہ کر رکھا ہے - تو کہان تک حرام کھائے گا - اور کب تک اُن بادشاہون کا خادم
بنا رہیگا جنکی سلطنت زائل ہونے والی ہے اور خدا کی طاعت سے جس کا ملک کبھی زائل نہوگا کب تک
منہ پھیرے گا - عاقل بن - اور تھوڑی سی دنیا پر قناعت کر تاکہ اخروی حصہ زیادہ ملے - اپنا حصہ
زہد کے ہاتھون سے لے - یہ لینا مولا کے دروازے پر خدا کے دست قدرت - اور اُسکے فضل کے سایہ کے
ساتھ ہوگا - طبیعت و ہوئے اور شیطان و عوام کی صحبت مین بادشاہون کے دروازہ پر دنیا کے ہاتھ
اور اُسکے ہات سے نہوگا - اگر تو دنیا کو اسحالت مین لے گا کہ تیرا دل خدا کے دروازہ پر ہوگا تو فرشتے اور
ارواح و انبیا تیرے گرداگرد رہین گے - ان دونون مقامون اور حالتون مین بہت بڑا فرق ہے - اہل اللہ
عقلمند ہوا کرتے ہین - اُن کا قول ہے کہ ہم رستہ مین کھائین یا گھر مین - اپنا حصہ دنیا کے ہات سے لیکر
نہین کھاتے - ہم خدا ہی کے پاس کھاتے ہین - زاہد جنت مین کھایا کرتے ہین اور عارف خدا کے
پاس - حالانکہ یہ دنیا مین ہوتے ہین - لیکن محبوب نہ دنیا مین کھاتے ہین - نہ آخرت مین - ان کا
کھانا پینا اُنس اور خدا کا قرب ہے - اُنکی نظر اُسکی طرف رہتی ہے - اُنھون نے دنیا کو آخرت کے بدلے
آخرت کو اپنے اُس خدا کے قرب کے بدلے مین بیچ ڈالا ہے جو دنیا و آخرت کا پروردگار ہے - وہ اُسکی محبت
مین سچے ہین - دنیا و آخرت کو اُسکی ذات کے لیے بیچ چکے ہین - اور اُسکے سوا کسیکو نہین چاہتے
جب یہ بیع و خرید تمام ہوگئی تو اُس کا کرم غالب آیا اور اُسنے از روئے ہبہ دنیا و آخرت اُن کے حوالے
کر دی - اور ان دونون کے لینے کا حکم کیا - اُنھون نے بادشاہ کی پیروی کی بلکہ باوجود تخمہ و بے احتیاجی کھانے

امر الٰہی کے باعث اُن دونون کر لے لیا۔ اور یہ فعل تقدیر کے ساتھ اظہار موافقت اور حسن ادب قسمت کے لحاظ سے انھین مجبوراً کرنا پڑا۔ قبول کرلے اور لیتے وقت اُنھون نے یہ کہا۔ الٰہی تو ہمارے ارادہ کو جانتا ہے ہم تیرے سوا اور کسی سے رضامند نہین ہم بھوک پیاس برہنگی۔ ذلت اور حقارت سے خوش ہین اور تیرے دروازہ پر پڑا رہنا پسند کرتے ہین۔ جب وہ اسپر رضامند ہوئے اور ان کے دلون کو اطمینان ہوگیا خدا نے اُن پر رحمت کی نظر ڈالی۔ یعنی ذلت کے بعد عزت فقر کے بعد غنا اور دنیا و آخرت مین اپنا تقرب مرحمت کیا۔ مومن دنیا مین زاہد ہوا کرتا ہے اس لیے اُس کا زہد باطنی میل کچیل اور کدورت کو دفع کر دیتا ہے۔ پھر آخرت سامنے آتی ہے اور اُس کا دل ٹھیر جاتا ہے۔ بعدہ دست غیرت اسے اُسکے دل سے زائل کرتا اور جلوم کرا دیتا ہے کہ آخرت قرب حق سے حجاب کا باعث ہے۔ اسوقت وہ خلق کے ساتھ مشغولی کو چھوڑ دیتا۔ اوامر شرع کو بجا لاتا۔ اور اُن حدود کی جو اُسمین اور عوام مین مشترک ہین حفاظت کرتا ہے۔ اُسکی باطنی آنکھین کھل جاتی ہین اس سے وہ اپنے اور مخلوقات کے عیب دیکھ لیتا ہے اسلیے بجز خدا کے اور کہین قرار نہین پکڑتا۔ اُسکے سوا کسی کی بابت نہین سنتا۔ اُسکے سوا کسی کو کچھ نہین سمجھتا۔ اُسکے در کے سوا کہین سکون نہین پاتا۔ بجز وعید الٰہی اور کسی سے نہین ڈرتا۔ غیر کے ساتھ مشغولی کو چھوڑ کر صرف خدا سے مشغول ہو جاتا ہے۔ پھر جب یہ باتین پوری ہو جاتی ہین تو وہ ایسے محل آرام مین چلا جاتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا۔ اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خطرہ گزرا اے لڑکے اپنے نفس کی اصلاح مین مشغول ہو پہلے اپنے آپ کو نفع پہنچا۔ پھر دوسرے کو۔ شمع کی مانند نہو۔ کہ اپنے آپ کو جلا کر دوسرون کو روشنی پہنچا رہی ہے۔ اپنی خواہش اور ہوائے نفس کے اقتضا سے کوئی کام نہ کر۔ خدا جب کسی کام کے لیے چاہے گا اُس کا سامان تیرے لیے مہیا کر دیگا۔ اگر نفع مخلوق کے لیے تجھے چاہے گا تو انکی طرف متوجہ کرے گا اور تجھے استقلال اور اُن کی مدارات کا مادہ عطا فرمائے گا۔ اُنکی سختی اُٹھانے کی قوت بخشے گا۔ مخلوق کے لیے تیرے قلب وسعت اور سینہ کو کشادگی دیکر اُن مین اپنا علم القا کرے گا۔ تیرے باطن کو ملاحظہ اور سیر کی سیر فرمائے گا۔ اسوقت وہی وہ رہجائے گا تو نہو گا کیا تو نے اللہ تعالے کا یہ قول نہین سُنا۔ اے داؤد ہم نے تجکو ملک مین اپنا نائب مقرر کیا ہے اس قول کو کہ ہمنے تجکو نائب کیا ہے یاد رکھ۔ یہ نہین کہا کہ تو نے اپنے آپکو خود خلیفہ کر لیا ہے۔ اہل اللہ کا نہ کچھ ارادہ ہے نہ اختیار بلکہ وہ محض خدا کے حکم و فعل اور تدبیر و ارادہ کے ماتحت ہین۔ اے سیدھے رستے سے الگ چلنے والے حجت نکر۔ تیرے پاس کوئی حجت نہین۔ رستہ تیرے سامنے ہے۔ حلال و حرام بالکل ظاہر ہے تو خود اُسکے سامنے مقدر رہجاتا ہے۔ تجھین خوف الٰہی نہین۔ تو اُسکے دیکھنے کو ٹھیر جاتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا سے ایسا ڈر گویا تُو اُسے

دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یہ سمجھ کہ وہ تجھکو دیکھ رہا ہے۔ بیدار رہنے والے اسے دل کی آنکھ
سے دیکھتے ہیں اسلیے انکی پراگندگیاں مجتمع ہوجاتی ہیں اور بکھرا ہوا ایک چیز بن جاتی ہیں۔ درمیانی پردے
اٹھجاتے ہیں۔ الفاظ مٹتے اور معنے باقی رہجاتے ہیں۔ چیزیں منقطع ہوتے اور اسباب الگ ہوجاتے ہیں
خدا کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ جبتک یہ مرتبہ نہیں ملتا کلام و حرکت اور کسی چیز سے ان کو خوشی
نہیں ہوتی اور جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو ان کا پورا کام بنجاتا ہے وہ سب سے اول دنیا کی غلامی اور اسکی
فرمانبرداری سے نکلتے اور پھر ماسوی اللہ سے جدا ہوجاتے ہیں ہمیشہ بحالت امتحان اسکے معاملہ اور
اسکے گھر میں رہتے ہیں تاکہ وہ دیکھے کہ کیسے عمل کررہے ہیں۔ سر بادشاہ ہے اور قلب اس کا وزیر اور
نفس دربان اور دیگر اعضا ان کے خادم۔ سر دریائے الٰہی سے قلب سر سے نفس مطمئنہ قلب سے
زبان نفس مطمئنہ سے اور اعضائے دیگر زبان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ جب زبان نیک ہوگی تو
قلب بھی درست ہوجائے گا۔ اور جب وہ بگڑے گی یہ بھی بگڑجائے گا۔ تیری زبان تقوے کی [illegible]
اور بیہودہ کلام و نفاق سے توبہ کرنے کی محتاج ہے جب تو اسپر مداومت کرے گا تو زبان کی
فصاحت قلبی فصاحت سے بدلجائے گی۔ اور جب یہ مرتبہ ملجائے گا تو دل منور ہوگا اور اس کا نور زبان
اور دیگر اعضا کیطرف پہنچے گا اس وقت زبانی گفتگو کام کی ہوگی۔ قرب کی حالت میں مقربوں کے پاس
زبان و دعا و ذکر کچھ نہیں ہوتا۔ بلکہ ذکر و دعا و کلام بعد کی حالتیں ہوتا ہے۔ قرب میں سکوت
خاموشی۔ صرف نظر اور اس سے متمتع ہونے پر قناعت ہوتی ہے الٰہی ہمیں ان میں کردے جو تجھکو دنیا
میں دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں سر کی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اور ہمیں
دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

مجلس ترپن ۵۳

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتویں رمضان سنہ ۵۴۵ھ کو منگل کے دن دوپہر سے پہلے مدرسہ میں فرمایا

امتحان و آزمایش ضروری چیز ہے۔ یہ نہ ہو تو ولایت کے مدعی سیکڑوں پیدا ہوجائیں۔ اسی لیے
بعض صوفیہ کا قول ہے کہ ولایت کے ساتھ امتحان مقرر کیا ہے تاکہ ہر شخص مدعی نہ ہوجائے۔ مخلوق
کی ایذا پر صبر کرنا اور ان سے درگذر ولی کی علامت ہے۔ اولیا مخلوق کے کاموں سے اندھے
اور ان کی باتوں سے بہرے ہیں۔ اپنا اعراض انہیں بہرا کر دیتا ہے۔ کسی چیز کی محبت آدمی
آدمی کو اندھا بہرا کردیتی ہے۔ چونکہ اولیا خدا سے محبت رکھتے ہیں اسلیے ماسوا کیطرف سے اندھے
بہرے ہوگئے ہیں۔ وہ خوش کلامی اور نرمی و مدارات کے ساتھ خلق سے ملتے ہیں۔ اور کبھی

غیرت الٰہی کے اقتضا اور اسکے غضب کی موافقت کے باعث اُنپر غضبناک بھی ہو جاتے ہین
اولیاء بمنزلہ طبیب ہین وہ جانتے ہین کہ ہر مرض کے لیے ایک نئی دوا ہی۔ طبیب تمام بیمارون کو
ایک دوا نہین دیا کرتا۔ وہ اپنے قلب و معانی کے لحاظ سے اصحاب کو جسطرح خدا کے سامنے ہین
اُن کو جبرئیل کا بات کرو تعین دلاتا ہے اور ان کو خدا کی قدرت و رحمۃ اور اُسکی مہربانی کا بات۔ جسکا
بات اُن کے دلون کو بدلتا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اُن کی دنیا طالبان
دنیا کے لیے ہی اور آخرت طالبان آخرت کے لیے۔ اور اُن کا خدا اُن کے لیے۔ وہ کسی چیز مین بخل
نہین کرتے اگر اُن سے دنیا مانگی جاتی ہے تو بشرطیکہ اُن کے پاس ہو فوراً دے ڈالتے ہین
اور اگر ثواب آخرت طلب کیا جاتا ہے مرحمت کر دیتے ہین۔ فقراء کو دنیا دیتے ہین۔ اور طلب آخرت
مین قصور کرنے والون کو ثواب آخرت۔ بدعتی کے لیے بدعت اور بدعتی دونون کو چھوڑ دیتے ہین
چھلکے مخلوق کو دیڈالتے ہین کیونکہ ماسوے اللہ ہر چیز چھلکے کی مانند ہی۔ البتہ اسکی طلب اور قرب بمنزلہ
مغز ہے۔ بعض صوفیہ سے مروی ہے کہ فاسق سے عارف ہی خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتا ہے
ان سچ ہے کیونکہ اُسے امر و نہی کرتا اور اُسکی ایذا کا متحمل ہوتا ہے۔ اسپر صرف عارف باللہ ہی قدرت
رکھتا ہے۔ زاہدون عابدون اور مریدون مین یہ طاقت نہین۔ لوگ گناہگار و نپر رحم کیون نہین
کرتے حالانکہ وہ محل رحم و توبہ و اعتذار ہین۔ عارف کا خلق اخلاق الٰہی مین سے ہے اسلیے وہ
شیطان اور نفس و ہوے کے پنجہ سے گنہگار کے چھڑانے کی بابت کوشش کیا کرتا ہے تم مین
جب کوئی اپنے بیٹے کو کسی کافر کے ہات قید مین دیکھتا ہے تو کیا نجات دلانے کی کوشش نہین
کیا کرتا؟ اسی طرح عارف کے نزدیک تمام مخلوق اولاد کی مانند ہی۔ وہ زبان حکم سے مخلوق کو مخاطب
اور علمی اطلاع کے باعث اُنپر رحم کیا کرتا ہے۔ وہ اُن مین افعال حق کا ملاحظہ کرتا ہی۔ حکم اور
علم کے دروازہ سے صدور قضا و قدر کو دیکھتا رہتا ہے۔ مگر اس راز کو چھپائے رکھتا ہی اور مخلوق
کو اُس حکم کے ساتھ مخاطب کرتا ہے جس کا نام امر و نہی ہی۔ البتہ اُس علم کے ساتھ مخاطب نہین
جس کو سر کہتے ہین۔ اللہ تعالےٰ نے رسول بھیجے۔ کتابین نازل کین۔ ڈرایا اور خوف دلایا تاکہ
اس ترکیب سے مخلوق پر حجت تمام ہو جائے۔ مخلوق کی نسبت خدا کے علم مین دخل نہین دیا جاتا۔ اور
نہ اُسپر اعتراض ہو سکتا ہے۔ حکم مین کر و فر اور علم مین ثبات ہے۔ احکام کے متعلق تو ایسے حکم کا
محتاج ہی جو سمجھ مین اور غیر مین مشترک ہو۔ اور علم کی بابتہ اُس علم کا حاجتمند ہے جو صرف تیرے لیے
مخصوص ہو۔ جب کوئی علم ظاہر پر عمل کیا کرتا ہے تو پیغمبر علیہ السلام اُسے علم باطن عطا فرما دیتے
ہین اور حکم باطن اُسے اسطرح دانہ دیا کرتا ہے جسطرح طائر اپنے بچے کو۔ پیغمبر علیہ السلام اُسکی تصدیق
اور آپکے قول ظاہر یعنی شریعت پر عمل کرنے کے باعث اُسکے ساتھ یہ سلوک فرماتے رہتے ہین۔ ان

دوم جب درست ہو جاتا ہے تو اُسکے برابر کوئی درست نہین جب صاف ہو جاتا ہے اُسکی برابر کوئی صاف نہین جب قریب ہو جاتا ہے اسکی برابر کوئی قریب نہین ۔ جاہل سر کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور عاقل عقل کی آنکھ سے ۔ اور عارف اپنے اُس قلب کی آنکھ سے جو صاحب جوہر اور عالم ہو ۔ تمام مخلوق اُس کا لقمہ بنجاتی ہے ۔ خدا کے سوا اور اُسکے پاس اور کچھ نہین رہتا ۔ اس وقت عارف کہہ اُٹھتا ہے کہ اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے ۔ اللہ تعالے اُسکا اول و آخر اور ظاہر و باطن اور صورت و معنے بنجاتا ہے ۔ اُسکے پاس خدا کے سوا کچھ نہین ہوتا ۔ اسوقت دنیا و آخرت خدا کے ساتھ اُسکی محبت کامل ہو جاتی ہے ۔ وہ ہر حال مین اُسکی موافقت کرتا ہے ۔ اسکی رضا اور غیر کی نارضامندی کو قبول کر لیتا ہے کسیکی ملامت اُسپر اثر نہین کرتی ۔ چنانچہ بعض صوفیہ کا قول ہے کہ مخلوق کے معاملہ مین خدا کی موافقت کر ۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق کی موافقت نکر ۔ جو ٹوٹے وہ ٹوٹجائے اور جو جُڑے وہ ملا رہے ۔ شیطان اور ہوائے طبیعت اور بُرے ہمنشین تیرے دشمن ہین ۔ ان سے پرہیز کر تا کہ تجکو ہلاکت مین نڈال دین ۔ علم سیکھ ۔ تاکہ تجھے ان سے دشمنی اور پرہیز کرنیکا طریقہ معلوم ہو جائے ۔ اور پھر عبادت آلہی کی کیفیت حاصل ہو ۔ جاہل کی عبادت قبول نہین ہوتی پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو جہال کے ساتھ عبادت کرے گا اُس کا بگاڑ بناؤ سے بہت زیادہ ہوگا ۔ جاہل کی عبادت نکمی ہے بلکہ وہ پورے فساد اور ظلمت مین اسیر ہے علم عمل کے اور عمل اخلاص کے ساتھ نفع دیتا ہے جو عمل بلا اخلاص ہو ہرگز نفع نہین دیتا اور نہ قبول ہوتا ہے ۔ علم پڑھکر عمل نکیا تو یہ علم تجھپر حجت ہو جائے گا ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین ۔ جاہل کو ایکبار عذاب ہوگا اور عالم کو سات بار ۔ جاہل کو اسلیے کہ اُسنے علم کیون نہ پڑھا ۔ اور عالم کو اسلیے کہ اُسنے عمل کیون نکیا ۔ سیکھ اور اپنے علم پر عمل کر ۔ پھر اورون کو سکھا ۔ یہ خیر ہی خیر ہے ۔ علم کی کوئی بات سنکر جب تو عمل کرے گا اور دوسرے کو تعلیم دے گا تو تیرے لیے دوہرا ثواب ہے ۔ ایک سیکھنے کا ۔ دوسرا سکھانے کا ۔ دنیا ظلمت اور علم اُسکا نور ہے ۔ جس کو علم نہین وہ اس ظلمت مین متحیر ہے اور اُس کا بگاڑ بناؤ سے زیادہ ہے ۔ اے علم کے مدعی اپنے نفس طبیعت اور شیطان و وجود ظاہری اور ریا و نفاق کے ہاتھ سے کچھ نہ لے ۔ تیرا زہد ظاہر ہے اور رغبت مخفی ۔ ایسا زہد باطل ہوا کرتا ہے اسپر تجھے عذاب ہوگا تو خدا کو فریب دیتا ہے حالانکہ وہ تیری خلوت و جلوت اور دل کے حالات سے واقف ہے ۔ اسکے نزدیک خلوت و جلوت اور پردہ کوئی شے نہین ۔ کہہ کہ میری زندگی پر افسوس ۔ کیونکہ اللہ تعالے میرے رات دن کے تمام افعال سے واقف ہو مجھے دیکھ رہا ہے اور مین اسکی نظر سے نہین شرماتا ۔ اس بیحیائی سے توبہ کر ۔ اور اداے فرائض و اجتناب نواہی کے باعث اُسکی قربت حاصل کر ۔ ظاہری و باطنی گناہ چھوڑ ۔ اور ظاہری نیکیان کر ۔ اس سے تو اُسکے دروازہ تک پہنچ جائے گا اور مقرب بنے گا ۔

وہ تجھے دوست رکھے گا۔ اپنی مخلوق کا محبوب بنا دیگا۔ اور دیگر مخلوق کے سوا خاص تجکو چاہے گا یعنی
یہ محبت مخلوق کی طرف منتقل ہوگی۔ جب خدا اور اُسکے فرشتے تجھے دوست بنا لینگے تو کافرون اور منافقون
کی تمام مخلوق تیری محب بنجاے گی۔ البتہ کافر و منافق تیری محبت کے معاملہ مین خدا سے موافقت
نکرینگے۔ جسکے دل مین ایمان ہے وہ مؤمن کو دوست رکھتا ہے اور جسمین نفاق ہے وہ دشمنی
کرتا ہے۔ کافرون منافقون۔ شیطانون اور ابلیسون کے بغض کا کچھ فکر نکرنا چاہیئے۔ منافق
اور کافر انسانون مین شیاطین ہین۔ یقین رکھنے والا مومن عارف اپنے قلب و سِر و معنے کے
لحاظ سے تمام مخلوق سے الگ ہے۔ وہ ایسی حالت کیطرف چلا جاتا ہے کہ اپنی ذات سے آیندہ ضرر و
نفع کو دفع نہین کرسکتا۔ وہ خدا کے آگے بیتاب و طاقت ہو کر پچھڑا پڑا رہتا ہے جب یہ مرتبہ
ملجاتا ہے تو اُسکے آگے ہر طرف سے خیر آجاتی ہے۔ محض دعوی اور خلوت و تمنا کے باعث اہل اللہ
کا مقابلہ نکر۔ اس سے کچھ نہین ہوتا۔ تو جب تک سامان دنیوی کیطرف سے اندھا نہو جائے
کلام نکر۔ لوگون کے دروازون پر دوڑنے سے جبتک پانو توڑ کر نہ بیٹھ رہے کلام نکر جبتک تیرا دل عقل اور چہرہ
مخلوق سے پھر کر خالق کی طرف متوجہ نہو۔ پشت مخلوق کی طرف اور منہ خالق کیجانب نہو جائے کلام نکر ظاہر
اور صورت مخلوق کیطرف رہنی چاہیئے۔ اور باطن و عقل و معنی خالق کی طرف۔ اسوقت تیرا دل ملائکہ اور
پیغمبرون کی مانند ہو جائے گا۔ قلب کو اُنھین کا کھانا پینا عنایت ہوگا۔ یہ بات قلوب و اسرار و معانی سے
متعلق ہے۔ صورت سے علاقہ نہین رکھتی۔ الٰہی ہمارے دلون کو پاک کر ہمارے اسرار کو خلعت پہنا۔ مخلوق
کی اور ہماری عقلون سے الگ اپنے اور ہمارے معاملات مین ہماری عقلون کو صاف کر دے۔ اے
حاضرین و غائبین تم قیامت کے دن میری عجیب حرکتین دیکھوگے مین منافقون کے حق مین جھگڑونگا
پھر مومنون کے حق مین کیا کچھ نکرونگا۔ الٰہی مجھے سب سے بے پروا کر دے۔ اپنی محبت کے باعث
ماسوا کا محتاج نرکھ۔ معلم کو لڑکون سے بے نیاز کر دے۔ اور اُسکے گھر کو تعلیم کے ساتھ دعوت کا
گھر بنا دے۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ یہ کلام غلبہ کیحالت مین ہے مجھے معاف فرما دے۔ میری شہرت الٰہی
کامل اور تیری جانب سے مجھے حاصل ہو چکی ہے۔ البتہ لڑکون۔ نوکرون۔ اور رستہ چلنے والونکی
شہرت باقی ہے۔ مین خوشدلی اور صفائی اسرار کے ساتھ اُنکی آسانی چاہتا ہون اے قوم
تم گمان کرتے ہو کہ مین تم سے کچھ لینا چاہتا ہون حالانکہ مین تم کو جانتا ہون کہ یہ کوئی اچھی بات
نہین ہے۔ مین تو خدا سے لیتا ہون تم سے نہین لیتا۔ ہان وہ تمہارے ہاتون خرچ کراتا ہے جبتک
مین تمہارے ساتھ تھا تم سے ناواقف تھا اور جب تم سے جدا ہو گیا تمہین پہچان لیا۔ مین منافقون کو
لغزش دینے اور عارفون کو آگاہ کرنے والا ہون۔ مین منافقون کو لکڑی سے نہین بلکہ ہتوڑے سے
مارونگا۔ میرا دسترخوان تمہارے لیے ہے۔ اور میرا کھانا تمہارے فارغ ہونے کے بعد ہے میرا

لیکن کسی اور کے پاس سے آتا ہے۔ تمہارے چلے جانیکے بعد مجھے اُس دوست کیطرف سے طبق ملتا ہے جسکے آگے مین خدمتگار ہون۔ اے اہل بصیرت کیا تم نہین دیکھتے کہ میری آنکھین چڑھی ہوئین اور کمر بندھی ہوئی ہے۔ اُس وقت ایک شخص نے سوال کیا کہ پیغمبرون کیطرف جبرئیل قاصد الٰہی ہو۔ اولیاء کیجانب کون قاصد ہے؟ آپنے فرمایا وہی جبرئیل کہ اُسکے لطف و رحمت و احسان کے باعث اور اُن کے دلون اور اسرارون پر نظر ڈالنے اور اُنپر مہربان ہونیکے سبب بلاواسطہ نازل ہوتے ہین۔ وہ بیداری و خواب مین دلکی آنکھون اور صفائی اسرار اور ہمیشہ کی بیداری کے باعث جبرئیل کو دیکھا کرتے ہین۔ تمہاری حب دنیا۔ حرص اور کثرت دنیا طلبی تم کو معرفت الٰہی اور اولیاء کی شناخت سے محروم کر رہی ہے۔ آخرت کو یاد کرو۔ اور دنیا کو اُلٹ پھیر کر جانے دو۔ الٰہی جود و کرم تیری صفت ہے۔ اور ہم تیرے بندے ہین ہمین ان دونون سے تھوڑا سا حصہ عنایت کر آمین

مجلس چون

شیخ رحمہ اللہ نے دسوین رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اے لڑکے دو قدم چل واصل ہو جائے گا۔ ایک قدم دنیا سے اُٹھا لے۔ دوسرا آخرت سے ایک قدم نفس سے اُٹھا۔ دوسرا مخلوق سے ظاہر کو چھوڑ دے پہلے ابتداً باطن تک پہنچ جائیگا پھر انتہا تو۔ تو شروع کر دے پورا کرنا خدا کا کام ہے۔ تجھسے ابتدا ہے اور خدا کی طرف سے انتہا کدال اور ٹوکری لیکر عمل کے دروازہ پر جا بیٹھ۔ تاکہ تو طلب کے وقت کام لینے کے قریب ہو۔ لحاف بچھونے مین دروازہ بند کر کے نہ بیٹھ۔ اس وقت کام کاج ڈھونڈھنا بے عقلی ہو۔ دل کو ذکر الٰہی کے قریب کر۔ اور اُسے قیامت کا دن یاد دلا۔ پُرانی قبرون کو خیال مین لا۔ اور سوچ کہ اللہ تعالےٰ مخلوق کو کیونکر اکٹھا کر کے اپنے آگے کھڑا کریگا۔ جب تو اکثر اسے سوچتا رہے گا تو تیرے دلکی سختی جاتی رہے گی۔ اور کدورت صاف ہو جائے گی۔ اگر دیوار بنیاد پر قائم ہوتی ہو تو ثابت اور مضبوط رہتی ہے اور اگر نہین ہوتی تو جلدی گر پڑتی ہے۔ تیری حالت کی دیوار اگر حکم ظاہر کی بنیاد پر قائم ہے تو کوئی اُسے توڑ نہین سکتا۔ اور اگر ایسا نہین ہے تو تیری حالت قائم نہرے گی اور تو کسی مقام پر نہ پہنچیگا۔ صدیقین کے دل تم سے نفرت رکھین گے۔ اور تیرے منہ دیکھنے کی آرزو کرینگے۔ اے جاہل تجھپر افسوس۔ کیا تو نے دین کو کھیل کود یا ننگ و ناموس کا اظہار خیال کر رکھا ہے۔ یہ کوئی عزت نہین ہے۔ اے ناموس کے پابند تو نے اپنے آپ کو نصیحت مخلوق کا اہل سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ تجھمین یہ لیاقت نہین ہو۔ یہ تو صالحین مین بعض بعض کو نصیب ہوتی ہے۔ ورنہ چپ رہنا۔ اور بلا کلام اشارہ کر دینا اُن کا طریقہ ہے۔ جن کو مخلوق کے آگے

بوسنے اور باوجود کم و بیش سننے کے کلام کا علم ہوتا ہے وہ بہت کم ہیں۔ قدرے کلام کے بعد شیخ علیہ الرحمۃ
نے فرمایا۔ تیر معائنہ ہو جایا کرتی ہے یہ امر تیرے قلب اور صفائی سِر کی جانب راجع ہو جاتا ہے۔ امیر المؤمنین
حضرت علی نے فرمایا ہے کہ اگر پردے اُٹھائے تو میرا یقین موجودہ حالت سے کچھ زیادہ نہ ہوتا۔ اور
یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اُس خدا کی عبادت ہی نہیں کرتا جسے کبھی نہ دیکھا ہو۔ اور یہ بھی کہا ہو کہ میرے
قلب نے مجکو اپنے پروردگار کا جلوہ دکھا دیا ہے۔ اسے جاہلو۔ علماء سے ملو۔ اُن کی خدمت کرو۔ اُن سے
سیکھو۔ علم مردانِ خدا کی زبان سے حاصل ہوتا ہے۔ حسن ادب اور ترک اعتراض کے ساتھ علماء
کے پاس بیٹھو۔ ایسے فائدے حاصل کرو۔ تاکہ تم کو اُنکے علم کا کچھ حصہ ملجائے۔ اُنکی برکتیں عود
کریں۔ اسکے فائدے شاملِ حال ہوں۔ عارفین کے پاس خاموشی کے ساتھ اور زاہدین کے پاس
رغبت کے ساتھ بیٹھو۔ عارف ہر ساعت میں بہ نسبت پہلی ساعت کے خدا کا مقرب ہو جاتا ہے
خدا کے سامنے ہر ساعت میں اُس کا خشوع و خضوع متجدد ہوتا ہے وہ حاضر سے ڈرتا ہے نہ کہ غائب سے
اُسکے خشوع کی زیادتی قربِ الٰہی کے زیادتی کے مطابق۔ اور اُسکے خاموش رہنے کی زیادتی
مشاہدہ کی زیادتی کے موافق ہے۔ جو خدا کو پہچانتا ہے اُسکے نفس و طبیعت و ہوائے اور عادت و
وجود کی زبان گنگ ہو جاتی ہے۔ البتہ قلب و سِر اور حال و مقام و عطا کی زبان اُن نعمتوں کا
اظہار کرتی ہے جو اُسے ملی ہیں۔ اسی لیے عارف خاموش رہتے ہیں تاکہ اُنسے نفع حاصل ہو۔ اور
لوگوں کو وہ شفا ملے جو اُن کے دلوں سے ٹپکتی ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جسنے اپنے نفس کو
پہچانا اُسنے خدا کو پہچان لیا۔ بندے اور خدا کے مابین نفس حجاب ہو رہا ہے۔ جسنے نفس کو پہچانا
وہ خدا و مخلوق کے آگے متواضع ہو گیا۔ اور اُس سے ڈرا۔ اور اُسکی پہچان کے باعث خدا کے
شکر میں مشغول ہو گیا اور اُسنے معلوم کر لیا کہ خدا نے اُسے نفس کی شناخت اسلیے دی ہے کہ خدا
اُسکے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ اُس کا ظاہر خدا کے شکر میں اور باطن حمد میں
مشغول رہتا ہے۔ اس کا ظاہر متفرق اور باطن مجتمع ہے۔ اخفائے حال کے لیے اُس کا ظاہر
غمگین ہوتا ہے اور باطن خوشحال۔ ہاں عارف کا حال مومن کے برعکس ہے۔ اس کا باطن غمگین
ہوتا ہے اور ظاہر خوشحال۔ وہ ایک ذلیل غلام کی طرح دروازہ پر کھڑا رہتا ہے اسے یہ معلوم نہیں
کہ مقبول ہوگا یا رد کیا جائے گا اور سامنے کا دروازہ کھلجائے گا یا ہمیشہ بند رہے گا۔ جسنے اپنے
نفس کو پہچان لیا وہ ہر حال میں مومن کی حالت سے برعکس رہے گا۔ مومن صاحبِ حال ہوتا ہے
اور حال کے لیے تغیر ضرور ہے۔ لیکن عارف صاحبِ مقام ہے۔ اور مقام مستقل ہوا کرتا ہے۔
مومن تغیر حال اور زوال ایمان سے ڈرتا رہتا ہے اس لیے اس کا دل غمگین اور چہرہ بشاش
ہوتا ہے وہ اپنے غم کو چھپاتا ہے۔ لوگوں کے سامنے متبسم رہتا ہے مگر اُس کا دل غم سے پارہ پارہ

رہا کرتا ہے۔ اور عارف کا غم چہرہ پر ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ بطور نیابت پیغمبر علیہ السلام ڈرانے کے طور پر
مخلوق سے ملتا اور اُن کو امر و نہی کرتا رہتا ہے۔ اہل اللہ نے جو کچھ سُنا اُسپر عمل کیا عمل نے اُن کو
مقرب الٰہی بنا دیا۔ اسکے لیے عمل کیا۔ اور دلکے کانوں سے بلاواسطہ اُسکی نصیحت سُنی۔ یہ مرتبہ مخلوق سے
غیبت و غفلت اور خالق کے ساتھ بیداری سے حاصل ہوتا ہے۔ اسلیے وہ ہمیشہ جلوہ میں رہکر
خلوت میں رہتا ہے اور تو باوجود خلوت جلوت میں ہے۔ موارد الٰہی اور اُسکی حکمتیں ہمیشہ اُسکے سر پر
نازل ہوتی ہیں۔ پھر قلب کو لکھوا دیتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ کو۔ پھر نفس زبان کو۔ اور زبان تمام
مخلوق کو۔ اس صفت کے ساتھ مخلوق سے کلام کرنا چاہیے۔ ورنہ آدمی خاموش رہے۔ عادات
طبیعت اور افعال نفسانیہ کا چھوڑنا۔ اور شہوات و لذات سے چشم پوشی کرنا اہل اللہ کا جنون ہو
وہ اُن عام دیوانوں کیطرح پاگل نہیں ہیں کہ جنکی عقلیں جاتی رہی ہوں۔ حسن بصریؒ کا قول ہے
کہ اگر تم اہل اللہ کو دیکھ لو تو دیوانہ بتاؤ۔ اور اگر وہ تم کو دیکھ لیں تو یہ کہیں کہ یہ ذرا سی دیر کے لیے بھی اللہ پر
ایمان نہ لائے۔ تیری خلوت نادرست ہے کیونکہ خلوت بلحاظ قلب ہر چیز سے جدا ہو جانے کا نام ہے خلوت
میں تیرا باطن اسطرح ہر شے سے خالی ہونا چاہیے کہ نہ دنیا رہے نہ آخرت۔ اور نہ ماسوے اللہ
متقدمین انبیاء و اولیاء اور صالحین کا یہی طریقہ ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میرے نزدیک
اُن ہزار عابدوں سے بہتر ہے جو عبادت خانوں میں رہتے ہوں۔ نفس کی آنکھ بند کر۔ اُسکی نظر
پھیر دے تاکہ اُسکی ہلاکت کا سبب نہو جائے۔ مگر اُن نفس قلب و سِر کا تابع ہو جائے اُنکی رائے
سے باہر نہو اور اُن کے ساتھ متحد ہو کر رہے ان میں اور نفس میں کچھ فرق نہ رہے ان کا حکم مان لے
اور منع کرنیسے باز رہے۔ اور انکی اختیار کردہ چیز کو پسند کر لے۔ ایسا نفس اسوقت نفس مطمئنہ ہو جاتا
اور یہ تینوں ایک قلب اور ایک مقصود پر موافقت کرتے ہیں۔ جب نفس اس رتبہ کو پہنچ جاتا ہے
تو مجاہدات کے متعلق تقصیر کا مستحق ہو جاتا ہے۔ خدا کے ساتھ اُس قول میں نہ جھگڑ جو تجھ میں اور خلق
میں ظاہر کر رہا ہو۔ کیا تو نے یہ آیت نہیں سُنی کہ خدا سے اسکے افعال کا سوال نہوگا اور مخلوق
سے اُنکے اعمال پوچھے جائیں گے۔ تو نے خدا کی متابعت کہاں برباد کر دی۔ اگر حسن ادب نگاہ
رکھے گا تو ذلت کے ساتھ اس گھر سے نکالدیا جائے گا۔ اور اگر ادب سے رہیگا اور موافقت کریگا تو اکرام
کے ساتھ بٹھایا جائے گا۔ خدا کا محب اُس کا مہمان ہوا کرتا ہے۔ کھانے پینے پہننے اور دیگر تمام
احوال کے متعلق مہمان صاحب خانہ پر اختیار نہیں رکھتا۔ بلکہ میزبان کی رائے سے موافق رہ
صابر اور اُسپر رضامند رہا کرتا ہے۔ اس لیے اس سے کہدیا جاتا ہے کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے اور جو کچھ
تجھے مل رہا ہے اس سے خوش رہ۔ جو خدا کو پہچان لیتا ہے دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ اسکے
دل سے غائب ہے۔ تجھپر واجب ہے کہ تیرا کلام خدا کے لیے ہو۔ ورنہ گونگا رہنا اس سے بہت بہتر ہے

تیری زندگی طاعت الٰہی میں مصروف ہونی چاہیے ورنہ اس سے موت اچھی ہے۔ الٰہی ہمیں
اپنی طاعت میں زندہ رکھ اور ہمارا حشر اہل طاعت کے ساتھ کر۔ آمین ؀

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

مومن اپنے نفس سے ہجرت کرکے ایسے شیخ کی صحبت اختیار کرتا ہے جو اسے ادب اور تعلیم دے
وہ بچپن سے مرنے تک تعلیم ہی میں رہتا ہے۔ ابتدا میں حافظ اسے قرآن مجید یاد کراتا ہے پھر عالم سنت
پیغمبر علیہ السلام کی تعلیم دیتا ہے۔ اور باایں ہمہ توفیق الٰہی اسکے ساتھ رہتی ہے۔ جو سیکھتا ہے اسپر
عمل کرتا ہے۔ اس لیے عمل اس کو مقرب الٰہی بنا دیتا ہے۔ جب وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو اللہ
تعالیٰ ایسا علم عنایت فرما دیتا ہے جس سے نامعلوم چیزیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ دل کو اس کے
قدموں پر جھکاتا ہے۔ اور اخلاص اسکے قدموں کو دروازۂ قرب الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر تو
عمل کرنے کے بعد یہ دیکھے کہ دل خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور عبادت و محبت میں حلاوت نہیں
ملتی تو یہ سمجھ لے کہ تو عامل ہی نہیں بلکہ اپنے عملی خلل کے باعث محجوب ہے۔ یہ خلل کیا چیز ہے؟
ریا و نفاق و عجب۔ اے عامل اخلاص کو لازم کر لے ورنہ عمل کی تکلیف نہ اٹھا۔ خلوت و
جلوت میں اللہ کے لیے مراقبہ کیا کر۔ جلوت کا مراقبہ منافقوں کے لیے ہے اور خلوت کا صاحبِ تمیز
کے لیے۔ اچھی چیز کو دیکھکر اپنے نفس و ہویٰ اور طبیعت کی آنکھیں بند کر لیا کر۔ اور خدا کی نظر
کو جو ہر دم تجھ پر پڑتی ہے یاد رکھا کر۔ اور یہ آیت پڑھا کر وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ الآیہ خدا سے ڈر اور
محرمات سے اپنی دونوں آنکھیں بند کر لے۔ اور اسکی نظر کو یاد رکھ کہ جسکی نظر و علم سے تو کبھی
اوجھل نہیں ہو سکتا۔ اگر تو حق سے مناظرہ اور جھگڑا نکرے گا تو عبودیت کا مرتبہ پورے طور پر
حاصل ہوگا اور تو حقیقی بندہ بنکر ان لوگوں میں داخل ہو جائے گا جنکی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ
اے شیطان۔ تو میرے خاص بندوں پر مسلط نہ ہو سکے گا۔ جب خدا کے لیے تیرا شکر ثابت
ہو جائے گا تو وہ مخلوق کے دلوں اور زبانوں کو تیری شکرگزاری اور محبت کا الہام کریگا۔
اس وقت شیطان اور اسکے اغوا کا تجھ پر ہرگز قابو نہ چلے گا۔ ترک دعا عزیمت اور دعا میں مشغول
ہونا رخصت ہے۔ دعا ڈوبنے والے کا سانس اور قیدی کے لیے ہونے کا سوراخ ہے تاکہ
قید سے رہائی اور بادشاہ تک رسائی ہو جائے۔ عاقل بنو تم یہ اچھا نہیں کرتے کہ دعا کو چھوڑ
دیتے ہو۔ اور یہ بھی اچھا نہیں کہ دعا مانگتے ہو۔ ہر چیز عقل و علم اور پہچاننے والے کی پیروی
کی محتاج ہے۔ تمہیں کیا معلوم کہ خدا اور اسکے نیک بندوں کے پاس کیا کچھ ہے۔ اگر تم
ان سے بدظن ہو۔ اپنے دین و اقوال کو ان کے ساتھ خطرہ میں نہ ڈالو۔ ان کے تصرفات میں

مستحق آپ پر اعتراض نہ کرو۔ جب شریعت نے آپ پر اعتراض نہیں کیا تو تم اعتراض کرنے والے کون ہو۔ وہ ظاہر
و باطن کے لحاظ سے خدا کے سامنے ہیں۔ جب تک اُخروی سلامتی کی ضمانت اور تسکین نہ ملی ہو اور تمہارا
دل خوف الٰہی کے باعث شیر تابی نہیں۔ اے ملک میں خدا کی عبادت کرنے والو۔ اے ذرا ادھر
آؤ۔ کچھ حاصل کر لو۔ تمہیں خدا کی کچھ بھی خبر نہیں۔ میرے مکتب میں چلے آؤ۔ ایسی تعلیم دوں گا
اور وہ چیز سکھاؤں گا جو تمہیں معلوم نہیں ہے۔ قلوب۔ اور اسرار۔ نفوس اور اعضا کے مکتب الگ
الگ ہیں۔ یعنی درجات و مقامات اور ہر ایک کے لیے چند قدم جدا جدا ہیں۔ تیرا اسلام ٹھیک نہیں
پھر ایمان تک کیونکر پہونچے گا۔ ایمان ٹھیک نہیں۔ ایقان تک کیونکر رسائی ہو گی۔ ایقان ٹھیک
نہیں معرفت و ولایت کسطرح حاصل ہو گی۔ غافل ہیں۔ تو کسی چیز پر قائم نہیں ہے۔ تمہیں بغیر
بلا تیاری سامان مخلوق پر حکومت کا طالب ہے۔ حالانکہ یہ حکومت مخلوق و دنیا۔ اور نفس و خواہش اور
ارادہ و طبیعت میں زہد حاصل کرلینے کے بعد ملا کرتی ہے۔ ریاست آسمان سے نازل ہوتی ہے
نہ کہ زمین سے۔ ولایت خالق کی طرف سے ہوا کرتی ہے نہ کہ مخلوق کی جانب سے۔ ہمیشہ تابع بن
متبوع نہ بن۔ مصاحب بن۔ حاکم نہ بن۔ ذلت اور گمنامی سے خوش رہ۔ اگر تیرے لیے اسکے
خاص خدا کے پاس کوئی شئے موجود ہے تو وہ اپنے وقت پر ضرور آ جائے گی۔ تجھپر تفویض و تسلیم اور
ترک طاقت و قدرت اور ترک شرک ذاتی و مخلوقی واجب ہے۔ عبودیت کا ساتھ دے۔ یعنی اوامر بجا لا
نواہی سے پرہیز کر۔ آفات پر صابر رہ۔ توحید اور اعمال نیک پر قائم رہنا ہی امر کی بنیاد ہے
تو نے بنیاد ہی مضبوط نہیں کی۔ دیوار کس چیز پر بنا رہا ہے۔ تیری نیت درست نہیں۔ پھر کلام
کیوں کرتا ہے۔ تیرا سکوت کامل نہیں ہوا۔ پھر بولتا کیوں ہے۔ مخلوق کو نصیحت کرنا پیغمبروں کی
نیابت ہے۔ کیونکہ وہ مخلوق کے خطیب تھے۔ جب وہ وفات پا گئے اللہ تعالیٰ نے علما کو انکی جگہ
قائم کر دیا۔ اور ان کا وارث بنایا۔ جو پیغمبروں کا قائم مقام ہونا چاہے اس کا فرض ہے کہ اپنے
زمانہ میں مخلوق سے پاک اور انکی بہ نسبت احکام اور علم الٰہی کو زیادہ جانتا ہو۔ اے خدا اور رسول
اور نیک بندوں کے احوال سے ناواقفو۔ اے اپنے نفسوں۔ طبیعتوں اور دنیا و آخرت سے محجوب
رہنے والو تم اس امر کو آسان جانتے ہو۔ تم پر افسوس۔ گونگے بن جاؤ۔ اور خاموش رہو۔ تاکہ گویا
کیے جاؤ۔ مٹ جاؤ اور زندہ کیے جاؤ۔ جس کا علم خواہش پر غالب ہو ایسا علم نافع ہوتا ہے
اور یہ نافع کیوں نہ ہو حالانکہ اسنے مخلوق کے دروازے بند کر دیے ہیں اور خدا کا دروازہ جو
بڑا ہے کھول رکھا ہے۔ جب یہ بند کرنا اور کھولنا صحیح ہو جاتا ہے تو بندہ کی زحمت دفع ہوتی
اور خلوت نصیب ہو جاتی ہے۔ اُسکے دل کی طرف خلعت اور تحفہ ور آتا ہے۔ اُسے [illegible]
چھلکا اتر کر صرف مغز رہ جاتا ہے۔ حرص و ہوس کے رستے بند۔ اور مغلوب و مقہور ہو کر خدا

کی طرف سے رستے کھل جاتے ہین۔ اور اُسے مراد کا وہ رستہ ملجاتا ہے جو مقتدین انبیاء و اولیاء کو ملجاتا ہے
یہ صفائی بلا کدورت۔ توحید بلا شرک۔ تسلیم بلا منازعت صدق بلا کذب۔ حق بلا خلق۔ مسبب بلا
سبب کا طریقہ ہے۔ یہ وہ رستہ ہے جسپر امراء دین اور وہ سلاطین معرفت اور اصفیاء و نجباء چلتے ہین
جو مردان خدا۔ اُسکے دین کے مددگار۔ اور اُسی کی راہ مین عداوت و محبت رکھنے والے ہین۔ افسوس
تو اہل اللہ کے طریقہ پر چلنے کا دعوے کس طرح کرتا ہے حالانکہ تجھین شرک ذاتی مخلوقی موجود ہے
جبکہ تو روے زمین پر کسی سے ڈرتا یا امید رکھتا ہے تو تجھ مین ایمان ہی نہین۔ اور اگر دنیا مین
کسی چیز کا ارادہ رکھتا ہے تو تجھ مین زہد نہین۔ اور اگر طریق معرفت الٰہی مین کسی اور پر نظر ڈالتا ہے
تو تجھ مین توحید نہین۔ عارف دنیا و آخرت مین مسافر اور ماسوے سے بیزار ہوا کرتا ہے
اس کو غیر اللہ کی رغبت ہی نہین ہوتی اے قوم میری سنو۔ اور اپنے دلون سے مجھپر تہمت کا
خیال اُٹھا دو۔ تم کسطرح مجھپر تہمت لگاتے اور میری غیبت کرتے ہو حالانکہ مین تمپر مہربان ہون تمہارا
بوجھ اُٹھاتا ہون۔ تمہارے اعمال مین پیوند لگاتا اور تمہاری نیکیون کی قبولیت اور گناہون کی معافی
کی بابت خدا سے سفارش کرتا رہتا ہون۔ جو مجھے پہچان لیتا ہے وہ مرتے وقت مجھسے جدا نہین ہوتا
وہ مجھے اپنی خواہش و لذت اور طعام و شراب و لباس سمجھ لیتا ہے۔ میرے سبب دوسرون سے
بے پروا ہوجاتا ہے اے لڑکے تو مجھسے محبت کیون نہین کرتا۔ حالانکہ مین تجکو اپنے لیے نہین بلکہ
تیرے لیے چاہتا ہون۔ مین تجکو دنیا کے ہات سے جو سفاک و خونخوار ہے نجات دلانا چاہتا ہون۔
تم کب تک اُسکے پیچھے دوڑو گے۔ وہ عنقریب پیچھے مڑکر تم کو قتل کر ڈالے گی۔ اللہ تعالی اپنے دوستونکو
ایک لحظہ دنیا کے ساتھ نہین چھوڑتا۔ اُنپر دنیا کو مامون نہین سمجھتا۔ اُن کو دنیا اور غیر دنیا
کے ساتھ نہین رکھتا۔ بلکہ وہ خود اُن کے ساتھ ہے۔ اور حارس اُسکے ہمراہ ہے۔ اُن کے قلوب
ہمیشہ ذاکر۔ اور اُسکے آگے حاضر۔ غیر سے معرض۔ اور اُسکی طرف متوجہ رہتے ہین۔ اس لیے
وہ انکا حافظ اور مونس ہے۔ الٰہی ہمین اُن مین کردے۔ اور اُنکی طرح ہماری حفاظت کر۔ اور
ہمین دنیا و آخرت مین نیکی عنایت فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے منافق اللہ تعالی
جس بندہ کی چاہے مدد کرتا ہے۔ وہی منادی ہے وہی جس بندہ کی طرف چاہے مخلوق کے
دل متوجہ کر دیتا ہے۔ وہی تسخیر کرنے والا ہے۔ تو یہ چاہتا ہے کہ باوجود نفاق خلقت کے دل مجتمع
کر لے۔ اس سے کچھ حاصل نہوگا۔ اے لڑکے اپنی خواہشون کو تلوارون سے قتل کر ڈال
اُن سے منہ پھیر لے۔ اگر سابقہ علم الٰہی مین کوئی چیز تیرے حصے کی ہے تو اپنے وقت پر ضرور آئیگی
کیونکہ سابقہ تقدیر مین زہد صحیح نہین ہوتا۔ اور خدا کا علم بدل نہین سکتا۔ تیرا حصہ اپنے وقت
پر آجائے گا۔ اور وہ نہایت خوشگوار۔ کافی اور پاکیزہ ہوگا۔ تو اُسے ذلت کے ساتھ نہین بلکہ

عزت کے ساتھ لیگا - ان خدمات زہد کا ثواب تجکو ملے گا - اور وہ تجکو کرامت کی نظر سے
دیکھے گا - کیونکہ تو نے حرص اور طلب مین الحاح نہین کیا - تو جہان تک قسمت سے بھاگے گا
وہ تجھ سے لپٹے اور تیرے پیچھے دوڑے گی - اس لیے اس مین رہ صحیح نہین ہے - مگر اس سے پہلے [illegible]
[illegible] لازم ہے - زہد اور تناول کا مسئلہ مجھ سے سیکھ لے - جہل کے ساتھ گوشے مین نہ بیٹھ - سمجھ
پیدا کر - پھر الگ ہو جا - احکام الٰہی مین سمجھ پیدا کر اور ان پر عمل کر تا وہ پھر سب جدا ہو جا - مگر خاص خاص
علما سے ملتا رہ - کیونکہ ان سے ملنا اور نصیحت سننا الگ رہنے سے بہتر ہے - جب تو انمین سے کسی کو
دیکھے تو اس کے ساتھ ہو جا - اور اس سے علم الٰہی اور معرفت کی بابت نفع حاصل کر - اپنے کانون
ان کی باتین سنکر معرفت الٰہی کی سمجھ پیدا کر کیونکہ یہ مردان خدا کی زبان سے حاصل ہوتا ہے
انھین لوگون مین احکام اور علم الٰہی کے عالم بھی موجود ہین - پھر جب یہ بات حاصل ہو جائے
تو بلا نفس و شیطان و ہوائے طبیعت و عادات و نظارۂ خلق ایک طرف جا بیٹھ جب ایسی
یکسوئی حاصل ہو گی تو فرشتے اور ارواح صالحین اور انکی ہمتین تیرے گرد اگرد ہین کی مخلوق
سے یکسو ہوتا ہو تو اسطرح ہو - ورنہ ظاہری یکسوئی نفاق اور بے سود تضیع اوقات ہے - تو دنیا
و آخرت مین دوزخ مین رہے گا - دنیا مین آفات کی آگ مین - اور آخرت مین اس آگ مین جو منافقون
اور کافرون کے لیے تیار کی گئی ہے - الٰہی مین معافی و مغفرت اور ستر اور درگذر کا خواہان ہون
ہمارے پردے چاک نکر - گناہون پر ہم سے مواخذہ نفرما - اے خداے کریم تو نے فرمایا ہے کہ
خدا اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا اور گناہ معاف فرماتا ہے - ہمپر رحمت کے ساتھ رجوع کر
اور ہمارے گناہ معاف فرمادے - افسوس تو علم کا مدعی ہے اور جاہلون کیطرح خوش ہوتا - نادانون
کی مانند غضبناک ہوا کرتا ہے - دنیا اور لوگون کے اپنی طرف متوجہ ہونے سے تیرا خوش ہونا حکمت
کو فراموش اور تیرے دل کو سخت کر دے گا - مومن خدا کے سوا اور کسی چیز سے خوش نہین ہوا
کرتا - اگر تجھے خوشی کرنی ضرور ہے تو طاعت الٰہی مین اپنی دنیا خرچ کرلے سے خوش ہو اگر اس سے
خدام الٰہی کو نفع ہوگا اور طاعتون پر اسکی امداد ہوتی رہے گی - رات دن خوف کو اس درجہ لازم
کرلے کہ تیرے قلب و سیرت سے یہ کہا جائے تم دونون خوف نکرو مین تمہارے ساتھ ہون سنتا
اور دیکھتا ہون - جیسا کہ موسیٰ اور ہارون کے لیے کہا گیا تھا - تو ان مین سے نہین ہے کیونکہ
تیرے پاس علم بلا عمل ہے - تو ان کا وارث نہین ہو سکتا - وراثت علم و عمل اور اخلاص سے
نصیب ہوتی ہے - اپنا مرتبہ پہچان - اور جو تیری قسمت مین نہو اسکی طرف ہاتھ نہ بڑھا تقدیر
کے معاملہ مین خدا سے موافقت رکھ - وہ تجھ سے موافقت کرے گا مہربان ہوگا - تجھے بوجھ
اٹھا دے گا - دنیا و آخرت مین تیرے ساتھ نرمی کرے گا - جب مومن کا ایمان قوی ہو جاتا

تو اُس کا نام مومن ہوتا ہے اور جب ایقان قوی ہو جاتا ہے تو عارف کہلاتا ہے پھر جب عرفان مضبوط ہوتا ہے تو عالم نام رکھا جاتا ہے۔ اور جب علم قوی ہو جاتا ہے تو محب اور جب محبت قوی ہوتی ہے تو محبوب کہلاتا ہے۔ اور جب یہ رتبہ ملجاتا ہے تو غنی مقرب اور مستانس نام ہوتا ہے۔ وہ قرب الٰہی سے انس رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اُسے اپنی حکمت و علم ازل و ابد۔ امر و قدر وغیرہ کے اسرار سے مطلع کر دیتا ہے۔ اور یہ بات بقدر حوصلہ اور خداداد قوت قلب اور اسکی فراخی کے اندازہ سے ہوتی ہے۔ وہ خدا کے ساتھ قائم۔ اور دل کے ساتھ مخلوق سے خارج ہوا کرتا ہے جب خدا کا علم سابق کھانے پینے پہننے اور نکاح وغیرہ کے سامان اپنے ساتھ لیکر آتا ہے تو لینے والے کو نہین پاتا۔ کیونکہ جسکی طرف یہ سامان بھیجا جاتا ہے وہ سامان کچھ علاقہ نہین رکھتا۔ اس لیے بغرض تناول اللہ تعالیٰ اُسے موجود کر دیتا ہے تاکہ اُس کا علم باطل اور محو نہو۔ اُسے دوسری بار پیدا کر دیتا ہے۔ تاکہ جس دیوار کو اُسنے علم سابق مین بنایا تھا وہ ٹوٹ نجائے۔ اسوقت عارف اپنے حصون کو اسطرح کھاتا ہے جسطرح چھوٹا لڑکا اور جسطرح ماں دودھ پیتے بچے کے منہ مین شہد ڈالتی ہے اسیطرح ازلی حصے اسکے موتہ مین پڑتے ہین۔ اور وہ ہمیشہ کھاتا رہتا ہے۔ جیساکہ بیمار شربت پیتا رہتا ہے۔ اور اس سے بلا اختیار اُسکی قوت محفوظ رہتی ہے اس تمعن معرفت عارف کے جو حصول منافع اور دفع ضرر کیطرف سے فانی ہو چکا ہے سابقۂ ازلی پرورش کیا کرتا ہے۔ رحمت کا ہات دہنے بائین کروٹین دلاتا اور لطف الٰہی اسے بلند و پست کیا کرتا ہے۔ جسنے خدا کو نہ پہچانا اور اسکے دامن رحمت کو نہ تھاما وہ محروم ہے جسنے اُس سے معاملہ نکیا۔ اور دل سے اسکی طرف منقطع نہوا اپنے باطن سے اُسکے ساتھ تعلق نہ پیدا کیا اسکے لطف و احسان پر ہات نہ مارا وہ محروم ہے۔ اسے قوم اللہ تعالیٰ صدیقین کے دلون کی لڑکپن سے لیکر بڑھاپے تک پرورش کیا کرتا ہے جب اُنکو کسی بلا مین مبتلا کرتا اور اُن کا صبر معلوم کر لیتا ہے تو ان کا مرتبہ قرب بڑھا دیتا ہے۔ بلائین اُنپر غالب و لاحق نہین ہو سکتین۔ اور یہ اس لیے کہ بلائین بمنزلہ چوپایہ ہین۔ اور اُن کے دل اُڑنیوالے پرندون کے بازو پر ہوتے ہین۔ جو اُنکی دل آزاری کرے وہ بد نصیب ہے۔ اُسکے لیے خدا کا غصہ خدا کی دی ہوئی محرومی اور خدا کا غضب موجود ہے اسے لڑکے اہل اللہ غلام۔ اُنکے لیے بمنزلہ زمین اور اُن کے آگے قادم بنا رہا کر۔ تو ایسا کرتا رہے گا تو سردار بنجائے گا۔ جو خدا اور نیک بندون کے آگے متواضع رہتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت مین اُسے بلند مرتبہ کر دیتا ہے۔ جب تو اہل اللہ کی برداشت اور خدمت کرتا رہے گا تو خدا تجکو اُن تک پہنچا دیگا۔ اور اُن کا سردار بنا دیگا۔ پھر اگر تو خاص لوگون کی خدمت کرے گا تو کیا کچھ مرتبہ ملجائیگا الٰہی ہمارے ہاتھون اور زبانون سے نیکیاں کرا اور ہمین اُن مین کر دے جو تیرے لطف و عنایت کے مستحق ہین

مجلس پچپن ۵۵

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستائیسویں رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ میں فرمایا

جو رضا بالقضاء کا خواہاں ہو اُسے چاہیے کہ ہمیشہ موت کو یاد رکھا کرے۔ اُس کا ذکر مصیبتوں اور آفتوں کو آسان کر دیتا ہے۔ اپنے نفس و مال و اولاد کی بابت اُس پر تہمت نہ رکھ۔ بلکہ یہ کہہ کہ میرا پروردگار میرا حال مجھ سے زیادہ جانتا ہے جب تو اُس پر مداومت کرے گا تو رضا اور موافقت کی لذت حاصل ہو گی تو آفتیں جڑ پیڑ سے جاتی رہینگی۔ اور اُسکے بدلے نعمتیں آنے لگیں گی جب تو حالت بلا میں رضا اور موافقت کی لذت پائے گا تو ہر جانب سے تیرے پاس نعمتیں آئینگی اے غافل طلب غیر میں اُس سے منہ نہ موڑ۔ تو وسعت رزق کا طالب کبتک رہے گا شاید وہ تیرے لیے فتنہ ہو اور تو نہ جانتا ہو تجھے کیا خبر کس چیز میں بہتری ہے چپ رہ۔ اور موافقت کر۔ اور اُسکے افعال پر رضا اور ہر حال میں شکر کا اظہار کرتا رہ۔ شکر نہ ہو وسعت رزق اور صبر نہ ہو تو تنگی معاش فتنہ ہے۔ شکر نعمت کو زیادہ اور تجھے منعم سے قریب بنا دے گا اور صبر دل کے قدم کو ثابت اور اسکی مدد کرے گا مظفر بنائے گا۔ صبر کا انجام دنیا و آخرت میں اچھا ہے۔ خدا پر اعتراض حرام ہے۔ اس سے دل اور چہرہ تاریک ہو جاتا ہے اپنا حال خدا پر اعتراض کے بدلے اُس سے سوال کرنے میں مشغول رہا کر۔ تاکہ ایسی بلا کا وقت ٹل جائے اور آفتوں کی آگ بجھ جائے۔ اور اسکے ارادہ و حق کے مدعی اُسکی رحمت و محبت کے خزانوں سے واقف جب تو رستہ میں ہو اور پہنچنے سے پہلے حیران رہیا ہے تو بطور سوال یہ کہا کر۔ اے متحیرین کے رہنما۔ مجھے سیدھا رستہ دکھا دے۔ جب تو مبتلائے بلا ہو کر عاجز ہو جائے تو یہ دعا کر الٰہی میری مدد کر مجھے صبر دے اور بلا کو دفع کر۔ لیکن جب تو واصل ہو جائے اور وہ تیرے قلب کے قریب ہو اس وقت سوال زبان کچھ نہیں۔ بلکہ سکوت اور مشاہدہ ہے اس وقت تو مہمان ہوگا۔ مہمان کچھ مانگا نہیں کرتا بلکہ حسن ادب کے ساتھ جو آگے آتا ہے اُسے کھا لیتا ہے۔ اور جو اُسے ملتا ہے لے لیتا ہے مگر ہاں جب اُس سے یہ کہا جاتا ہے کہ تو کسی چیز کی خواہش کر تو وہ اپنے اختیار سے نہیں بلکہ حکم بجا لانیکی نیت سے خواہش کرتا ہے۔ سوال بُعد کے وقت ہوتا ہے اور سکوت قرب کے وقت۔ اہل اللہ خدا کے سوا کسی کو نہیں پہچانتے۔ ارباب اور اسباب اُن کے دل سے الگ ہو چکے ہیں۔ اگر اُن کو دنوں اور مہینوں کھانا پینا نہ ملے تو پروا نہیں کرتے اور نہ متغیر ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدا اُن کو جو چاہتا ہے بطور غذا عنایت کر دیتا ہے خدا کی محبت کا مدعی اُس سے کسی اور چیز کو مانگے تو اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ ہاں جب وہ محبوب اور مقرب مہمان ہو جاتا ہے تو اُسے حکم ہوتا ہے کہ مانگ۔ خواہش کر اور جو چاہے کہہ۔ تجھے مرتبہ دیا گیا ہے۔ محب مقبوض ہے اور محبوب مبسوط۔ حیران ہے

لیے بنے اور رہنا محبوب کے لیے - بندہ محب رہنے کی حالت میں قوت کے لیے حیرانی و پریشانی اور
کسب کے عالم میں رہتا ہے - پھر دوسری نوبت میں جب محبوب ہو جاتا ہے تو اُسکی حالت دو جانی ہے
آرام و رفاہیت - سکون و وسعت رزق - اور تیسیر خلق حاصل ہوتی ہے - یہ سب اُسکے صبر اور
محبت میں ثابت قدمی کی برکت ہے - خدا کے ساتھ بندہ کی نسبت و محبت ایسی نہیں ہوتی جیسی
مخلوق کی مخلوق کے ساتھ - ہمارا خدا بڑی عزت والا ہے اسکی مانند کوئی چیز نہیں - وہ سننے
دیکھنے والا ہے - میں لوگوں کو مثالیں دیکر سمجھاتا ہوں - اُس سے سمجھو اور دل کی پاکیزگی طلب کرو
وہ جسپر چاہتا ہے پاک باطنی کو وسیع کر دیتا ہے - اور جسکے لیے چاہے باطنی رزق بڑھا دیتا ہے
ایک اہل اللہ کے دل میں زمین و آسمان کے رہنے والے سما سکتے ہیں - اُس کا دل عصائے
موسےؑ بنجاتا ہے - موسےؑ کا عصا ابتدا میں حکمت تھا آخر میں قدرت بنگیا - ضرورت کے وقت
آپکا زاد راہ اُٹھاتا تھا - یہانتک کہ آپ اُسپر سوار ہو جاتے تھے - بیٹھنے اور سونے کی حالت میں
آپکا نگہبان رہتا تھا - ہر طرح کے پھل دیتا اور بیٹھتے وقت آپ پر سایہ کر لیتا تھا - موسیٰؑ کو اُس عصا
میں خدا اپنی قدرت دکھاتا تھا - موسیٰؑ بواسطۂ عصا قدرت سے خوگر ہو گئے - پھر جب اُن کو بھی مقرب
کیا - اور اُن سے ہمکلام ہوا تو یہ فرمایا کہ اے موسیٰ یہ تیرے دہنے ہات میں کیا چیز ہے جواب دیا
یہ میرا عصا ہے - میں اسپر سہارا لگاتا اور اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں - اور میرے اس سے
کچھہ مطلب بھی نکلتے ہیں - حکم ہوا - اسے ہات سے ڈالدو - ڈالتے ہی اژدہا بن گیا - موسیٰ ڈرکر
بھاگے - فرمایا ڈرو نہیں پکڑ لو - ہم اسے پہلی حالت میں لے آئیں گے - اس سے یہ منظور تھا کہ خدا انکو
اپنی قدرت پر مطلع کرے تاکہ اُنکی آنکھوں میں فرعون کا ملک حقیر ہو جاے - اور اُن کو فرعون اور اسکی قوم
سے لڑنے جھگڑنے کی تعلیم حاصل ہو اور آپ خرق عادات سے واقف ہو جائیں - موسیٰؑ کو ابتدا
میں شرح صدر نہ تھا - پھر اللہ تعالیٰ نے وسعت قلب اور حکم و نبوت کا مرتبہ عطا فرمایا - اے جاہل جسکی
ایسی قدرت ہو وہ فراموش کر دیے اور نافرمانی کیے جانے کے لائق نہیں ہے - جو تجھے نہ بھولے اُسے
نہ بھول جو تجھسے غافل نہو اُس سے غفلت نکر - موت کو یاد رکھ - ملک الموت قبض ارواح پر مقرر ہے
تیرا اسباب و مال وغیرہ کہیں تجکو فریب نہ دے - یہ سب عنقریب تجھسے لے لیا جائے گا - پھر تو اپنی
تقصیر اور بیہودہ مشغلوں میں تضییع اوقات کو یاد کرکے نادم ہوگا مگر ندامت نفع نہ دیگی - تو عنقریب
مرکر میری نصیحت کو یاد کریگا - اور تجھے قبر میں میرے پاس ہونے اور میرا کلام سننے کی آرزو ہوگی
میری باتیں سننے اور اسپر عمل کرنیکی کوشش کر تاکہ تو دنیا و آخرت میں میرے ساتھ رہے - مجھسے
نیک گمان رہ تاکہ میرے قول سے نفع اُٹھا سکے - غیروں سے نیک گمان اور اپنے نفس سے بدظن
رہا کر - ایسا کرنے میں مجھے اور تجھے غیروں کو نفع ہوگا - جب تک تو غیر اللہ کے ساتھ رہے گا تو رنج و

دشمن، اور شرک مین مبتلا رہیگا۔ دلکے ساتھ مخلوق سے جدا ہو کر خدا سے مل جا۔ اسوقت تجکو وہ چیز نظر آئیگی جو نہ کسی نے آنکھ سے دیکھا نہ کان سے سُنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اسکا خطرہ گذرا۔ تو جس حالت مین ہے یہ ٹھیک نہیں۔ اسکی بنیاد بودی ہو۔ یہ ایک کوڑی ہے جو بلندی پر بنائی گئی ہو۔ خدا کے آگے توبہ کر اور اپنی حالت بدلنے کا طالب بن۔ تو طلب دنیا اور ترک آخرت کی حالت مین مبتلا ہو۔ افسوس خدا نے تجکو فقیر بنایا ہے۔ اور تو غنا کا طالب ہے۔ کیا اسے نہیں سمجھتا کہ جس چیز کو اُس نے پسند کیا ہے تو اُسے بُرا جانتا ہے۔ تیرا نفس ہوی طبیعت و شیطان اور برے ہمنشین خدا کی پسند کو ناپسند کرتے ہین۔ یہ سب اختیار الہی کو مکروہ جان رہے ہین تو انکی موافقت نکر۔ انکی جانب متوجہ نہو انکے اعتراض اور خدا پر اظہار ناراضی کی طرف التفات نکر۔ اپنے قلب اور سر کے حکم کو سُن یہ دونون چیز کا حکم کرتے اور بدی سے روکتے ہیں۔ اپنے فقر سے رضامند رہ۔ یہ رضا بعینہ غنا ہے صاحب مقدور نہونا عصمت ہے کیونکہ اگر وہ تجکو صاحب مقدور کر دیگا تو غالباً تو ہلاک ہو جائیگا اور اگر تجکو فقیر و عاجز رکھیگا تو غالباً گناہون سے بچائیگا۔ اُسکے اختیار پر صبر کرنے سے تجھے اتنا ثواب ملیگا کہ جس کا اندازہ نہ تو کر سکتا ہو نہ دیگر اہل زمین۔ تو جلد باز ہے۔ حالانکہ جلد باز اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہوا کرتا۔ جلد بازی شیطان کیطرف سے ہے اور سکون رحمان کیجانب سے۔ جب تو جلدی کریگا تو شیطان کے لشکر مین داخل ہو جائیگا اور اگر توقف و ثبات اور ادب و صبر سے کام لیگا تو رحمان کے لشکر کے ساتھ رہیگا۔ خدا کے اوامر و نواہی پر عمل اور اُسکے قضا و قدر اور تمام بلاؤن اور آفتون پر صبر کرنا تقوے کی حقیقت ہے تم سرا سر خلق و نفس و ہوے اور سراسر غیبت و طبیعت ہو۔ تم کو خدا اور عارفین کی ذرا خبر نہین۔ تم عارفین کی بہ نسبت پاگل ہو۔ اور وہ عاقل ہین۔ خدا کے دیوانون کا جنون جب تمام ہو جاتا ہے تو وہ مرتبہ دیوانگی سے نکلجاتے ہین۔ حرکت ابتدائی شے ہے اور سکون انتہائی۔ مرض زائل ہو جاتا ہے اور اس کا حکم باقی رہتا ہے اسے لڑکے تو آخرت سے خالی اور دنیا سے لبریز ہے۔ تیرا یہ حال۔ اور صالحین و اولیا سے جُدائی۔ ترک صحبت اور اپنی رائے پر تیرا استغنا کچھ نفع نہین رکھتا ہے تو نہین جانتا کہ اپنی رائے پر مستغنی رہنے والا گمراہ ہو جاتا ہو۔ ہر عالم زیادتی علم کا محتاج ہے۔ اور ہر عالم سے بڑھکر ایک اور عالم ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ تمہین بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ جمہور بزرگ گروہ سے ملے رہو متابعت۔ اور ترک مفارقت طریق کو لازم کرلے۔ اتباع کرو۔ بدعتی نہ بنو متقدمین کے قدم بقدم نفس و ہوے کے ساتھ یہ رستہ طے نہین ہوتا بلکہ اسپر حکم و عمل۔ اور ترک ... و ... اور تسلیم و رضا اور ترک عجلت اور قرار و سکون کے ساتھ چلا کرتے ہین۔ ...

تجلیات سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ چاہا ہوں۔ خدا کے بندوں۔ اور صبر و مجاہدہ کی محتاج ہے۔ اور یہ نہیں ہو سکتی بات ہے کہ تو بعض مسائلین معرفت سے لے۔ تاکہ وہ تیرا رہبر ہو۔ اور تیرا بوجھ اٹھائے۔ تو اسکی رکاب میں چل۔ جب تو تھک جائیگا تو وہ تیرے سوار کرنے کا حکم دیگا یا اپنے پیچھے سوار کرے گا۔ اگر تو محبوب ہو تو تجھکو اپنے پیچھے بٹھا لے گا۔ اور اگر محبوب اپنے زین میں جگہ دے گا۔ اور خود تیرے پیچھے بیٹھ جائے گا جسنے یہ مزا چکھا اسنے خدا کو پہچان لیا۔ ان لوگوں کے پاس بیٹھنا نعمت ہے اور مکذبین و منافقین و اغیار کی صحبت باعث نقمت۔ خدا کے ساتھ مراقبہ اسکے اور مخلوق کے حقوق واجب کے متعلق اپنے نفس کے ساتھ محاسبہ کو لازم کر لے۔ اگر دنیا و آخرت کی خیر مطلوب ہو تو اپنے ذات میں علم الہی کی بابت مراقبہ اور نفس سے عمل کا مطالبہ کیا کر۔ اس سے امر الہی کا مطالبہ کر۔ اور اسے ارتکاب معاصی سے باز رکھ۔ اس پر آفتوں کے وقت صبر۔ قضا و قدر کے وقت رضا اور نعمتوں کے وقت شکر کو لازم کر دے۔ جب تو یہ کریگا تو موانع زائل ہو نگے اور خدا سے تیری مناسبت درست ہو جائے گی اور تو اس رستے میں رفیق اور مددگار سے جا ملے گا۔ اور ایسے خزانہ سے لاحق ہو جائے گا جو ہر جگہ تیرے ساتھ ساتھ رہے گا۔ تجھے یہ پروا نہوگی کہ تو کہاں رہا اور کہاں جا اترا۔ کیونکہ تو جہاں کہیں گرے گا اٹھا لیا جائے گا۔ حکم و علم و قدر۔ اور انس و جن و ملائکہ تیرے خادم بنجائینگے۔ تو خدا کا خوف رکھے گا۔ ہر چیز تجھسے خوف کریگی اور اسکی طاقت کے باعث ہر چیز تیری مطیع ہو جائے گی۔ جو خدا سے ڈرتا ہے ہر شئے اس سے خوف کیا کرتی ہے۔ اور جو نہیں ڈرتا خدا ہر چیز سے اسے ڈرا دیتا ہے۔ جو خدا کی خدمت کرتا ہے خدا ہر شئے کو اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندہ کے ایک ذرہ عمل کو ضائع نہیں کیا کرتا۔ تو جیسا کرے گا ویسا بدلہ پاسے گا۔ تم جیسے ہو گے ویسی ہی تم پر توجہ کیجائیگی۔ الہی دنیا و آخرت میں اپنے کرم و احسان و درگزر اور مہربانی سے ہمارے ساتھ معاملہ کر اور ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے

مجلس چھپن

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھائیسویں رمضان سنہ ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت رباط میں فرمایا

اے لڑکے میں تیرے تصرفات کو ان لوگوں کے خلاف پاتا ہوں جو خدا سے مراقبہ کرتے اور اس سے ڈرتے ہیں۔ تو اہل شر و فساد سے ملتا اور اولیاء و اصفیاء سے جدا رہتا ہے۔ تو نے اپنے قلب کو خدا سے خالی و دنیا و اہل دنیا کی خوشی اور اسکی حرص سے پر کر رکھا ہے۔ تجھے معلوم نہیں کہ خوف الہی دل کا کوتوال ہے اسے روشن کرنے والا ہے اور منصف ہے۔ اگر تو اس حالت پر رہا تو دنیا و آخرت کی سلامتی حاصل کر لی۔ اگر تو موت کو یاد کرتا تو دنیوی خوشی کم اور زہد بڑا ہو جاتا۔ جس کا انجام

موت ہو وہ کسی چیز سے کیون کر خوش ہوتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہر دوڑنے والے کے لیے
ایک انتہا ہے اور ہر متنفس کی انتہا موت ہے۔ غمی اور خوشی فقر اور غنا شدت اور راحت دکھ اور بیماری
سب کا انجام موت ہے۔ جو مر گیا اُسکے حصہ کی قیامت آگئی۔ اور دور کی چیز اُسکے لیے گویا نزدیک
ہوگئی۔ تیرے تمام مشغلے ایک قسم کی بلہوسی ہے۔ اپنے قلب و ضمیر و باطن کے ساتھ تمام مشاغل سے
الگ ہو جا۔ دنیا کی انتہا ہے مگر آخرت کی انتہا معلوم نہین۔ دنیوی زندگی ایک مقررہ میعاد
تک ہے اور اُخروی ہمیشہ تک کے لیے۔ سراپا طاعت ہونے کی کوشش کر۔ ایسا کرے گا تو تو مخصوص
خدا کے لیے ہو جائے گا۔ وجود نفس گناہ اور اُسکی ہستی طاعت ہے۔ خواہشون کا حاصل کرنا وجود
نفس ہے اور اُن سے باز رہنا اسکی ہستی۔ خواہشون سے پرہیز کر۔ اور اُن کو اپنے اختیار سے
نہ لے۔ بلکہ تقدیر الٰہی سے موافقت کرنے کے لیے حاصل کیا کر۔ خواہشون کو قہر اور جبر از بہر کے
ہاتھ سے لے۔ زہد کا ہاتھ بلا خواہشون کے لے۔ اور نفس تک پہنچا دے مذہب کی ضرورت مین
ضروری بات ہو۔ اپنی حالت معلوم کرنے سے پہلے تو اس کا محتاج ہے۔ زہد تاریکی مین ہے
اور تناول و رغبت روشنی مین۔ اس ظلمت کو نکال دے روشنی نظر آنے لگی۔ قدرت ظلمت سے
اور تیرے سر پر قادر کیطرف روشنی موجود ہے۔ تیری کام کی ابتدا ظلمت ہے۔ پھر جب خدا کی حضرت
کشش سامنے آ جاتا ہے تو روشنی ہو جاتی ہے جب قمر معرفت کا نور آتا ہے تو لیلۃ القدر کی ظلمت
کا نور ہو جاتی ہے اور جب علم الٰہی کا سورج نکل آتا ہے تمام اندھیرے زائل ہو جاتے ہین۔
تجھے اپنے گرداگرد اور دور دور کی چیزین نظر آنے لگتی ہین۔ تمام مشکلین حل ہوتین۔ اور پلید
و ناپاک الگ ہو جاتا ہے۔ اپنے اور غیر کے حق جدا جدا معلوم ہوتے ہین۔ مخلوق اور خالق کی
مراد الگ الگ ظاہر ہو جاتی ہے۔ خلق اور حق کا دروازہ جدا جدا نظر آنے لگتا ہے۔ اسوقت
تجھے وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا۔ اور نہ کسی بشر کے دل پر اسکا
خیال آیا۔ اسوقت تیرا دل مشاہدہ کھانا کھائے گا۔ اُنس کی شراب پیئے گا اور تجھ پر قربت کی
خلعت نازل ہونگے۔ پھر وہ مخلوق کی مصلحتون۔ اُن کو گمراہی سے روکنے۔ خدا کو چھوڑ دینے
اور نافرمانیون کے باعث خلقت کیطرف رجوع کرے گا۔ اور یہ رجوع کرنا شیخ قطب۔ حفظ دائمی اور
ابدی سلامتی کے ساتھ ہو گا۔ اسے اس مضمون کو نہ سمجھنے اور اسپر ایمان نہ لانے والے تو نرا مغز
اور محض چھلکا ہی چھلکا ہے۔ پرانی اور گھن کھائی لکڑی ہے۔ صرف آگ کے لائق ہے۔ مگر ہان
توبہ کرے اور ایمان و تصدیق سے کام لے تو خیر ہو گی۔ اگر تو توبہ کرے ایمان اور تصدیق سے
کام لے اور تقدیر الٰہی سے موافقت رکھے تو اپنے سرمایہ مین خیر اور سلامتی اور حلاوت ضرور
پائے گا۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو اُسمین شیشہ کے ٹکڑے ملین گے جو تیری زبان اور حلق اور جگر

کو کاٹ ڈالینگے - میری بات مان لے - مین تیری رسّی کو بل دے رہا ہون - میری نصیحت قبول کر اور
مجھے دشمن نسمجھ - مجھ مین تجھ مین کسی طرح کی عداوت ہو - مین تیری اصلاح اور ازالہ نجاست اور میل
کچیل دفع کرنے کے لیے کوشش کر رہا ہون - تیرا رستہ صاف کرتا اور تجھے تین کھانے پینے کا سامان
تیار کر رہا ہون - مین ان کامون پر تجھ سے مزدوری نہین مانگتا - میری مزدوری خدا کے ذمہ ہے - طالبان
خدا کی خدمت میرا مشغلہ ہے - جب تو ٹھیک طور پر خدا کا طالب بنجائیگا مین تیری خدمت پر مامور ہو جاؤنگا
پھر جب بندہ کو قصد اور طلب الٰہی کا مرتبہ پوری طرح حاصل ہو جاتا ہے تو کل چیزین اسکی محکوم ہو جاتی ہین
اے لڑکے اپنے نفس کا واعظ بنجا - میرا اور کسی اور کا محتاج نہو - میرا وعظ تیری ظاہری حالت
کی متعلق ہے اور تیرا وعظ تیری حالت سے علاقہ رکھتا ہے - ذکر موت اور قطع تعلقات و اسباب
کے ساتھ ہمیشہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہ - رب الارباب یعنی خلاق عظیم و علیم سے تعلق کر لے اسکی
رحمت و رافت کے دامن کو تھام لے - اسکے سوا کسی چیز مین مشغول نہو - ورنہ یہ حالت تجھے محجوب کر دیگی
جب تم مین کسیکو میرے ہات پر نجات حاصل ہوگی تو مین خوش ہون گا - اور جب وہ میرے کہے کو
قبول نکریگا تو مجھے رنج ہوگا - مومن مجھسے قریب ہوتا اور منافق مجھسے بھاگ جاتا ہے - اے منافقو
مین تم پر غضبناک ہونے مین خدا سے موافقت رکھتا ہون - اسنے مجکو تم پر بھڑکتی آگ بنا کر بھیجا ہے
اگر تم توبہ کرکے میرا کہا مان لوگے - میری سخت کلامی پر صبر کرتے رہوگے تو مین تمہارے حق مین
ٹھنڈک اور سلامتی بنجاؤن گا - افسوس تم شرماتے نہین کہ تمہاری طاعت ظاہر ہے اور گناہ
پوشیدہ ہین - تم موت اور بیماریون کے ہات سے عنقریب ماخوذ ہوگے - پھر خدا کی آگ کے قیدخانہ
مین بند کیے جاؤگے - اے عمل مین کوتاہی کرنے والو تم کو شرم نہین آتی کہ اپنی دن رات کی
بیہودگیون سے رضامند ہو - باوجود تقصیر یہ چاہتے ہو کہ خدا کے خزانے ہمین ملجائین اعمال پر
غالب آجاؤ - تمہارے نفس عادی ہوجائین گے - داخل ہونے والی چیز کی دہشت ہوا کرتی ہے
انتہا مین تم پاک صاف ہوجاؤگے - اور تمہاری کدورتین زائل ہونگی - جب تم توبہ کروگے تو تمہارے
لیے ابتدا و انتہا ضرور ہے - اے آقا کی خدمت سے بھاگنے والو - اے اصفیا و انبیا و اولیا کی راہ
کو چھوڑ کر اپنی رائے پر مستقل ہونے والو - اے خدا کے سوا مخلوق پر بھروسا رکھنے والو - کیا تم نے
پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہین سنا کہ جو اپنی جیسی مخلوق کے بھروسہ پر رہے وہ ملعون ہے ملعون ہے
دنیا کا طالب نہ بن - اور اسکی کسی شے کیلیے غضبناک نہو - یہ صفت تیرے دل کو اسطرح بگاڑ دیگی
جسطرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے - افسوس تو نے حب دنیا اور تکبر دونون کو جمع کر رکھا ہے
ان دونون خصلتون والا بلا توبہ فلاح نہین پاتا - عاقل بن - تو کون ہے - کیا چیز ہے اور کس چیز
سے پیدا کیا گیا ہے - اور کس بات کے لیے مخلوق ہوا ہے - تکبر نکر - کیونکہ تکبر وہی کرتا ہے جو خدا

رسول اور خدا کے نیک بندوں سے واقف ہوتا ہو سے کم عقل۔ تو تکبر سے رفعت پا رہا ہے
اس معاملہ کو برعکس کر دے ورنہ تباہ ہو جائیگا۔ کیونکہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جو شخص خدا کے
لیے متواضع ہوتا تو خدا اسے بلند مرتبہ کر دیتا ہے اور جو تکبر کرتا ہو خدا اسے پست اور ذلیل کرتا ہے جو
آخرت سے رضامند ہو دنیا میں اول درجہ کا ہو جاتا ہو۔ اور جو قلیل سے خوش ہے اسے بہت سی دی
جاتی ہو۔ جو ذلت سے رضامند ہوا اسے عزت ملتی ہو پستی سے رضامند رہ تاکہ تیرے حق میں معاملہ
برعکس ہو جائے۔ جو تقدیر پر رضامند اور اسکے آگے ذلیل رہا خداوند تعالیٰ قیوم اسے بلند
کر دیگا۔ تواضع اور حسن ادب تجکو مقرب بنائے گا۔ تکبر اور بے ادبی دور پھینک دے گی۔ طاعت
تجکو دوست اور قریب بنائے گی۔ اور معصیت خراب اور بعید کر دے گی۔ دین کو اخیر کے بدلے نہ بیچ
دین کو سلاطین و ملوک و اغنیاء اور حرام خوروں سے بغیر لیا فروخت نہ کر جب تو دین کو بیچکر کھا
ئیگا تو تیرا قلب سیاہ ہو جائے گا۔ اور کیونکر سیاہ نہ ہوگا حالانکہ تو خالق کی عبادت کرنے لگا ہے
اسے محروم اگر تیرے دل میں کچھ نور ہوتا تو حرام و مشتبہات و مباح کی تمیز اور اس چیز کے امتیاز میں
جو دل کو سیاہ یا منور کرتی ہے اور تیرے قلب کو قریب یا بعید کر دیتی ہے تو اسے ضرور صرف کرتا
اسے جاہل میں ہاتھ کی کمائی اور توکل کے سوا اور کسی چیز کو نہیں جانتا۔ ابتدائے ایمان میں ہاتھ
کی کمائی سے لینا چاہیے۔ پھر قوت ایمان کے وقت خدا سے۔ یہ جب ہے کہ تجھ میں اور خدا میں
کوئی واسطہ حائل نہ رہے۔ دل جب قوی ہو جاتا ہے تو بامر الٰہی مخلوق کے ہاتھوں خدا سے اپنا
حصہ لیا کرتا ہے۔ واسطہ حائل نہ رہنے کے معنی یہ ہیں کہ دل وسائط اور شرک بالوسائط
پاس ہرگز نہ ٹھیرے۔ بلکہ خدا کا حکم بجا لائے۔ لوگوں سے لے اور ان کی مدح و ذم اور قبول و
رد کی طرف سے بہرا ہو جائے۔ ان کے دینے نہ دینے کو خدا ہی کا فعل سمجھے جو ان کے ہاتھوں ہوا ہے
اہل اللہ مخلوق کی جانب سے اندھے بہرے گونگے ہیں۔ ان کے پاس بجز خدا کے جو ان کا ناصر اور
محروم کرنے والا۔ دینے اور نہ دینے والا۔ ضرر پہنچانے اور نفع بخشنے والا ہے اور کچھ نہیں۔ انکے
پاس مغز ہے چھلکے۔ محض صاف اور بالکل پاک چیز ہے یہی وہ شے ہے جو تمام مخلوق کو ان کے
دل سے نکال دیتی ہے۔ خدا کے سوا اور کچھ نہیں رہتا۔ ان کے دلوں میں صرف خدا کا ذکر خفی
رہجاتا ہے۔ الٰہی ہمیں اپنا علم عنایت کر۔ افسوس۔ تجھے یہ گمان ہے کہ تو میرے سامنے اپنے
نفس پر جھوٹا ملمع کرنے کی قدرت رکھتا ہے اگر حکمتیں نہ ہوتیں تو میں تیرے پاس آتا اور تیری
خوب فضیحتی کرتا۔ اے منافق میرے ساتھ اپنی جان کو خطرہ میں نہ ڈال۔ میں خدا اور نیک بندوں
کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ بندہ جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو مخلوق اسکے قلب سے اس طرح
دور ہو جاتی ہے۔ جس طرح درخت سے سوکھے پتے جھڑ جاتے ہیں اور وہ با خلق رہجاتا ہے

اُن کی دید سے آنکھین بند کر لیتا ہے اور قلب دہر کے لحاظ سے ان کا کلام ہرگز نہین سنتا ۔ بندہ جب تک
ہے ۔ نفس جب مطمئنہ ہو جاتا ہے تو اعضا کی حفاظت اُسکے سپرد ہوتی ہے پھر دل خدا کی جانب سفر کرتا
اور جو کچھ اُسکے پاس ہے طلب کر لیتا ہے ۔ پھر دنیا اگر نفس کی نگہبان ہوتی ہے اور اُس کے کام میں
ایک پانون کھڑی رہتی ہے ۔ یہ خدا کا طریقہ اور طالبین کے حق مین اُس کی صنعت ہے ۔ استغفار
اقسام کے وقت دنیا ایک بدصورت اور تل چاولی یا لوڑالی بڑھیا کی صورت مین اسکے پاس آتی ہے
اور اُن کو اُن کے حصے دیجاتی ہے ۔ دنیا اُنکی خادمہ بنتی ہے مخدوم نہین ہوتی ۔ اہل اللہ جو کچھ اُسکے
پاس ہے لے لیتے ہین اور اُسکی طرف توجہ ہرگز نہین کرتے ۔ اے لڑکے اپنے دل کو خدا کے لیے
فارغ رکھ ۔ اور اعضا و نفس کو اہل و عیال کی محنت مزدوری مین لگائے رہ ۔ اس وقت تو اُس کے
حکم سے کام کرے گا ۔ اور اُسکے طفیل اُن کو کما کر کھلائے گا ۔ خدا کے آگے خاموشی اور صبر و رضا کے
ساتھ ترک سوال دعا و طلب و الحاح سے بہتر ہے اُسکے علم کے آگے اپنے علم کو اور اُسکی تدبیر کے
سامنے اپنی تدبیر کو مٹا دے ۔ اُسکے ارادے کے روبرو اپنا ارادہ توڑ دے ۔ قضا و قدر کے سامنے
اپنی عقل کو معزول کر دے ۔ اگر تو اُس کو پروردگار و مددگار و مسلّم جانتا ہے تو اُسکے ساتھ ایسا
جو مد کور ہو چکا ہے ۔ اگر خدا تک پہنچنے کا ارادہ ہے تو اُسکے آگے خاموش رہ ۔ مومن کے تمام
خیالات اور ارادے متحد ہو جاتے ہین ۔ اُس کے لیے بجز اُس خیال کے جو خدا کی طرف سے اسکے
دل مین آتا ہے اور کچھہ باقی نہین رہتا ۔ وہ قرب کے دروازہ پر جا کھڑا ہوتا ہے ۔ پھر معرفت حاصل
ہو جاتی ہے ۔ دروازہ کُھل جاتا ہے اور ایسا جلوہ نظر آتا ہے جو بیان نہین ہو سکتا ۔ خیال
دل کے لیے ہے اور اشارہ مخفی کلام ہے جو سِر سے علاقہ رکھتا ہے ۔ اپنے نفس و ہوس ۔ اور
اخلاق مذمومہ و دنیا سے فنا ہونے والا عافیت خوشی اور نعمت مین ہے ۔ خدا اصحاب کہف کی طرح
اسمین اپنا تصرف کرتا ہے اللہ تعالے نے اُنکی نسبت فرمایا ہے کہ ہم اُن کو دہنی طرف اور بائین جانب
کروٹین دلاتے رہتے ہین ۔ اے لڑکے اسے سُن اسکی تکذیب نکر ۔ اور نفس کو خیر سے محروم نہ رکھ

مجلس ستاون

شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے چوبیسوین رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

اے لڑکے تھوڑا سا صدقہ میری نظر کر دو ۔ باقی تمہارے مال تم کو معاف تمہارے
گھر کے مال تمہین حلال ۔ مین تم سے صدق و اخلاص کے سوا اور کچھہ نہین چاہتا ۔ اس کا نفع

تعین کر ہو سکے۔ مین اپنے لیے نہین بلکہ تم کو صرف تمہارے لیے چاہتا ہون۔ انکی زبان سے ظاہر و باطنی الفاظ کو مقید کرو۔ تیسرا نگہبان ہین جو تمہاری ظاہری حالت کو دیکھ رہے ہین۔ اور خدا باطن کا نگہبان ہے۔ اسے محل اور عمارتین بنانے اور تعمیر دنیوی مین عمر ضائع کرنے والے نیک نیتی بغیر کوئی کام نکر۔ دنیوی دیوار کی بنیاد نیک نیتی پر۔ اپنے نفس و ہوس کے کہنے سے کوئی دیوار نہ بنا۔ جاہل بلا امر الٰہی اور بلا موافقت تقدیر محض نفس و ہوس اور طبیعت و عادت کے حکم سے بنیاد رکھا کرتا ہے۔ اسی لیے اس کا کوئی قدم درست نہین ہوتا۔ اور اسکی تعمیر مبارک نہین ہوتی۔ بلکہ انہین غیر ترک رہا کرتے ہین۔ قیامت کو اس سے پوچھا جائے گا کہ یہ تعمیر کیون بنائی تھی۔ اسپر کہان سے خرچ کیا تھا اور صرف کی ضرورت کیا تھی۔ سب چیزون کا حساب لیا جائے گا موافقت و رضاء الٰہی کا طالب بن۔ اور اپنی قسمت پر قانع ہو۔ جو تیرے مقدر مین نہین اسے نمانگ۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بندہ کے لیے دنیا مین سب سے زیادہ سخت عذاب یہ ہے کہ وہ ایسی شے کا طالب ہو جو اسکی قسمت مین نہین۔ آپ نے فرمایا کہ تو میرے پاس مجھسے بدگمان ہو کر آتا ہے۔ اس لیے میرے کلام سے تجھے فلاح نہو گی۔ تجھپر افسوس کہ اسلام کا دعوے کرتا ہے اور خدا پر معترض ہے۔ اسکے نیک بندون پر اعتراض کرتا رہتا ہے۔ تو اپنے دعوے مین جھوٹا ہے۔ قضا و قدر اور افعال الٰہی پر رضا و تسلیم اور حدود کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے محافظت کا نام اسلام ہے۔ یہ باتین ہونگی تو اسلام درست ہوگا۔ طول امل کی نحوست تجھکو معاصی اور مخالفت کے گڑھے مین ڈالتی ہے۔ امید کوتاہ ہونے کے وقت تیرے پاس خیر آجائے گی۔ اگر فلاح کا ارادہ ہے تو ہاتھ تھام لے جس چیز کو تقدیر لے آئے۔ عارف اس کو تقدیر ہی کے ہاتھ سے لیتا ہے۔ اور موافقت شرع کے ساتھ اسپر رضامند ہو جاتا ہے۔ اسکے پاس نفس و ہوس اور طبیعت و شیطان کچھ نہین ہے۔ بلکہ ان کے مقابلے مین اسکی مدد ہوتی ہے۔ یہ بات نہین کہ عارف بالکل معدوم ہو گئے ہین۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد ہم مین کوئی معصوم نہین رہا۔ البتہ عارف کا نفس مطمئنہ۔ خواہش مغلوب۔ طبیعت کی آگ سرد اور شیطان اس سے واپس ہو جاتا ہے اسکے ہاتھ کچھ نہین لگتا۔ شیطان اسکے گرد پھرتا ہے لیکن کچھ حاصل نہین کر سکتا۔ توکل کے معنے تعلق سبب اور توحید کے ساتھ کسی کے نفع و ضرر پر نگاہ نہین ہوا کرتی۔ تو سراسر نفس اور ہوس یا طبیعت ہے۔ تجھے توکل اور توحید کی خبر نہین۔ پہلے تلخی ہے پھر حلاوت۔ پہلے ٹوٹنا۔ پھر جڑنا۔ پہلے موت پھر دائمی حیات۔ پہلے ذلت ہے۔ پھر عزت۔ پہلے فقر ہے پھر غنا۔ پہلے نیستی ہے پھر ہستی۔ اگر یہ مرتبے مل گئے تو خدا سے جو کچھ تو چاہے گا دیا

ہوگا۔ ورنہ بالکل ناجائز ہی۔ جو چیز تجکو خدا سے غافل کر دے وہ نحس ہی۔ خواہ ادائے فرائض وسنن کے بعد روزہ نماز ہی کیون نہو۔ اگر تو نے فرض روزہ ادا کرلیا پھر اسکے بعد نفلی روزہ مین بھوک پیاس سے تجکو خدا کے آگے حضور قلب۔ مراقبے۔ اور اُسکے ساتھ خوش زندگانی کرنے سے جو اُسکی صحبت اور مقام قرب تک پہنچاتی ہے روکدیا تو تو حجاب اور مخلوق اور نفس و ہوس کا بندہ ہے۔ عارف اپنے علم و سِرّ کے ساتھ خدا کے پاس اُسکے علمِ قرب کے نیچے کھڑا رہتا اور قضا و قدر کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے۔ اور جب عاجز ہوتا ہے تو بلا تدبیر خود دیکر دیا جاتا اور بلا تحریک خود ہلایا جاتا اور بلا تسکین خود ٹھیرایا جاتا ہے۔ اور اُن مین شامل ہوجاتا ہے جنکی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ ہم اصحاب کہف کو خود دہنے بائین کروٹین دلاتے ہین جب اُن کا عجز ظاہر ہوتا ہے تو حرکت دیئے جاتے ہین۔ حرکت قدرت کے ساتھ ہے اور سکون و تسلیم عجز کیوقت حرکت تیرے وجود کے وقت ہے۔ اور سکون عدم کے وقت۔ حرکت حکم مین ہے۔ اور سکون علم مین نفس و ہوس۔ اور طبیعت و خلق سے الگ ہوجانے کے بعد تیرا نفس درست ہوگا۔ مخلوق کا مقید نہو۔ وہ تیرے نفع و ضرر کی مالک نہین ہے اور نہ خدا کے سوا کوئی رزق دیسکتا ہے ہمیشہ اُسکی طاعت مین رہ امر و نہی پر عمل کر۔ تیرے پاس خدا کے سوا اور کچھ نرہیگا۔ اسوقت تو تمام مخلوق سے بے پروا اور سب سے زیادہ عزیز بنجائے گا اور تیری مثال آدم کی سی ہوگی۔ جن کے لیے اشیاء کو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ بات تمام عوام اور اکثر خواص کی عقل سے پرے ہے عارف آدم کا ذرہ اور اُسی کا خلاصہ ہے۔ اے کم عقل۔ سمجھ پیدا کر۔ پھر الگ ہوجا۔ اہل اللہ سمجھ پیدا کرلینے کے بعد دل کے ساتھ مخلوق سے جُدا ہوجاتے ہین۔ اُن کا ظاہر اصلاح کیلیے مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور باطن خدا کے ساتھ اُسکی صحبت و خدمت مین رہتا ہے اس لیے وہ موجود بھی ہین اور الگ بھی۔ حکم مین مخلوق کے ساتھ ہین۔ لیکن دل کے ساتھ اُنسے الگ ہین۔ ان کے قلب تمام اشیاء سے یکسو اور جُدا رہتے ہین۔ اُن کا ظاہری شغل احکام کا مضبوط کرنا ہے۔ جب اُن کے کپڑے میلے ہوجاتے ہین اُنھین دہولتے۔ پاک کرلتے اور خوشبو مین بسا لیتے ہین۔ اور جب کوئی کپڑا پھٹجاتا ہے اُسے سیتے اور پیوند لگا لیتے ہین وہ مخلوق کے سردار ہین۔ اُن کا ایک ایک ذرہ بلند پہاڑون کی مانند ہی۔ اُن کے دل خدا کے ساتھ ہین۔ اُسکے آگے پچھڑے پڑے ہین۔ مراقبہ مین ہین اُس کے علم مین غوطے لگایا کرتے ہین۔ الٰہی اپنا ذکر ہماری غذا اور اپنا قرب ہماری اغنا بنادے۔ آمین۔ تو مُردہ دل ہے اور دیسون ہی سے صحبت رکھتا ہے۔ زندہ دلون ابرار اور ابدال کی خدمت کیا کر۔ تو قبر کو قبرون کے پاس جاتا ہے مردہ ہے۔ مُردون سے ملتا ہی۔ اپاہج ہی۔ تجھ جیسا اپاہج تجھے

تجھے ظاہر مین ہوگی باطن مین نہوگی آفت مال پر پڑے گی۔ دین پر نہ پڑے گی۔ اس حال مین بلا نعمت بنجائے گی مصیبت نہوگی۔ اسے منافق تو نے خدا اور رسول کی اطاعت کے معاملہ مین صرف نام پر قناعت کی ہے۔ مرنے کا خیال نہین کیا یہ تیرا ظاہری و باطنی جھوٹ ہے اس لیے تو دنیا و آخرت مین ذلیل ہے گنہگار اور جھوٹا اپنے دل مین خود ذلیل ہوا کرتا ہے۔ اے عالم اہل دنیا کے آگے اپنے علم کو ذلیل اور میلا کچیلا نکر۔ عزیز کو ذلیل کے بدلے نہ بیچ۔ علم عزیز ہے۔ اور جن کے قبضہ مین دنیا ہے وہ ذلیل ہین مخلوق اسپر قادر نہین ہے کہ جو قسمت مین نہو وہ تجھے دیدین۔ ہان تیری قسمت کا ان کے ہاتھون سے تجھے دلوایا جاتا ہے۔ اگر تو صبر کرے گا تو تیرا حصہ ان کے ہاتھون تیرے پاس پہونچے گا۔ اور تو عزیز کا عزیز رہے گا۔ تجھپر افسوس یہ نہین جانتا کہ جو رزق دیا جاتا ہے وہ رازق نہین ہوسکتا۔ جس کو اور جگہ سے عطیہ ملتا ہے وہ خود کچھ نہین دیسکتا۔ خدا کی طاعت مین مشغول رہ۔ اس سے مانگنا چھوڑدے۔ پھر تو اس بات کا محتاج نرہے گا کہ اُسے اپنے مصلحتین معلوم کرائے۔ اللہ تعالے نے اپنے بعض کلام مین فرمایا ہے جسکو میرا ذکر سوال کرنے سے روکدے مین اُسے مانگنے والون کی بہ نسبت دوچند دیا کرتا ہون۔ تجھکو زبانی ذکر سے جو بلا قلب ہو کسی طرح کی کرامت و عزت حاصل نہین ہوسکتی۔ اول قلب و سر کا ذکر ہے پھر زبان کا۔ جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو ایسون کو خدا یاد کیا کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ کہ تم مجھکو یاد کرو مین تم کو یاد رکھون گا۔ میرا شکر بجالاؤ۔ ناشکری نکرو۔ اُسے یاد کر تاکہ وہ تجھکو یاد رکھے اُسے یاد کر۔ تاکہ ذکر تیرے گناہون کا بوجھ دفع کردے۔ اور تو بالکل پاک ہوجائے۔ اسوقت تو طاعت بلا معصیت رہ جائے گا۔ اور وہ اسوقت تجھکو فرشتون کی جماعت مین یاد کرے گا۔ اس سے تو مخلوق سے بیزار ہوگا اور اُس کا ذکر تجھکو سوال کرنے سے روکدیگا۔ تیرا اسرار مقصود وہی ہوجائیگا اور تو تمام مقاصد سے الگ ہوجائے گا پھر جب وہ تیرا مقصود ہوجائے گا۔ ملک کے خزانون کی کنجیان تیرے دل کے ہاتون مین دیگا۔ جو خدا کو چاہتا ہے اُسکے سوا اور کسی کو نہین چاہتا۔ اس کے وسیلے ماسوی کی محبت نکلجاتی ہے۔ خدا کی محبت ٹھیرنے کے بعد قلب سے غیر کی محبت جدا ہوجاتی ہے۔ اس سے اُسکے تمام اعضا خوش ہوتے ہین۔ ظاہر و باطن۔ صورت و معنے خدا سے مشغول ہوجاتا ہے۔ خدا اس کو عادة سے نکالتا اور آبادی سے جدا کر دیتا ہے۔ اس کمال کے بعد خدا اس سے محبت رکھنے لگتا ہے۔ کیا تو نے کسی آفت رسیدہ کو نہین دیکھا۔ عنقریب تیری نوبت آنے والی ہے۔ ملک الموت تیری زندگی کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ اور اُسے اُکھاڑ کر تجھمین اور تیرے یگانون اور دوستون مین تفرقہ ڈالدے گا۔ اسکی کوشش کر کہ تو مرتے وقت خدا کی ملاقات کو مکروہ نجانے۔ اپنا سامان آخرت کی طرف بھیج اور موت کا انتظار کر۔ تو خدا کے ہان وہ جلدو دیکھیگا

جو دنیا مین کبھی نہین دیکھا - الٰہی ہمین دنیا و آخرت کی نیکی دے - اور دوزخ کے عذاب سے بچا

مجلس انسٹھ

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوین رجب ۵۴۶ھ کو جمعہ کے دن قادر کلام کے بعد فرمایا

طامع کا کلام مرتبون اور مداہنت سے خالی نہین ہوتا - اُس سے حق گوئی ناممکن ہے - اُس کا کلام بے مغز چھلکا - اور لفظ بلا معنے ہوا کرتا ہے - جسطرح طمع کے تینون حرف نقطہ سے خالی ہین اسی طرح طامع خالی ہوتا ہے - اللہ کے بندو سچ بولو - نجات پاؤگے - سچے کی ہمت بلند ہوتی ہے کسی کا قول اُسے ضرر نہین دیتا - خدا اپنے کام پر غالب ہے - جب چاہے گا تجھے کسی کام کے لیے تیار کر دیگا - بے ادبی کرنے والی کی بابت کلام شروع ہوا تھا - یہ اُس کا جواب ہے - مقبار صدق احوال تجھے بلاتا اور جھوٹ خاموش کر دیتا ہے - جس اندازہ کے تم خریدار ہو مین اُسی اندازہ سے بیچتا ہون - اے لڑکے اگر تیرے پاس علم کا پھل اور اُسکی برکت ہوتی تو حظ نفس و خواہش کے لیے بادشاہون کے دروازہ پر نہ دوڑتا - مخلوق کے دروازہ پر جانے کے لیے عالم کے پانو نہین ہوا کرتے - لوگون کا مال لینے کو زاہد ہات نہین رکھتا - اور غیر کو دیکھنے کے واسطے محب الٰہی کے پاس آنکھین نہین ہوتین سچا محب خواہ تمام زمانہ سے ملا کرے - مگر مخلوق پر نظر ڈالنا اُسکے لیے حلال نہین وہ اپنے محبوب کے سوا کسی کو نہین دیکھتا - اُسکی ظاہری آنکھون مین دنیا - دل کی آنکھون مین آخرت ذرا نہین جچتی - اور اُسکی سِرّی آنکھون مین خدا کے سوا اور کوئی نہین سماتا - عاقل بنو - تم کسی چیز پر قائم نہین ہو - تم مین اکثر تجھے چلانے والون کے تابع ہین - اکثر واعظون کا کلام زبان سے ہوتا ہے دل سے نہین ہوتا - منافق کی آواز زبان و دماغ سے ہوتی ہے اور صادق کی قلب و باطن سے - اُس کا دل خدا کے دروازہ پر اور سِرّ اُسکے سامنے ہوتا ہے وہ دروازہ پر پہنچتے پہنچتے گھر مین داخل ہو جاتا ہے - تو ہر حال مین جھوٹا ہے خدا کے دروازہ کا رستہ نہین جانتا - دوسرے کو کیونکر رہنمائی کرے گا - تو خود اندھا ہے - غیر کی لکڑی کس طرح تھامے گا - خواہش طبیعت - متابعت نفس و حب دنیا اور ریاست و شہوت نے تجھے اندھا کر دیا ہے - اس سے پہلے کہ معاصی ظاہر حالت سے منتقل ہو کر قلب تک پہنچ جائین میرے پاس آ جا - ورنہ تو گناہ پر اصرار کرنے لگے گا اور پھر یہ اصرار کفر ہو جائے گا - جو خدا کا مطیع اور اُس کا پورا بندہ ہوتا ہے وہ خدا کا کلام سن سکتا ہے -

اسوقت آپ نے اُن ستر آدمیون کا ذکر کیا جو موسیٰ کی قوم مین سے کلام الٰہی سننے کیلیے منتخب ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن سے خطاب کیا اور وہ سب بیہوش ہو کر گر پڑے فقط موسیٰ باقی رہ گئے

پھر اُنھون نے زندہ ہونے کے بعد کہا کہ ہم مین کلام آلٰہی سننے کی طاقت نہین ہر اے موسیٰ تم ہم مین اور خدا مین واسطہ بنجاؤ۔ چنانچہ موسیٰ کلام کرتے اور بطور ترجمان اُنھین سُناتے تھے موسیٰ قوت ایمان اور تحقیق طاعت وعبودیت کے باعث اُس کا کلام سُننے پر قادر ہوئے۔ اور وہ لوگ ضعف ایمان کے باعث قادر نہو سکے۔ اگر وہ توریت کے احکام قبول کرتے امر ونہی مین موسیٰ کے تابع رہتے ادب کو نگاہ رکھتے اور قول کے خلاف عمل نکرتے تو ضرور کلام آلٰہی سُننے پر قادر ہوجاتے۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا۔ مین ہر کذاب منافق۔ دجال۔ اور خدا کے نافرمان پر مسلط کیا گیا ہون۔ ان مین سب سے بڑا ابلیس اور سب سے چھوٹا فاسق ہے۔ مین ہر گمراہ اور گمراہ کرنے والے۔ باطل کیطرف بُلانے والے کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہون۔ اور اسپر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ مدد چاہتا ہون۔ نفاق تیرے دل پر موجود ہے۔ تو اسلام وتوبہ۔ اور ترک ریار کا محتاج ہے۔ میرا یہ موجودہ مشغلہ اگر خدا کی طرف سے ہے تو عنقریب بڑھیگا زیادہ ہوگا۔ اور عالیشان وزبردست ہوجائے گا۔ اپنے پانون سے کھڑا ہوگا۔ اور اپنے پرون سے لوگون کی چھتون پر اُڑے گا۔ اُن کے گھرون مین داخل ہوگا۔ لوگ اُس کو اپنی آنکھون اور دلون سے دیکھین گے۔ اور اگر یہ میرے نفس وہوے اور طبیعت وشیطان اور باطل پسندی سے ہے۔ تو اسے دوری ہوگی۔ اور وہ بہت جلد ذلیل ہوگا۔ معدوم ہوجائے گا۔ منقلب ومتفرق اور منقطع ہوکر رہے گا۔ کیونکہ خدا جھوٹے کی تائید اور منافق کی مدد نہین کیا کرتا۔ منکر کو کچھ نہین دیتا۔ اور تارک شکر کی نعمت زیادہ نہین فرماتا۔ جسکے نفس مین نفاق خطرے ڈال رہا ہو اُس سے کچھ نہین ہوسکتا۔ بلکہ اُس کا نفاق اسکے خرمن دین کو جلا ڈالتا ہے۔ اے مریدو۔ مین بول رہا ہون مگر تم بھاگتے ہو اور عمل نہین کرتے۔ تمام ملکون مین میرا نام گونگا تھا۔ مین قصداً دیوانہ گونگا اور خاموش بنا ہوا تھا۔ مگر یہ بات ہمیشہ کے لیے ٹھیک نہ تھی۔ قضا وقدر نے مجھے تمہاری طرف نکالا ہے۔ مین تہ خانون مین تھا تقدیر نے وہان سے نکالکر مجھے کرسی پر بٹھا دیا۔ جھوٹ نہ بول۔ تیرے پاس دو دل نہین ہین۔ بلکہ ایک ہے۔ یہ کس چیز سے پُر ہے کہ دوسری شے کی گنجایش نہین رہی۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا نے کسی کے جسم مین دو دل نہین بنائے۔ ایک دل ہو اور خالق ومخلوق دونون کی محبت رکھے یہ ممکن نہین۔ ایک دل مین دنیا بھی ہو اور آخرت بھی یہ صحیح نہین ہوسکتا۔ قلب خالق کی طرف ہو اور صورت مخلوق کی جانب یہ بیشک صحیح ہے انکی مصلحت ورحمت کے لحاظ سے مخلوق کیطرف نگاہ ڈالنا درست ہے۔ خدا سے ناواقف ریار ونفاق سے کام لیتے ہین۔ البتہ عالم ایسا نہین کیا کرتے۔ احمق خدا کا نافرمان ہوتا ہے اور عاقل مطیع ہوا کرتا ہے۔ دنیا جمع کرنے کا حریص دکھاتا اور نفاق کرتا ہے۔ ان اُمیدون کو کوتاہ

کرنے والا ایسا نہین ہوتا۔ مومن اداے فرائض کے باعث خدا کا متقرب اور نوافل کے
سبب اُس کا حبیب بنجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ایسے بھی ہین کہ نوافل کو
جانتے ہی نہین۔ بلکہ وہ فرائض کے بعد نوافل ادا کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ہمارے امکان
باعث نوافل ہمپر فرض ہوگئے ہین۔ تمام عمر عبادت مین مشغول رہنا ہمارا فرض ہے۔ وہ اپنے
حق مین کسی چیز کو نفل نہین جانتے۔ اولیاء اللہ کو خدا کی طرف سے ایک تنبیہ کرنے والا تنبیہ کرتا
اور ایک معلم تعلیم دیتا رہتا ہے۔ خدا ان کے لیے اسباب تعلیم مہیا کر دیتا ہے پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین۔ اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک تعلیم دینے والا عالم اُس کے لیے
مقرر کر دیگا۔ اولیاء اللہ کے کلمات کو مستعار لیکر بیان نکر۔ اور اُن کا خود مدعی نہ بن۔ مانگے
کی چیز چھپی نہین رہتی۔ اپنے مال سے بڑائی حاصل کر نہ کہ عاریت سے۔ اپنے ہاتھ سے روئی
بو۔ اسین پانی دے۔ کوشش سے اسکی خبرگیری کر۔ پھر اُس کا کپڑا بن۔ اور وہی کپڑا پہن لے
غیر کے مال اور کپڑون سے خوش نہو۔ جب تو غیر کا کلام اپنی طرف منسوب کرے گا تو نیک
لوگون کے دل تجھسے بیزار ہوجائین گے۔ اگر تجھسے عمل نہین ہوسکتا تو منہ سے کچھ نہ کہہ۔
ہر بات عمل سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے عمل کے باعث جنت مین چلے جاؤ۔
معرفت الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ مرتبہ اُسکے ساتھ غیبت اور اسکی تقدیر و علم و
قدرت کے ساتھ قیام کرنے کا ہے۔ یہ اُسکے افعال و قضا مین فناء کلی کا مقام ہے۔ تیرا کلام
دل کی بات پر دال اور زبان ترجمان قلب ہے۔ پھر جب قلب مخلوط ہے تو کلام کبھی صحیح ہوگا اور کبھی
باطل۔ کبھی ایک شے کو کما حقہ بیان کر سکے گا۔ اور کبھی اُسپر قادر نہوگا۔ جب اسکی تخلیط زائل
ہوگی زبان درست ہوجائے گی جب شرک زائل ہوگا زبان درست ہوجائے گی اور جب تو
خلق کے ساتھ شرک کرے گا متغیر ہوجائے گا بدلجائے گا۔ ٹھوکر کھائے گا جھوٹا بنجائیگا
بعض کلام کرنے والے دل سے۔ اور بعض سر سے اور بعض نفس و ہوائے اور طبیعت و شیطان
کے اقتضا سے کلام کرتے ہین۔ الٰہی ہمین مومن بنا دے اور منافق نہ کر۔ اگر ایک شخص سے
محبت اور ایک شخص سے بغض ہو تو اس محبت و بغض کو نفس و طبیعت کے اقتضا سے نہ کر۔ بلکہ
دونون کو قرآن و حدیث کے سامنے پیش کر دے۔ اگر یہ دونون تیرے محبوب کے موافق
ہین تو اُس سے محبت رکھ۔ اور اگر مخالف ہین تو اُسکی محبت سے رجوع کر۔ اور اگر یہ تیرے
دشمن کے موافق ہون تو اُسکے بغض سے باز آ۔ اور اگر مخالف ہون تو اُس سے دشمنی کر
اور اگر یہ بات نفع نہ دے اور تجھسے بن نہ پڑے تو صدیقین کے دل کی طرف رجوع کر
اور ان دونون باتون کا سائل ہو۔ اُن کے دل صحیح ہین۔ قلب صحیح ہو کر ہر چیز سے زیادہ

خدا کا مقرب بنجاتا ہے۔ قرآن و حدیث پر عمل کرنے سے دل مقرب ہوجاتا ہے۔ اور مرتبہ قرب پاکر اپنا نفع و نقصان۔ خدا اور غیر کا حق معلوم کرتا۔ اور حق و باطل کو پہچان لیتا ہے۔ مومن خدا کے نور سے دیکھا کرتا ہے پھر صدیق اور مقرب کیوں نہ دیکھے گا۔ مومن اُسکے نور سے دیکھ لیتا ہے آنحضرت پیغمبر علیہ السلام نے مومن کی نظر فراست سے ڈرایا ہے۔ آپ کا قول ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھا کرتا ہے۔ اسی طرح عارف مقرب کو نور دیا جاتا ہے جس سے وہ خدا کے ساتھ اپنا اور اپنے دل کے ساتھ خدا کا قرب معلوم کرلیتا ہے وہ ملائکہ اور پیغمبروں کی ارواح۔ صدیقین کی روحوں۔ دلوں اور ان کے احوال و مقامات کو دیکھتا ہے۔ یہ سب چیزیں اُسکے سویداے دل اور صفائی باطن میں موجود رہتی ہیں۔ وہ اپنے خدا سے خوش اُسکو اس سے لینے اور مخلوق کو دینے میں واسطہ بنجاتا ہے۔ اُن میں بعض کو علم زبانی و قلبی دیا جاتا ہے۔ اور بعض قلبی علم رکھتے ہیں مگر انکی زبان گنگ ہوتی ہے۔ منافق کا علم زبانی ہوتا ہے اور دل گنگ کردیا جاتا ہے۔ اس کا تمام علم فقط زبان کی نوک پر ہوتا ہے اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے اپنی امت پر زبانی علم رکھنے والے منافق سے بہت خوف ہے کسی چیز سے دھوکا نہ کھا۔ خدا جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اسی لیے بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ اپنے دینی بھائی سے ملنے گئے اور یہ کہا آؤ کہ ہم اُس علم الٰہی کے خوف سے روئیں جو ہم سے تعلق رکھتا ہے۔ فی الواقع اس عارف باللہ نے کیا اچھی بات کہی ہے۔ اس نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول ضرور سُنا ہے کہ ایک شخص اسقدر نیک عمل کرتا ہے کہ اسمیں اور جنت میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہجاتا ہے آخر شقاوت اس کا دامن پکڑ لیتی ہے اور وہ دوزخی ہوجاتا ہے اور ایک شخص اس قدر بد عمل کرتا ہے کہ دوزخ کے کنارہ پر جا کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن سعادت اُسے تھام لیتی ہے اور وہ جنتی ہوجاتا ہے بعض صالحین سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے اپنے خدا کو دیکھا ہے۔ فرمایا اگر میں اُسے نہ دیکھتا تو پارہ پارہ ہوجاتا۔ پوچھا تم کسطرح اُسے دیکھتے ہو۔ جواب دیا جب بندہ کے دل سے مخلوق نکلجاتی ہے اور اسمیں خدا کے سوا اور کچھ نہیں رہتا تو خدا اپنا جلوہ دکھاتا اور جس طرح چاہے اُسے مقرب بنا لیتا ہے۔ وہ جسطرح غیر کو ظاہر طور پر دکھاتا ہے اپنا جلوہ باطنی طور پر دکھا دیتا ہے۔ اور اسطرح دکھاتا ہے جسطرح معراج کی رات ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو دکھایا تھا۔ اُس بندہ کو اپنا جلوہ دکھاتا۔ مقرب بناتا اور اُس سے خواب میں باتیں کیا کرتا ہے۔ اور کبھی بعالم بیداری اس کے قلب میں القا فرما دیتا ہے۔ اُسکی ظاہری آنکھیں بند کردیتا ہے اور وہ اُسے اسیطرح دیکھتا ہے جسطرح کسی چیز کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا کرتے ہیں

خدا اُسے ایک معنوی صنعت عنایت کرتا ہے۔ جس سے وہ اُسے دیکھتا ہے۔ اس سے قرب وصفات کرامات اور فضل و احسان والطاف وغیرہ کو دیکھتا رہتا ہے۔ جسکی عبودیت و معرفت صحیح ہوجاتی ہے وہ نہ امر نہی کہتا ہے نہ لا تقل نہ اُس کا یہ قول کہ مجھے دے اور نہ یہ کہ نہ دے۔ وہ تو فانی و مستغرق ہوجاتا ہے۔ اسی لیے بعض واصلین کا قول ہے کہ مجھپر یہ احسان میری طرف سے نہیں ہے۔ کسی کا یہ قول بہت ہی اچھا ہے کہ مین اس کا بندہ ہون بندہ کو مولے کے آگے نہ کچھ اختیار ہے نہ ارادہ۔ ایک شخص نے ایک دیندار غلام خریدا۔ اور اُس سے پوچھا کہ تو کیا کھائے گا۔ جواب دیا کہ جو تم کھلاؤ گے۔ پھر پوچھا کیا پہنے گا کہا جو تم پہناؤ گے۔ پھر کہا۔ میرے گھر کے کونسے کونے مین بیٹھا کرو گے۔ کہنے لگا جہان بٹھاؤ گے۔ پھر پوچھا کونسا کام کرنا چاہتے ہو۔ جواب دیا جس کا تم حکم دو گے۔ مالک رو پڑا اور یہ کہا کہ جیسا تو میرے ساتھ ہے اگر مین خدا کے ساتھ ایسا ہوجاؤن تو میرے لیے نہایت خوشی کا مقام ہو۔ غلام نے کہا۔ کہ آقا کے آگے مملوک کو ارادہ و اختیار کچھہ نہین رہا کرتا۔ مالک نے کہا تو اللہ کے واسطے آزاد ہے۔ مین چاہتا ہون کہ میرے پاس رہا کرتا کہ جان و مال سے تیری خدمت کرون۔ عارف باللہ کے لیے ارادہ و اختیار کچھہ نہین رہا کرتا۔ اور وہ یہ کہا کرتا ہے کہ مجھپر میری جانب سے کچھہ بھی نہین ہے۔ عارف اپنے اور غیر کے کامون مین مقدر سے مزاحمت نہین کیا کرتا۔ بعض خدا کے بندے مخلوق سے زہد اور خلوت سے محبت رکھتے ہین۔ انھین قرآن وحدیث کا شوق ہے۔ اُن کے دل خدا سے مونس اور اُسکے مقرب ہوجاتے ہین۔ وہ اس قرب کے باعث اپنے اور غیر کے نفوس کو دیکھ لیتے ہین۔ ان کے قلب درست ہوتے ہین۔ اس لیے انپر تمہارا کوئی حال مخفی نہین رہتا۔ وہ تمہارے خیالات بیان کر دیتے اور تمہارے گھرون کے حالات کہدیتے ہین۔ تجھپر افسوس۔ عاقل بن۔ اپنے جہل کے باعث اہل اللہ سے مزاحمت نکر۔ تو مکتب سے نکلکر لوگون سے مباحثے کرنے لگا۔ حالانکہ یہ احکام ظاہر و باطن اور سب سے بے نیاز ہوجانے پر موقوف ہے۔ اسکے بعد دو باتون کی اور ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ شہر مین تیرے سوا اور کوئی سمجھانے والا نہو۔ اسلیے ضرورۃً تجھے مخلوق کے سامنے بولنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ قلب کیطرف سے تجکو بولنے کا حکم دیا جائے۔ اب تو اس رتبہ پر پہنچ جائیگا کہ مخلوق کو خالق کا رستہ دکھا سکیگا۔ افسوس تو صوفی بننے کا مدعی ہے حالانکہ بالکل مکدر ہے۔ صوفی وہ ہے کہ جس کا ظاہر و باطن قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے باعث بالکل صاف ہوگیا ہو۔ جہان تک اُسکی صفائی ترقی کرے گی وہ وجود کے دریا سے نکلے گا۔ اور اپنے صفائی باطن کے سبب ارادہ و اختیار اور اپنے خواہشون کو چھوڑتا جائے گا۔ پیغمبر علیہ السلام کی متابعت خیر کی بنیاد ہے۔ جب بندہ کا دل صاف ہوجاتا ہے تو وہ خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو اس حال مین دیکھتا ہے کہ آپ بعض چیز کا حکم دے رہے ہین اور بعض سے منع فرماتے ہین۔ وہ
سراپا قلب ہوجاتا ہے۔ جسم نہین رہتا۔ سربلا جبر صفا بلاکدورت بنجاتا ہے۔ اس کا ظاہری
چھلکا ایک طرف ہوکر صرف مغز باقی رہجاتا ہے۔ وہ معنوی لحاظ سے پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ
ہوتا ہے۔ اُس کا دل آپکے روبرو تربیت پاتا ہے۔ اور اُس کا ہاتھ آپکے ہات مین ہوتا ہے
پیغمبر علیہ السلام اُس سے مخاطب اور اُسکے نگہبان ہوتے ہین۔ ہر چیز کا دل سے نکالنا گویا
بلند پہاڑون کا اوکھاڑنا ہے۔ جو سخت مجاہدون پر موقوف اور نزول آفات و مصائب پر صبر
کرنے کا محتاج ہے۔ جو تمہارے ہاتھ نہ لگے تم اُسکے طالب نہ بنو۔ اگر تم اس بیاض کے لکھے پر
عمل کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہے مسلمان ہوجاؤگے۔ اور قیامت کے دن مسلمانون کی جماعت
مین ہوگے کافرون مین نہوگے۔ جنت کی زمین یا اُسکے دروازہ پر بیٹھنا اچھا ہے۔ درکات
والون مین شامل نہو۔ تواضع اختیار کرو۔ متکبر نہ بنو۔ تواضع عالیشان کردیتی ہے۔ اور
تکبر پست کرتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو خدا کے لیے متواضع ہوتا ہے خدا اُسے بلند مرتبہ
کر دیتا ہے۔ دل کے دائمی ذکر الٰہی کے باعث معرفت۔ علم۔ توحید۔ توکل اور ماسوا سے
نفرت حاصل ہوتی ہے۔ دائمی ذکر دنیا و آخرت کی دائمی بھلائی کا سبب ہے جب دل درست
ہوجاتا ہے تو اُسمین ذکر دائمی قرار پکڑتا ہے۔ اسکے چارون طرف لکھدیا جاتا ہے۔ اسوقت
اُسکی آنکھین سوتین اور دل ذکر الٰہی سے جاگتا رہتا ہے۔ اسے یہ میراث پیغمبر علیہ السلام سے
ملتی ہے۔ بعض صالحین تکلف سے رات کو سوتے اور بلا ضرورت نیند کے لیے آمادہ ہوا کرتے
تھے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو یہ فرمایا کہ میرا دل خدا کو دیکھتا ہے۔ وہ اس قول مین سچے
تھے۔ کیونکہ سچا خواب خدا کی وحی ہے۔ خواب مین آنکھون کی باطنی قوت بڑھ جاتی ہے۔

ساٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیترھوین رجب ۵۴۶ھ مین منگل کی صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غیر مفید باتون کو چھوڑ دینا آدمی کے حسن اسلام مین داخل ہے
جس کا اسلام اچھا اور محقق ہوتا ہے وہ بیہودہ مشاغل کو چھوڑ کر کام کی باتون کی طرف
متوجہ ہوجاتا ہے۔ جسنے امر الٰہی کی تعمیل نہ کی۔ اور جس کا حکم نہ تھا اُسے عمل مین لاتا رہا یہ اُسکی
صریح محرومی ہے۔ یہ ظاہری موت اور مردہ ہوجاتا ہے۔ دنیا کا شغل نیک نیتی کا محتاج ہے
ورنہ تو مبغوض الٰہی ہوجائے گا۔ دل کی طہارت مین مصروف ہو۔ یہ پہلا فرض ہے۔ پھر

معرفت کو ڈھونڈ۔ اگر اصل کو ضائع کر دیا تو تجھے فرع برگز قبول نہ ہوگی۔ دل ناپاک ہو تو طہارت
اعضا پر قناعت نہ کر۔ اعضا کو سنت اور دل کو قرآن پر عمل کرنے سے پاک کر۔ دل کی حفاظت کر تاکہ
اعضا حفاظت میں رہیں۔ برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی اُس سے ٹپکا کرتا ہے۔ جو کچھ تیرے
دل میں ہوگا وہی اعضا پر ٹپکے گا۔ عاقل ہیں جو شخص موت کو مانتا اور اس پر یقین رکھا کرتا ہو
اُسکے ایسے عمل نہیں ہوا کرتے۔ خدا کے ملاقات کا انتظار کرنے والوں حساب و مناقشہ سے ڈرنے
والوں کے ایسے کام نہیں ہوتے۔ قلب صحیح۔ توحید و توکل۔ یقین و توفیق عمل و ایمان اور
ان کے قرب سے لبریز ہوتا ہے۔ وہ مخلوق کو عجز و ذلت اور محتاجی کی نظر سے دیکھا کرتا ہے مگر با اینہمہ
ایک بچے سے بھی تکبر نہیں کرتا۔ کفار و منافقین اور گنہگاروں سے ملتے وقت بمقتضائے غیرت
الٰہی شیر بنجاتا ہے۔ اور یہ سب اُسکے آگے گوشت کے لوتھڑے ہوتے ہیں۔ اور صالحین و
متقین کے سامنے متواضع رہتا ہے۔ ایسے لوگوں کی خدا نے تعریف فرمائی ہے۔ اور ارشاد
کیا ہے کہ وہ کفار پر سخت اور باہم رحم دل ہیں۔ اے بدعتی تو خدائی دعوے پر قادر نہیں ہو سکتا
ہمارا خدا کلام کیا کرتا ہے۔ گونگا نہیں۔ اسی لیے اُس نے تاکید سے فرمایا ہے کہ خدا نے موسیٰ سے
بیشک کلام کیا ہے۔ اُس کا کلام سنا جاتا ہے۔ سمجھ میں آتا ہے۔ اُس نے موسےٰ سے کہا کہ اے موسےٰ
میں سارے جہان کا پروردگار ہوں یعنی میں خدا ہوں فرشتہ یا جن نہیں ہوں میں رب العالمین
ہوں۔ فرعون خدائی دعوے میں جھوٹا ہے۔ میں معبود ہوں فرعون وغیرہ میری مخلوق
ہیں کوئی معبود نہیں۔ موسےٰ جب اس کرب و ضیق میں پڑے تو اُن کا ایمان و ایقان ظاہر
ہو گیا۔ اور اپنی زوجہ کے کرب کے باعث جب رات اور غم کے اندھیرے میں آئے تو خدا نے
نور ظاہر کر دیا۔ موسےٰ نے اپنی عادت اور حیلے اور قوت و اسباب سے یہ کہا کہ تم ٹھیر جاؤ میں نے
ایک جگہ آگ معلوم کی ہے۔ میں نے ایک نور دیکھا ہے۔ میرے سِر و قلب اور معنے و عقل نے ایک
روشنی معلوم کی ہے۔ سابقۂ ازلی و ہدایت میرے سامنے آئی ہے۔ مجھے مخلوق سے بے پروا
کرنے والی چیز ملی ہے۔ میرے پاس خلافت و ولایت آگئی ہے۔ مجھے اصل مل گئی ہے۔ اور
مجھے فرع الگ ہو گئی ہے۔ میرے پاس بادشاہ حقیقی آیا ہے۔ فرشتے غائب ہو گئے ہیں
اب فرعون کا خوف مجھے منتقل ہو کر اسی کی طرف چلا گیا ہے۔ چنانچہ اپنے اہل و عیال کو
رخصت کر دیا۔ اور انھیں خدا کے سپرد کر کے آگے بڑھے۔ اس لیے اللہ نے موسےٰ کے بعد
اہل و عیال میں اُنکی خلافت کی۔ یہی حال مومن کا ہے۔ خدا جب اُسے مقرب کرتا اور اپنے باب
قرب کی طرف بلاتا ہے تو اُس کا دل دہنے بائیں اور آگے پیچھے دیکھا کرتا ہے لیکن اُسے خدا کے
سوا اور تمام جہتیں مسدود نظر آتی ہیں۔ اس لیے آپ نے نفس و ہوا۔ اعضا اور عادت و اہل

اور جمیع سالات کو مخاطب کر کے کہد یا کرتا ہے کہ مین نے تو قرب الٰہی معلوم کر لیا ہے۔ مین اسکی طرف جاتا ہون
اگر واپس آنا نصیب مین ہے تو تمہاری طرف رجوع کرون گا۔ وہ دنیا و ما فیہا۔ اور اسباب و شہوات
اور کل مخلوق کو رخصت کر دیتا ہے۔ تمام مخلوقات و مصنوعات کو الوداع کہکر صانع کیطرف چلا جاتا
ہے۔ اسلئے خدا اُسکے اہل و عیال اور تمام حلال سامان کا متولی ہوجاتا ہے۔ وہ بعید والون سے
چھپتا ہے نہ قریبون سے۔ دشمنون سے پردہ کرتا ہے۔ نہ کہ دوستون سے۔ اکثر سے پردہ کرتا ہے
مگر بعض سے نہین کرتا۔ قلب جب صحیح و صاف ہوجاتا ہے تو شش جہت سے خدا کی آواز سن لیتا ہے
ہر رسول و نبی اور صدیق و ولی کی ندا اُسکے کانون مین آجاتی ہے۔ اسوقت وہ خدا کا مقرب
بنتا ہے۔ قرب الٰہی اُسکی زندگی۔ اور بُعد اُسکی موت ہوجاتی ہے۔ خدا سے مناجات کرنا اُسکی
رضا ہوتی ہے۔ وہ اُسی پر قناعت کرتا ہے دنیا کے جاتے رہنے کا اُسے ذرا غم نہین ہوتا۔ اور
نہ بھوک پیاس یا ننگا رہنے اور آبرو جانے کی کچھ پروا ہوتی ہے۔ مرید کی رضا طاعات مین ہے
اور عارف کی جو مراد بن گیا ہو قرب الٰہی مین۔ اے بناوٹی زاہد۔ یہ مرتبہ تیرے موجودہ حالت
سے حاصل نہین ہوسکتا۔ یہ بات دن کے روزے اور رات کے قیام اور باوجود نفس و ہوے
و اتباع طبیعت و جہل و ملاقات مخلوق موٹا کھانے پہننے سے ہات نہین لگتی۔ اس سے کچھ
نہین ہوسکتا۔ بلکہ اخلاص کر۔ اور سب سے الگ ہوجا۔ صادق بن۔ واصل و مقرب ہوجاے گا
ہمت بلند رکھہ۔ عالیشان بنجاے گا۔ احکام الٰہی کو مان لے۔ سلامت رہے گا۔ الٰہی دنیا
و آخرت مین ہمارے کامون کا متولی ہو۔ ہمین ہمارے نفسون اور مخلوق مین سے کسی کے
سپرد نکر۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے جبریل ؑ کو حکم دیا کرتا ہے۔ اے جبریل
فلان شخص کو بیدار کرو۔ اور فلان آدمی کو سلا دو۔ یہ دو وجہ پر ہے اول یہ کہ فلان محب کو
بیدار کرو۔ اور فلان محبوب کو سلا دو۔ اس محب نے میری محبت کا دعویٰ کیا ہے اب مین اُس سے
مناقشہ کرون گا اور کھڑا رکھون گا۔ تاکہ اُس کے درخت وجود سے ایسی ہستی کے پتے گر پڑین
جو غیر کے ساتھ متعلق ہے۔ اُسے بیدار رکھو تاکہ اُسکے دعوے کی دلیل ظاہر ہو۔ محبت
ثابت ہوجاے۔ اور فلان شخص کو سلا دو۔ کیونکہ وہ مدت سے رنج اُٹھا رہا ہے۔ اسکے پاس
میرے سوا اور کچھہ نہین رہا۔ اُسکی محبت مجھسے متحد ہوگئی ہے۔ اُس کا دعویٰ مع دلیل
ثابت ہوچکا ہے اُسے میرا اقرار پورا کیا ہے۔ اب یہ نوبت آگئی ہے کہ مین اُس سے
اپنا اقرار پورا کرون۔ وہ مہمان ہے۔ مہمان سے خدمت نہین لیا کرتے۔ اُسپر مشقت نہین
ڈالتے۔ اُسے میرے لطف کی بغل مین سلاؤ۔ میرے فضل کے دسترخوان پر کھلاؤ۔
میرے قرب سے مونس کرو۔ اور غیر سے چھپالو۔ اسکی دوستی صحیح ہے۔ صحت محبت کے وقت

طبیعت زائل ہوجاتی ہے۔ دوّم یہ کہ فلان شخص کو سُلادو۔ مین اُسکی آواز کو بُرا جانتا ہون اور فلان کو جگا دو۔ مجھے اُسکی آواز پسند ہے۔ ماسوے سے طہارتِ دل کے باعث محب محبوب بنجاتا ہے۔ جب توحید و توکل۔ اور ایمان و ایقان و معرفۃ کامل ہولی ہے تو بندہ محبوب ہوجاتا ہے اس وقت شقاوت زائل ہوکر راحت آجاتی ہے۔ جو شخص کسی بادشاہ کو دوست رکھتا ہے تو باوجود مسافت بعیدہ غلبۂ محبت مین دیوانہ وار گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے اور اُسکے دار السلطنت تک پہنچنے کے ارادہ سے روز و شب چلتا اور مشقتین اُٹھاتا ہے اور جب تک اُسکے دروازہ تک نہین پہنچتا کھانے پینے سے بے رغبت رہتا ہے مگر چونکہ بادشاہ کو اُسکی خبر ہوتی ہے اسلیے اُس کے استقبال اور خیر مقدم کے لیے شاہی غلام اور نوکر چاکر پیشوائی کو آتے ہین۔ اور اُسے حمام کراتے ہین میل کچیل اُتار کر اچھے کپڑے پہناتے خوشبو لگاتے۔ اور بادشاہ کے روبرو حاضر کردیتے ہین بادشاہ اُس سے اُنس اور کلام کرتا حال پوچھتا اور کسی خوبصورت عورت سے اُس کا نکاح کر دیتا ہے۔ اپنے خزانے سے انعام عطا فرماتا ہے۔ اور یہ مسافر بادشاہ کا محبوب بنجاتا ہے کیا اسکے بعد اُسپر کوئی خوف یا رنج کا اثر باقی رہتا ہے؟ کیا وہ اپنے وطن کا آرزومند رہتا ہی چونکہ یہ شخص بادشاہ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور اس کا امین ہوگیا ہے اس لیے اُسکی جدائی کو ہرگز نہین پسند کرتا۔ بس یہی حال قلب کا ہے کہ جب واصلِ حق ہوجاتا ہے تو اُسکے قرب و مناجات سے صاحب مرتبہ اور اُسکے نزدیک امین بنجاتا ہے۔ اس لیے اُسکے قرب سے غیر کیطرف رجوع ہونے کی آرزو نہین کیا کرتا۔ دل کا اس مقام تک پہنچنا ادائے فرائض۔ حرام و شبہات سے پرہیز۔ ہوئے اور خواہش و وجود کو چھوڑ کر مباح اور حلال کے لینے۔ پورے اتقا اور کامل پرہیزگاری کے استعمال کرنے پر موقوف ہے۔ ترک ماسوے اللہ۔ مخالفت نفس و ہوے و شیطان۔ مخلوق سے طہارۃ قلب۔ تعریف و مذمت۔ عطا و منع۔ پتھر اور ڈھیلے کے یکسان ہوجانے کا نام کامل پرہیزگاری ہے زہد کی ابتدا لا الہ الا اللہ ہے اور انتہا پتھر اور ڈھیلے کا یکسان ہوجانا جس کا قلب درست ہوتا ہے اور جسے خدا سے اتصال ہوجاتا ہے اُسکے نزدیک پتھر اور ڈھیلا۔ تعریف اور مذمت بیماری اور عافیت۔ غنا اور فقر۔ اقبال و ادبار یکسان ہوتا ہے۔ جسے یہ مرتبہ ملتا ہے اُسکی خواہش اور نفس کو موت آجاتی ہے۔ طبیعت کی آگ بجھتی اور شیطان ذلیل ہوتا ہے۔ اُسکے نزدیک دنیا اور اہل دنیا حقیر آخرت اور اہل آخرت عزیز ہوجاتے ہین۔ پھر وہ دونون سے منہ پھیر کر اپنے مولا کی طرف متوجہ ہوتا ہے مخلوق مین اُسکے قلب کے لیے ایک رستہ ہوجاتا ہے جس سے وہ خدا کیطرف چلا جاتا ہے۔ لوگ دہنے بائین پیچھے اور اُسکے لیے رستہ

رستہ چھوڑ دیتے ہین۔ اسکے صدق کی آگ اور باطنی محبت سے ڈرتے ہین جسکا یہ مرتبہ ہے
اُسے کوئی رد کرنے والا رد نہین کرسکتا اور کوئی روکنے والا خدا کے دروازے سے روک نہین سکتا۔ اُس کا
جھنڈا واپس نہین ہوتا۔ اُس کا لشکر ہزیمت نہین پاتا۔ اُس کا پرند ٹھیر نہین سکتا۔ اُسکی توحید کی
تلوار کُند نہین ہوتی۔ اُسکے اخلاص کے قدم تھکنا نہین جانتے۔ اُس کا کام اُسپر مشکل نہین ہوتا
اُسکے آگے کوئی دروازہ یا قفل برقرار نہین رہتا۔ تمام دروازے اور قفل ٹوٹکر اُڑجاتے ہین۔ اور
تمام ہتین کُھلجاتی ہین۔ وہ اپنے خدا کے آگے قرار پکڑنے سے پہلے کہین نہین ٹھیرتا۔ خدا اُسپر
مہربانی کرتا۔ اپنی احسان کی بغل مین سُلاتا۔ اپنے فضل کا کھانا۔ اور اُنس کا پانی دیتا ہے۔
اس وقت وہ ایسے جلوے دیکھتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کان نے سُنے اور نہ کسی بشر کے دل پر
اُن کا خیال گذرا۔ پھر اس بندہ کا مخلوق کی جانب رجوع کرنا اُنکی ہدایت اُنکی بادشاہی اور نعمتونکا
سبب ہوتا ہے۔ اس بندہ کی جو واصل ہوکر اُس کا جلوہ دیکھ چکا ہے بادشاہت یہی ہے کہ مخلوق
کی خدمت مین مشغول رہے۔ وہ مخلوق کا رہبر۔ اور نہایت باخبر سفیر اور دروازہ آلہی کا رہنما
ہوا کرتا ہے۔ اسوقت ملکوت مین اُسکا لقب بادشاہ عظیم ہوتا ہے۔ تمام مخلوق اُسکے قلب کے
قدمون تلے ہوتی۔ اور اسکے سایہ مین پناہ لیتی ہے۔ بیہودہ باتین نکر۔ تو اُس چیز کا مدعی ہے
جو تیرے لیے اور تیری ملک نہین ہے۔ تجھپر نفس غالب اور مخلوق و دنیا سب تیرے دلمین ہے
یہ دونون تیرے دل مین خدا سے بڑے ہین۔ تو اہل البدع کی حد اور انکی شمار سے خارج ہے۔ اگر مندرجہ
بالا مقام تک پہنچنا چاہتا ہے تو تمام اشیا سے دل کو پاک کرلے۔ اوامر بجالا۔ نواہی سے پرہیز کر۔ تقدیر
پر صابر رہ۔ دنیا کو دل سے نکال ڈال۔ اسکے بعد میرے پاس آ۔ مین تجکو اسکے سوا کچھ اور بتاؤنگا
اگر تونے ایسا کیا تو تیری مراد حاصل ہوجائے گی۔ اس سے پہلے تیرا کچھ کہنا سننا بیہودگی ہے۔
افسوس اگر تجکو ایک لقمہ نہ ملے یا ایک دانہ ضائع ہوجائے یا کوئی غرض حاصل نہو تو تیرے
حصہ کی قیامت برپا ہوجاتی ہے۔ تو خدا پر اعتراض کرنے لگتا ہے جورو بچون پر اپنا غصہ اُتارتا
اور اپنے دین اور پیغمبر کو بُرا بھلا کہنے لگتا ہے۔ اگر تو عقلمند۔ اہل مراقبہ اور بیدار دل ہوتا تو خدا
کے آگے گونگا بنجاتا اور اُسکے افعال اپنے حق مین نعمت اور نظر رحمت خیال کرتا۔ اگر تو ٹھیرتا اور
جھگڑا نکرتا۔ شکر کرتا فکرمند نہوتا۔ رضامند رہتا ناراض نہوتا۔ خاموش ہوتا شک نکرتا تو تجھکو
خطاب آتا کہ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہین ہے؟ اے جلد باز ٹھیر تجھے نعمت ملے گی تونے خدا
کو نہین پہچانا اگر پہچانتا تو شکوہ نکرتا۔ اُسکے آگے گونگا رہتا۔ اس سے کچھ نہ مانگتا۔ گڑگڑا کر دعا
نکرتا۔ بلکہ موافقت اور صبر کرتا۔ عاقل بن تو ہر فعل و مصلحت کے تزکیہ کا محتاج نہین وہ تجھے
اس لیے آزماتا ہے کہ تیرے طرز عمل کو دیکھے اور یہ معلوم کرے کہ تو اُسکے وعدہ پر بھروسا رکھتا

یا نہین - اور کیا تجھے اس کا علم ہے کہ وہ تجھے دیکھتا - اور تیرے حال سے واقف ہے - کیا تو نہین جانتا کہ بٹا کٹا مزدور اگر شہر مین بھیک مانگنے لگے تو یہ اُسکی بیوقوفی اور طمع ہے وہ فوراً نکالدیا جائیگا اور لوگ یہ کہین گے کہ کیا یہ شخص بھیک مانگنے کے قابل ہے - دلمین حرص و طمع و طلب - اور مخلوق سے خوف و رجا کی حالت مین ایمان کامل نہین ہوتا - یہ بات اُس وقت درست ہوتی ہے کہ مومن فکر دائم اور حصول فرع شرع پر نظر رکھے - پیغمبرون اور صالحین کے احوال پر غور کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو دشمنون کے ہات سے کیونکر نجات دی - اور اُنکی امداد فرمائی - اور اُن کے کامون مین اُنھین وسعت اور کشادگی مرحمت کی - فکر صحیح کے باعث توکل درست ہوتا ہے دنیا دل سے نکلتی ہے - اور آدمی تمام جن و انس و ملائکہ اور جمیع مخلوق کو بھول کر صرف خدا کو یاد کیا کرتا ہے - ایسے قلب کا آدمی اسحالت مین ہوجاتا ہے کہ گویا اُس کے سوا کوئی پیدا ہی نہین ہوا - امر و نہی محض اُسکے لیے ہے - انعام الٰہی خاص اُسی کے حق مین ہے - تمام تکلیفین اُسی کے قلب و باطن کی گردن پر رکھی گئی ہین - وہ تکالیف کے پہاڑ کو باعتبار اختلاف اجناس تکلیف دینے والے کا پیغام سمجھتا ہے - اسی لیے عبودیت و رہنبری کے اثبات کی نظر سے اُنھین اُٹھا لیتا ہو وہ مخلوق کا بوجھ اُٹھاتا ہے اور اللہ تعالے اُس کا - وہ خلقت کا طبیب بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کا - وہ مخلوق کے لیے خدا کا دروازہ - ان مین اور اُس مین سفیر ہوجاتا ہے - وہ خدا کے رستہ مین روشنی حاصل کرنے کے لیے - مخلوق کے لیے آفتاب ہوتا ہے - اُن کا کھانا پینا بنجاتا ہے کہ کسیوقت غائب نہین ہوتا - اُسکی ساری ہمت اُن کی مصلحتون کے لیے ہوتی ہے - وہ اپنے نفس کو بھولکر ایسا ہوجاتا ہے گویا اُسکے حصہ کا نفس پیدا ہی نہین ہوا - خواہش و طبیعت کچھ نہین رکھتا - اپنا کھانا پینا - پہننا بھولجاتا ہے - اپنے نفس کو بھولکر خدا کو یاد کرتا اور اپنے قلب کے ساتھ نفس و مخلوق سے جدا ہوکر محض خدا کا ہو رہتا ہے - مخلوق کا نفع اُس کا مشغلہ ہے وہ اپنے نفس کو قضا و قدر کے سپرد کر دیتا ہے - وہ نفس سے بالکل جُدا ہے - جو مخلوق کو خدا کے دروازہ کیطرف کھینچے اُسمین مذکورۂ بالا اوصاف ہونے چاہیین - تو بلبوسِ خدا - اور اُس کے رسولون اور اولیاء و خواص سے ناواقف ہے زہد کا مدعی ہوکر اُس سے روگردان ہے - تیرا زہد لنگڑا ہے پاؤن نہین رکھتا - تیری رغبت دنیا اور مخلوق مین ہے خالق مین نہین - حسن ظن اور ارادے کے قدم پر کھڑا رہ تاکہ مین تجکو خدا کا رستہ بتاؤن اور رہنمائی کرون - تکبر کا لباس اُتار کر تواضع کا جامہ پہن لے - عزت حاصل کرنے کے لیے ذلیل اور عالیشان بننے کے لیے متواضع رہا کر - تو جو کچھ کر رہا ہو مکر و بلہوسی ہے خدا اسکی طرف نہین دیکھتا - یہ کام صرف بدنی اعمال سے نہین ہوتا بلکہ پہلے قلبی اعمال اور

پھر روئی پیغمبر علیہ السلام سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے تھے کہ زہد اور تقویٰ یہ آجگہ ہے۔ جو فلاح چاہے اُس کا فرض ہے کہ مشائخ کے قدمون کی خاک ہوجائے۔ ایسے مشائخ کی صفت ہے کہ وہ دنیا اور مخلوق کے تارک اور اُن کے رخصت کرنے والے ہوتے ہین۔ عرش سے فرش تک ہر چیز کو چھوڑ بیٹھے ہین اور اسطرح چھوڑا ہے کہ پھر کبھی اُن کی طرف متوجہ نہون گے۔ اُنھون نے مخلوق اور اپنے نفوس کو بالکل ترک کردیا ہے۔ اُن کا وجود بہرحال خدا کے ساتھ ہے۔ جو شخص اپنی ہستی کے ساتھ محبت الٰہی کا طالب ہے وہ ہوس و بیہودگی مین گرفتار ہے۔ اکثر زاہد و عابد مخلوق کے بندے اور اُن کے سبب مشرک ہین۔ اسباب کے متعلق کلام اور شرک نکرو ہم بھروسا نرکھو ورنہ خدا تمپر غضبناک ہوگا۔ کیونکہ وہ مسبب الاسباب و خالق اور اُن مین تصرف کرنے والا ہے۔ قرآن و حدیث کے متبعین کا عقیدہ یہ ہے کہ تلوار اپنی ذات سے نہین اللہ تعالیٰ کاٹتا ہے۔ آگ اپنی طبیعت سے نہین جلاتی۔ خدا جلاتا ہے۔ روٹی اپنی ذات سے پیٹ نہین بھرتی خدا بھرتا ہے۔ پانی اپنی ذات سے سیراب نہین کرتا۔ خدا کرتا ہے۔ یہ چیزین ظاہری وسیلہ ہین۔ اسی طرح حسب اختلاف اجناس دیگر اشیا کو سمجھنا چاہیے۔ سب مین تصرف الٰہی موجود ہے۔ اسباب اُسکے ہاتھ مین اوزار کی مانند ہین۔ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے پھر جبکہ وہ فاعل حقیقی ہے تو ہر کام مین اُسی کی طرف رجوع کیون نہین کرتے۔ اور اپنی ضرورتون کو چھوڑ کر ہر حال مین توحید کو لازم کیون نہین کرلیتے۔ اُسکے کام ظاہر ہین کسی عاقل پر مخفی نہین۔ غلام کو لکڑی سے مارا کرتے ہین۔ اور آزاد کو ایک اشارہ کافی ہے۔ اسکی اطاعت کرو۔ وہ مطیع کی عزت کرتا ہے نافرمان نہ ہو۔ کیونکہ نافرمانون کو ذلت ملتی ہے۔ مدد اور محرومی اُسکے قبضہ مین ہے۔ مدد کے ساتھ جسکی چاہے عزت کرتا ہے اور محرومی کے ساتھ جسے چاہے ذلیل کردیتا ہے۔ جسے چاہے علم کے ساتھ عزت دیتا ہے اور جسے چاہے جہل کے ساتھ ذلیل کرتا ہے کسی کو قرب کے باعث معزز کرتا ہے اور کسیکو بُعد کے سبب ذلیل رکھتا ہے۔

اکسٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیسوین رجب سنہ ۵۴۶ھ کو قدرے کلام کے بعد مدرسے مین فرمایا

کسی شخص نے اندرونی واردات کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو واردات کو کیا جانے تیرے دل مین تو شیطان و طبیعت۔ اور خواہش و دنیا کی طرف کے وسوسے آتے ہین۔ تیرا مقصد وہی ہے جو تجھے مغموم رکھتا ہے۔ تیرے واردات مقصد کی جنس کے ہین۔ جیسے تیرے عمل ہین اسیطرح کے واردات ہین۔ الہام الٰہی اُسی دل مین ہوا کرتا ہے جو ماسوے

خالی ہو - چنانچہ خود فرمایا ہے - ہم اُسیکو پکڑتے ہین جسکے پاس ہمارا اسباب ہو - اگر خدا تیرے پاس ہے تو تیرا دل اُسکے قرب پر ہے اور شیطانی و شہوانی و دنیاوی وسوسے تجھسے متنفر ہین - دنیوی وسوسہ اور ہے - اُخروی الہام اور ہے فرشتہ کا القا اور ہے نفس کا اشارہ اور قلب کا خیال اور ہے - الہام خداوندی اور ہے اسے سچے بندے تو الہام الٰہی کے سوا تمام خطرات کے دفعیہ کا محتاج ہے - اگر تو نفس و ہوسے - اور شیطان و دنیا کے خطرات سے اعراض کرے گا تو پہلے خیال آخرت آئے گا پھر الہام ملائکہ - پھر اسکے بعد الہام خداوندی ہوگا - یہ انتہائی درجہ ہے جب تیرا قلب درست ہوجائے گا تو آنے والے خیال کے پاس ٹھیر کر یہ کہے گا کہ تو کونسا خیال ہے اور کس کی طرف سے آیا ہے - وہ جواب دے گا کہ مین فلان خیال ہون - مین الہام ربانی ہون - خدا کی طرف سے آیا ہون - مین ناصح محب ہون - خدا تجکو دوست رکھتا ہے - اس لیے مین بھی تیرا دوست ہون - مین مراتب نبوت سے تیرے حصے مین آگیا ہون - اے لڑکے معرفت الٰہی سے تعلق کر - یہ تمام بھلائیون کی جڑ ہے - جب تو طاعت الٰہی بکثرت کرے گا تو وہ تجکو اپنی معرفت عنایت فرمادے گا - اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طاعت کے باعث اللہ تعالی بندہ کو اپنی معرفت دیدیتا ہے - اور جب بندہ طاعت چھوڑ دیتا ہے تو خدا معرفت کو سلب نہین کرتا بلکہ قلب مین مخفی کردیتا ہے تاکہ قیامت کے دن اُسپر حجت قائم کرے اور یہ فرمائے کہ مین نے تجکو اپنی معرفت کی تمیز دی تھی تجھپر احسان کیا تھا - تو نے اپنے علم پر عمل کیون نکیا - اے لڑکے نفاق اور فصاحت و بلاغت - یا چہرہ کا رنگ زرد کرنے اور گدڑی مین پیوند لگانے - سکڑنے اور رونے رُلانے سے تیرے ہات کچھ نہ آئے گا - یہ سب تیرے نفس و شیطان - اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنے اور اُن سے طالب دنیا بننے کے سبب سے ہے - شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا - اپنے نفس کو ذلیل سمجھ - اپنی بات کو چھپا - اور اسی حالت پر رہ - تاکہ تجکو پیغام دیا جائے کہ اپنے خدا کی نعمت کا اظہار کر - ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کرامت ظاہر ہوتی تھی تو کہا کرتے تھے کہ یہ فریب ہے - یہ شیطان کیطرف سے ہے ہمیشہ یہی کہتے رہے یہان تک کہ اُن کو خطاب ہوا تو اور تیرا باپ کون ہے - ہماری نعمت کا جو تجھے دی گئی ہے اظہار کر - موسیٰ نے مناجات مین اپنے خدا سے کہا کہ الٰہی مجھے کوئی تاکیدی حکم دیجئے - فرمایا مین تمہر اپنی اور اپنی طلب کی تاکید کرتا ہون - موسے نے چار بار سوال کیا - ہر مرتبہ یہی جواب ملا - یہ حکم نہوا کہ دنیا یا آخرت کا طالب بن - بلکہ اس حکم کا یہ مطلب تھا کہ مین تم کو اپنی طاعت اور ترک ملکیت کا حکم دیتا ہون - اپنے قرب اپنی توحید و عمل اور ما سوے سے اعراض کا ارشاد کرتا ہون دل درست ہوکر جب اللہ تعالے کو پہچان لیتا ہے تو غیر کا انکار کرتا - اُس کا مونس ہوتا - ما سوے سے وحشت

اختیار کرتا - اس سے راحت پاتا اور دوسرے سے رنج اٹھاتا ہے - الہی تو گواہ رہ - مین تیرے
بندون کے سمجھانے مین مبالغہ کرتا اور انکی اصلاح مین کوشش کیا کرتا ہون - مین اپنے تمام مسائل
سے یکسو اور ان سے اسطرح الگ ہون جسطرح تم سنتے اور باطن ہے - مین اسکی کسی تدبیر و تصرف
مین اسکے ساتھ ہو جاؤن - تو یہ کوئی بزرگی نہین ہے - اے خانقاہون اور تکیون مین بیٹھنے
والو - میرے کلام مین سے ایک ہی حرف کا مزا چکھ جاؤ - ایک دن یا ایک ہفتہ میری صحبت مین رہو
تم ایسی باتین سیکھ جاؤگے جو تم کو نفع دینگی - افسوس - تم مین اکثر محض ہوس ہی ہوس ہے - خانقاہ
مین بیٹھکر مخلوق کو پوجتے ہو - یہ کام حالت جہل مین خلوت نشینی سے حاصل نہین ہوتا - علم اور عالم
باعمل کی تلاش مین اسقدر سفر کر کہ کوئی قدم چلنے سے باقی نہ رہے - اس قدر چل کہ تیری پنڈلیان
دکھ جائین پھر جب عاجز ہو جائے تو بیٹھ رہ - پہلے ظاہر قدم سے چل - پھر قلب اور سینے کے پانو
سے - بعدہ جب تو ظاہر و باطن کے اعتبار سے تھک کر ٹھیر جائے گا تو قرب الہی اور
وصول الی اللہ خودبخود حاصل ہوگا - جب تیرے دلکے قدم تھک جائین اور چلتے چلتے قوت زائل
ہو جائین تو یہ تیرے قرب کی علامت ہے - اس وقت اپنے آپ کو اسکے سپرد کر دے - اور اسکے
دروازہ پر پڑا رہ - وہ چاہے تیرے لیے کوئی خانقاہ بنوا دے - چاہے اجاڑ مین بٹھائے رکھے
یا آبادی کیطرف پھیر دے - اور دنیا و آخرت - جن و انس - اور ملائکہ و ارواح کو تیری خدمت
کے لیے قائم کر دے - جب بندہ کا قرب صحیح ہو جاتا ہے تو اسے ولایت و نیابت ملتی ہے - تمام
خزانے اسکے سامنے کر دیے جاتے ہین - زمین و آسمان اور ان کے رہنے والے اسکے لیے سفارش
کرتے ہین کیونکہ اسے سلطنت اور صفائی باطن و اسرار اور نور قلب عنایت ہوا ہے - اسحالت مین
تصفیہ قلب حاصل کر کہ اسلام و ایمان تیرے پاس بمنزلہ عاریت نہو - اس سے تیرا خوف اور
صوم و صلوۃ و بیداری زیادہ ہو گی - اہل اللہ اس سے مونہ کے بل گرے اور جانور و نمین جاملے
ہین - گھانس وغیرہ کھانے اور تالابون کا پانی پینے مین انسے مقابلہ کیا ہے - ان کے لیے شروع
رات کا اندھیرا آفتاب ہو گیا ہے اور ان کا چراغ چاند اور ستارے ہین - اس بیہودگی - اور
قیل و قال اور اضاعت مال کو چھوڑ دو - ہمسایون - دوستون - اور مشہور لوگون کے پاس بلا سبب
نہ بیٹھا کر - یہ بلہوسی ہے - جھوٹ اور غیبت غالباً دو آدمیون کے میل جول سے ہوا کرتی ہے - گناہ
دو شخص ملکر پورا کیا کرتے ہین - اپنی اور اہل و عیال کی مصلحت کے سوا اور کسی کام کیلیے گھر
سے نہ نکلو - اسکی کوشش کر کہ تیری جانب سے کلام کی ابتدا نہو - بلکہ تیری بات سوال کا جواب
ہوا کرے - اگر کوئی تجھسے کچھ پوچھا کرے اور اسکے جواب مین مصلحت ہو تو جواب دیدیا کر ورنہ
خاموش رہ - اہل اللہ ہر حال مین خدا سے ڈرتے ہین - اور اسحالت مین اپنے کام کرتے ہین

کہ اُن کے دل خوف زدہ رہتے ہین - اُن کو ڈر ہوتا ہے کہ کہین وہ ہوس کے پکڑے نہ جائین اس سے خوف کرتے ہین کہ اُن کا ایمان بمنزلہ عاریت ہو - اُنہین بعض پر خدا کے احسان و انعامات کے خوان نازل ہوتے ہین - اس سے اُن کے دل قرب کے دروازہ مین داخل ہوتے ہین - اندر آنے کی اجازت ملتی ہے خدا اُن کو دنیا مین واپس کرتا اور اُن کا متولی بنتا ہے - اُن کو اپنے اولیاء اور ابدال انبیاء اور اعیان خلق مین داخل کر لیتا ہے - اُنہین اپنے بندون کا مشائخ اور حاکم بنا دیتا ہے اُن کو زمین مین نائب و خلیفہ اور یکتا لوگون مین شامل فرماتا ہے - اُنہین اپنے علم کی تعلیم دیتا اپنے حکم سے گویا کرتا - اپنی کرامت سے مکرم بناتا اور اپنی امداد سے اُنکی مدد کرتا ہے - اُن کا نفع و ضرر اُنہین معلوم کرا دیتا ہے ایمان کا قدم اُن کے دلون مین مضبوط کرتا اور اُنکے سر پر معرفت کا تاج رکھ دیتا ہے - تقدیر اُن کی خادم ہوتی ہے - اور انس و جن و ملائکہ اُن کے آگے کھڑے رہتے ہین - اُنکے قلوب و اسرار کی طرف خدائی فرمان آتے ہین - اُن مین ہر شخص فی ذاتہ بادشاہ ہے جو اپنی سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہے اور ابلیس کے افعال کو شکست دینے کے لیے اُس کا لشکر بنظر اصلاح مخلوق تمام روئے زمین پر موجود ہے **اے قوم** اہل اللہ کے قدم بقدم چلو - کھانے پینے پہننے نکاح اور دنیا جمع کرنے کو اپنا مقصود نہ بناؤ کیونکہ اہل اللہ کا مقصود عبادت اور ترک عادت تھا - خدا کا دروازہ ڈھونڈو اور وہین خیمہ لگا دو - خدا کے دروازہ سے آفتون کے باعث نہ بھاگو - وہ بلا و آفات و امراض اور درد و دکھ بھیجکر تمہین آزمایا کرتا ہے تاکہ اُس کے طالب بنو اور اُسکے دروازے سے نہ ٹلو - اُن مین شامل نہو جو خبط مین پڑے ہوئے ہین اور اتنا نہین جانتے کہ خدا اُن سے کیا چاہتا ہے - عبادت اور عبادت مین اخلاص کرتے رہو - کیا تمنے خدا کا یہ فرمان نہین سُنا کہ ہمنے جن و انس کو محض عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے - تمنے اس آیت کے مضمون کو تحقیقی طور پر جان لیا ہے - پھر عبادت کیون چھوڑتے ہو اور اسکی راہ مین خبط سے کیون کام لیتے ہو - جو خدا کی عبادت نہین کرتے وہ اُنہین مین ہین جن کو یہ معلوم نہین کہ ہم کیون پیدا ہوئے ہین - اور جو تحقیق و حقیقت کے قدم پر ہین وہ جانتے ہین کہ ہم عبادت کے لیے بنائے گئے ہین - اور ہم مرکر پھر زندہ ہونگے اس لیے وہ حق عبودیت ادا کرتے ہین **اے لڑکے** یہان چند باطنی امور ہین جو وصول الے اللہ اُسکے دروازے پر پڑے رہتے - اور اُس کے نائبون کی ملاقات کرنے سے پہلے نہین کُھلا کرتے - اگر تو خدا کے دروازے پر جائے گا اور حسن ادب کے ساتھ ہمیشہ اسے کھٹکھٹاتا اور وہین ٹھیرا رہے گا تو وہ تیرے قلب کے سامنے اپنا دروازہ کھولدے گا - پھر اُسے وہی کھینچ لے گا جو کھینچتا ہے - وہی

مقرب کرے گا جو مقرب کرتا ہے ۔ وہی سُلائے گا جو سُلاتا ہے ۔ وہی قریب کریگا جو قریب کرتا ہے ۔
وہی سرمہ لگائے گا جو سرمہ لگاتا ہے وہی زیور پہنائے گا جو زیور پہناتا ہے وہی خوش کرے گا جو
خوش کرتا ہے ۔ وہی امن دے گا جو امن دیتا ہے ۔ وہی بات کرے گا جو بات کرتا ہے وہی ہمکلام
ہو گا جو ہمکلام ہوتا ہے ۔ اے نعمتون سے غافلو ۔ کہان ہو ۔ جس بات کو مین بتا رہا ہون تمہارے
دل اُسکے سمجھنے سے بہت دور ہین ۔ تم جانتے ہو کہ کام سہل ہے ۔ بناوٹ ۔ تکلف ۔ اور نفاق سے حاصل ہو سکتا
ہرگز نہین ۔ یہ تو صدق اور تقدیر کے گزرنے پر صبر کا محتاج ہے مثلاً تو غنی ۔ تندرست ۔ اور گناہون
مین مشغول تھا پھر تو گناہون اور ظاہری و باطنی لغزشون سے توبہ کرکے جنگل مین جا رہا اور خدا
کا طلبگار بن گیا ۔ اسوقت تجھ پر امتحاناً بلائین نازل ہونگی ۔ اور تیرا نفس خبیث اُسے پہلی دنیا اور ریا
کا خواہان ہوگا ۔ تو اُس کا کہنا مانے گا اور اُسکی مراد اُسے نہ دے گا ۔ اگر اُسنے اسپر صبر کیا تو دنیا
و آخرت کی بادشاہی مل گئی ۔ اور اگر صبر نکر سکا تو یہ بادشاہت جاتی رہی گی ۔ اے تائب ثابت
قدم رہ ۔ اخلاص سے توبہ کر ۔ انقلاب امر اور نزول آفات کو اپنے نفس کے ساتھ لازمی سمجھ
اور یہ بھی مقرر طور پر جان لے کہ اللہ تعالے اُسے رات کو بیدار اور دن کو پیاسا رکھے گا ۔ اُسمین
اور اُسکے اہل وعیال اور ہمسایون ۔ دوستون ۔ اور جان پہچان والون مین تفرقہ ڈالے گا ۔
اُن کے دلون مین ایسی نفرت پیدا ہوگی کہ کوئی پاس نہ آے گا ۔ کیا تو نے ایوب علیہ السلام کا قصہ
نہین سُنا ۔ اللہ تعالے نے جب اُنکی محبت و برگزیدگی کو ثابت کرنا چاہا اور یہ منظور کیا کہ اُنکے
قلب مین ہمارے سوا اور کسی کا حصہ نرہے تو اُن کو مال اور اہل وعیال اور اولاد و اتباع سے
جدا کرکے ایک کوڑی پر سرکنڈونکی چھپریا مین بٹھا دیا ۔ آبادی سے باہر کردیا ۔ گھروالی کے سوا
جو لوگونکی خدمت کرکے کچھ کھانے کے لیے لے آتی تھین اور کوئی پاس نرہا ۔ پھر اُن سے
اُن کے گوشت پوست کو الگ کردیا ۔ البتہ سمع وبصر اور قلب کو باقی رکھا جس مین
آپ عجائب قدرت کا نظارہ کرتے رہتے تھے ۔ زبان سے یاد الٰہی تھی ۔ اور دل اُسکی مناجات
مین مصروف تھا آنکھون سے عجائب قدرت ملاحظہ فرماتے تھے ۔ اور روح بدن مین
آتی جاتی تھی ۔ ملائکہ آپ پر درود بھیجتے اور آپکی زیارت کرتے تھے ۔ انسان آپ سے الگ تھے
مگر اُنس الٰہی قریب ہوگیا تھا ۔ اسباب اور قوت زائل ہونیکے بعد خدا کی محبت و قدرت
اُسکی قدرت و ارادہ اور سابقۂ ازلی کے پابند ہوگئے تھے ۔ ابتدا مین آپکی حالت صبر کی
تھی ۔ انتہا مین عیان ہوگئی ۔ ابتدا تلخ تھی ۔ اور انتہا شیرین ۔ آپنے بلامین ایسی اچھی زندگی
کاٹی جیسی ابراہیم علیہ السلام نے آگ مین ۔ اہل اللہ ۔ بلاؤن پر صبر کے خوگر ہین ۔ وہ تمہاری طرح
اُکھڑ نہین جاتے ۔ بلائین مختلف ہین چنانچہ بعض بلائین جسم مین ہین ۔ بعض قلب مین یا حضر

مخلوق کے ساتھ ہین - اور بعض خالق کے ساتھ - جو ستایا نجائے اُسمین تغیر نہین ہوتی -
بلائین خدا کی طرف سے آنکڑے ہین - عابد و زاہد کا مقصود دنیا مین کرامات ہے اور آخرت
مین جنات - اور عارف کا مقصود دنیا مین بقائے ایمان اور آخرت مین دوزخ سے نجات -
اُسکی حرص و خواہش ہمیشہ اُسکے متعلق رہتی ہے یہان تک کہ اُسکے دل سے خطاب ہوتا ہے
کہ یہ کیا ہے؟ ٹھیر اور ثابت قدم رہ - تیرا ایمان تیرے پاس ہے - تجھسے دیگر مومنین نور ایمان
حاصل کرتے ہین - تو کل کو مقبول الشفاعت ہوگا - تیری بات مانی جائیگی - تو اکثر
لوگون کو دوزخ سے نجات دلانے کا سبب ہوگا - تو اپنے اس نبی کے سامنے ہوگا جو
شفاعت کرنے والون کے سردار ہین - اور کسی کام مین مشغول ہو - یہ وہ فرمان ہے جو بقائے
ایمان و معرفت - عاقبت کی سلامتی اور اُن پیغمبرون اور صدیقون کے ساتھ چلنے کے
سبب حاصل ہوتا ہے جو مخلوق مین خدا کے خاص بندے ہین - پھر جب بار بار اُسے
ہن کی بشارت دیجاتی ہے اُس کا خوف بڑھتا رہتا ہے - حسن ادب اور شکر کی زیادتی
ہوتی ہے - اہل اللہ نے اس آیت کا مطلب کہ خدا جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور اس آیت کے
سے کہ خدا اپنے فعل سے نپوچھا جائیگا بلکہ لوگون سے اُن کے افعال کی بابت سوال ہوگا
اچھی طرح سمجھ لیے ہین - اور وہ اسے بھی سمجھتے ہین کہ لوگو جب تک خدا نچاہے تم کچھ نہین چاہ سکتے
اُنھین معلوم ہے کہ خدا اپنا چاہا کرتا ہے - مخلوق کا چاہا نہین کرتا - وہ ہر روز ایک نئی شان
مین ہے - وہ مقدم و مؤخر اور بلند و پست کرتا - عزت و ذلت دیتا معزول اور متولی بناتا مارتا
اور جلاتا - غنی اور فقیر کرتا ہے وہی دیتا ہے اور وہی روک لیتا ہے - خدا کے ساتھ اہل اللہ
کے دلون کو ایک حالت پر قرار نہین رہتا - وہ ان کو متغیر کرتا بدلتا - قریب و بعید کرتا - اُٹھاتا
بٹھاتا عزت و ذلت دیتا اُنکو عطا کرتا اور اُن سے اپنے عطیہ کو روک لیتا ہے - اہل اللہ کے
حال بدلتے رہتے ہین مگر وہ اثبات عبودیت اور حسن ادب اور اُس کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہنے
پر ثابت قدم رہتے ہین - الٰہی ہمین اپنے اور اپنے خاص بندون کے حسن ادب نصیب کر
اور ہمین اپنے تفضل کے باعث بے پروا کر دے - حاجتون کو اپنی طرف پھیر ہمین تعلق
اسباب اور اُنپر اعتماد رکھنے کی بلا مین مبتلا نکر - ہمپر اپنی توحید و توکل کو قائم رکھ ہمارے
اقوال و اعمال سے ہمین نہ آزما - اور انپر ہم سے مواخذہ نکر - اپنے کرم و درگزر اور نرمی
کے ساتھ ہم سے معاملہ کر آمین - خدا کے رستہ مین نہ مخلوق ہے نہ سبب - نہ نشان ہے
نہ جہت نہ دروازہ - اور نہ وجود خلق جسم دنیا کے ساتھ ہے - دل آخرت کے ساتھ اور بھید
مولے کے ساتھ بھید قلب پر قلب نفس مطمئنہ پر - نفس جسم پر اور اعضا مخلوق پر حاکم ہین

جب یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو جن وانس اور تمام ملک بندہ کے قدمون تلے آجاتا ہے۔ سب کھڑے رہتے ہین اور وہ شہ نشین قرب مین بیٹھا رہتا ہے۔ اے منافق تیرے تصنع اور نفاق کے باعث یہ مرتبہ تجھے نہین ملسکتا۔ تو اپنے ننگ وناموس۔ مخلوق کے دلون مین قبولیت اور اپنے ہاتھونکو بوسہ دلوانے کی تربیت کررہا ہو۔ تو دنیا وآخرت مین اپنے نفس کے لیے پھر اسکے حق مین جسکی تو تربیت کرتا اور جسے اپنے اتباع کا حکم کرتا ہے منحوس ہے۔ تو ریاکار دجال اور لوگون کے مال پر قائم نہین ہے۔ تیری دعا قبول نہو گی۔ اور صدیقین کے دلون مین تجھے جگہہ نملیگی۔ باوجود علم خدا نے تجھے گمراہ کردیا ہے۔ غبار ہٹنے کے بعد تو عنقریب دیکھ لیگا کہ گھوڑے پر سوار ہے یا گدھے پر۔ غبار ہٹنے کے بعد تجکو مردان خدا گھوڑون اور اونٹون پر سوار نظر آئینگے۔ اور تو اُن کے پیچھے ٹوٹے پھوٹے گدھے پر ہوگا اور تجکو تباہ کرنے والے شیطان وابلیس پکڑ لینگے۔ کوشش کرو کہ تمہارے دلون سے قرب کے دروازے بند نہون۔ عاقل بنو۔ تم کسی بات پر قائم نہین ہو۔ کسی ایسے شیخ کی صحبت مین رہو جو احکام الٰہی سے واقف ہو۔ اور اُس کا علم تمہین اسکی طرف رہبری کرے۔ جو مفلح کو نہین ڈہونڈہتا وہ نجات نہین پاتا۔ جو علماے باعمل کی صحبت نہین اُٹھاتا۔ وہ خاکی انڈا ہے۔ اپنے مان باپ کا نہین۔ اسکی صحبت مین رہو جو خدا کی صحبت مین رہتا ہے۔ تم مین ہر شخص کو یہ چاہیے کہ جب رات کو مخلوق سوجاے۔ انکی آوازین موقوف ہون تو اُٹھکر وضو کرے اور دو رکعتین پڑہکر یہ دعا مانگے کہ الٰہی۔ مجھے اپنے نیک اور بہتر بندون مین سے کسی ایسے بندہ کو بتادے جو تیری طرف رہبری کرے اور تیرا رستہ بتادے بہرحال کے لیے سبب کی ضرورت ہے۔ ورنہ اللہ تعالے اسپر قادر تھا کہ بلا وساطت انبیا بندون کو اپنا رستہ دکھا دیتا۔ عاقل بنو۔ تم کسی چیز پر قائم نہین ہو۔ اپنی غفلتون سے بیدار ہوجاؤ۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنی راے پر بے پروا رہنے والا گمراہ ہوجاتا ہے جو شخص تیرے دین کے چہرہ کا آئینہ ہو اُس سے حالات پوچھا کر۔ اور اُسے اسطرح دیکھا کر جیساکہ تو آئینہ دیکھکر اپنا مُنہ اور عمامہ اور بال وغیرہ درست کیا کرتا ہے۔ عاقل بن۔ یہ کیا بلہوسی ہے۔ تو یہ کیا کہا کرتا ہے کہ مجھے معلم کی ضرورت نہین پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے۔ جب مومن کا ایمان ٹھیک ہوتا ہے تو وہ تمام مخلوق کے لیے آئینہ بنجاتا ہے۔ اسکی رویت وقرب کے وقت لوگ اُسکے آئینہ کلام مین اپنے دین کا چہرہ دیکھا کرتے ہین۔ یہ کیا بلہوسی ہے۔ تم ہر وقت خدا سے دعا کرتے ہو کہ وہ تمہارے کھانے پینے۔ لباس ونکاح اور رزق مین ترقی دے۔ حالانکہ یہ چیز کم بیش ہوہی نہین سکتی۔ تمام زمانے کے مستجاب الدعوات تمہارے ساتھ ہوکر دعا کرین تو بھی

رزق نہ ایک ذرہ بڑھ سکتا ہے۔ نہ کم ہو سکتا ہے۔ اس سے ازل مین فراغت حاصل ہو چکی ہو۔ بس
دعا کو چھوڑ کر جن چیزون کا حکم دیا گیا ہے اُن کے بجالانے مین مشغول ہو جاؤ۔ اور جنسے منع کیا
گیا ہے اُن سے بچو جس کا آنا ضروری بات ہے اُسمین مشغول نہو۔ کیونکہ وہ اپنے آنے کا ضامن
ہے۔ جو کچھ قسمت مین ہے میٹھا ہو یا کڑوا۔ تمہارے نزدیک بھلا ہو یا بُرا۔ اپنے مقررہ وقت پر ضرور
آئے گا۔ اہل اللہ ایسی حالت مین پہنچ جاتے ہین کہ دعا و سوال کا موقع نہین رہتا و حصول نفع
اور دفع ضرر کے لیے دعا نہین کرتے۔ اُنکی دعا امر طلبی کی حیثیت سے کبھی اپنے لیے ہوتی ہے
کبھی مخلوق کے لیے۔ وہ دعا کے الفاظ منہ سے نکالتے اور فی الواقع اُس سے الگ رہتے ہین
الٰہی ہمین ہر حال مین اپنے ساتھ حسن ادب عنایت کر۔ روزہ نماز۔ ذکر اور تمام طاعتین عارف
کی جبلت مین داخل۔ اُسکے گوشت اور خون مین شامل ہو جاتی ہین۔ پھر ہر حال مین حفاظت
خداوندی اُسکے پاس آتی ہو اور بقدر حکم لحظہ بھر کے لیے بھی جدا نہین ہوتی۔ حکم اُسکی کشتی ہو
جس مین وہ بیٹھا رہتا ہے۔ ہمیشہ وہ قدرت الٰہی کے دریا مین سیر کیا کرتا ہے یہان تک کہ
آخرت کے کنارے۔ دریائے لطف الٰہی کے ساحل اور قرب کے ہات تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر وہ کبھی
مخلوق کے ساتھ رہتا ہے۔ کبھی خالق کے ساتھ۔ اُس کا شغل و تعب ہمراہ خلق ہے اور راحت
آرام ہمراہ خالق۔ اے منافق افسوس تجھے اسکی خبر نہین۔ افسوس یہ چیزین تیرے کام مین شامل نہین
اے مخلوق کو دل مین جگہ دیکر خانقاہون مین بیٹھنے والو۔ تم میری چیخ پکار اور ہاؤ ہو کو نہین سنتے
تم بہرے ہو۔ کھڑے ہو جاؤ۔ چلے آؤ۔ کچھ خوف نہین ہے۔ مین تم سے تمہارے سوء ادب اور [illegible]
کے مطابق معاملہ یا خطاب نکرون گا۔ بلکہ خدا کی مہربانی کے باعث تمپر مہربان رہونگا۔ میری
سخت کلامی سے نہ بھاگو یہ میری جانب سے نہین ہے۔ مین وہی کہتا ہون جو مجھسے کہلوایا ہے
اے لڑکے جو لوگ خوف و تذلل کے ساتھ عبادت مین صبح و شام ایک کر دیتے ہین۔ وہ بد انجامی
سے ڈرتے ہین اُنکو معلوم نہین کہ علم الٰہی اُن کے متعلق کیا ہے اور اُن کا انجام کیسا ہوگا اسلیے
دن رات رنج و غم اور گریہ و زاری مین کاٹتے ہین۔ باینہمہ روزہ نماز حج دعا طاعت ہمیشہ ادا کرتے
رہتے ہین۔ اور وہ اپنے دل و زبان سے ذکر الٰہی کرتے ہین۔ پھر آخرت تک پہونچکر جنت مین داخل
ہو جاتے ہین۔ دیدار الٰہی اور اُسکی بخشش دیکھکر حمد الٰہی بجالاتے اور یہ کہا کرتے ہین کہ خدا کا شکر
ہے جس نے ہمارا غم دفع کر دیا۔ خدا کے بعض بندے اور بھی ہین کہ وہ اُنکے اُستاد و شیخ۔ رئیس و
افسر اور بادشاہ ہین۔ اُن کا قول ہے کہ خدا کا شکر جسنے آخرت سے پہلے دنیا ہی مین ہمارا غم دفع کیا
ہے۔ جب اُنکے دل دروازہ الٰہی کی طرف چلتے ہین تو اُسے کشادہ۔ اور بہت سے استقبال
کرنیوالے لشکرون کو ایستادہ و صف بستہ اور اپنے آنے کا منتظر پاتے ہین۔ اہل لشکر اُنھین سلام کرتے اور

ہیٹھ پیچھ کرتے ہوئے اُنکے آگے چلتے ہیں پھر وہ اس شان سے منزل قرب میں داخل ہو کر ایسا جلوہ
دیکھتے ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خیال گذرا۔ وہ یہ کہا
کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے بُعد و حجاب کا غم دفع کر دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اُسنے ہمیں
اچھی طرح دنیا آخرت اور مخلوق کے ساتھ مشغول رکھا۔ خدا کا شکر ہے کہ اُسنے ہمیں اپنی ذات کے
لیے برگزیدہ اور قرب کیلیے منتخب فرمایا۔ اور ہم سے اپنے انقطاع اور غیر کے ساتھ مشغول کا غم زائل
کر دیا۔ شکر ہے کہ اُسنے ہمیں اپنی طرف منقطع ہونا نصیب کیا۔ ہمارا پروردگار بخشنے والا اور قدردان
ہے اے لڑکے اگر تو ایمان کو مضبوط کرے گا تو پہلے معرفت کے گھر پھر علم کے جنگل۔ پھر صحرائے
فنا تک پہنچ جائے گا۔ اپنے وجود اور ہستی مخلوق سے الگ ہو گا۔ پھر ایسا وجود ملیگا جو تیری اور
مخلوق کی ذات سے قائم نہیں بلکہ ذات الٰہی سے متعلق ہے۔ اسوقت تیرا غم دفع ہو گا حفظ
الٰہی خادم بنے گا۔ حمیت احاطہ کرے گی۔ توفیق آگے آگے چلیگی۔ ملائکہ گرداگرد رہیں گے۔
ارواح سلام کریں گی۔ اللہ تعالیٰ مخلوق سے تجھپر فخر کرے گا۔ اُسکی نظریں تیری نگہبان ہو کر
منزل قرب و انس و مناجات تک کھینچ لیجائیں گی۔ جو بلا عذر مجھسے الگ رہا اُسنے نقصان اُٹھایا
تو اُس مقام کے متعلق جو مجھے ملا ہے میرا مزاحم بنتا ہے تو اسپر قادر نہو گا اور تیرے ہاتھ کچھ نہ لگے گا
یہ چیز آسمان سے زمین پر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔ کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے
ہیں۔ مگر ہم اُسے ایک مقررہ اندازہ سے اُتارتے ہیں۔ مینہ آسمان سے زمین پر برستا ہے پھر سبزہ
اُگ آتا ہے۔ اور یہ مرتبہ آسمان سے دلونکی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ہر طرح کی بھلائی پیدا
ہو جاتی ہے۔ اسرار۔ اور حکمتیں۔ توحید اور توکل۔ مناجات اور قرب الٰہی کے کھیت لہلہانے
ہیں۔ ایسے دلمیں درخت اور پھل جنگل اور میدان۔ دریا اور نہریں اور پہاڑ وغیرہ سب موجود
ہوتے ہیں۔ ایسا دل انس و جن اور ملائکہ و ارواح کا مجمع ہوتا ہے۔ یہ بات عقل سے باہر محض
قدرت اور ارادہ و علم الٰہی سے متعلق ہے۔ وہ اسکے باعث مقبول بنا لیتا ہے اور یہ اُس کی مخلوق
میں کبھی کسی کو ملتا ہے۔ میرے کلام کے جال میں پھنسنے کی کوشش کرو۔ میرا کلام اور نصیحت کیلیے
بیٹھنا ایک جال ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اسمیں آ پھنسے۔ یہ خدا کا دسترخوان ہے
نہ کہ میرا۔ صدق خدا کیطرف کا داعی ہے اور کذب شیطان کی طرف کا۔ میری بات مان لو۔ خدا تمپر رحم
کرے گا۔ میرا اتباع کرو تاکہ خدا کے دروازہ پر پہنچا دوں۔ حق اور چیز ہے اور باطل اور چیز۔ ہر
مومن جو نور ایمان سے دیکھتا ہے ان دونوں کو ظاہر طور پر جانتا ہے۔ اے عراق والو تم تیز
فہمی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تمپر صادق و کاذب اور محق و مبطل کا حال پوشیدہ رہتا ہے۔
تکذیب کا ضرر تمہاری طرف عائد ہو گا۔ اور مجھے اسکی پروا نہو گی۔ جس کا مقصود ذات حق ہو

وہ جنت کا اُرادہ اور دوزخ کا خوف نہین رکھا کرتا - صرف اُسکی ذات کا طالب ہے - اُسکے قرب کا
امیدوار اور بُعد سے خائف ہے - تو شیطان و ہوٰے - اور نفس و دنیا - اور شہوات کا پابند ہے
اور تجھے کچھ خبر نہین - تیرا دل قید مین پڑا ہوا ہے اور تجھے کچھ معلوم نہین - الٰہی دل کو اسکی قید
سے رہائی دے - اور ہمین نجات عطا فرما - عزیمت پر عمل کرے اور رخصت سے منہ پھیرنے کو لازم
کر لو - جو عزیمت کو چھوڑتا اور رخصت پر عمل کرتا ہے اُسکے دین کی ہلاکت کا خوف ہے - عزیمت مردونکے لیے
ہے کیونکہ وہ نہایت خطرناک مشکل - اور کڑوی چیز کا اختیار کرنا ہے - اور رخصت بچون اور
عورتون کے واسطے ہے - کیونکہ یہ آسان بات ہے اے لڑکے اول حسن کو لازم کر لے کیونکہ
وہ بہادر مردون کی حسنت ہی - اور اخیر حسن کو چھوڑ دے اسلیے کہ وہ نامردونکی حسنت ہے - اپنے
نفس سے خدمت لے - اُسے عزیمت کا خوگر بنا - تو جو کچھ لادے گا نفس اُسے اُٹھالے گا -
اُس سے اپنا عصا الگ نہ کر - وہ سو رہے گا اور اپنے بوجھ کو پھینک جائے گا - اسیر دانت
نہ پیس - آنکھین نہ نکال - وہ تو تمہارا غلام ہے لکڑی ہی کے زور سے کام کرے گا جب تک تو
یہ نجان لے کہ سیری اُسے سرکش نکرے گی - اور وہ سیری کے مطابق کام کر سکے گا
ہرگز اُسے پیٹ بھر کر کھانا نہ دے - سفیان ثوری بہت عبادت کرنے اور بہت کھانے والے
تھے - اور پیٹ بھرنے کے بعد بطور مثال کہا کرتے تھے - کہ حبشی غلام کو خوب کھلا اور خوب
محنت و مشقت کے کام لے کیونکہ یہ غلام گدھا ہے - پھر عبادت کیلیے کھڑے ہوتے اور
اُس سے پورا حصہ لیا کرتے تھے - بعض راویون کا قول ہے کہ ہم نے سفیان ثوری کو اسقدر
کھانا کھاتے دیکھا کہ بہت بُرا معلوم ہوا - پھر اسقدر نماز پڑھتے اور روتے پایا کہ اُنپر رحم آگیا -
زیادہ کھانے مین نہین بلکہ کثرت طاعت مین سفیان کی پیروی کر تو سفیان نہین ہے -
نفس کو پیٹ بھر کر نہ دے جیسا کہ سفیان دیدیتے تھے - کیونکہ تو اُنکی طرح نفس پر قابو نہین
رکھتا - ترک حرام اور تقلیل حلال کی کوشش کر - قوت ایمان و ایقان کے ہوتے ہر چیز
سے پرہیز رکھ - خدا کے خاص بندونمین داخل ہوجائے گا - اگر تیرا زہد ثابت ہو گیا تو وہ
کسی واسطے سے یا تیرے دل کے ہاتھون مین تکوین کو سونپ دینے سے تجھپر انعام
کرے گا - جبتک تو خدا کا بندہ نہو جائے کلام نکر - مخلوق و اسباب دنیا اور خواہشون حظوظ
اور شیاطین کا بندہ نہ بن - مخلوق کے نزدیک حب جاہ اور اُن کے اقبال و ادبار
تعریف و مذمت سکے بندونمین شامل نہو - یہ کوئی اچھی چیز نہین - تو جبتک نفس کے ساتھ
طبیعت و ہوٰے کے گھر مین مقیم رہے گا تو دروازہ الٰہی کیطرف ایک قدم بھی نہ چل سکیگا
مین تجھکو ہمیشہ مخلوق اور اسباب کا مقید دیکھتا ہون یہ کب تک ؟ انکی قیمت نہ ہونا

مجھسے سیکھ لے۔ جبکہ مخلوق سے لبریز ہے تو تیرا دل خدا کو کیونکر دیکھ سکتا ہے۔ تجھے گھر بیٹھے جامع مسجد
کا دروازہ کیونکر نظر آسکے گا تو اُس دروازہ کو اپنے گھر اور اہل وعیال سے نکلکر دیکھ سکتا ہے جب
تو سب کو پس پشت چھوڑ دیگا تو اُسے دیکھ لیگا۔ اسیطرح تو جب تک مخلوق کے ساتھ ہے خالق
کا جلوہ نظر نہ آسکے گا۔ جب تک دنیا کے ساتھ ہے آخرت نسوجھے گی اور جب تک آخرت کے ساتھ
ہے دنیا و آخرت کے پروردگار کو نہ دیکھ سکے گا۔ پھر جب سب سے الگ ہوگا تو تیرا باطن خدا سے
ظاہری نہیں بلکہ معنوی ملاقات کرے گا۔ عمل قلوب کے لیے ہے اور معانی اسرار کے لیے۔ اہل اللہ
اپنے اعمال سے مُنہ پھیرتے اور اپنی نیکیوں کو بھولجاتے ہیں۔ بدلہ نہیں مانگتے۔ اسیلیے خدا
اُن کو اپنے فضل سے ایسی جنت میں جگہہ دیتا ہے کہ جہاں نہ رنج ہے نہ بیماری۔ نہ انقطاع
اور نہ ضعف۔ نہ محنت نہ مزدوری۔ بعض مفسرین نے لا یمسنا فیھا نصب کے تحت میں
لکھا ہے کہ وہاں روٹی کا غم اسکی تحصیل کا فکر اہل وعیال کا بار کچھہ نہوگا۔ جنت سر بسر فضل
سراپا خیر۔ بالکل راحت اور عطا بلا حساب ہے۔ سارا دار ومدار تیرے حضور قلب پر ہے جو
خاص اللہ کے لیے ہو۔ کسی دنیوی و اُخروی یا مخلوق کے باعث نہو۔ حضور قلب۔ موت اور
اثبات ذکر الٰہی کے بعد درست ہوتا ہے۔ تو اگر دیکھے تو موت کو دیکھ اور سُنے تو موت کا
ذکر سُن۔ پوری بیداری کے ساتھ موت کا ذکر ہر طرح کی خواہش کو مکدر کرتا اور ہر قسم کی
خوشی کے پاس ٹھیرتا ہے۔ موت کو یاد رکھو۔ تم اُس سے بچ نہیں سکتے۔ جب دل درست
ہوجاتا ہے تو خدائے قدیم و ازلی۔ دوامُ و ابدی کے سوا ہر چیز کو بھولجاتا ہے۔ اُس کے
سوا ہر چیز مخلوق ہے۔ دل درست ہوجاتا ہے تو اُس سے جو کلام نکلتا ہے وہ بالکل صواب
اور حق ہوتا ہے۔ کوئی رد کرنے والا اُسے رد نہیں کرسکتا۔ قلب کو قلب۔ سر کو سر۔ خلوۃ
کو خلوت۔ معنے کو معنے۔ مغز کو مغز۔ حق کو حق۔ خطاب کیا کرتا ہے۔ اس وقت اُس کا
کلام دلوں میں اسطرح بیٹھتا ہے جسطرح نرم و پاکیزہ اور بے شورہ کی زمین میں بیج جم جاتا
ہے۔ جب دل صحیح ہوتا ہے تو ایسا درخت بنجاتا ہے کہ جسمیں ٹہنیاں پتے اور پھل سب کچھہ
ہوا کرتے ہیں۔ اسمیں مخلوق کا نفع ہوتا ہے۔ جب قلب میں درستی نہیں ہوتی تو وہ صورت
بلا معنے ہوکر حیوانوں کا سا دل بنجاتا ہے۔ ایسا دل ظرف بے آب۔ درخت بلا ثمر۔ قفس
بلا طائر۔ مکان بلا مکین اور ایسے خزانہ کی مانند ہے جسمیں درہم و دینار تو بہت ہیں مگر کوئی
خرچ کرنے والا نہیں ایسا دل جسم بلا روح اور اُن اجسام کی مانند ہے جو مسخ ہوکر پتھر ہوگئے
ہوں۔ ایسا دل صورت بلا معنے ہے خدا سے منہ پھیرنے اور اُس سے کفر کرنے والا دل مسخ
کردیا جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے دل کو پتھر سے تشبیہ دیکر فرمایا ہے کہ پھر اسکے بعد

تمہارے دل سخت ہو گئے - اب وہ پتھر کی مانند یا اُس سے بھی زیادہ سخت ہین - بنی اسرائیل نے
جب توریت پر عمل نکیا تو خدا نے اُن کے دلون کو مسخ کیا - اور اپنے دروازہ سے ہنکا دیا - اے
محمدیو - اگر تم قرآن پر عمل نکروگے اُسکے احکام کو مضبوطی سے نا لوگے تو خدا تمہارے دلون کو
مسخ کریگا - اور اپنے دروازہ سے دور کردے گا - اُنہین شامل ہو جن کو باوجود علم خدا نے گمراہ کردیا
اگر تو مخلوق کے لیے علم حاصل کرے گا تو اُنہین کے لیے عمل کرے گا اور جو خدا کے لیے عالم بنیگا
تو تیرا عمل بھی اُسی کے لیے ہوگا - دنیا کے لیے علم حاصل کریگا تو دنیا کے لیے عامل ہوگا اور
آخرت کے لیے عالم بنے گا تو آخرت کے لیے علم نصیب ہوگا - فروع اپنے اصول پر مبنی
ہوتی ہین - جیسا کرے گا ویسا بدلہ ملے گا - ہر ظرف سے وہی ٹپکتا ہے جو اُسمین ہے - تو اپنے
برتن مین بدبودار روغن رکھکر یہ چاہے کہ اُس سے گلاب ٹپکنے لگے - اسمین کوئی بہتری نہین
اور مخلوق کے لیے عمل کر کے یہ خواہش کرے کہ کل کو آخرت تیرے ہاتھ آجائے اس مین
کوئی بزرگی نہین - مخلوق کے لحاظ سے عامل بنکر یہ ارادہ رکھے کہ کل کو خالق اور اُس کا
قرب و دیدار حاصل ہو - اسمین کوئی کرامت نہین یہ بات ظاہر اور اکثر ہے ہان خدا بلا
عمل اپنے فضل سے کچھ تجھے دیدے تو یہ اُس کو اختیار ہو - طاعت جنت کا اور معصیت
دوزخ کا عمل ہو - اسکے بعد خدا کو اختیار ہے خواہ بلا عمل کسیکو ثواب عنایت کردے یا
عذاب مین گرفتار رکھے - یہ اُسکے اختیار مین ہے وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے - وہ اپنے
فعل سے نپوچھا جائے گا بلکہ مخلوق سے اُن کے اعمال کا سوال ہوگا - اگر انبیاء و صالحین
مین سے کسی کو دوزخی کردے تو وہ عادل ہی رہے گا - اور یہ اُسکی حجت بالغہ ہوگی - ہمپر تو
یہ کہنا واجب ہے کہ حاکم نے سچ کہا ہم چون وچرا نہین کرسکتے - ایسا ہونا ممکن و جائز ہو اور اگر
ہوا تو عدل اور حق کے سبب ہوگا - مگر یہ ایسی چیز ہے کہ نہوگی اور وہ ایسا نکرے گا - میری
بات سنو - اور میرے قول کو سمجھو - مین متقدمین کا غلام اور اُن کے آگے کھڑا ہوا ہون
اُن کا سامان پھیلاتا - اور اُسپر آواز لگاتا ہون - اُسمین خیانت نہین کرتا - اور اُسے بیچ
تک نہین جانتا - اُنکے کلام سے ابتدا کرتا ہون - اور اپنے کلام سے اُسے دُہراتا ہون - اور
برکت خدا کی طرف سے ہے - خدا نے متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والدین کے ساتھ
حسن سلوک کے باعث مجھے چمکا دیا اور بلند آواز کر دیا ہے - میرے والد باوجود مقدرت
دنیا مین زاہد تھے - اور میری والدہ اُن سے موافق اور اُن کے فعل سے رضامند تھین
یہ دونون اہل صلاح و دیانت اور مخلوق پر مہربان تھے - مجھے اُن کا اور مخلوق کا کچھ خیال
نہین ہے - مین تو اپنے رسول اور اُسکے بھیجنے والے کے پاس رات گزارتا ہون پہنچتے

باعث مراد پاتا ہون - میری بہتری اور نعمت انھین کے ساتھ اور انھین کے پاس ہے - مین مخلوق مین
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور ارباب مین اپنے رب العزت کے سوا اور کسیکو نہین چاہتا - اے
عالم - تیرا کلام زبان سے ہے نہ کہ قلب سے - تیری صورت ہے نہ کہ معنے ہے - قلب صحیح اس کلام سے نفرت
کرتا ہے جو زبان سے ہو دل سے نہو وہ زبانی کلام سننے کے وقت ویسا ہوجاتا ہے جیسا کہ نفس مین
طائر یا مسجد مین منافق - جب کوئی صدیق کسی منافق - عالم کی مجلس مین اتفاقاً چلا جاتا ہے تو
اُسکی پوری آرزو یہ ہوتی ہے کہ وہ وہان سے نکلجائے ریاکارون - منافقون - دجالون - بدعتیون -
اور خدا و رسول کے دشمنون کے چہرونکی علامتین اہل اللہ کو معلوم ہین انکی علامتین اُنکے چہرون
اور کلام مین موجود ہوا کرتی ہین - وہ صدیقین سے اسطرح بھاگتے ہین کسطرح شیر سے انکی باطنی
آگ سے جل مرنے کا خوف رکھتے ہین - ملائکہ ان کو صدیقین و صالحین کے پاس سے اُٹھا دیتے
ہین - وہ عوام کے نزدیک بڑے آدمی ہین اور صدیقین کے نزدیک ذلیل - عوام کے خیال مین انسان
ہین اور صدیقین کی نظرون مین بلی جسکی کچھہ بھی حقیقت نہین - صدیق اپنی آنکھہ یا چاند سورج
کے نور سے نہین دیکھتا بلکہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے - یہ خدا کا عام نور ہے اسکے علاوہ ضبط حکمت و
ایقان کے بعد خدا اُسے ایک خاص قسم کا نور عطا کر دیتا ہے جس کا نام قرآن و حدیث ہے وہ اسپر عمل
کرتا ہے اور اُسے علم کا نور دیا جاتا ہے - الٰہی ہمین اپنا حلم و علم اور قرب نصیب کر - اے منافقو - خدا
تم کو برکت نہ دے - تم تعداد مین بکثرت ہو - اپنے اور مخلوق کے مابین معاملات کو سنوارنا - اور اپنے
اور خدا کے درمیانی معاملات کو بگاڑنا تمہارا شغل ہے - الٰہی مجھے انکی جانون پر مسلط کردے تاکہ
زمین کو اُن کے وجود سے پاک کر دون - اس زمانہ کے منافق کی علامت یہ ہے کہ وہ میرے پاس
نہین آتا - اور ملاقات کے وقت سلام نہین کرتا - اور اگر ایسا کرلیتا ہے تو یہ ظاہری بناوٹ ہے
اس دین کا آفتاب غروب ہونے کو ہے - دیوارین گرنے والی ہین - الٰہی مجھے اسکے بنانے کیلیے
مددگار عنایت کر - اے منافقو یہ عمارت تمہارے ہاتھ سے نہ بنے گی - تم مین بزرگی نہین اسکے
تم سے بن سکے - تمہین نہ تو دیوار بنانی آتی ہے اور نہ اُس کا آلہ تمہارے پاس ہے - پھر کیونکر بنا سکے
جاہلو پہلے اپنے دین کی دیوار تو بنالو - پھر غیر کی عمارت بنانے مین مشغول ہوجانا - اگر تم مجھسے
عداوت کروگے تو مین خدا و رسول کی راہ مین تمہارا دشمن بنجاؤن گا - کیونکہ ہم انکی امداد
کے لیے قائم ہون - بغاوت نکرو - خدا اپنے حکم پر غالب ہے - یوسف ؑ کے بھائیون نے اُنکے
قتل کی کوشش کی مگر قادر نہو سکے - اور ہوتے کیونکر یوسف خدا کے نزدیک بادشاہ اور
نبیون مین نبی اور صدیقون مین صدیق تھے - اور ان کے ہاتھ سے مخلوق کی مصلحتون کا پورا ہونا
سابقہ ازل مین ہوچکا تھا - اے اس زمانہ کے منافقو یہی حال تمہارا ہے - کہ مجھے ہلاک

کرنا چاہتے ہو۔ تمہارے لیے کوئی بزرگی نہیں۔ تمہارے ہاتھ اس سے کوتاہ ہیں کہ اگر حکمت نہ ہوتی
تم میں سے ایک ایک کو عتاب کرتا۔ حکم اور علم کے ساتھ حالت قیام میں حکمت ہر امر کی بنیاد ہے۔ اہل اللہ
مخلوق سے نہیں ڈرتے۔ کیونکہ وہ خدا کے حفظ و امان میں رہتے ہیں۔ اپنے دشمنوں سے خوف
نہیں رکھتے کیونکہ وہ عنقریب انہیں دست و پا اور زبان بریدہ دیکھ لینگے۔ انہیں تحقیقی طور پر
معلوم ہے کہ مخلوق عاجز و لاشے ہے نہ انکے ہاتھ میں بادشاہت نہ سلطنت۔ نہ تونگری نہ فقیری نہ
نفع۔ نہ ضرر۔ انکی ملک میں خدا کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسکے سوا قادر دینے نہ دینے مارنے اور جلانے
والا کوئی نہیں۔ وہ شرک کے بوجھ سے ہلکے۔ خدا کی برگزیدگی و انس کے مقام میں ہیں۔ وہ اسکے
ساتھ راحت میں ہیں۔ اسکی مہربانی و لطف و مناجات سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ دنیا و آخرت
اور خیر و شر جو ہوا ہو انکو ذرا پروا نہیں۔ انھوں نے ابتدا میں دنیا اور مخلوق اور شہوات
کے متعلق زہد کی تکلیف اٹھائی اور اسپر مداومت کی۔ اس لیے اللہ تعالے نے تکلیف اٹھانا بھی
طبیعت میں داخل کردیا۔ ان کا زہد واقعی زہد اور انکی طبیعت حقیقی طبیعت بن گئی۔ ان سے سیکھو
خواہشات کی تکلیف اٹھاؤ۔ معاصی و منکرات چھوڑدو اس سے تکلیف اٹھانا تمہاری طبیعت میں
داخل ہو جائے گا۔ خدا کا کلام سمجھو اسپر عمل اور عمل میں اخلاص شامل کرو۔ اے لڑکے
تو سراسر نفس و طبیعت و ہوا ہے۔ اجنبی عورتوں اور لڑکوں کے پاس بیٹھتا اور پھر یہ کہتا ہے کہ
میں ان کی پروا نہیں کرتا۔ تو جھوٹ بولتا ہے۔ شرع اور عقل تیرے اعمال سے مطابق نہیں
تو آگ میں آگ بھڑکائے اور لکڑی پر لکڑی لگائے جاتا ہے۔ تیرے دین و ایمان کا گھر جل اٹھیگا
اسباب کے لیے انکار شرع عام ہے اس میں کوئی مستثنے نہیں ہے۔ ایمان خدا کی معرفت۔ اور اسکا
قرب حاصل کر۔ پھر اس کا نائب بنکر مخلوق کا طبیب بنجا۔ افسوس۔ تو سانپوں کو کیونکر چھوتا
اور الٹ پلٹ کرتا ہے۔ تجکو نہ حوا کا سا منتر یاد ہے نہ تو نے تریاق کھایا ہے۔ اندھا ہو کر
لوگوں کی آنکھوں کا علاج اور گونگا بنکر انکی تعلیم کسطرح کر سکے گا۔ تو جاہل ہو کر دین کی درستی
تجھسے کیونکر ہوگی۔ جو شخص چوبدار نہ ہو وہ لوگوں کو شاہی دروازہ کی طرف کسطرح پیش کر سکتا ہے
تو اللہ تعالی سے۔ اسکی قدرت و قرب اور مخلوق میں اسکی سیاست سے ناواقف ہو۔ یہ باتیں
نہ میری سمجھ میں آسکتی ہیں نہ تمہاری۔ نہ میں ضبط کر سکتا ہوں نہ تم۔ اس کا مطلب خدا ہی
جانتا ہے۔ سنو۔ اور قبول کرلو۔ میں بادشاہ کا داعی۔ اور میں اسکے رسول کا نائب اور
دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ بتیا ہوں۔ خدا و رسول کی طرفداری میں تم سے نہیں شرماتا
میں ان دونوں کا عامل انکے آگے بکرا اور انہیں کیطرف منسوب ہوں۔ دنیا فانی۔ اور
آفات و بلا کا گھر ہے۔ اسمیں کسیکو خصوصاً دانا آدمی کو خوش عیشی نصیب نہیں ہوتی کسی کو

قول ہے۔ کہ دنیا مین دانا اور دانا کو موت کی آنکھ ٹھنڈی نہین ہوا کرتی۔ جس کے سامنے شیر منہ پھاڑے قریب آگیا ہو اُسے قرار اور نیند کچھ نہین آتی۔ اے غافلو۔ قبر منہ پھاڑے ہوئے ہے موت کا شیر یا اژدہا منہ کھولے کھڑا ہے۔ سلطان قضا و قدر کا جلاد تلوار ہاتھ مین لیے حکم کا منتظر ہے۔ لاکھون مین ایک اس حکمت سے واقف۔ اور بلا غفلت دنیوی بیدار دل ہوا کرتا ہے ابتدائے امر مین کوئی ہنر سیکھنا ضروری بات ہے کہ جس سے تو کمائے اور کھائے اور تیرا ایمان قوی ہو جائے۔ جب تو اسپر مداومت کرے گا تو اللہ تعالے تجھے توکل کی طرف لے آئے گا۔ اور بلا سبب کھلائے گا۔ اے اپنے اسباب کے ساتھ شرک کرنے والے اگر تو توکل سے کھانے کا مزا چکھ لیتا تو شرک نکرتا۔ اور متوکل ہو کر اُسکے دروازہ پر بیٹھ جاتا۔ مین صرف دو طرح سے کھانا پینا جانتا ہون۔ یا التزام شرع کے ساتھ کسی ہنر سے۔ یا توکل سے۔ افسوس۔ تو خدا سے نہین شرماتا کمائی چھوڑ کر لوگون سے بھیک مانگتا ہے۔ ہاتھ کا کسب ابتدا ہے۔ اور توکل انتہا۔ مین تیری ابتدا ٹھیک پاتا ہون نہ انتہا۔ مین حق بات کہتا ہون اور تجھسے ذرا نہین شرماتا۔ سُن۔ اور قبول کر۔ اور خدا کے معاملہ مین جھگڑا نکر۔ مین تمہاری ذات۔ تمہارے مال اور تمہاری تعریف و مذمت کی بابت مخلوق کو زاہد بناتا ہون۔ اگر مین نے تم سے کچھ لیا ہے تو اپنے لیے نہین بلکہ غیر کے لیے لیا ہے۔ تمہارے حق مین میرا کلام لازمی ضرب ہے۔ مین ایسے طریق سے اس کا حکم دیا گیا ہون کہ جس کو مین پہچانتا اور اسکی یقینی صحت کو جانتا ہون۔ خدا کے حکم کا کوئی ناسخ اور رد کرنے والا نہین ہے۔ دیکھ لوگونکی باتین تجھے دھوکے مین مڈالین تو اپنے نفع و نقصان کو جانتا ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی اپنے نفس پر بصیر ہے۔ تو عوام کے نزدیک بہت اچھا اور خواص کے نزدیک بہت برا ہے۔ اے دنیا سے رغبت رکھنے اور اُس سے خوش ہونیوالے عقل و ضبط کے مدعیو۔ کیا تم نے اللہ تعالے کا یہ فرمان نہین سنا۔ دنیا کی زندگی کھیل کود اور زینت ہے۔ یہ چیزین نادان بچون کے لیے ہین نہ کہ عاقل مردون کے لیے۔ مین تمہین بتاتا ہون کہ وہ ناقص عقل نادانون کے لیے ہین۔ اُس نے تم کو کھیل کے لیے پیدا نہین کیا۔ دنیا مین مشغول رہنے والا کھلاڑی ہے۔ جسنے آخرت چھوڑ کر دنیا پر قناعت کی محروم رہا۔ دنیا تم کو سانپ بچھو اور زہر دیتی ہے۔ بشرطیکہ تم اسے نفس و ہوے و شہوات کے ہات سے لو گے آخرت کی طرف رجوع کرو۔ اور اپنے قلب خدا کی طرف پھیر کر اُس سے مشغول ہو جاؤ کہ پھر جو کچھ اُسکے دست فضل سے حاصل ہو اُسے لے لو۔ دنیا و آخرت کو سوچو۔ اور اُن مین ایک کو ترجیح دو۔ اگر تو سیکھے گا اور کسی چیز کو سیکھ لے گا میرے پاس اُس سے زیادہ ذخیرہ نکلے گا میرا کھیت پک کر اُٹھانے کے لائق ہو گیا ہے اور تیرا کھیت جب اُگتا ہے جل جاتا ہے۔

مانگل بن - ریاست کو چھوڑ - اور ہمارا یہان بیٹھ - تاکہ میرا کلام تیرے دل کی زمین مین جم جاے - اگر تجھے عقل ہوتی تو تو میری صحبت مین بیٹھتا - اور ہر روز ایک لقمہ پر قناعت اور میری سخت کلامی پر صبر کرتا جس کو ایمان ملا ہے وہ ثابت رہتا اور جمتا ہے اور جسمین ایمان نہین وہ میری صحبت سے بھاگ جاتا ہے -

باسٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۱۳ رجب سنہ ۵۴۶ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

خدا کو وحدہ لاشریک جان - یہان تک کہ تیرے قلب مین جمیع مخلوق مین سے ایک ذرہ بھی باقی نرہے تجھے نہ کوئی مکان نظر آے نہ زمین - توحید سب کو نیست نابود کردے - خدا کی توحید پر رہنے اور دنیا کے سانپ سے اعراض کرنے مین پوری دوا موجود ہے - اس سانپ سے بھاگ تاکہ تیرے پاس حوا آجاے اور اسکی دانت اکھاڑ کے زہر دفع کرے - تجھے اسکے قریب کردے - اسکی ترکیب بتادے اور اسحالت مین تیرے حوالے کردے کہ اسمین اذیت کا مادہ باقی نرہے - پھر تو اُلٹے پلٹے - اور وہ تیرے ڈسنے پر قادر نہوسکے - جب تو خدا کو دوست اور وہ تجھے محبوب رکھے گا تو تجکو دنیا اور شہوات ولذات اور نفس و ہوے و شیاطین کے شر سے کفایت کرے گا - پھر تو اپنا حصہ باعزت و بلا کدورت لے گا - اے بلا گواہ مدعی - تو مشرک ہوکر توحید کا دعوے کب تک کرے گا - کیا تو اسپر قادر ہے کہ رات کو میرے ساتھ کسی خوفناک مقام مین چلے - مین نہتا ہون - اور تیرے پاس ہتھیار ہون - پھر دیکھ کہ کون گھبراجاتا ہے - تو - یا مین - کون دوسرے کے کپڑون مین جا چھپتا ہے - تو - یا مین - تو نے نفاق مین پرورش پائی ہے اور مین نے ایمان مین اے قوم تم دنیا کے پیچھے اس لیے دوڑتے ہو کہ تمھین کچھ دے اور دنیا اولیاء اللہ کے پیچھے دوڑتی ہے تاکہ انھیں کچھ عطا کرے - دنیا انکے آگے سر جھکاے کھڑی رہتی ہے - اپنے نفس کو توحید کی تلوار سے مار - اسکے لیے توفیق کا خود - مجاہدہ کا نیزہ ہاتھ مین لے - تقوے کی ڈھال اور یقین کی باندھ - کبھی نیزہ مار اور کبھی تلوار - ہمیشہ اسیطرح کرے گا تو وہ مغلوب اور تو اسپر سوار ہوجاے گا - اسکی لگام تیرے ہاتھ مین ہوگی - خواہ جنگل مین لیجائیو خواہ دریا مین - اسوقت خدا تیرے سبب فخر کرے گا - پھر ان لوگون سے آگے بڑھجاے گا جو اپنے نفوس کے ساتھ باقی ہین اور اس سے نجات نہین پاسکے - جسنے نفس کو پہچانا اور اسپر غالب آگیا نفس اسکی سواری بنجاتا ہے اس کا بوجھ اٹھاتا ہے اور حکم کی مخالفت ہرگز نہین کرتا جبتک تم نفس کو نہ پہچانو - اسے خواہش سے نروکے اور حق واجب ندے گا تجھ مین خیر نہوگی

اس وقت نفس قلب کیطرف - قلب سِر کیطرف - سِر اللہ تعالےٰ کیطرف مطمئن ہوکر رجوع کرتا ہے بھائیو
اپنے نفوس سے مجاہدہ کا عصا نہ اٹھاؤ - اُسکے حادثون سے فریب نہ کھاؤ - اُسکی بناوٹی
نیند کے فریب مین نہ آؤ شیر کی ظاہری نیند کے دھوکے سے بچو - وہ تمہارے دکھانے کیلیے
سوتا مگر فی الواقع اپنے شکار کا منتظر ہوتا ہے - نفس اطمینان وانکسار اور اکثر نیکیون مین تواضع
اور موافقت کا اظہار کیا کرتا ہے - مگر اُس کا باطن اسکے خلاف ہوتا ہی اسکے بعد اُسکی ہر
چیز سے پُرحذر رہا کر - اہل اللہ مخلوق سے اعراض رکھتے ہین گر اُنپر نظر ڈالتے اور اُن کے پار
بیٹھنے کی اس لیے تکلیف اُٹھاتے ہین کہ اُنھین امر ونہی کرتے رہین - مخلوق کے ساتھ اہل اللہ
کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک قوم نے دریا پار جا کر کسی بادشاہ سے ملنے کا ارادہ کیا جنھین رستہ
معلوم تھا وہ پار اُتر گئے - اور جب بادشاہ کے پاس جا پہنچے تو اُسے دیکھا کہ بعض لوگ رستہ بھولکر
ڈوبنے کے قریب ہین - اُن کو وہ راہ معلوم نہین جسپر پہلے لوگ چلے تھے - اس لیے بادشاہ نے اُن
پہلون کو حکم دیا کہ ان گم کردہ راہون کو رستہ بتائین - چنانچہ اُنھون نے سیدھے رستہ پر کھڑے
ہو کر آوازین دین کہ رستہ ادھر ہے پھر وہ قریب آگئے تو ان رہبرون نے اُنکے ہاتھ پکڑ لیے - اسکی
اصل اللہ تعالےٰ کا قول ہے کہ جو شخص ایمان لے آیا تھا اسنے کہا اے قوم میرا اتباع کرو مین
تم کو سیدھا رستہ بتاؤن گا - تم مین عقلمند آدمی دنیا اور مال اور اہل وعیال - اور کھانے پینے
اور سواری ونکاح سے ہرگز خوش نہین ہوتا - یہ سب بلہوسی ہے - مومن کو قوت ایمان ویقین
اور طلب کے دروازۂ الٰہی تک پہونچنے سے خوشی ہوا کرتی ہے - خدا کے پہچاننے - اور اُسکے لیے
عمل کرنے والے دنیا وآخرت کے بادشاہ ہین اے لڑکے تیرا قلب وباطن کب صاف
ہوگا - حالانکہ تو مخلوق کے ساتھ مشرک ہے - تو کیونکر فلاح پائیگا حالانکہ ہر رات جسکے
پاس جاتا ہے اُس سے مدد چاہتا شکوہ کرتا اور محنت اُٹھاتا ہے جس دل مین ذرہ بھر توحید نہ ہو
وہ کیونکر صاف ہوگا - توحید نور ہے - اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنا اندھیرا - تیرے دل مین
ذرہ بھر تقوے نہین ہے پھر فلاح کیونکر ہوگی - تو مخلوق کے سبب خالق سے - اسباب کے
باعث مسبب سے - اور مخلوق پر اعتماد رکھنے کے باعث حقیقت توکل سے محجوب ہے - تو محض دعوی
اور گھاس کا تنکا ہے - بلا گواہ دعوے کرنے سے کچھہ حاصل نہوگا - یہ بات دو صورت سے حاصل
ہوسکتی ہے اوّل مجاہدہ اور تکالیف ومحنت کی برداشت سے - صالحین مین یہ بات اکثر پائی
جاتی ہے - دوم بلاتحمل تکالیف محض عطیۂ الٰہی سے - مگر یہ بات بہت کم اور کسی کسی کو ملتی ہے
کہ اللہ تعالےٰ اُسے اپنی معرفت ومحبت دیتا - اور اُس کو اہل وعیال اور کام کاج سے جدا
کرکے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے - اُسے قزاقی سے الگ کرکے عبادت خانہ مین پہنچاتا اور

خالق کو اُسکے دل سے نزدیک کرکے اپنے قرب کا دروازہ کھولتا ہے - اُسے بیہودگیوں سے اتنا جُدا
کرتا ہے کہ ادنے چیز کافی ہو جاتی ہے اُسے فہم اور حکمت وعزت دیتا ہے - کہ وہ اپنی دیکھی
سُنی چیزوں سے نصیحت پاتا - اور ایسے عمل کرتا ہے جو اُسے مقرب الٰہی بنا دیتے ہیں - اللہ تعالےٰ
ہدایت وعنایت وکفایت کو حکم دیتا ہے کہ اُس سے جدا نہوں - اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا
کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ اسلیے ہے کہ ہم یوسفؑ سے گناہوں اور بیحیائیوں کو دفع
کردیں - بیشک وہ ہمارے خالص بندوں میں ہے خدا اُس سے گناہ اور بیحیائی کو دفع کرتا
اور توفیق کو اُس کا خادم بنا دیتا ہے - خدا کا عارف دوست مخلوق کو ہر طرح نصیحت دیا کرتا ہے
کبھی فعل سے کبھی قول سے اور کبھی ہمت ودعا سے - کبھی اسطرح نصیحت کرتا ہے کہ وہ جانتے
ہیں اور کبھی اسطرح کہ اُنھیں کچھ نہیں معلوم ہوتا اے لڑکے ضعف ایمان کے وقت اپنے نفس
کی احتیاط کر - تجھپر اپنے اہل وعیال اور ہمسایوں اہل شہر اور اہل اقلیم کا کوئی حق نہیں جب
ایمان قوی ہو جائے تو پہلے اہل وعیال اور پھر مخلوق کیطرف آ - بدن میں تقوے کی زرہ
سر پر ایمان کا خود - ہاتھ میں توحید کی تلوار - ترکش میں قبولیت دعا کا تیر لیکر پھر توفیق کے گھوڑے
پر سوار ہوکر ترقی کر - اور شمشیر زنی وتیر افگنی کا فن سیکھکر مخلوق کیطرف آ - اور پھر خدا کے دشمنوں پر
حملہ کر - اس وقت خدا کی مدد شش جہت سے آئیگی - تو مخلوق کو شیطان کے ہاتھ سے چھین لیگا
اور اُنھیں خدا کے دروازہ پر پہنچائے گا - اُن کو اہل جنت کے عمل بتائے گا - اور دوزخیوں کے
افعال سے ڈرائے گا - اور جبکہ تو اہل جنت ودوزخ اور اُن کے اعمال کو معلوم کر چکا ہے تو ایسا
کیوں نہوگا - جو اس مقام میں پہنچ جاتا ہے اُسکے دل کی آنکھ کا پردہ اُٹھ جاتا ہے - وہ شش جہت
میں جاتا ہے جدہر دیکھے اُسکی نظر پردے پھاڑ کر پرے نکل جاتی ہے - کوئی چیز اُس سے پوشیدہ
نہیں رہتی - وہ اپنے دل کا سر اُٹھا کر آسمانوں اور عرش کو دیکھ لیتا ہے - اور گردن جھکا کر
زمین اور جنات وغیرہ کو معلوم کر لیتا ہے - اس کا سبب ایمان اور معرفت الٰہی ہے - جسکے ساتھ
علم وحکمت دونوں ہوں - اس مقام پر پہونچکر مخلوق کو خدا کے دروازہ کی طرف بلا - اس سے
پہلے کچھ نہو گا - جب تو خود اللہ تعالےٰ کے دروازہ پر نہوگا اور لوگوں کو اُس طرف بلائیگا
تو تیری چیخ پکار خود تجھپر وبال ہوگی - جب تو حرکت کرے گا - بیٹھ جائے گا اور جب بلندی کا طالب
ہوگا پست ہو جائے گا تجھے صالحین کی خبر نہیں - تو محض زبان دراز - یا زبان بلا قلب کا ظاہر
بلا باطن - جلوت بلا خلوت - اور قوت بلا رغبت - تیری تلوار لکڑی کی ہے اور تیر گندہ بیکار
تو نامرد ہے - تجھ میں شجاعت نہیں - ہلکا سا تیر تجھے مار ڈالے گا - ایک ہی تیر تجھپر قیامت قائم کردیگا
الٰہی اپنے قرب کے باعث ہمارے دین وایمان اور ابدان کو قوی کردے اور ہمیں دنیا وآخرت میں آمین

نیکی وسے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ حضرت شیخ علیہ الرحمتہ نے فرمایا۔ میں کسی کے پاس نہیں
بیٹھتا۔ اگر بیٹھتا ہوں تو اپنے موافقین میں سے دو یا تین کے پاس۔ اہل اللہ کے پاس بیٹھ کیونکہ
جب وہ کسی پر نظر ڈالتے اور اپنی ہمت متوجہ کرتے ہیں تو اُس کو زندہ کر دیتے ہیں خواہ وہ یہودی
یا نصرانی یا مجوسی ہو اور اگر مسلمان ہوتا ہے تو اُس کا ایمان و یقین اور زیادہ مضبوط ہوجاتا ہے۔
قلب کی درستی سے نظر درست ہوتی ہے قرب آلہی حاصل ہوجاتا ہے۔ پھر جب وہ قرب و معرفت
کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اُسکی نظر خدا کی جانب سے ہوتی ہے۔ قرب حق اُسکے قلب کا ابر نظر اُسکی
بجلی۔ اور وعظ اُس کا مینہ بنجاتا ہے۔ اُسکی زبان قلبی حالات بیان کرتی اور قلم بنکر معرفت
اور علم کے دریا سے روشنائی لیا کرتی ہے۔ اُس کا کلام اور نظر دلی ماہیت کے لیے برق ہے
یہ دونوں منجانب اللہ تقوی اصل سے نکلتے ہیں۔ جو اوامر بجالانے۔ منہیات سے بچنے۔ اور جناب
پیغمبر علیہ السلام کو رضامند رکھنے میں ثابت قدم ہو اُسے یہ مرتبہ ملجاتا ہے۔ مگر چونکہ تھوڑی سی
کسر رہجاتی ہے اسلیے وہ طلب امر پیغمبر علیہ السلام میں سرگشتہ ہوکر مونہ کے بل چلتا ہے۔
اس سے وہ کسر نکلتی اور اس کا علم و قرب بڑھجاتا ہے۔ خدا کی طلب میں صدق ارادہ
اعمال نیک کا پھل ہے۔ نیک عمل وہ ہے۔ جو محض خدا کے لیے ہو اُسمین کوئی شریک نہو
نیک عمل تجکو تیری مراد کے رستہ پر ڈالدے گا۔ اور تو اس راہ میں دہنے بائیں نہوگا۔
بلکہ قلب و سر و معنے کے قدم سے سیدھا چلے گا۔ اور سب سے الگ رہے گا۔ مخلوق و دنیا و
آخرت کا ساتھ ندے گا۔ اور تو اُن لوگوں میں ہوجائے گا جو محض خدا کے طالب ہیں۔ اور
موسٰی کیطرح یہ کہے گا کہ الہی میں نے تیری طرف اس لیے جلدی کی کہ تو رضامند ہوجائے
جو خدا کی رضامندی اور اُسکی ذات کا طالب ہو وہ اُس بات کا مصداق ہوجاتا ہے جو موسے
کے حق میں فرمائی گئی ہے کہ ہمنے پہلے ہی سے موسٰی پر دودھ حرام کردیے تھے۔ اسی طرح
اس محب صادق کے قلب پر مخلوق کا دودھ حرام ہوجاتا ہے۔ وہ نیستی کے بعد ہست ہوتا ہے
غیرت الہی کے باعث اُسکے حق میں تمام قسم کے دودھ خشک ہوجاتے ہیں۔ سب کے سب
زائل کردیے جاتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے باعث اپنے محبوب سے جدا نہیں ہوتا۔ ایسا مومن
پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ عمل کرنے سے اُن کو یہاں تک خوش کرتا ہے کہ آپ اُسکے قلب کے
لیے اللہ تعالے سے حضوری کا اذن طلب کرلیتے ہیں۔ غلام کیطرح آپکے سامنے رہتا ہے۔ اور
عرصۂ دراز کی خدمت کے بعد عرض کرتا ہے کہ حضور مجھے بادشاہ حقیقی کا دروازہ دکھا دیجیے
اُسکے کام میں لگا دیجیے۔ اور ایسی جگہ بٹھائیے کہ میں اُسے دیکھ لوں۔ میرا ہاتھ اُسکے دروازہ
کی زنجیر تک پہنچا دیجیے۔ چنانچہ آپ اُسے اپنے ساتھ لیتے۔ اور دروازہ الہی کے قریب

پہنچا دیتے ہین وہان سے ارشاد ہوتا ہو کہ اے محمد - اے ہمارے سچے پیغمبر - اور مخلوق کے پیر اور معلم
تمہارے ساتھ کون ہے - فرماتے ہین الٰہی تو خوب جانتا ہو کہ ایک ناتوان شخص ہے جس کو مین نے ترجیح
دی ہے اور اس بارگاہ کی خدمت کے لیے منتخب کر لیا ہے - پھر آپ اسکے قلب کو خطاب کرتے ہین
کہ اب تو ہے اور تیرا پروردگار - جیسا کہ جبرئیل نے معراج مین حضور کو مقرب پروردگار بنا کر فرمایا
تھا کہ اب تم ہو - اور تمہارا پروردگار - اے لڑکے عمل نیک کر اور حسنات سے مرتبۂ قرب حاصل
کرلے - اے لڑکے اپنی امیدین کوتاہ کر - اور طمع چھوڑ دے - رخصت کرنیوالے کی سی نماز پڑھ
مومن کو چاہیے کہ سونے سے پہلے اسکی وصیت تکیے کے تلے لکھی رکھی ہو - پھر اگر خدا عافیت سے
بیدار کردے تو بہت مبارک بات ہے اور اگر ایسا نہو تو اسکے گھر والے موت کے بعد اسکی
وصیت سے نفع اٹھائین اور اسپر رحمت بھیجین گے - تیرا کھانا پینا - اہل و عیال مین رہنا اور
بھائی بندونکی ملاقات - رخصت کرنے والے کی سی ہونی چاہیے اپنے باطن مین یہ بات پیدا
کرلے کہ مین رخصت کرنے والا ہون جسکی تمام باتین غیر کے قبضہ مین ہون آسے ایسا ہی ہونا
چاہیے - بعض اہل اللہ ایسے بھی ہین کہ جو کچھ ان کے لیے پردۂ غیب مین ہے یا ان سے سرزد
ہوگا اُس سب سے مطلع ہین - وہ اپنی موت کا وقت جانتے - اور دل مین غمگین رہتے ہین - وہ
اُسے اسطرح دیکھتے ہین جسطرح تم آفتاب کو دیکھ لیتے ہو - ان بیان کرنے کے لیے اُنکی زبان
نہین کھلتین - اسپر پہلے سر مطلع ہوتا ہے - پھر وہ قلب کو خبر دیتا ہے - اور قلب نفس مطمئنہ کو خبر
دیکر اُس سے اخفائے راز کا طالب رہتا ہے نفس مؤدب ہونے اور خدمت قلب وغیرہ بجا لانے
کے بعد اس امر پر مطلع ہو جاتا ہے - اور مجاہدات کے بعد اس لائق بنجاتا ہے - اس مقام قرب تک پہنچنے
والا - خدا کا نائب اور زمین مین اُس کا خلیفہ اور اسرار کا دروازہ ہوتا ہے - دلون کے
خزانے کی جو خزانہ الٰہی ہے تمام کنجیان اُسکے قبضہ مین ہوتی ہین - یہ نکتہ مخلوق کی سمجھ سے
باہر ہے - عارف مین جو بات پیدا ہو جاتی ہے وہ خدا کے پہاڑ کا ایک ذرہ - اس کے دریا
کا ایک قطرہ اور اُسکے آفتاب کا ایک چراغ ہے - الٰہی مین ان اسرار کے متعلق کلام کرنے سے
معافی چاہتا ہون - حالانکہ تو جانتا ہے کہ مین مغلوب الحال ہون - بعض صوفیہ کا قول ہے
کہ معافی مانگنے کی چیز سے بچا کرو - مگر مین جب اس کرسی پر بیٹھ جاتا ہون تو تم سے غائب
ہوتا ہون اور میرے قلب کے سامنے خود وہی نہین رہتا کہ جس کے سامنے عذر کرون اور پھر
اُس کا کلام یاد رکھکر تمہین سناؤن - مین ایک مرتبہ تم سے بھاگا اور تمہین مین آپڑا مین
ارادہ کرتا رہا کہ ہر رات نئی جگہ بسر کرون - ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک گاؤن سے دوسرے
گاؤن مین چلتا پھرتا رہون - اور مسافر و گمنام ہو کر مرون - یہ میرا ارادہ تھا مگر ارادۂ الٰہی اسکے

ہوا۔ اس لیے مین جسجگہ سے بھاگنا چاہتا تھا وہین آرہا۔ قلب درست اور ثابت قدم ہو کر خدا کے دروازے
محبوب کے جنگل اور اسکی دریا مین جا رہتا ہی کبھی اپنے کلام کو ساتھ اسمرتبہ کے بحث کرتا ہے اور کبھی ہمت
و نظر کے ساتھ۔ وہ خدا کا فعل ہو کر یکسو ہو جاتا ہے۔ اور فنا ہو کر بقا کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ ایسے
ملنے والے کم۔ اور نماننے والے بہت ہین۔ اسے ماننا اور اسپر عمل کرنا انتہائی مرتبہ ہے۔ منافق و
دجال اور مرکب ہونے پر سوار ہونے والے صالحین کے احوال کا انکار کیا کرتے ہین۔ یہ امر صحیح عقیدہ
اور کثیر عمل پر موقوف ہے۔ ظاہر احکام پر عمل کرنے والے کو خدا کی معرفت اور اس کا علم حاصل ہوتا ہے
حکم اسکے اور مخلوق کے۔ اور علم اسکے اور خدا کے مابین ہو جاتا ہے۔ اسکے ظاہری اعمال باطن
کی نسبت ایک ذرہ ہوا کرتے ہین۔ اعضا عبادت سے رکجاتے ہین۔ دل نہین رکتا۔ ظاہری آنکھ
سویا کرتی ہے۔ دل غافل نہین ہوتا۔ اس کا قلب اپنا عمل اور ذکر کیے جاتا ہے حالانکہ وہ خود
سوتا رہتا ہے **حکایت** ایک صوفی ذکر کرتے کرتے ہات مین تسبیح لیکر سو رہے۔ بیدار ہو کر
دیکھا تو تسبیح ہات مین اور زبان ذکر الٰہی مین اسیطرح گردش کر رہی ہے۔ اہل اللہ کے قلب باطن
کو بھی حکم دیا جاتا ہے اور وہ ہر وقت باطنی اعمال مین مشغول رہتے ہین۔ اسکے سوا ان کے
عمل اور بھی ہین جن کو وہ پابندی کے ساتھ بجا لاتے ہین۔ ظاہری اعمال جو بذریعہ اعضا ادا ہوتے
ہین عام بندون کے لیے ہین۔ اور باطنی و قلبی اعمال خواص کا حصہ ہے۔ سیر الی اللہ کا راز
انہین اور خدا مین مخفی ہے۔ وہ باوجود قرب خائف رہتے۔ اور تغیر احوال و زوال مقام کی بابت
تغلیب اغیار کا خوف کیا کرتے ہین انکو دل کے مسخ اپنے چاند سورج کے گہن۔ اور قدم پھسلجانے
کا خوف ہر وقت رہتا ہے۔ ہمیشہ دروازہ قرب کی زنجیر اور دامن رحمت الٰہی پکڑ کر دعا کیا کرتے ہین
کہ الٰہی ہم تجھسے دنیا و آخرت کچھہ نہین چاہتے بلکہ عافیت دین۔ اور بقاے ایمان و معرفت ہمارا مطلوب
ہے۔ اسے بطور صدقہ ہمین دے ڈال۔ ہم نے تیری رحمت کا دامن پکڑ لیا ہے۔ ہمین اپنے
گمان مین محروم نرکہہ۔ جو ہم چاہتے ہین اسے کر دے۔ تو جب کچھہ کرنا چاہتا ہے تو فقط امر کن سے موجود
کر دیتا ہے **اے قوم** اقوال و افعال مین اہل اللہ کا اتباع کرو۔ ان سب کے خادم بنو۔ اپنی جان
و مال سے انکی قربت ڈھونڈو۔ جو کچھہ تم ان کو دوگے وہ تمہارے لیے ان کے پاس جمع رہیگا۔
کل تمہارے حوالے کر دینگے۔ تو وسعت رزق کا طالب ہے حالانکہ قلم اسکی تنگی لکھکے خشک ہو چکا
اس لیے تو مبغوض ہے کیونکہ وہ چیز چاہتا ہے جو تیری تقدیر مین نہین۔ طلب دنیا اور اسکی
حرص مین کہان تک کوشش کرے گا حالانکہ تجکو قسمت ہی کا لکھا ملے گا۔ اہل اللہ خطا
کرتے ہین اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہین۔ تم گناہ کرتے ہو اور بالکل بے خوف ہو
یہ سراسر دہوکا ہے اس سے ڈرو۔ کہ وہ کہین تم کو دہوکے مین نہ پکڑ لے۔ پیغمبر علیہ السلام

فرماتے ہین : ہر کام کے متعلق اُنھین لوگون سے مدد لیا کرو جو اُسکے لائق ہون ۔ عبادت بہت بڑا کام
ہے اور اسکے لایق وہ لوگ ہین جو اعمال مین خالص ۔ احکام الٰہی کے عالم اور اُسپر عامل ۔ معرفت الٰہی
کے بعد مخلوق کو رخصت کرنے والے ۔ اپنی جان و مال و اولاد اور تمام مخلوق سے جدا ہو کر اپنے قلب و
باطن کے قدم سے خدا کی طرف توجہ کرنے والے ہین ۔ اُن کے اجسام آبادیون مین مخلوق کے مابین ہین
اور دل جنگلون مین چھپے رہتے ہین اور اُسی حالت مین رہتے ہین یہان تک کہ اللہ تعالی اُنکے
قلوب کی تربیت کرتا ۔ اُنکے پرون مین قوت دیتا اور اُنھین آسمان پر اُڑا دیتا ہے ۔ اُنکی ہمتین
بلند ہوتی ہین اور دل اُڑکر قرب الٰہی مین جا پہنچتے ہین ۔ پھر وہ اُن لوگون مین شامل ہوجاتے ہین
جنکی نسبت اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ وہ ہمارے نزدیک نہایت برگزیدہ و پسندیدہ بندون
مین ہین ۔ جب تیرا ایمان یقین کے اور یقین معرفت کے مرتبہ مین آجائے گا تو تو خدا کی طرف کا نتا
بنجائے گا ۔ فنیا رت لیکر فقرا کو دیا کرے گا ۔ صاحب مطبخ ہوگا ۔ تیرے قلب و باطن کے ہاتھ
سے لوگون کو رزق ملا کرے گا ۔ اے منافق جب تک یہ بات نہو تجھ مین ذرا بزرگی نہین ۔ افسوس
تو نے کسی پرہیزگار ۔ زاہد اور احکام الٰہی کے جاننے والے مرشد سے تربیت نہین پائی ۔ تو بلا
قیمت کسی چیز کا خریدار بننا چاہتا ہے ۔ اس سے کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا ۔ دنیا بلا مشقت حاصل
نہین ہوتی تو قرب و معرفت کیونکر ملجائے گی ۔ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین کثرت عبادت کے
متعلق جن لوگون کی تعریف کی ہے تجھے اُن سے کیا نسبت ۔ اس کا تو یہ قول ہے کہ وہ رات کو
کم سوتے ۔ اور پچھلی رات استغفار کیا کرتے ہین ۔ چونکہ خدا نے عبادت مین اُن کا صدق معلوم
کرلیا ہے اس لیے اُن کو اہل و عیال اور بسترون سے الگ کر دیتا ہے ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے
ہین کہ اللہ تعالی جبرئیل کو حکم دیا کرتا ہے ۔ آج رات فلان شخص کو اُٹھاؤ ۔ اور فلان کو سلادو ۔
اسکے معنی دو طرح ہین ۔ اول یہ کہ فلان کو اُٹھاؤ کیونکہ وہ عبادت مین صادق اور گناہون سے
بھاگنے والا ہے اُسکی تھکن اور نیند کو دفع کردو ۔ اور فلان کو سلادو ۔ کیونکہ وہ جھوٹا منافق باطل
در باطل اور لعنت در لعنت ہے اُسپر اونگھ کو مسلط کردو تاکہ ہین قائمین مین اس کا منہ نہ دیکھین
دوم یہ کہ فلان کو جگادو کیونکہ وہ محب اور ہمارا طالب ہے ۔ اور تکلیف اُٹھانا محبت کی شرط ہے ۔ اور
فلان شخص کو سلائے رکھو ۔ کیونکہ وہ محبوب ہے ۔ محبوب راحت ہی کیا کرتے ہین ۔ وہ سلایا
جاتا اور آرام دیا جاتا ہے کیونکہ اُسنے عبادت مین دن کو رات اور رات کو دن کر دیا ہے ۔ اُسنے
ازل کا اقرار پورا اور محبت الٰہی کو ثابت کر دکھایا ہے ۔ پھر جب اُسنے خدا سے اپنا اقرار پورا
کر دیا ہے اب یہ وقت ہے کہ خدا اپنا اقرار پورا کرے ۔ اس لیے کہ وہ اپنے رستہ مین محنت
اُٹھانے والون کی راحت کا ضامن ہے ۔ اہل اللہ کے قدم جب خدا کے رستہ مین منتہی ہوجاتے

ہیں تو اُن کو خواب میں وہ جلوے نظر آیا کرتے ہیں جو بیداری میں نہیں آتے۔ قلب و اسرار الٰہیہ
شے کا نظارہ کرتے ہیں کہ بیداری میں نصیب نہیں ہوتا۔ انہوں نے روزہ و نماز کیا۔ سو بار اور زاری
سے اپنے نفس کو مجاہدہ میں ڈالا۔ دن رات عبادت میں رہے۔ نتیجہ یہ کہ جنت مل گئی۔ اسکے بعد یہ
خطاب ہوا کہ رستہ اور طرف ہے یعنی طلب الٰہی۔ اب اُنکے اعمال باطنی طور پر ہو گئے۔ اور قلب
داخل ہوکر اُسی کے پاس قائم رہے اور وہیں جم گئے۔ جو یہ جانتا ہے کہ میں کس چیز کا طالب ہوں
اُسپر طاعت الٰہی میں اپنی قوت و کوشش کا صرف کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ مومن خدا کی ملاقات تک
تکلیف میں رہا کرتا ہے۔ افسوس تو میری ارادت کا مدعی ہے۔ اور اپنا مال مجھسے مخفی رکھتا ہے
تو اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔ شیخ کی بہ نسبت مرید کے پاس کپڑا و عمامہ و سونا چاندی۔ اور مال
وغیرہ کچھ نہیں ہوا کرتا۔ وہ تو حسب ارشاد شیخ اُسی کے دسترخوان سے کھایا کرتا ہے۔ اپنی ذات
فانی ہو کر اُسکے امر و نہی کا منتظر رہتا ہے کیونکہ وہ اس کو خدا کی طرف لے جاتا ہے۔ اسکی مصلحتیں
شیخ کے ہاتھ میں ہیں اسکی رتی میں شیخ ہی بل دیا کرتا ہے اگر تو اپنے شیخ کو تہمت لگاتا ہے تو اُسکے
پاس نہ جا۔ تجکو اسکی صحبت اُٹھانی جائز نہیں۔ مریض جب طبیب کو متہم خیال کرتا ہے تو اسکی دوا سے
اچھا نہیں ہوا کرتا۔ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا جس کا ظاہر درست ہے
مخلوق اُسکی طرف راغب ہوتی ہے اُسکے کلام اور نظر سے فائدہ حاصل کرتی ہے جب تو خلق کو
خدا کے علم و معرفت سے جانے پہچانے گا تو تمام صفتیں تجھسے غائب ہو جائینگی۔ جن و انسان اور
فرشتے سب معدوم ہونگے۔ تیرے قلب و سر کو توحید اور صفت و یہ بچا لیگی۔ تیرے وجود یعنی عادات
بنی آدم کا چھلکا تجھسے دور ہو گا حکم تیرے بدن کا کرتا بنے گا۔ تو آپے زمین پر پہنے پھرے گا
نفس اور مخلوق کو امر الٰہی تھامے گا۔ پھر علم الٰہی تیرے قلب و باطن کا پیراہن ہو گا۔ پیغمبر
علیہ السلام کے پیغام یعنی قرآن و حدیث کو لازم کر لے۔ اُن کا چھوڑنے والا مرتد۔ اور قید اسلام
خارج ہے۔ دوزخ اور عذاب ایسے کا انتہائی انجام ہے۔ اور غضب الٰہی ابتدائی حالت ہے۔
احکام بجا لائے اور خدا کے دروازہ پر جا پڑے۔ عارف کے قلب کو ایک اور چیز عنایت ہوتی ہے
جسکے باعث وہ اس کا مستحق ہو جاتا ہے کہ اُس کا اتباع کیا جائے اور اسکی باتیں سنی جائیں۔
اسی لیے اُن کے اتباع کی ممانعت ہے جو خود پابند احکام نہیں ہیں۔ یہ معرفت کی بنیاد ہے۔
جسنے معرفت کو عمل و اخلاص سے مضبوط کیا اور مخلوق کو تعلیم دی وہ خدا کے نزدیک بڑے رتبہ کا ہے
لہذا پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جس نے علم پڑھکر عمل کیا اور لوگوں کو سکھایا وہ فرشتوں میں
عظیم کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ جہل کے ساتھ عبادت خانہ میں خلوت گزین نہ ہو۔ کیونکہ مخلوق
کو دل میں رکھکر گوشہ میں بیٹھنا بہت بڑا فساد ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرما گئے ہیں۔

پہلے علم وفقاہت حاصل کر پھر گوشہ مین بیٹھ - جب تک روے زمین پر تجھے کسی کا خوف یا کسی سے
امید ہو گوشہ نشینی جائز نہین - جس کا خوف اور جس سے امید ہو وہ ذات باری کے سوا اور کوئی
نہو - خدا اور اُسکے دین کی اقامت کے سوا مین اور کسی چیز کو نہین جانتا - مین اس کے دین کو
محض اُسی کے لیے دین کی مدد کرتا ہون - صدیقون کی دُہائی پکار کو سن لیتا ہے - جب عوام
دین کی حدود کو توڑتے - مناہی کا ارتکاب کرتے اوامر کو چھوڑتے اور دین کو پس پشت ڈالتے
ہین تو وہ دین کی پکار اور خدا کی جانب اُسکی فریاد کو سن لیتا ہے - اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر
کے لیے کمر باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے - دین کی خیرخواہی کرتا اور اُسکی برائی دفع کر دیتا ہے
یہ سب کچھ خدا کی مدد سے کرتا ہے اپنے نفس وہوا - طبیعت ورعونت اور جہالت ونفاق کے
باعث ایسے فعل نہین کیا کرتا - ترک عادت عبادت ہو - جو عادت عبادت کے قائم مقام ہو
وہ عادت ہی نہین ہوتی - اہل اللہ نے دنیا وآخرت اور مخلوق سے علاقہ چھوڑ کر صرف خدا سے
تعلق کر لیا ہے - کھوٹا درم نہ چلاؤ - پرکھنے والا بینا ہے - وہ تمہارے درم کو کسوٹی پر لگا کر
تم سے لے گا - اس کھوٹے سکہ کو پھینکدو - اور محض لاشے خیال کرو - تم سے وہی لیا جائیگا
جس کا کھوٹ بھٹی مین جا کر الگ ہو چکا ہوگا - اس کام کو آسان نسمجھو - تم مین اکثر اخلاص کے
مدعی اور فی الواقع منافق ہین - امتحان نہوتا تو دعوے بکثرت ہونے لگتے - ہم حلم کے مدعی کو
غصہ دلا کر اور کرم کے مدعی کو کچھ مانگ کر امتحان کرین گے - علے ہذا القیاس ہر خصلت کے مدعی کو
اُسکی ضد سے آزمائین گے - ہوس کو چھوڑ کر ہر حال مین تقوے کو لازم کر لو - خدا متقیون کا ہے
اصل مین شرک سے اور فرع مین معاصی سے بچو - پھر قرآن وحدیث کی رسی کو مضبوط کر لو - انہین
ہاتھ سے نہ چھوڑو - اللہ تعالے کریم ہے - بندہ پر دو خوف نہین جمع کرتا - اہل اللہ کا خوف کھانے
پینے پہننے - نکاح کرنے اور دیگر تصرفات کے وقت دنیا مین مقدم ہو چکا ہے - انھون نے
حساب الہی اور عذاب کے خوف سے حرام ومشتبہات اور اکثر حلال چیزون کو چھوڑ دیا ہے - کھانے
پینے اور تمام احوال مین پرہیزگاری کو نگاہ رکھا ہے - زہد کے باعث اشیا کو ترک کر دیا ہے
پھر جب زہد طبیعت مین قرار پکڑ جاتا ہے تو معرفت بنجاتا ہے اور معرفت متمکن ہو کر علم الہی آ جاتا ہے
اور یہ اُن کے سر کا تاج ہوتا ہے - اس لیے حرام ومشتبہات ومباحات اُن سے مخفی ہو جاتے
ہین اور صرف وہ حلال باقی رہجاتا ہے جو صدیقین کا ہے جسکے باعث وہ متہم نہین ہوتے
اور جو اُن کے دل مین خطرے نہین ڈالتا - بندہ جب دنیا وآخرت اور ما سوے اللہ سے جدا
ہو جاتا ہے اور اُس کا قلب خدا کے قرب واحسان ولطف سے تعلق کر لیتا ہے تو اللہ تعالی
اُسے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کے حاصل کرنے کی تکلیف نہین دیا کرتا - اُس کا دل

اپنے مشغلون سے پاک رکھا کرتا ہے۔ مقربین کے دل ہمیشہ قریب اور علم خاص کے مکتب مین رہتے ہین
خدا اُن کے قلب و باطن کو اپنے ارادون سے الگ ہوجانا اور اپنے خدا کے سامنے پڑا رہنا سکھا دیتا
ہے اور خود اُن کا متولی بنکر اُنھین غیرون کے حوالے نہین کرتا۔ مخلوق کی عقل۔ اور عالم ظاہر سے
پرے لیجا کر اُن کو فنا کر دیتا ہے۔ پھر جب چاہتا ہے زندہ کر کے مخلوق کی جانب بھیجتا اور علم ثانی
سے علم اول کی تائید کرتا ہے۔ اول جہل ہے پھر علم پھر عمل و اخلاص۔ پھر علم ثانی۔ پھر عمل
ثانی۔ پہلے سکوت ہے۔ پھر گویائی۔ اول فنائے وجودی ہے پھر بقا۔ لہذا اے
دل کے مردو۔ تمہارا میرے پاس بیٹھنا کس کام کا؟ اے دنیا و سلاطین و اغنیا اور پیسے
پیسے کے بندو۔ تم پر افسوس۔ اگر ایک گیہون کے دانے کی قیمت ایک دینار ہوجائے۔ مومن
اسکی پروا نہین کیا کرتا۔ اُسکے یقین و توکل کی قوت رزق کے متعلق اُسے غمگین نہین رکھتی۔ تو اپنے
آپ کو مومن نہ خیال کر جب تک سب سے الگ ہو۔ ہر چیز خدا کا لشکر اور اُس کا کنبہ ہے۔ مخلوق سے
روگردانی حق اور خدا سے تعلق کرنا سب سے بڑا حق ہے۔ مین خیال نہین کرتا کہ تم میری باتین
سمجھ سکو۔ توحید کے دلائل اور صدیقین و اولیاء اللہ کے کلمات سنا کرو۔ اُن کا کلام وحی
کی مانند ہوتا ہے۔ وہ اُسی کی طرف سے بولتے ہین۔ خدا اُن کو فرمایہ عوام کے احکام سے الگ
اپنا خاص حکم دیا کرتا ہے۔ تو سودا یا بلہوس ہے۔ کتابون سے جمع کر کے کلام کیا کرتا ہے۔ اگر
کتابین جاتی رہین یا اُن مین آگ لگجائے یا جس چراغ سے تو دیکھ رہا ہے وہ گل ہوجائے تو کیا
کرے گا۔ اگر تیرے گھر کی ٹھلیا ٹوٹ جائے۔ اور اُسمین سے پانی رسنے لگے۔ تو تجھے انگیٹھی گر
گندہک اور چشمہ کہان سے ملے گا۔ جو علم پڑھکر خالص عمل کیا کرتا ہے۔ انگیٹھی اور چشمہ اُسکے
دلمین پیدا ہوجاتا ہے۔ وہ خدا کا نور ہوتا ہے جس سے وہ اور دیگر انسان منور ہوجاتے ہین۔
اے بلند آواز والو۔ اے نفس و خواہش کے ہات سے کتابین جمع کرنے والو۔ افسوس تم
خاص باتون مین جھگڑتے شکست دیتے اور ہلاک ہوتے ہو۔ اپنا واقعی حصہ نہین لیتے۔
تمہاری کوشش سے سابقہ اور علم الٰہی متغیر نہ ہوگا۔ پورے مومن مسلمان بنجاؤ۔ کیا تم نے اللہ تعالے
کا یہ قول نہین سنا۔ اہل جنت وہ ہین جو ہماری آیتون پر ایمان لاتے اور سچے مسلمان ہین۔ اسلام
کی حقیقت احکام کا مان لینا ہے۔ اہل اللہ نے اپنے آپ کو خدا کے آگے ڈالدیا ہے۔ چون و
چرا اور اس فقرہ کو کہ الٰہی یہ کردہ نکر۔ بالکل بھول گئے ہین۔ خوف کے قدم پر کھڑے ہو کر طرح
طرح کی طاعتین کرتے ہین اسی لیے اللہ تعالے انکی نسبت فرماتا ہے کہ وہ کوئی کام کرین مگر
اُن کے دل ڈرتے رہتے ہین۔ امر الٰہی بجا لاتے مناہی سے بچتے۔ میری بلاؤن پر صبر اور عطا کا
شکر کرتے ہین۔ اُنھون نے اپنی جان و مال۔ اور اولاد و آبرو کو میرے سابقہ ازل کے

سپرد کردیا ہے۔ اُن کے قلب جنت و دوزخ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ عارف آخرت کی بابت زہد حاصل
کرنے کے بعد اُس سے کہہ دیا کرتا ہے کہ تجھ سے الگ ہو۔ میں خدا کے دروازہ کا طالب ہوں
میرے نزدیک دنیا اور تو دونوں یکساں ہیں۔ دنیا مجھکو تجھ سے محجوب رکھتی تھی۔ تو مجھے اُسکے محجوب
رکھتی ہے جو مجھے اُس سے محجوب رکھے اُس میں بزرگی نہیں ہے۔ اس بات کو سنو۔ یہ خدا کے
علم اور مخلوق میں اُسکے ارادہ کا خلاصہ ہے۔ اور یہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین کا
واقعی حال ہے۔ اے دنیا و آخرت کے بندو۔ تم خدا سے ناواقف اور اُسکی دنیا و آخرت سے
باخبر ہو۔ تم بمنزلہ دیوار ہو۔ دنیا و آخرت مخلوق اور شہوات و لذات۔ تعریف اور قبولیت خلق
یہ سب تیرے بت ہیں۔ ماسوائے اللہ ہر چیز بت ہے۔ اہل اللہ خدا کی ذات کے طالب ہیں
دنیا و آخرت خدا کے دروازہ پر یا طبیب کے گھر میں موجود ہیں وہ جو چاہتا ہے ان سے لیکر
نفس کو کھلا دیتا ہے۔ منافق تمہیں اسکی خبر نہیں۔ منافق اس کلام کا ایک حرف نہیں سن
سکتا۔ اس پر قیامت گذر جاتی ہے۔ کیونکہ وہ حق بات سننے کی قدرت نہیں رکھتا۔ میرا
کلام حق ہے اور میں حق پر ہوں۔ میرا کلام خدا کی طرف سے ہے۔ میری جانب سے نہیں شرع
کیجانب سے ہے ہوس کی طرف سے نہیں لیکن تیری ناکارہ سمجھ آفت ہے۔ افسوس تونے
اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ علم کیا نفع دیگا۔ جوانی میں مشائخ کی خدمت کی۔ بڑھاپے میں کیا کریگا
مرتے وقت ہر مومن کی آنکھ کھلجاتی ہے اور وہ جنت میں اپنے مقام کو دیکھ لیتا ہے حور و غلمان
اسکی طرف اشارہ کرتے ہیں جنت کی خوشبو اُس تک پہنچتی ہے۔ اسی لیے موت اور اُسکی
سختیاں آسان ہوجاتی ہیں۔ اور اللہ تعالے اُس سے ایسا معاملہ کرتا ہے جیسا آسیہ سے کیا
تھا۔ تمام بعض اہل اللہ کو یہ باتیں موت سے پہلے معلوم ہوجاتی ہیں۔ وہ مقرب دیکھتا
ہیں اور مرنے سے مراد ہوگئے ہیں۔ اے خدا پر معترض۔ بیہودہ باتیں نکر۔ قضا و قدر کو
رد کرنے یا روکنے والا کوئی نہیں تسلیم اختیار کر۔ راحت پائیگا۔ یہ دن رات تیرے
سامنے موجود ہیں۔ تو ان کو رد نہیں کرسکتا۔ رات اپنے وقت پر ضرور آئیگی۔ تو اس سے
خوش ہو یا ناخوش یہی حال دن کا ہے۔ تیرے گمان کے خلاف یہ دونوں ضرور آئیں گے
اسیطرح قضا و قدر تیرے نفع کے لیے ہو یا نقصان کے لیے آئے بغیر نہ رہیگی جب فقر
کی رات آجائے تو اُسے تسلیم کر۔ اور غنا کے دن کو رخصت کر دے۔ مرض کی رات نمودار ہو
تو عافیت کے دن کو الوداع کہہ۔ کروبات کی رات آئے تو تسلیم کے بعد مرغوبات کے دن
کو وداع کر۔ امراض و اسقام۔ اور فقر بے آبروئی کی راتوں کا خوش دلی سے استقبال کر
قضا و قدر میں سے کسی شے کو رد نہ کر۔ ورنہ ہلاک ہوگا۔ ایمان جاتا رہیگا۔ قلب کمزور اور

باطن مردود ہو جائیگا۔ اللہ تعالے نے اپنی بعض کتابون مین فرمایا ہے مین برحق معبود ہون میرے سوا کوئی معبود نہین۔ جو میری قضا و قدر کو تسلیم کرتا بلاؤن پر صبر اور نعمتون پر شکر بجالاتا ہے مین اُسکا نام صدیقون مین لکھ لیتا ہون۔ اگر ایسا نہین کرتا اُس سے کہدو کہ میرے سوا اور خدا ڈھونڈھ لے۔ جب تو قضاء الٰہی پر رضامند۔ بلاؤن پر صابر اور نعمتون پر شاکر نہین ہے تو وہ تیرا پروردگار ہی نہین۔ اُسکے سوا کوئی اور خدا ڈھونڈھ لے حالانکہ اور خدا ہو ہی نہین سکتا۔ اگر تو خدا کو چاہتا ہے تو قضائے الٰہی پر رضامند رہ۔ تقدیر کی خیر و شر اور اُسکی شیرینی و تلخی پر ایمان لے آ۔ اور یہ سمجھ لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچنے والی ہے وہ ہرگز نہ ٹلے گی۔ اور جو ٹلگئی ہے وہ کسی طرح پہنچنے والی نہ تھی۔ جب ایمان درست ہو جائیگا تو تو ولایت کے دروازہ پر جا پہنچے گا۔ اور خدا کے اُن بندون مین ہو جائیگا۔ جن مین واقعی عبودیت کے معنے پائے جاتے ہین۔ ولی کی علامت یہ ہے کہ ہر حال مین بلاچون و چرا۔ مع ادائے اوامر و ترک نواہی۔ سر بسر خدا سے موافقت کیا کرتا ہے۔ اس لیے اسکی صحبت دائمی ہوتی ہے۔ وہ اس کے قرب مین دہنے بائین اور پیچھے نہین ہوا کرتا بلکہ سامنے رہتا ہے۔ وہ سینہ بلا پشت۔ قرب بلا بُعد۔ صاف بلا کدورت۔ اور خیر بلا شر بنجاتا ہے۔ تو مخلوق سے امید و بیم رکھتا ہے حالانکہ یہ خدا کے ساتھ شرک ہے۔ دینے کے وقت تو خلقت کی مدح کرتا ہے۔ اور نہ دینے کے وقت مذمت حالانکہ یہ خدا کے ساتھ شرک ہے۔ افسوس۔ مخلوق کے پاس کچھ نہین۔ تو خیر سے جدا ہے تیرے پاس توحید نہین۔ کل چیزین مخلوق کیجانب سے نہین بلکہ خدا کی طرف سے موجود ہوتین اور اُسی سے لیجاتی ہین۔ اور رستہ قطع کرنے کے بعد اُسکے دروازہ کی طرف رجوع کرنے سے ملتی ہین۔ ابتدا مین سبب ہوا کرتا ہے اور انتہا مین مُسبّب۔ مبتدی پہلے سبب سے اشیاء حاصل کرلیا کرتا ہے جسطرح کسی پرند کا بچہ اپنے ماں باپ سے دانہ مانگتا ہے۔ اور وہ اُسے بھراتے رہتے ہین۔ پھر جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے اور اُڑنا سیکھ لیتا ہے ماں باپ سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اپنے پرونکی طاقت سے خود اپنی روزی طلب کرتا ہے۔ تم مین کسی نے توکل کے ہات سے کوئی ایسا نوالہ کھایا ہے جس مین اپنی طاقت اور مخلوق پر بھروسا نہو۔؟ افسوس تم ایسی صفت کے مدعی ہو جو تم مین نہین پائی جاتی جبکہ تو اپنی طاقت و اسباب پر بھروسا کر رہا ہے تو اسلام و ایمان اور توحید و ایقان کا مدعی کیون بنتا ہے یہ بات دعوے سے حاصل نہین ہوا کرتی افسوس تو اس مقام پر بیٹھکر لوگون کو وعظ سناتا اور پھر اُن مین ہنستا اور مضحکہ انگیز حکایتین بیان کرتا ہے نہ تو فلاح پائے گا۔ نہ سننے والے۔ واعظ معلم و ادیب ہوتا ہے۔ اور سننے والے گویا مکتب کے لڑکے ہین۔ بچے سختی و احتیاط اور ترش روئی سے کچھ سیکھا کرتے ہین۔ بعض لوگ محض عطائے الٰہی کے باعث بلا سختی علم حاصل کر لیتے ہین

بہت سے لوگ بظاہر اسلام کے مدعی ہیں اور اُن کا مقولہ وہ ہے جو کفار کہا کرتے ہیں کہ ہماری دنیوی
زندگی سب کچھ ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہلاک کر دیتا ہے۔ یہی قول اسلام کے اکثر
مدعیوں کا ہے اور اکثر اسے کہتے تو ہیں مگر چھپا لیتے ہیں یعنی اپنے افعال سے اس قول کو زبان
حال بیان کرتے ہیں۔ میرے نزدیک انکی قدر مچھر کی برابر نہیں۔ خدا کے ہاں سب حقیقت کھل جائے
گی۔ اُن کو اتنی عقل و تمیز نہیں کہ ضرر اور نفع دینے والی چیز میں فرق کر سکیں۔ اللہ تعالے نے
یوسف علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا ہے کہ ہم تو اُسے کو پکڑیں گے جسکے پاس سے ہمارا اسباب
نکلا ہے۔ یعنی جسکے پاس ولایت و توحید و ایمان کا سامان موجود ہے۔ قلب جب خدا کے لیے
درست ہو جاتا ہے تو خدا اُس کو مخلوق و اسباب۔ بیع و شرا اور لین دین کے ساتھ نہیں چھوڑا
کرتا۔ اُسے ممتاز و خالص۔ پستی سے اُٹھاتا اپنے دروازہ پر بٹھاتا اور اپنے لطف کی گود میں
سُلاتا ہے۔ افسوس۔ تیرے اسلام کا قمیص پھٹا ہوا۔ اور ایمان کا کپڑا ناپاک ہو۔ تو ننگا ہو
تیرا قلب نادان مضطر مکدر۔ سینہ اسلام کے لیے غیر کشادہ۔ باطن خراب اور ظاہر درست ہے۔ نامۂ
اعمال سیاہ ہو۔ دنیا جسے تو محبوب جانتا ہے کوچ کرنے اور قبر و آخرت سامنے آنے والی ہو۔
اپنے کام اور عنقریب انجام کے لیے بیدار ہو۔ کیا خبر تیری موت آج یا اسی گھڑی ہو تجھمیں
اور تیری اُمیدوں میں پردہ پڑ جائے۔ دنیا سے تو جس چیز کا امیدوار ہو وہ نہ ملے گی۔ اور
جس آخرت کو بھول گیا ہے وہ سامنے آ جائے گی۔ غیر اللہ میں مشغول رہنا بالہوسی ہے۔
ماسوے سے اُمید و بیم رکھنا بلہوسی ہے۔ خدا کے سوا ہیں نہ کوئی نفع دیسکتا ہے نہ ضرر
اُسنے ہر چیز کے لیے سبب مقرر کیا ہے۔ حکم سبب ہی پر وارد ہوا کرتا ہے جب تو نے حکم بالسبب
پر عمل کیا تو گویا سبب پر عمل کیا۔ اسوقت تجھسے اسباب اسطرح ساقط ہو جائیں گے جسطرح
درختوں کے پتے۔ اسباب جاکر محض مسبب اور چھلکا دور ہو کر صرف مغز باقی رہجائے گا مسبب
یعنی اصل کے ساتھ تعلق کرنا مغز ہے گویا درخت کا پھل۔ موحد اپنے حالات میں انتقال کرتا رہتا
ہے۔ یعنی مشک سے نالی۔ نالی سے نہر۔ نہر سے دریا۔ فرع سے اصل۔ ولد سے والد۔ عبد سے
معبود۔ صنعت سے صانع۔ عاجز سے قادر۔ فقر سے غنا۔ ضعف سے قوت۔ اور قلیل سے
کثیر کی جانب منتقل ہوتا ہے۔ میرے آگے طول کلامی نکرو۔ تم میں اکثر کے دل ایمان سے خالی
ہیں۔ جس کے نفس کو کوئی حاجت ہو وہ اُسے سکوت و حسن ادب کی لگام اور تقوے کی
زرہ پہنائے۔ یہ اُسکے اطمینان اور وصول الی اللہ کا سبب ہے۔ وصول دو قسم ہے ایک وصول
عام۔ دوسرا وصول خاص۔ مرنے کے بعد وصول الی اللہ عام طور کا وصول ہے۔ اور بعض
اہل اللہ کا موت سے پہلے قلبی وصول دوسرے یعنی وصول خاص میں داخل ہے۔ یہ وہ لوگ

ہین جو مخالفتون سے نفس کا مجاہدہ کرتے اور نفع و ضرر کے متعلق خلق سے جدا رہتے ہین اسپر مداومت کرنے سے یہ لوگ اسیطرح خدا تک پہنچ جاتے ہین جسطرح عوام موت کے بعد پہنچتے ہین جسے یہ مرتبہ مل گیا اُسے مقام تمکن و بسط اور مرتبہ ہمکلامی و موانست حاصل ہوجاتا ہے - اسوقت یہ واصل شخص کہدیتا ہے کہ اپنے تمام اہل کو میرے پاس لے آؤ - یوسف علیہ السلام جب کنوئین اور قیدخانہ سے نکلے اور اُن سختیون پر صبر کرنے کے بعد صاحب اقتدار ہوگئے اور ہر چیز اُن کے قبضہ مین آگئی تو بھائیون کو حکم دیا کہ اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ - جب آپ کو غنا و ملک عنایت ہوا تو قبض مرتفع ہوکر بسط حاصل ہوگیا - آپ کنوئین اور قیدخانہ مین تنگ تھے وہان سے نکلکر فساحت حاصل ہوگئی اسے قوم ہر چیز خالق کل سے طلب کرو - اپنی تمام ہمت کو اُسکی طلب مین صرف کردو - اہل اللہ نے قرب الٰہی کی طلب مین اپنی جانین دے ڈالی ہین - آنحضرت نے مطلوب کو جان لیا تھا - اس لیے جان دینا اُنپر آسان ہوگیا - جو مطلوب کو معلوم کرلیتا ہے - اُسپر جان و مال خرچ کردینا آسان ہوجاتا ہے **حکایت** ایک شخص نخاس کیطرف گذرا - وہان ایک خوبصورت لونڈی اُسکے دل مین کھب گئی - ایک قدم آگے نہ بڑھ سکا - یہ شخص نہایت پُر تکلف لباس پہنے ایک ایسے نفیس گھوڑے پر سوار تھا جو قیمت مین ایک ہزار دینار کا تھا - ہاتھ مین جڑاؤ تلوار - اور آگے آگے غلام غاشیہ بردار - چند قدم بڑھکر مالک سے لونڈی کی خریداری کی بابت گفتگو کی - اسنے کہا اسمین شک نہین تم میری لونڈی پر عاشق ہوگئے - اور عاشق کا قاعدہ ہے کہ طلب محبوب مین اپنی ہر چیز دے ڈالتا ہے - جب تک اُن تمام چیزون کو اُسکی قیمت مین ندوگے جو اس وقت تمہاری ملک مین ہین - مین اسے ہرگز تمہارے ہات فروخت نکرونگا - وہ شخص یہ سُنتے ہی گھوڑے سے اُتر پڑا - اپنے تمام کپڑے اُتار دیے - نخاس سے ایک کرتا مستعار مانگ کر تمام سامان مع غلام اُسکے حوالے کردیا - اور ننگے پاؤن ننگے سر لونڈی کو لیکر اپنے گھر چلا گیا قیمت دی اور چیز لے لی - چونکہ مطلوب کو پہچان لیا تھا یہ تمام صرف اُسپر آسان ہوگیا - جو شخص محبت مین صادق ہو وہ بجز محبوب اور کسی کے پاس ٹھیرا بھی نہین کرتا - اب اگر کوئی یہ کہے کہ مین نے جنت اور اسکی نعمتونکی خبر سُن لی ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جنت مین وہ تمام چیزین موجود ہین جنکو جی چاہتا اور آنکھین لطف اُٹھاتی ہین - لیکن اُسکی قیمت کیا ہے - اس کا جواب ہم یہ دینگے - کہ خدا خود فرما چکا ہے کہ اللہ نے جنت کے بدلے مومنین کی جان و مال کو خرید لیا ہے - جان و مال مجھے سونپ دے جنت تیری ہوگئی - ایک اور شخص نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ اُن مین ہوجاؤن جو ذات الٰہی کے طالب ہین - کیونکہ میرے دل نے باب قرب کو معلوم کرلیا ہے - مین محبین کو وہان خلعت پہنچ

ہے تو بات دیکھتا ہوں۔ اس دروازے میں داخل ہونے کی قیمت کیا ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ تو
طلب میں سرتا پاؤں تک اپنے آپ کو صرف کر۔ شہوات و لذات کو چھوڑ کر اس میں فنا ہو جا۔ بہشت
و ما فیہا چھوڑ۔ نفس و رحمت و شیطنت اور خواہش دنیوی و اخروی کو ترک کر۔ غرضیکہ ہر شے کو دل کی
پیٹھ کے پیچھے ڈال دے۔ پھر اس دروازہ میں داخل ہو جا۔ تجھے وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی
آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خطرہ گذرا۔ جس کو کامل طور پر
یہ مرتبہ ملتا ہے اور جس کے دل کے قدم اس رستہ میں جم جاتے ہیں دنیا و آخرت دونوں اس کے
ہیں کہ بلا رنج و تعب محض نعمت بنکر اس کے آگے آجاتے ہیں اے لڑکے ایک کا ہو لے اور
باقی سب کو چھوڑ دے۔ اور یہ کہہ کہ جس نے پیدا کیا ہے وہی مجھے ہدایت کرے گا۔ اے دنیا میں
زہد اختیار کرنے والے جب تیرا دل اس سے نکلکر طالب آخرت ہو تو یہ کہہ جس نے مجھے پیدا کیا
وہی سیدھا رستہ دکھلائے گا۔ اور اے خدا کے طالب اس کی معرفت کے راغب۔ اور ما سوا
سے الگ ہونے والے جب تیرا قلب جنت سے الگ ہو جائے اور مولا کا طالب ہو تو یہ کہہ کر
جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی ہدایت کرے گا۔ دشوار رستہ کے باعث اس سے ہدایت طلب کر
اے ان دونوں رستوں میں چلنے کا ارادہ کرنے والے۔ ان لوگوں سے رہبری کا طالب بن
جو ان رستوں میں چلے اور خوفناک مقامات کو معلوم کر چکے ہیں وہ کون ہیں؟ علم پر عمل کرنے
والے مشائخ۔ جو اپنے اعمال میں خالص و مخلص ہیں اے لڑکے رہبر کا غلام بن۔
اس کے پیچھے پیچھے رہا کر۔ اس کے آگے اپنی سواری چھوڑ کر ہمرکابی میں چل۔ کبھی داہنے کبھی بائیں
کبھی پیچھے اور کبھی آگے رہ۔ اس کی رائے سے باہر نہ ہو۔ اس کے قول کی مخالفت نہ کر۔ تو اپنے
مقصود کو پہنچ جائے گا۔ اور سیدھے رستہ سے نہ بھٹکے گا۔ خدا کی توحید پر قائم رہ۔ تو آگ ہم
بجائیں گے اور ساری سختیاں دور ہونگی۔ ابراہیم جب ڈھیلکی میں بٹھا کر آگ میں پھینکے گئے
تو آپ نے تمام وسیلے منقطع کر دیے اور خدا کے سوا اور کسی کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ اسی لیے اللہ
تعالٰی نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم کے لیے سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا۔ اے آگ اپنے فعل
سے معزول ہو۔ بدل جا۔ اپنی حرارت و ایذا کو روک لے۔ اپنی تیز تلوار اور سوزش و غضب کو
موقوف رکھ۔ عاجز ہو کر سکڑ جا۔ بلا اذیت ٹھنڈی پڑ جا۔ یہ سب توحید و اخلاص کی
برکت سے تھا۔ بندہ جب توحید و اخلاص میں کامل ہوتا ہے تو کبھی خدا اس کا ہو جاتا ہے
اور اس کی تکوین میں داخل رہتا ہے اور کبھی اللہ تعالٰی تکوین کو اس کے سپرد کر دیتا ہے اور بندہ
اپنے نفس کے لیے مختص ہو جاتا ہے۔ یہ مرتبہ مخلوق میں خواص کے بعد ہے جنت میں
جانے والا جب کسی چیز کو امر کن سے مخاطب کرے گا۔ فوراً ہو جائے گی یہ جنت کی شان

آج دنیا مین ہونی چاہیے نہ کہ کل جنت مین - ابراہیم بچپن سے لیکر بڑھاپے تک توکل پر ثابت قدم رہے - مخلوق مین سے ہمسایون وغیرہ نے آزار دیئے - فقر اور تنگی معاش کے ساتھ کثرت عیال قحط سالی - اور بھائی بندون کی نفرت کے رنج مین مبتلا رہے - جو کچھ مین کہتا ہون تم اُسے عنقریب یاد کروگے - اور یاد کرکے پچھتاتے رہوگے - میری بات سنو - مین رسول اور اُسکے خدا کا نائب ہون - الٰہی مین اس نیابت مین تجھسے عفو اور عافیت کا خواہان ہون یعنی جو کچھ کر رہا ہون اسکی بابت عافیت چاہتا ہون - تونے انبیا اور پیغمبرون کو اپنے پاس بلالیا ہے اور مجھے پچھلی صف مین کھڑا کردیا ہے - مین ہر مخلوق کا رنج اُٹھاتا ہون - اس لیے عفو اور عافیت کا خواستگار ہون - مجھے شیاطین انس و جن اور جمیع مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ - آمین

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا - اے زاہدو - عابدو - خالص عمل کرو - ورنہ تکلیف نہ اُٹھاؤ تم کو روزہ نماز - اور موٹا کھانا پہننا بلا نیت و اخلاص اچھا معلوم ہوتا ہے بلکہ اسمین نفس و ہوی شامل ہے - اہل اللہ اس سے پرے قلبی حیثیت سے ہین - وہ حکم کی معیت مین قضا و قدر کے ساتھ گردش کرتے ہین - ظاہر و باطن اور سر و علانیہ مین خالق و مخلوق کے ساتھ حدود الٰہی کی محافظت رکھتے ہین - ہر بزرگ کو اُسکی بزرگی اور ہر حقدار کو اُس کا حق دیتے ہین - قرآن کا حق سنت پیغمبر علیہ السلام کا حق - اور اپنے باطنی علم الٰہی کا حق ادا کرتے رہتے ہین - اہل و عیال کو اُن کا نفس کو نفس کا - قلب کو قلب کا مخلوق کو مخلوق کا حق ادا کردینا ان کا لازمی کام ہے وہ تفویض و تمکین - اور حبس و اطلاق اور اخذ و عطا کے مرتبے مین ہین قلوب و اسرار و نفوس کی حدود قائم کرتے ہین - خلق کے محسن ہین - یہ چیز تمہارے کامون اور معلومات سے پرے ہے

مومن جب اپنے بھائی کو نصیحت کیا کرتا ہے اور وہ قبول نہین کرتا تو ناصح کہدیا کرتا ہے کہ تو عنقریب میری بات کو یاد کرے گا - مین اپنا کام خدا کو سونپتا ہون - عارف توحید و معرفت کی تلوار لیکر مخلوق کے نفوس سے جہاد کرتا رہتا ہے اور جو اُن مین سے اُسکے دل مین گھس جاتا ہے اُسے بادشاہ حقیقی کے دروازے پر لیجاتا ہے - وہ اپنے بندون کو دیکھ رہا ہے مومن کو عبادت بہت محبوب ہے - گھر مین بیٹھے نماز کیطرف اُٹھکر چلا جاتا ہے - بہشت پسند ہے اس کا قلب موذن کا منتظر رہتا ہے - موذن خدا کا داعی ہے - جب وہ اذان سنتا ہے تو اُسکے دل کو فرحت ہوتی ہے اور وہ مسجدون کی طرف دوڑ جاتا ہے - سائل کے آنے سے خوش ہوتا ہے - اور اگر اُسکے پاس کچھ ہوتا ہے تو دے ڈالتا ہے - کیونکہ اُسنے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول سن رکھا ہے کہ سائل خدا کا بھیجا ہوا تحفہ ہے - اور خوش کیون نہو اُسے تو خدا نے اس لیے بھیجا ہے کہ سائل کی معرفت اُس سے قرض مانگے - یہ مومن عابد کے مراتب ہین

اور عارف کا یہ طریقہ ہے کہ وہ حدود شرع کی اور غیر کو جگہ دینے کی اپنے قلب کی حفاظت کیا کرتا ہے۔ اُسے خوف رہتا ہے کہ کہین اسکے قلب مین غیر کے خوف و رجا اور توکل کو دخل نہ ملجائے۔ وہ خلق و اسباب کے میل جول سے اپنے دل کی حفاظت کیا کرتا ہے حالانکہ مخلوق بمنزلہ مریض اور وہ بمنزلہ طبیب ہے اور اسے مردم آمیزی کی ضرورت ہے تاہم مخلوق سے ملنے کو بُرا جانتا ہے۔ وہ قرب الٰہی کی عزت کے سبب جو اُسکی دلی آرزو اور پسندیدہ چیز ہے۔ دنیا اور آخرت کی زندگانی کو مکروہ جانتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالے مومنین سے خطاب کرے گا۔ تم نے آخرت کو دنیا پر اور میری عبادت کو نفسانی خواہشون پر مقدم رکھا ہے۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم۔ مین نے جنت تمہارے ہی لیے پیدا کی ہو۔ یہ قول مومنون کے لیے ہوگا۔ لیکن محبین سے یہ ارشاد کیا جائے گا کہ تم نے دنیا و آخرت اور تمام مخلوق پر مجھے مقدم رکھا ہے۔ خلقت کو اپنے قلوب و اسرار سے نکال ڈالا سو اب میرا دیدار و قرب تمہارے لیے ہے تم میرے حقیقی بندے ہو۔ بعض اولیاء اللہ جنت کا کھانا کھاتے اور وہین کا پانی پیتے ہین۔ اور اسکی تمام نعمتون کا نظارہ کرتے رہتے ہین۔ او بعض کھانے پینے سے الگ اور مخلوق سے محجوب ہو کر الیاس و خضر کیطرح بلا موت زمین پر بستے ہین انکے علاوہ اللہ کے اکثر بندے ایسے بھی ہین جو جہان مین مخفی ہین کہ لوگ انھین نہین دیکھتے اور وہ سبکو دیکھتے ہین لوگون مین اولیاء اللہ بہت اور اعیان بہت کم ہین۔ بعض اہل اللہ مفرد ہین۔ لوگ اُن کے پاس آتے اور اُن کا تقرب ڈھونڈھتے ہین۔ زمین اُنکے باعث اُگاتی ہے آسمان اُنکے سبب مینہ برساتا ہے اور مخلوق کی بلائین اُنکے طفیل دفع ہوتی ہین۔ ذکر الٰہی اور تسبیح و تہلیل فرشتون کا کھانا پینا ہے۔ یہی حال بعض اولیاء اللہ کا ہے۔ تمہین اس کلام کے سننے سے کیا حاصل۔ تم مین اکثر ابلیس کے فرزند اور اسکے غلام ہین۔ نہ تمہین بزرگی بہت نہ اسے۔ اے بدنصیبو۔ اسکی اطاعت چھوڑ دو۔ اس سے جدا ہوجاؤ۔ اپنے باطنی قدمون سے خدا کے پاس آؤ اور اُس سے یہ چاہو کہ تمہین اپنی مرضیات کا رستہ دکھائے۔ اپنی طاعت کرائے۔ دنیا کو مبغوض اور آخرت کو تمہارا مطلوب بنا دے۔ ایسے خزانے کی طرف رہبری کرے جو کبھی فنا نہین ہوتا اور ایسا چشمہ دکھائے جس کا پانی خشک یا تلی جھاڑ نہین ہوا کرتا۔ پھر جب وہ تم کو یہ سب دیدائے تو دعا کرو کہ آخرت کو تمہارا مبغوض بنا دے۔ اور خاص اپنے لیے اخلاص عمل۔ اپنی محبت۔ اور ترک ماسوے نصیب کرے۔ تو مخلوق اور سبب کا بندہ ہے۔ اگر خدا کا بندہ ہوتا تو تیرے تمام کام اسکے سپرد۔ اور حاجتین اُسکی طرف منتقل ہوتین۔ ایسی بات کیون کہتے ہو جس مین تمہارا فعل قول کی تکذیب کرتا ہو۔ کیا تم نے اللہ تعالے کا یہ ارشاد نہین سُنا۔ اے مومنو۔ جو بات

نہ کر سکو وہ منہ سے کیون کہا کرتے ہو۔ اللہ کے نزدیک یہ بیزاری کا باعث ہے کہ کہو اور کر نہ سکو۔ تمہاری
بے حیائی ہر حال مین کثرت دروغ گوئی۔ اور توحید مین جھوٹ بولنے سے تمہارے فرشتے تعجب کرتے
رہتے۔ تمہاری تمام باتین۔ گرانی و ارزانی اور احوال سلاطین و اغنیار اور اس سے متعلق ہین کہ
فلان شخص نے کھایا۔ اُسنے پہنا۔ اسنے نکاح کیا۔ فلان شخص مالدار ہو گیا۔ اور فلان مفلس قلاش۔
یہ سب بلہوسی ہے۔ خدا کی بیزاری اور عقوبت کا باعث ہے۔ توبہ کرو گناہون کو چھوڑ دو۔ اور
محض خدا کی طرف رجوع ہو جاؤ۔ اُس کی یاد مین غیرون کو بھلا دو۔ میرا کلام سُنکر ثابت قدم رہنا
ایمان کی اور اُس سے بھاگنا نفاق کی علامت ہے۔ اے مجھپر طعن کرنے والے۔ اِدھر آ۔ تاکہ
مین اپنی اور تیری حالت کو شرع کی کسوٹی پر لگاؤن۔ پھر جسکی حالت مشتبہ اور کھوٹی نکلے وہ
طعنہ زنی و ترک اور جیتے جی مرجانے کا مستحق ہے۔ بسم اللہ۔ ادہر آ۔ مین باہر نکلتا ہون۔ تو
مخنثون کی طرح مجھسے منہ چھپا کر نہ بھاگ۔ یہ لاشئے۔ اور محض ہوس اور مستی ہے۔ افسوس
تیرا حال عنقریب ظاہر ہوگا۔ الٰہی ہمپر رحمت نازل کر۔ اور دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچا
اے لڑکے تیرے کام بے بنیاد ہین۔ تیری دیوار گر پڑے گی۔ بدعت و گمراہی تیری بنیاد ہے
اور ریار و نفاق اسکی دیوار۔ اب دیوار کیونکر قائم رہے گی۔ یہ برابر ہوئے۔ اور مقتضائے طبیعت
ہے تو ہوس و طبیعت کے اشارے سے کھاتا پیتا۔ اور نکاح و جماع کیا کرتا ہے۔ کسی بات مین
تیری نیت درست نہین۔ ہر حال اور تمام اعمال مین مومن کی نیت درست ہوا کرتی ہے۔ وہ
خدا ہی کے حکم سے کھاتا پیتا پہنتا اور نکاح کیا کرتا ہے۔ دنیا و آخرت کے متعلق اُس کا یہی حال ہے
وہ دنیا مین بواسطہ شرع خدا کے حکم سے ہر کام کیا کرتا ہے۔ اور آخرت مین بلاواسطہ کرے گا
وہ دنیا اور سرعت فنا کو دیکھکر اُسمین زہد اختیار کرتا اور اپنی حصۂ ازلی کو یاد کرتا ہے۔ اور شرع
و باطن کی شہادت اپنا حصہ لیا کرتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ مجھے اسکی حاجت نہین۔ مین اسے
نہین چاہتا۔ اس کا دل دہنے بائین ہوتا ہے مگر وہ اُسکے لینے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ یہ اُس کا
دنیوی حال ہے۔ آخرت مین خدا کی ملاقات تک وہ جنت کو آنکھ بھر کر بھی نہ دیکھے گا۔ ایسا شخص
امر یقینی حکم مقدم اور اشارہ الٰہی سے کسی چیز کو لیا کرتا ہے۔ اس لیے وہ جنت و حور و غلمان
اور دیگر خواہشون کا حق ادا کرنے کے لیے۔ امر الٰہی کو قبول کرے گا اور اسمین دفعتاً فوقتاً انبیار
و مرسلین اور شہدار و صالحین کی موافقت کرتا رہے گا۔ ورنہ وہ بسا اوقات خدا ہی کے پاس
رہے گا۔ جب تو خدا سے ڈرے گا تو ہر حال مین کشادگی حاصل ہوگی۔ کیا تو نے اللہ تعالے کا
یہ قول نہین سُنا کہ جو خدا سے ڈرتا ہے اللہ تعالے اُسے کشایش اور ایسی جگہہ سے روزی پہنچاتا ہے
کہ جہان سے گمان بھی نہین ہوتا۔ اس آیت نے اسباب پر توکل اور اغنیار و ملوک پر اعتماد کا

اور زہد و پرہیز اور توکل کا دروازہ کھولدیا ہے۔ جو شخص سے ڈرتا ہے خدا اسکے لیے کشادگی دیتا ہے۔
مین تمہارے ساتھ کیا کرون تم سے کہان تک کہون۔ اے ناصح اگر تو کسی زندہ کو پکارتا تو اپنا کلام
اُسے سُنا دیتا۔ لیکن تو جسے پکار رہا ہے انہین حیات ہی نہین۔ تیرا قلب اسلام و ایمان و یقین
سے خالی ہے۔ تجھے نہ علم ہے نہ معرفت۔ بلکہ سراسر ہوس ہے۔ اور تیرے ساتھ کلام کرنا آواز کو
ضائع کر دینا ہے۔ اے منافقو۔ تم توکل کے متعلق فقط زبان سے کلام کرنے پر قناعت کرتے ہو
اور تمہارے دل مخلوق کے ساتھ کیا کرتے ہین۔ غیرت الٰہی کے باعث میرے دل مین تمہاری
طرف سے غصہ بھرا ہوا ہے۔ اگر تم خاموش رہتے اور مجھسے مزاحمت نکی تو فبہا۔ ورنہ ہمین تمہارے
گھر جلا دونگا۔ اے کھاری اور میٹھے پانی مین حائل ہونے والے۔ ہم مین اور انہین کہ ہم
تجھپر غصہ کا اظہار کرین۔ اور قضا و قدر کی بابت تجھسے جھگڑین۔ حائل ہوجا۔ اور اپنی رحمت کے
وسیلے سے ہمین اور ہمارے گناہون مین آڑ بنجا۔ آمین۔ اے لڑکے جب تو خدا سے ڈرنیوالا
ذاکر موحد اور بلا سے پہلے اُس کی جانب اشارہ کرنیوالا ہوگا اور پھر کسی بلا مین گرفتار ہوجائیگا
تو اللہ تعالیٰ اُسے خطاب کریگا کہ تو ٹھنڈک اور سلامتی بنجا۔ الٰہی ہمارے ساتھ ایسا ہی کر
گو ہم اسکے مستحق نہین ہین۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم سے معاملہ کر۔ ہمین عذاب نہ دے۔ اپنے
سے دور نہ کر۔ ہمارے اعمال کے مطابق جزا نہ دے۔ جسطرح گنہگار کو توبہ کرنی فرض ہے
اسی طرح عارف کے لیے ادب کرنا واجب ہے۔ عارف متادب کیونکر نہوگا۔ حالانکہ وہ تمام مخلوق کی
نسبت خدا کا زیادہ مقرب ہے۔ جو جاہل ہوکر بادشاہون کا مصاحب بنے گا اُس کا جہل اُسے
قتل کرادے گا اسلیے بے انتہا قرب مین ادب نہین وہ خالق و مخلوق دونون کا مبغوض ہے
ادب نہونا باعث بیزاری ہے۔ اللہ کے ساتھ حسن ادب چاہیے۔ ادب کرو۔ آخرت کی جانب
متوجہ ہوجاؤ۔ دنیا سے منہ پھیر لو۔ اور کفار کیطرح اُسپر نہ جھکو۔ چونکہ انہین دنیا کا زوال
معلوم نہین اس لیے اُس سے پیار و محبت رکھتے ہین۔ بندہ گناہون لغزشون اور خطاؤن سے
توبہ کرتا۔ دن کو روزہ رکھتا رات کو نماز پڑھتا۔ اور شرعاً حلال کی کمائی کھاتا ہے پھر ترقی
کرکے متورع بنجاتا ہے۔ اس وقت حرام کے خوف سے اسکی کمائی کم ہوجاتی ہے۔ اس کے
بعد ترقی پاکر متزہد۔ بعدہ زاہد۔ اور پھر ترقی پاکر عارف اور صرف خدا کا محتاج ہوجاتا ہے۔ وہ
اسے اپنا ہمنشین بناتا اور اُس سے کلام کیا کرتا ہے۔ اُس کا دل مخلوق سے خالی ہوتا ہے
اور ان سے بے پروا ہوکر خدا کا محتاج رہجاتا ہے۔ وہ اُسے ارواح انبیاء و اصفیاء کے ساتھ
بٹھاتا ہے۔ اور یہ اُس سے مستانس و قریب ہوجاتا ہے۔ یہ رتبہ چند در چند مراتب کے بعد
ملتا ہے۔ افسوس۔ تو ان حالات کو نہین جانتا۔ پھر ان مین کلام کیون کرتا ہے۔ خدا کو

نہین پہچانتا - پھر لوگون کو اسکی طرف بلاتا کیون ہے؟ تو فلان دولتمند اور فلان بادشاہ کے سوا
اور کسی کو نہین جانتا - تیرا نہ کوئی رسول ہے نہ خدا - تو پرہیزگاری سے نہین بلکہ وجہ حرمت
کھاتا ہے - کیونکہ دین کے بدلے دنیا کمانا حرام ہے - مین منافقون کو مٹانے انھین خوار کرنے
اور انکی عقلون کو زائل کرنے والا ہون - میرے بھائیو اس منافق کے گھر کو اجاڑ دین اور
اسکے ایسے ایمان کو کھو دینگے جسکا وہ مدعی ہے - منافق کے پاس لڑنے کے لیے ہتھیار
نہین ہین - اور نہ گھوڑا موجود ہے کہ جسپر سوار ہوکر خالق و مخلوق کے مابین آتا جاتا رہے ظاہر
و باطن سبب و مسبب اور حکم و علم کے مابین آمد و رفت کرتا رہے - اثر ایمان و عمل ایقان و قوت
توحید اور خدا پر توکل و اعتماد آفت آنے کے وقت ظاہر ہوتا ہے - ایمان اس دعوے پر
گواہ ہے - مومن خدا سے ڈرتے اور اسی سے امید رکھتے ہین - اپنی حاجتین اسیکے پاس
لیجاتے ہین - اور سب کو چھوڑ کر اسی کے دروازہ کی طرف رجوع کرتے ہین - کیا ہوگیا - تم
خدا کو کیون نہین پہچانتے - جو دنیا کو پہچان لیتا ہے فوراً اسے چھوڑ دیتا ہے - اور جو آخرت
کو پہچانتا ہے تو اسے معدوم ہونے کے بعد موجود خیال کرتا ہے - اس لیے چھوڑ دیتا ہے
اور خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے - اس وقت اسکی چشم باطن مین دنیا و آخرت حقیر ہو جاتی ہین - اور
وہ اللہ تعالی کو مکرم و معظم جان لیتا ہے - اس لیے غیر کو چھوڑ کر اسی کا طالب ہو جاتا ہے مخلوق
اسکے آگے ذرہ کی مانند ہوتی ہے - وہ ان کو ایسا جانتا ہے گویا لڑکے مٹی سے کھیل رہے
ہین - وہ بادشاہون کو معزول - اغنیاء کو مغرور - اور غیر اللہ سے مشغلہ کرنے والون کو محجوب
سمجھتا ہے - مین دیکھتا ہون کہ تم قرآن و حدیث اور کلام صالحین کے ساتھ کھیل رہے ہو
اور یہ کھیل تمہارے جہل کے سبب ہے - اگر تم کتاب و سنت پر عمل کرتے تو عجیب برکت دیکھتے -
وہ مرضیات الہی بجا لانے پر صبر کرتے ہین - اس لیے اللہ تعالے ان کو ان کے پسند کی
چیزین عنایت کر دیتا ہے - صبر نہو تو فقر و بلا عقوبت ہے اور صبر کے ساتھ کرامت - مومن
قرب الہی اور مناجات کے باعث بلا مین نعمت حاصل کرتا ہے اور کبھی اپنی جگہہ سے نہین
ٹلتا - میرے کلام کا بازار بہت مندہ ہے - کیونکہ نفسون اور خواہشون کو کچھ نہین دیتا -
یہ آخری زمانہ ہے جس مین نفاق کے بازار لگ گئے ہین - اور مین اس دین کے لیے کوشش
کر رہا ہون جسپر ہمارے پیغمبر و صحابہ اور تابعین قائم تھے - یہ آخری زمانہ ہے - درہم و دینار
اکثر لوگون کے معبود بن گئے ہین - یہ اس قوم موسیٰ کی مانند ہین جن کے دلون مین
بچھڑے کی محبت شربت کے گھونٹ کیطرح اتر گئی تھی - اس زمانہ مین بہی حال درہم و دینا
کی محبت کا ہے - افسوس تو اس بادشاہ سے مال و جاہ کیون طلب کرتا ہے اور پہچانتا نہین

اسباب پر یون اعتماد رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ عنقریب معزول ہونے یا مرنے والا ہے۔ اُس کا مال و ملک
و جاہ سب جاتا رہے گا اور وہ ایسی قبر مین جا رہے گا جو اندھیرے اور وحشت ۔ تنہائی اور
رنج و غم اور کیڑون کا گھر ہے۔ وہ سلطنت سے ہلاکت کی طرف منتقل ہو گا۔ ہان اگر اسکی نسبت اللہ عز و جل نیک
ہین تو اللہ تعالے اپنی رحمت مین ڈھانک لے گا۔ اور حساب مین تخفیف فرمائے گا۔ اسپر بھروسا
نکر جو معزول ہونے یا مرنے والا ہو۔ اسوقت تیری امید اور مدد معاش سب منقطع ہو جائے گی۔
مومن کی ہمت دنیا اور اہل دنیا۔ آخرت اور اہل آخرت سب سے اونچی ہوتی ہے۔ اُسے معلوم ہے
کہ اللہ تعالے عالی ہمتون کو محبوب رکھتا ہے۔ اس لیے اُسکی ہمت عالی ہو کر خدا تک پہنچتی اور
اُسکے آگے سجدہ کرتی ہے۔ پھر جب تک وہ قلب و باطن سے مستعد ہو اللہ تعالیٰ اُسے سجدہ
سے سر اُٹھانے کا حکم نہین دیتا اسکے بعد اُسکے قلب و باطن ریاست و نیابت اور مخلوق
مین عزت عطا ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا و آخرت مین رئیس اور دارین مین بادشاہ بنکر زندگی
کرتا ہے اے قوم نعمتون پر خدا کا شکر کرو اور اُنھین غیرون کی طرف نسبت نہ دو۔ کیا تم نے
خدا کا یہ قول نہین سُنا کہ تمہاری ہر نعمت خدا ہی کی طرف سے ہے۔ فقرا کو تلاش کر کے دیکھ
اور اسباب مین کوشش کر کہ کہین تجھپر اُس جھوٹے منافق کا داؤ نہ چل جائے۔ جو مالدار
ہو کر فقر کا اظہار کرتا ہو۔ خلوت نشینی رہنے اور ذلیل رہنے مین فقرا کی صورت بناتا۔
جب کوئی ایسا شخص تجھسے کوئی چیز طلب کرے۔ تو تھوڑی دیر توقف کر۔ اور اپنے دل سے
پوچھ۔ کیا عجب وہ غنی ہو کر درویشی کا اظہار کرتا ہو۔ سوچ کہ تیرا دل کیا کہتا ہے۔ اپنے
قلب سے فتوی لیا کر۔ خواہ مفتی کیسا ہی فتوے دین۔ مومن مخلوق کو پہچان لیتا ہے مومن مین
علامتین ہوتی ہین۔ اُس کا قلب جو اشیا کا پہچاننے والا ہو خدا کے اُس نور سے دیکھا کرتا
ہے جو اُس کے باطن مین موجود ہے۔ افسوس تو کاہل ہے اس سے تیرے ہات کچھ نہ لگیگا
تیرے ہمسایون۔ بھائیون اور اقارب نے سفر کیا۔ تلاش کرتے رہے۔ کاوشین کی۔ آخر
خزانون تک جا پہنچے۔ ایک درہم پر دس بلکہ بیس درہم کا نفع اُٹھایا۔ اور بہت سا مال لیکر
گھر آ سکے۔ تو اپنے گھر بیٹھا ہے یہ تھوڑی سی پونجی جو تیرے پاس ہے عنقریب جاتی رہیگی۔
اور پھر تو لوگون سے بھیک مانگتا پھرے گا۔ خدا کی راہ مین کوشش کر محض تقدیر پر اعتماد
نکر کیا تو نے اللہ تعالے کا یہ قول نہین سُنا کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین
ہم اُن کو اپنا رستہ دکھا دیتے ہین جلدی کر۔ اور لوگ آگے گئے ہین اور اُنھون نے اپنا کام
پورا کر لیا ہو۔ ہر چیز خدا کے قبضہ مین ہے غیر سے کچھ نمانگ۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول
نہین سُنا۔ کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہین۔ مگر ہم اُسے مقررہ اندازہ

نازل کرتے ہیں۔ اسی آیت کے بعد کل گفتگو باقی نہیں رہا۔ اسے دینا و درم کے طالب یہ دونوں ہی خدا کے قبضہ میں ہیں۔ ان کو مخلوق سے تانگ۔ اور ان کے ساتھ انکی طلب میں زبانی شرک نکر۔ اسباب پر اعتماد نہ کر۔ اے مخلوق کے خالق اے مسبب الاسباب ہم کو مخلوق و اسباب کے ساتھ شرک کی قید سے نجات دے دنیا و آخرت میں نیکی عنایت کر اور عذاب دوزخ سے بچا لے۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا۔ تم دار الحکمت میں ہو۔ اس لیے واسطہ کی ضرورت ہو۔ اپنے معبود سے طبیب طلب کرو جو تمہاری باطنی بیماریوں کا علاج کرے۔ ایسا چارہ ساز۔ اور رہبر چاہو جو تم کو ... دے۔ اور سیدھا رستہ بتائے۔ تمہارا دستگیر ہو۔ اُسکے مقربوں ادب دینے والوں۔ اُسکے دربانوں کا تقرب ڈھونڈو۔ تم اپنے نفسوں۔ خواہشوں اور طبیعتوں کی خدمت و متابعت پر رضامند ہو۔ میں تمہارے اخلاق کو درست اور دین الٰہی کے متعلق تم کو بے شرم و بیباک بناتا ہوں۔ اُن لوگوں کی نہ سنو جو تمہارے نفسوں کو خوش کرتے اور امرا کے آگے چیونٹی کیطرح ذلیل ہوتے ہیں۔ نہ اُن کو خدا کا حکم سُناتے ہیں اور نہ منہیات سے روکتے ہیں۔ اور اگر ایسا کرتے بھی ہیں تو محض نفاق و تکلف ہوتا ہے۔ خدا اُن سے اور تمام منافقین سے زمین کو پاک کرے یا اُن پر رحمت کرے اور اپنے دروازہ کا رستہ دکھائے۔ جب میں کسی اللہ اللہ کرنے والے کو یہ سنتا ہوں کہ وہ غیر کی طرف متوجہ ہے تو مجھے بڑی غیرت آتی ہے۔ اسے ذاکر خدا کے پاس رہکر اُس کو یاد کیا کر۔ زبان یا قلب سے غیر کے پاس رہکر اُس کا ذکر نادرست ہے۔ میرے نزدیک دوست دشمن سب برابر ہیں۔ روئے زمین پر نہ میرا کوئی دوست ہے نہ دشمن۔ یہ دعوی صحت توحید۔ اور مخلوق کو عاجز سمجھنے کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ تمام متقی میرے دوست اور خدا کے سارے نافرمان میرے دشمن ہیں۔ وہ میرے ایمان کا دوست ہو اور یہ دشمن۔ الٰہی اس امر ... کو میرے لیے ثابت اور مجھے اُسپر مضبوط رکھ۔ اسے اپنا دائمی عطیہ بنا دے۔ عاریت نکر۔ یہ چیز دعوے و آرایش اور آرزو و تمناوری۔ اور القاب و زبان درازی سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ صدق و اخلاص۔ اور ترک ریا و عداوت نفس و ہوئے و شیطان سے ملا کرتی ہے۔ عاقل بنو۔ نہ تم اہل دل ہو اور نہ تمہارے پاس دلوں کو پھیرنے والے کی معرفت ہے۔ ہمارے نفس ریاضت و تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ بلکہ تکبر و عظمت سے پُر ہیں۔ خدا کے رستہ میں انانیت و دعوے اور میرا اپنا کچھہ نہیں ہے۔ اسمیں تو سراسر محو و فنا ہے۔ ابتدا میں ضعف ایمان کے وقت لا الٰہ الا اللہ اور انتہا میں قوت ایمان کے وقت لا الٰہ الا انت۔ کیونکہ وہ مخاطب و حاضر اور موجود ہو جاتا ہے۔ جو مخلوق سے طلب کیا کرتا ہے وہ خالق کے دروازہ سے اندھا ہے۔ اس لئے نہ خدا کی طاعت کی نہ اُس کے پاس رہا۔ اگر جوانی میں طاعت کرتا تو اللہ تعالیٰ

بیٹا بر ہاپ میں اُسے غنی کر دیتا۔ وہ خدمت نکرنے والون کو دیا کرتا ہی تو کرنے والون کو کیون نہ
مومن بوڑھا ہوکر قوی الایمان اور قرب الٰہی کے باعث مخلوق سے بے پروا ہوجاتا ہے۔ خواہ وہ ایک ذرہ
ایک لقمہ۔ ایک گدڑی اپنے پاس نرکھتا ہو۔ مگر سب سے مستغنی ہوتا ہے میرے قول سے آگہی حاصل
کرو۔ اوراسے پس پشت نڈالو۔ مین بالکل سچ سچ کہہ رہا ہون اوراپنے تجربہ سے بیان کررہا ہون
تم مین اکثر لوگون کو محجوب پاتا ہون۔ لوگ اسلام کے مدعی ہین مگر اُسکی حقیقت سے واقف نہین
افسوس مسلمان نام رکھوالیناتم کو نفع ندیگا۔ تم باطن کو چھوڑ کر اسلام کی ظاہر شرطون پر عمل کرتے
ہو۔ تمہارا عمل کسی کام کا نہین صالحین کے نزدیک۔ لیلۃ القدر کی ایک علامت ہے۔ اللہ تعالے
بعض بندونکی آنکھون سے پردہ اُٹھا لیتا ہے۔ جس سے وہ فرشتون کے علمون۔ اُن کے چہرون
آسمان کے دروازون کا نور اور تجلی خاص دیکھ لیا کرتے ہین۔ کیونکہ اس رات زمین پر خاص
تجلی ہوتی ہے۔ بندہ جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو اللہ تعالے اُسے پورا قرب کامل عطا۔ پوری
محبت اور کامل عزت عنایت فرما دیتا ہے۔ پھر جب وہ ان مراتب پر سکونت کرلیتا ہے تو اُسے
اُسکی ذات سے جدا کرکے اپنا محتاج بناتا اپنی طرف پھیر لیتا اوراپنے اوراُسکے مابین پردہ
ڈالدیتا ہے۔ اس سے اُسے آزماتا۔ اوراُسکے عمل کی کیفیت کو دیکھا کرتا ہے کہ دیکھین بھاگتا ہے
یا ثابت قدم رہتا ہے۔ اگر ثابت قدم رہتا ہے تو اُس سے پردہ اُٹھاتا اوراُسے پہلے مرتبہ کیطرف
لے آتا ہے۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے کہ مجھپر میرا کیا احسان ہے۔ بندہ
اور اُسکی مملوک چیزین سب خدا ہی کی ہین۔ چونکہ اُنھون نے اپنا نفس خدا کے سپرد فرماکر
اپنے اختیار ومزاحمت کو زائل کردیا تھا اور اسپر رضامند ہوگئے تھے کہ خدا اُن کے متعلق قضاء
وقدر کا متولی رہے۔ اس لیے اُن کا دل درست اور نفس مطمئن ہوگیا تھا اُنھون نے
اس قول پر عمل کیا کہ میرا ولی وہ خدا ہی جسنے قرآن نازل کیا اور وہ صالحین کا متولی ہے۔
فضیل بن عیاض سفیان سے ملکر کہا کرتے تھے کہ آؤ ہم بیٹھ کر روئین کہ خدا جانے علم الٰہی
ہمارے متعلق کیا ہے۔ یہ نہایت اچھا قول ہے۔ یہ عارف باللہ اُسکے عالم اور اُسکے تصرفات
سے واقف شخص کا کلام ہی جس علم الٰہی کی طرف فضیل نے اشارہ کیا ہے۔ وہ حدیث قدسی
کا یہ فقرہ ہے کہ یہ لوگ جنت کے لیے ہین اور یہ دوزخ کے۔ مجھے نہ اُنکی پروا ہے نہ اُنکی۔ اپنے
سب کو ایک جگہ مخلوط کردیا ہے۔ اب یہ معلوم نہین کہ ہم کون سے فرقہ مین ہین۔ اہل اللہ
اپنے ظاہری اعمال پر مغرور نہین ہوا کرتے۔ کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ بہت لوگون
معبود اُن کے بادشاہ ہین۔ یا اُن کی دنیا اور غنا تندرستی اور قوت اُن کا معبود ہے۔ افسوس
تم نے فرع کو اصل۔ مرزوق کو رازق۔ مملوک کو مالک۔ فقیر کو غنی۔ عاجز کو قوی مردہ

زندہ مجھ پر رکھا ہے ۔ تمہارے لیے کوئی بزرگی نہین ۔ ہم تمہارا اتباع نکرینگے ۔ اور تمہارا
مذہب نہ لینگے ۔ بلکہ ہم سلامتی وسنت و ترک بدعت اور عمل توحید و اخلاص ۔ اور ترک ریا و نفاق
کے اونچے مقام پر تم سے الگ جا بیٹھینگے ۔ ہم مخلوق کو عجز وضعف اور ناچاری کی آنکھ سے دیکھینگے
اگر تو دنیا کے جابرون ۔ فرعونون ۔ بادشاہون ۔ اور مالدارون کی عظمت کریگا اور خدا کو بھولیگا
اسکی تعظیم نکریگا تو تیرا حکم وہی ہے جو بت پرستون کا ۔ تو جسکی عظمت کریگا وہ تیرا بت بنجائیگا
بتون کے خالق کی پرستش کر ۔ تمام بت تیرے آگے سرنگون ہوجائینگے ۔ خدا کا مقرب بن
مخلوق تیری مقرب بنجائیگی ۔ تو جسقدر خدا کی تعظیم کریگا مخلوق اُسی قدر تیری عظمت کریگی
اور جسقدر تو اُسے چاہیگا اُسیقدر خلقت تجھسے محبت رکھیگی ۔ جتنا اُس سے خوف کریگا
اُسیقدر مخلوق تجھسے ڈریگی ۔ جسقدر اُس کے اوامر ونواہی کا احترام کریگا اُسی قدر مخلوق
تجھے محترم جانیگی ۔ خلقت تیرے تقرب آلہی کے مطابق تیری مقرب اور تیری طاعت
کے مطابق تیرے مطیع ہوجائیگی ۔ موت کا ذکر امراض نفسانی کی دوا ۔ اور نفس کے سرپر
بمنزلہ گرز ہے ۔ مین برسون رات دن موت کو یاد کرتا رہا آخر اُسکی یاد سے فلاح پائی اور
اپنے نفس پر غالب آگیا ۔ مین بعض راتون مین سے صبح تک موت کو یاد کرکے رویا ۔ اور یہ دعا
کی کہ آلہی ملک الموت میری روح قبض نکرین ۔ بلکہ تو قبض کرے ۔ اس کے بعد میری آنکھ
لگ گئی ۔ خواب مین ایک تروتازہ اور خوبصورت بوڑھے کو دروازہ سے آتے دیکھا مین نے
کہا تم کون ہو جواب دیا ۔ ملک الموت ۔ مین نے کہا میری تو خدا سے یہ دعا تھی کہ وہ خود
میری جان لے ۔ ملک الموت روح قبض نکرے ۔ ملک الموت نے جواب دیا ۔ کہ تم نے یہ
سوال کیون کیا ۔ اور مجھ مین کیا قصور دیکھا ۔ مین تو ایک محکوم بندہ ہون ۔ بعض لوگونپر نرمی
کرتا ہون اور بعض پر سختی ۔ پھر مجھے گلے لگالیا ۔ اور میرے ساتھ رونا شروع کردیا ۔ بعدہ بیدار
ہوکر مین نے اپنے آپ کو روتا پایا ۔ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ وہ لوگ مجھپر نہایت
گران گذرتے ہین کہ جن کے سینون مین قرآن ہو ۔ اور دلون کو حب دنیا نے پھونک دیا ہو
ایسے دینی بھائی زیادہ پیدا کر جو نیک ہون ۔ نمازین قائم رہین ۔ رکوع اور سجدہ کرنے والے
ہون ۔ لوگون کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرین ۔ جنکے ہاتھون کو پرہیزگاری نے
کمائی بُرے روک رکھا ہو ۔ اور جن کی ہمتین خدا کی طلب مین مقید ہون ۔ اپنا مال ایسون پر صرف
کرو ۔ کل کو خدا کے گھر سے انھین دولت ملیگی ۔ ایک سائل نے پوچھا کہ خوف کی آگ سخت ہے
یا شوق کی ۔ فرمایا ۔ مرید کے لیے خوف کی ۔ اور مراد کے لیے شوق کی ۔ یہ اور شے ہے ۔
اور وہ اور شے ۔ اے سائل تیرے پاس کونسی آگ ہے ۔ اے اسباب پر بھروسا رکھنے

والو - تمہین نفع و ضرر دینے والا ایک ہے - تمہارا بادشاہ - حاکم اور معبود ایک ہے - کیا تم نے اُس کا یہ
قول نہین سنا کہ جو اپنے پروردگار کی ملاقات کا امیدوار ہو اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے -
اور اسکی عبادت مین کسیکو شریک نہ ٹھیرائے - تجھ مین اور تیرے خدا مین صرف اتنا فاصلہ ہے
کہ تو اپنے آپ کو چھوڑنے ہی سے دیکھ لے گا - سائل نے کہا مین اپنے آپ کو کیونکر چھوڑ دون؟
فرمایا مخالفت نفس و دنیا - اور اسکی بات کا جواب نہ دینے سے تو اپنے نفس کو چھوڑ سکتا ہے -
اسکی خواہشون لذتون اور دعوتون کو قبول نکر اس وقت ذلیل تیرے قلب کے آگے سے ہٹ
جائے گا - گوشت لوتھڑا بنکر بلا حس و حرکت آگے پڑا رہے گا - اسوقت روح مین طمانیت سرایت
کرے گی - کیونکہ جب اسکے وجود کی روح نکلجاتی ہو تو روح مین طمانیت آجاتی ہے - اور اسحال
مین نفس روح اپنے پروردگار کو دیکھ لیتے ہین نفس جب مطمئنہ اور موافق ہوجاتا ہے تو اسمین
پہلی روح کے سوا ایک نئی روح پھونکی جاتی ہے - یہ ربوبیت کی روح عقل کی روح -
مخلوق مین زہد کی روح - وجود مع اللہ کی روح - اُسکی طرف اطمینان رکھنے - اور غیر سے
نفرت کرنے کی روح ہے - جو شخص عمل مین سچا ہے وہ مشایخ کو رخصت کرتا اور ان سے تجاوز
کرجاتا ہے اور اشارہ سے یہ کہتا ہے کہ تم اپنی جگہہ بیٹھے رہو - تاکہ مین اُس مقام تک پہنچ جاؤن
جسکی طرف تم نے رہنمائی کی ہے - مشائخ گویا دروازے ہین - پھر کیا یہ اچھی بات ہو کہ تو دروازہ کو
پکڑلے اور گھر مین داخل نہو - اللہ تعالے نے لوگون کے لیے مثالین بیان کی ہین - خدا اور رسول پر
ایمان لے آو - اُنکی خبرون کو سچا جانو - خدا تک پہونچنے کی بنیاد ایمان ہے - تمام بھلائیونکی بنیاد
ایمان ہے - اخلاص نبوت کی اور نبوت رسالت کی اصل ہے - اور یہی اخلاص ولایت و
ابدالیت اور غوثیت و قطبیت کی جڑ ہے - علی بن فضیل بن عیاض کی وفات کے بعد اُن کو
اُنکے باپ نے خواب مین دیکھکر یہ پوچھا کہ خدا نے کیا معاملہ کیا - فرمایا کہ مین نے بندہ کے
حق مین خدا سے بہتر کسی کو نہین پایا - اے لڑکے خدا کے سوا اور کسی چیز مین مصروف نہو
دنیا اسیکی ہے اور رزق اُسکی مخلوق ہے اُسنے روزی مقرر کردی ہے - ملائکہ تیرے
رزق کے موکل ہین - خیر و شر اُسی کی جانب سے ہے - بندہ پر آفتون کے تیر برسائے
جاتے ہین - پھر جب وہ اپنی آنکھین بند کرلیتا ہے تو طبیب قرب اُسکے زخمون کا علاج کرتا
طبیب محبت اُسے اُٹھاتا - اور طبیب شوق اُسے ملادیتا ہے - ابتدا تکالیف کے ساتھ ہے
جنت تکالیف سے ڈھانکی گئی ہے تو قرب الٰہی مین تکلیفین کیونکر نہونگی - مومن قریۂ دنیا
مین بادشاہ کا نائب ہے جب اُس کا باطن آسمان اور قلب زمین بنجاتا ہے تو اس کا قلب
آسمان باطن کی ضیافت کھانا کھایا کرتا ہے - وہ جب چاہتا ہے ان دونون کو جمع کرلیتا ہے

پھر وہ رحمت خداوندی کو اپنے قریب دیکھتا ہے اور اس صورت سے ہاتھ پھیلاتا ہے گویا کسی کے گلے لگ رہا ہے۔ اسکے بعد فرمایا۔ اے اہل مجلس میں معذور سمجھو میں حال اور حیات کی قید میں ہوں۔ میں آج گونگا بہرا ہوں۔ میں نے اپنے باپ آدم کو دیکھا یہ فرمار ہے ہیں کہ اے لڑکے تیرے سچ بولنے نے مجھے اپنا نسب ملا دیا۔ وحشت ضروری امر ہے جب موت آئیگی تو تمام ملنے جلنے والے اور یگانے تجھے چھوڑ دیں گے۔ ان کے چھوڑ جانے سے پہلے تو خود انہیں چھوڑ دے۔ اس وقت تیری قبر خدا کی طرف کا رستہ اور دہلیز بنجائیگی مرنے سے پہلے مرجا۔ اپنے نفس اور یگانوں بیگانوں کیطرف سے مردہ۔ زندہ ہوجائیگا۔ اور اس وقت تیرا حال اس مردہ کا سا ہوگا کہ جس کو سابقہ ازلی کا ہات لقمے دیتا الٹ پلٹ کرتا اور اُسکے ارادہ بغیر اُسے اُس کا حصہ عنایت کرتا ہے جب پورا ہوجاتا ہے تو قرب آلہی اور اُسکے معرفت کے باعث حیات ملتی ہے۔ یہ بندہ الگ رہتا ہے اسکی پرواہ نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہوئی یا نہوئی۔ موت پیدا ہوئی یا نہوئی۔ اُسکے پاس وصل آلہی کا مشغلہ ہے۔ اور احکام آلہی اُسیطرح محفوظ ہیں۔ وہ پاک ذات ہے جسنے تم کو اپنے حکم سے سیر کرائی۔ اور علم کے باعث صحت دی تم میں سے بعض لوگ مکر سے کمل کا لباس پہنکر صالحین کیصورت بنالیتے ہیں مگر وہ ہمارے نزدیک کافر ہیں۔ گاہے گاہے بندہ اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے اور اُس کا ایمان قوی ہوجاتا ہے اسکے بعد اپنی کمائی اُسپر حرام ہوجاتی ہے اور اُسے حکم ہوتا ہے کہ تکوین کا خزانہ کھول۔ علم کے خزانے میں سے لے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جہاں تک ہوسکے دنیا کے غموں سے فارغ ہوجاؤ۔ یعنی موت اور اُس کے ماسوا۔ پلصراط اور اُسکے ماسوا کو یاد کیا کرو۔ آخرت کو اُسکی نعمتوں اور عذاب کے ساتھ یاد رکھو۔ طہارت قلب و باطن۔ اور مجاہدہ نفس و محاربہ شیطان کے باعث دنیا سے الگ ہوکر خدا سے مشغول ہوجاؤ۔ خالص خدا کے لیے ہوکر اُسکی طرف رجوع کرو۔ خلقت کو معدوم جانتا سب سے الگ ہونا اور طبیعت کا بدلکر فرشتوں کی سی طبیعت بنجانا عین توحید ہے۔ اسکے بعد فرشتوں جیسی طبیعت سے الگ ہونے اور خدا سے ملنے کا مرتبہ ہے۔ اس وقت خدا جانے وہ تجھے کیا کچھ پلادے گا۔ اور تو اعمال ظاہرہ کے علاوہ دیگر اعمال کے ساتھ مخصوص کیا جائیگا۔ اسلام ظاہر ہے اور ایمان اُسکی قوت۔ اس کے بعد معرفت آلہی پھر وجود باللہ۔ جب یہ مرتبہ مل گیا تو تو سراسر اُسی کے لیے ہوجائیگا۔ مومن اپنے کسب و سبب سے کھاتا اور یہ جانتا ہے کہ یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے۔ جب یہ مرتبہ قوی ہوتا ہے تو توکل سے کھاتا اور اُسے خدا کی طرف سے خیال کرتا ہے۔ اور یہ نظر پہلی نظر سے متغیر نہیں ہوتی۔ اگر وہ ہزار برس دجلہ میں بیٹھا رہے تو بھی اُس کا دل خدا ہی

علاقہ رکھنے والا نصیحت قبول کرے۔ خدا تجھپر رحم کرے گا۔ جب تو قضا و قدر کے متعلق خدا سے معارضہ کرتا ہے تو تجھکو نسا منہ لیکر اُس سے ملے گا۔ معارضہ اور مجادلہ چھوڑ دے۔ عزیر علیہ السلام نے پیدایش کی بابت اُس سے معارضہ کیا کہ وہ مخلوق کو پہلے پیدا کرتا۔ اور پھر اُسے معدوم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے نبوت کے دفتر سے ان کا نام کاٹ دیا۔ اور سو برس تک مردہ رکھا۔ پھر زندہ کیا اور پہلا مرتبہ عنایت کیا۔ استغفار کو اپنی زبان کا۔ اعتراف کو قلب کا اور سکوت کو باطن کا شیوہ بنائے۔ ذکر پہلے زبان سے شروع ہوتا اور پھر قلب کی جانب متعدی ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد دلی محبت و شوق زبان کی طرف متعدی ہوتے ہین۔ مین اکثر مشائخ کی صحبت مین رہا ہون۔ ان مین کسی کے دانت کی سفیدی نہین دیکھی۔ بعض انہین اچھے کھانے کھاتے مگر مجکو ایک نوالہ نہین چکھاتے تھے۔ انکو ادب حاصل کرو۔ غیر کو چھوڑ دو۔ غیر کا پیٹ بھر اور خود بھوکا رہ غیر کو عزت دے خود ذلیل رہا کر۔ غیر کو بے نیاز کر۔ خود محتاج رہ۔ مین تم کو اس لیے تربیت و تہذیب سکھاتا اور تعلیم دیتا ہون۔ مین آج قطعاً کہتا ہون کہ تم مجکو نفع و ضرر نہین پہنچا سکتے میرے رزق مین ایک ذرہ کمی بیشی نہین کرسکتے۔ مین نے اسکے بعد تم کو نصیحت شروع کی ہے۔ مین نے جنگلون مین رہتے وقت اس خیال کو مضبوط کرلیا ہے۔ شہوات کا حاصل کرنا انکو سخت سمجھ کر مقید۔ عقل کو زائل۔ نیند اور غفلت کو زیادہ۔ حرص کو قوی۔ اور امید کو دراز کردیتا ہے اے زندان ہونے کے قیدی۔ اے مخلوق کے بندے۔ اے انجام سے ناواقف۔ اے خالق و مخلوق اور اپنے نفع و نقصان سے بے خبر۔ اگر تو عاقل نہین ہے تو عقل حاصل کر۔ موت کو یاد رکھ۔ اسکی یاد نیکی و سلامتی کی کنجی ہے۔ جب تو موت کو یاد کرے گا تو تمام فضول باتین جاتی رہین گی۔ حرص اور امید کم ہوگی تو تو رجوع کرے گا اور اپنے تمام کام خدا کو سونپ دیگا۔ اے لڑکے جب تک تو اُسکی نعمتون کا اقرار نکرے اور وہ نعمتین تجکو توحید مین غرق نکردین ہرگز نجات نہوگی۔ جو اُسکی شکایت کرے اُس سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا رہے وہ اُس کا دوست نہین ہے۔ محبت اور شوق اور اُس کا قرب اس حال مین ثابت نہین ہوتا جب محبت ہوتی ہے تو قضا و قدر نازل ہوتے وقت الم نہین ہوتا۔ اور معارضہ و تہمت کچھ نہین رہتا۔ تیرا ہر قدم قبر کی طرف بڑھتا ہے تو قبر کی جانب سفر کر رہا ہے۔ بعض صوفیہ کا قول ہے عارف کو اُسکی نیکیان قبول ورد اور تعریف و مذمت کی طرف متوجہ نہین ہونے دیتین جب نفس زائل ہوتا ہے تو اُس کا ٹھکانا امر الٰہی ہوجاتا ہے۔ پھر جب دنیا زائل ہوتی ہے تو اُس کا ٹھکانا آخرت اور جب آخرت زائل ہوتی ہے تو اُس کا ٹھکانا قرب الٰہی ہے۔ وہ اس قرب سے مونس ہوتا اور راحت پاتا ہے۔ نماز آدھا رستہ طے کراتی ہے۔ روزہ دروازہ پر جا کھڑا کرتا ہو اور صدقہ

منزل قرب مین داخل کر دیتا ہے۔ یہی قول بعض مشائخ کا ہو خدا کا رستہ طے کرنے کے لیے صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اسے وحدت و غربت۔ افسوس۔ اس رستہ پر کوئی چلنے والا ہی نہین اگر حکمت کی حفاظت منظور نہوتی تو پوست علیہ السلام کا پیمانہ تمہارے اسرار و اعمال سب بتا دیتا۔ لیکن حکمت علم کے دامن کی پناہ مین ہے تاکہ ظاہر نہو۔ کبھی باوجود نعمت زہد منعم کا مشغلہ ہوجاتا ہے پھر وہ نعمت اُس سے چھین لیجاتی ہے تاکہ اُسمین مشغول نہوجائے۔ اس کے بعد وہ دائمی مشغولی کے باعث مقرب الٰہی ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ اسے مرتبۂ تکوین عنایت کرتا ہے۔ میرا کلام تمکو پس پشت ڈالنے اور تمہین اپنی نظر سے گرا دینے کے بعد صادر ہوا ہے۔ اسی لیے مین نے تمہاری دنیا اور آخرت سے تجاوز کیا ہے۔ مین نے تمہاری طرف دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ ضرر و نفع اور دو بنا دینا تمہارے اختیار مین نہین۔ بلکہ تمام تصرفات خدا کے قبضہ مین ہین۔ تم خدا ہی کے حکم سے کسی کو ضرر پہنچا سکتے ہو۔ اس لیے مین نے خدا کی طرف رجوع کر لیا۔ پھر مین نے دنیا کو دیکھا تو اُسے فانیہ زائل ہونے اور جاتے رہنے والی۔ قاتلہ اور دھوکا دینے والی پایا۔ اس لیے اُس کے پاس ٹھیرنے سے انکار کیا۔ کیونکہ وہ بہت جلد کوچ کرنے والی ہے۔ البتہ مین آخرت کے پاس تھوڑی دیر ٹھیرا تھا مگر نظر تامل سے دیکھا تو مجھے اُس کا عیب معلوم ہوگیا۔ یعنی وہ مخلوق و مشترک ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُسمین نفس کی خواہشین اور آنکھون مین لطف پیدا کرنے والی چیزین تیار کی ہین کیونکہ وہ خود فرماتا ہے کہ جنت مین وہ تمام سامان موجود ہین جنکی نفس خواہش کرتے اور جن سے آنکھین کیفیت اُٹھاتی ہین۔ مین نے سوچا کہ اسمین قلب کی خواہش کہان ہو اس لیے اُس سے مُنہ پھیر کر اُسکے مولا اور خالق کی طرف متوجہ ہوگیا جب بندہ خدا سے ڈرنے لگتا ہو تو اللہ تعالےٰ اُسے جہل کے بدلے علم۔ بُعد کے بدلے قرب۔ خاموشی کی جگہہ ذکر۔ وحشت کیجگہہ اُنس۔ اور ظلمت کی جگہہ نور عنایت کر دیتا ہے۔ اے نفس و ہوائے۔ اور اے طبیعت قصد اگر تم توحید۔ اور مخلوق سے الگ ہو کر خدا کی طرف قرار پکڑنے۔ اور ترک ملاقات خلق پر قناعت کروگے تو مین بلا رویت خداوندی کسی سے ایک لقمہ بھی نہ لون گا۔ اور اگر ایسا نہوا تو مین کھانے پینے کی قسم کھا لون گا۔ اور جب تم فنا ہوجاؤگے تو اپنے باطن کے ساتھ خدا کی طرف اُٹھ جاؤن گا۔ پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیوارین گر رہی ہین۔ اور بنانے والون سے فریاد کر رہی ہین۔ آپکی نہر کا پانی خشک ہوگیا ہے۔ خدا کی عبادت اول تو ہوتی ہی نہین اور ہوتی ہے تو ریا و نفاق کے ساتھ۔ اس دیوار چننے۔ نہر کھودنے اور اہل نفاق کو شکست دینے مین کون معاون ہے؟ مین اُس علم سے کلام کر رہا ہون جسکے بیان کی تجکو طاقت نہین۔ تو اُسکی تعلیم کسی فرشتہ کو نہین دے سکتا اور نہ کسی پر اُس کا اظہار کر سکتا ہے۔ تیرا قلب بمنزلہ

ہو رہی - کہین شیطان اُسے نہ بہکا دے - ورنہ خراب کر دے گی - اور بادشاہ رسہیر لشکر سے ڈالدے تو
مغلوب کر دیجیے - اپنے دوست اور کلیم کی مناجات وتجلی کے باعث اللہ تعالیٰ نے طور کی قسم
کھائی ہے - قلب جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اسقدر وسعت دیتا ہے کہ جن
انسان اور فرشتے سب اُسمین سما جاتے ہین - پھر جب کوئی شے اُسے روکنے والی نہین ہوتی
اور وہ کسی چیز کو نہین دیکھتا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا مقرب بنا لیتا ہے - کیا تو نے عصائے موسیٰ
کا حال نہین سُنا کہ وہ لکڑیون اور رسیون کے انبار کے انبار نگل گیا - مگر متغیر نہین ہوا -
سوال کامل ملاح نے کہا حسن بصری کا قول ہے کہ جو عالم زاہد نہین ہوتا وہ اہل زمانہ کیلیے
باعث عذاب ہوجاتا ہے - اس کا کیا سبب ہے ؟ فرمایا - یہ سبب ہے کہ وہ بلا اخلاص عمل کلام
کرتا ہے ایسا کلام لوگون کے دلون مین جگہ نہین پکڑتا - اس لیے وہ سنتے ہین اور عمل نہین
کرتے - قلب صحیح اور منور ہو کر مخلوق کے گناہون کی آگ اسطرح بجھا دیتا ہے جسطرح مومن کا نور پلصراط
سے گذرتے وقت دوزخ کی آگ بجھا دیگا - بعض کا قول ہے کہ نفس وشہوت اور مخلوق کی مخالفت
اور اچھے رفیق کی صحبت خلوت نشینی ہے - پھر اسکے بعد مرتبہ قعود ہے - خلوت آخرت کا رستہ
اور نفس وہوے رفیق طریق ہو نہین سکتے اس لیے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے - شیطان خود دشمن
ہے اس لیے لائق صحبت نہین خواہشین آفات ہین جو رستہ مین دانائی کی آنکھ پھوڑ دینگی مخلوق
رہزن ہے اس لیے خواہش کو خلوت کے دروازے پر چھوڑ دے - پھر اکیلا آگے بڑہ - خلوت مین
اپنے مونس کو دیکھ لے گا - حواریون نے حضرت عیسےٰ سے کہا - کہ ہمین سب سے بڑا علم سکھائیے
فرمایا - خوف الٰہی - رضا بالقضاء - اور خدا کے لیے دوستی سب سے بڑا علم ہے - تو زندیق ہے
کہ خلوت مین گناہ کرتا ہے - اور ظاہر مین عبادت - ورنہ بچتا تا ہے - شاید انجام سے نڈر ہو
قسمین اللہ تعالیٰ کے قبضہ مین ہین - اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص خراسان مین رہتا ہو
جسکے رشتہ کا ایک ایسا مالدار شخص جس کا وارث اُس خراسانی کے سوا اور کوئی نہین عراق
مین مر گیا - اس کا مال اُسی خراسانی کو ملیگا حالانکہ اُسے اس مال کی پہلے سے خبر بھی نہوگی
تم عوام مین داخل ہو - تم سے کھانے پینے کے متعلق کلام کرنا چاہیے - پھر لیمزکی غالب
اس لیے ہم کچھ اور کہہ رہے ہین - قلب نفس کا کھانا نے کے رستے بچا لیتا ہے - تاکہ وہ خدا
کی طرف رجوع کرے - تیرے دل مین جب کسی کی محبت اور کسی کا بغض پیدا ہوتا ہے تو کیا
کرتا ہے ؟ اپنی طبیعت کے کہنے سے محبت پیدا کر لیتا ہے - اور اُسی کے اشارے سے دشمنی
باندھ لیتا ہے - یہ اچھی بات نہین - تمام چیزیں قرآن وحدیث کے روبرو پیش کر - اگر ان کے
مطابق نکلے فبہا - ورنہ اس سے بچ کر رہ - پس اگر وہ محبت کا ثبوت دین تو قلب کی جانب جمع کر

جب قلب قرآن وحدیث پر عمل کرے گا تو مقرب ہوجائے گا - اور جب مقرب ہوگا تو اُسے علم حاصل
ہوجائے گا - اور جب علم حاصل ہوگا تو اپنے نفع ونقصان کو دیکھ لے گا - حق وباطل اور شیطان
ورحمان کا حصہ الگ الگ معلوم ہوگا - اسے اپنا قرب خدا سے اور خدا کا قرب اپنے سے ضرور نظر آئیگا
وہ ہمیشہ خدا کے ساتھ خوش رہے گا - ملک التجار بنکر خریدے گا اور مخلوق مین چھپا ٹیکا جب تو
یہان آسے تو اپنے علم وزہد واتقا اور تمام احوال کو چھوڑ کر تنہا داخل ہو - کپڑے پہنکر میرے پاس
آئے گا - تو میری نظرون سے اُجھل رہے گا - ان کپڑون کو اُتار دے - اور یہان آکر جو کچہ موجود
ہے لیجا - تیرا حصہ ضائع نہوگا - مین بعض مشائخ کے پاس گیا جبکہ وہ واردات کی بابت کلام
کررہے تھے - فرمایا کیا تو میری حالت کو پسند کرتا ہے ؟ مین نے کہا ہان - جواب دیا مین
ہمیشہ روزے رکھتا اور سحری کے وقت افطار کیا کرتا ہون - اس شہر کا کھانا پاک نہین ہے
اس سے پرہیز کر - سری سقطی لوگون سے باتین کرتے ہین جنید کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے -
ایک بار جنید نے پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین اُنھین باتون کا حکم کرتے دیکھا - سری سقطی نے
ملاقات کے وقت جنید سے فرمایا - تم نے ہماری بات نہ مانی - یہان تک کہ پیغمبر علیہ السلام کو
ارشاد کرنا پڑا - افسوس تو لوگون کو سمجھاتا ہے حالانکہ تیرے عمل ابتک سخت ہین - تمام روئے
زمین وآسمان اور دنیا وآخرت مین خدا کے سوا مین کسی سے امید وبیم نہین دیکھتا - بعض
صالحین سے پوچھا گیا - کیا تم اپنے خدا کو دیکھتے ہو فرمایا - اگر نہ دیکھتا - تو اس جگہہ ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر گر پڑتا - پھر پوچھا تم کیونکر دیکھتے - فرمایا - اُس کا وجود میری آنکھین بند
کردیتا ہے - عارف اُسے اسیطرح دیکھتا ہے جسطرح اہل جنت دیکھین گے - اللہ تعالے
اُن کے قلب پر تجلی کرتا ہے - اُنھین اپنے صفات واحسان اور لطف وکرم کے جلوے
دکھاتا ہے - ابو القاسم جنید کا قول ہے کہ مجھپر میرا کیا احسان ہے - صوفی وہ ہے جو اپنے
وجود سے پاک وصاف ہو - اُس کا قلب اُسمین اور خدا مین ایلچی ہے - جب تک کوئی شخص
پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین ادب دیتے اور امر ونہی کرتے نہین دیکھ لیتا ہرگز صوفی نہین
ہوتا - اس وقت اُس کا قلب ترقی کرتا باطن صاف ہوتا اور اس حالت مین بادشاہ
حقیقی کے دروازے پر پہنچتا ہے کہ اُس کا ہات پیغمبر علیہ السلام کے ہات مین ہوتا ہے - سب سے
پہلے آدم نے سریانی زبان مین کلام کیا - اور قیامت کے دن حساب بھی سریانی ہی زبان
مین ہوگا - پھر جنت مین داخل ہونے کے بعد لوگون کی زبان عربی ہوجائے گی - یعنی
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لغت مین کلام ہوا کریگا - بعض صوفیہ کا قول ہے کہ جب بندہ خدا کا
مطیع ہوتا ہے تو اُسے معرفت عطا ہوجاتی ہے - اس کے بعد نافرمانی کے باعث حقیقی

ملجاسئے تو اس کا دامن پکڑ لو۔ مومن کے چہرہ پر روشنی اور دل میں ملال ہوا کرتا ہے۔ پھر اسکے برعکس چہرہ پر ملال ہوتا ہے اور خوشی دلمیں آجاتی ہے۔ چہرہ کا رنج تادیب مخلوق کے لیے ہوتا ہے اور دل کی خوشی محض قضا و قدر کے باعث ہوتی ہے کہ وہ اُنسے خوش ہوا کرتا ہے دنیا مومن کا قیدخانہ ہے جب تک کوئی شخص مومن ہے دنیا اسکے حق میں قیدخانہ بنی رہیگی پھر تقوے اگر دوامی طور پر رہے گا تو وہ اس قیدخانہ اور ضیق سے رہائی حاصل کرے گا جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالے اُسکے لیے کشادگی کرتا اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ بجنسہٖ وجود اُس سے الگ ہو جاتا ہے۔ وہ حکمت کا دانہ کھاتا ہے قرب الٰہی کے بازو اُسکی پرورش کرتے اور اپنے سے ملا لیتے ہیں۔ یہ شخص طبقوں اور دسترخوان کا مالک بنجاتا ہے۔ اسے احمق تیرے ساتھ بخلی ہے جس کو قرار نہیں۔ تیرے ساتھ موت ہے کہ ادہر آئی اُدہر لوچلا۔ تو محتاج ہے۔ ہزار بار فنا ہوگا ہزار بار مریگا۔ پھر آخر میں درخت کی طرح اُگے گا رات دن پھل دے گا۔ اپنے قاعدہ سے نہ ٹلے گا تو بڑہکر عالیشان اور سایہ دار درخت بنے گا بشرطیکہ پہلے ساتوں زمینوں کی میخ بن چکے گا۔ تو دعوے نکر یہ دعوے ٹھیک نہیں ہے ایک مچھر کاٹ کھائے یا تیرے کھانے میں سے ایک نوالہ کم ہوجائے تو تیرے حصہ کی قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ اپنی حالت کو اجازت دے کہ تجھ میں داخل ہو اور تیرے قلب سے نکاح کرے پھر ایسا بچہ پیدا ہوگا جو ہوا میں اُڑے گا اور تیرے باطن کی بلندی پر جا بیٹھے گا مشرق و مغرب اور بحر و بر کی سیر کرے گا۔ تو سو رہا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ لوگ خواب غفلت میں ہیں جب مریں گے آنکھ کھل جائے گی۔ موت کے بعد بیدار ہونے والا بہت بُرا آدمی ہے۔ درویش کو چاہیے کہ قناعت کا تہ بند اور عفت کی چادر پہنے۔ تاکہ واصل بخدا ہو جائے۔ اور طلب دروازہ قرب کے لیے قدم صدق سے دوڑے۔ دنیا و آخرت اور مخلوق و وجود سے بھاگتا ہے۔ عنایت خداوندی اُسکی رافت و رحمت اُسکا شوق اور جذبات اُسکی نظر و مباہات اور ارواح انبیاء و ملائکہ کا لشکر اس کا استقبال کرینگے فرشتے اور ارواح انبیاء و مرسلین اُسکے مصاحب ہوں گے اور اُسے خدا سے ملا دیں گے اے مُردہ دلو۔ تمہارا جنت کو طلب کرنا۔ خدا کی طرف سے باز رکھتا ہے۔ اس سے الگ ہو جاؤ اور اُسکی طرف رجوع کرو۔ اُمیدیں کم کر دے۔ تاکہ تیرا قلب مقرب اور باطن صاف ہو کر خدا سے نزدیک ہو جائے۔ اور تو اپنی سابقہ تقدیر کو پڑھ کر اپنی اوقات و ساعات اور زمانہ اور ایک ایک لمحہ کے متعلق ایک ایک سطر ایک ایک کلمہ ایک ایک حرف سے واقف ہو جائے اور تجھ پر تیرا انجام ظاہر ہو۔ جب خوف الٰہی تجکو خدا کی طرف کھینچے گا تو قرب اُسے تیری طرف

ہے آئے گا۔ اس وقت تجھے قرار و ثبات حاصل ہوگا۔ تیری عمر زیادہ ہو یا کم۔ قیامت قائم ہو یا نہو۔ مخلوق تجھے دوست رکھے یا دشمن۔ لوگ کچھ دین یا نہ دین۔ تجھے کسی بات کی پروا نہوگی پھر شیخ رضی اللہ تعالے عنہ چیخ مار کر کھڑے ہو گئے۔ اور منہ ڈھانک لیا۔ پھر کھولکر یہ فرمایا اے آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا۔ آلہی ہماری خبرین ظاہر نکر۔ پھر بیٹھ گئے۔ اور یہ کہا کہ سفیان ثوری نے فضیل بن عیاض سے فرمایا۔ آؤ۔ ہم اپنی حالت کے متعلق علم آلہی پر روئین۔ یہ لوگ خائف تھے۔ خواہ کچھ ہی کرتے ہون۔ مگر اُن کے دل ڈرتے رہتے تھے۔ اُن کو اپنے عمل قبول نہونے اور سوء خاتمہ کا خوف تھا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہین وہ لباس اس لباس سے الگ اور وہ کھانا اس کھانے سے جُدا ہے اور دن بہت کم ہین مخلوق کے احسان کا دروازہ بند کرنے خدا کے احسان کا دروازہ کُھل جائے گا۔ اسکے بعد حضرت شیخ پھر کھڑے ہوئے۔ اور اپنے ہاتھوں کو سینہ پر رکھکر دہنے بائین ٹہلتے رہے۔ پھر بیٹھ کر اور یہ فرمایا کہ اے اندھے اس کُھلے دروازہ مین داخل ہو۔ کیونکہ دروازے دو ہین۔ ایک بند دوسرا کشادہ۔ کُھلے دروازہ مین آ۔ شریعت پیغمبر علیہ السلام کو زندہ رکھنے کے لیے سبب کے ساتھ رہ پھر اتباع حالت پیغمبر علیہ السلام کے باعث مسبب کی طرف چل۔ کسب آپکی سنت اور توکل آپکی حالت ہے۔ پھر تو اگر اپنے سے فنا ہونے پر قادر ہے تو کر گذر۔ نہ سبب کے ساتھ رہ نہ حال کے ساتھ اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دے۔ وہ کفایت کرے گا۔ بلند مرتبہ اور مقرب بنائے گا۔ اور ایسا کچھ دے گا کہ جسے تو پہچان نہ سکے گا۔ خدا جانتا ہے تم کچھ نہین جانتے۔ اپنا نفس تقدیر کی موجون کو سونپ دے۔ جہان گرے گا اُس کا فضل تجھے اُٹھا لے گا۔ جدہر توجہ کرے گا اُدہر خدا کی توجہ ہوگی۔ تو اُسکے قرب و اُنس اور رافت و رحمت کو دیکھ لے گا۔ غنی کی مثال اندھے کی سی ہے جسکے پاس کھانے کا طباق آتا ہے اور وہ یہ نہین جانتا کہ کہان سے آیا۔ پھر جب اُسے معلوم ہو جاتا ہے تو اُس جہت کی طلب مین دیگر جہات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسیطرح بندہ جب یہ جان لیتا ہے کہ اللہ تعالے آسان کرنے والا دینے والا۔ اور اُسکی طرف متوجہ کرنیوالا ہے تو اس کا قلب خدا سے متعلق ہو جاتا ہے۔ نفس تیرا معشوق ہے۔ اگر تو اُسے قاتل دشمن جانتا تو اُسکی مخالفت کرتا اور ضروری کھانے پینے کے سوا جو اُس کا حق ہے اور کچھ ندیتا۔ تجھے گوشہ نشینی سزاوار نہین۔ بلکہ بازار سزاوار ہے۔ تو اسرار آلہی پر مطلع ہونے کی لیاقت نہین رکھتا۔ ان اسرار سے واقف گونگا ہوتا ہے۔ جو اسرار پر قادر نہو اُسے چاہیئے مخلوق سے الگ رہکر غارون دریا کے کنارون اور جنگلون مین اپنا ٹھکانا بنا لے۔ جو شخص حکم و علم جمع کرنے پر قادر ہو اُس کو چاہیے مخلوق سے جُدا رہے۔ گرانی بادشاہ حقیقی کا کوڑا ہے

جس سے وہ ادب دیا کرتا ہے۔ یہ قول آپنے سخت قحط کے زمانہ مین کہا تھا۔ تو دنیا و آخرت کا طالب ہو کر محبت کا مدعی ہے۔ او احمق محبت کا دعوے۔ اور دفع ضرر و حصول نفع کی طلب۔ پیر سے بہت تو اللہ کے نیک بندون مین داخل نہین ہے۔ بلکہ مخلوق اور نفس و ہوئے اور خواہشون کا بندہ ہے۔ ہمارے پاس تمہاری کسوٹی تمہاری پرکھ اور پرکھنے والا موجود ہے۔ اے مدعی یہ کیا؟ تو بے موقع بات کیون کیا کرتا ہے۔ دعا کا ایک موقع اور وقت ہے۔ کلام کا محل اور ہے۔ سکوت کا اور دیکھنے کا موقع دوسرا ہے اور آنکھین بند کر لینے کا دوسرا۔ عمل کرنے والا کہان ہے تاکہ تو اسکی صحبت مین رہے صدیق لوگ شکر منعم ادا کرنے کے لیئے ہر زمانہ مین عبادت کو واجب جانتے ہین۔ طاعت و شکر سے نعمت کا مقابلہ کیا کرتے ہین۔ ہم تجکو تھوڑا سا حلال مال لینے کا حکم دیتے ہین۔ اسی تھوڑے سے حلال پر قناعت کر۔ اگر تو نے زیادہ ستانی کی تو یہ زیادتی اُس مباح کیطرف لیجائے گی جو مسلمانون مین مشترک ہے۔ پھر جب تو مباح کو لینے لگے گا تو شبہ کیطرف پھر شبہ سے حرام کیجانب اور حرام سے دوزخ کی سمت چلا جائے گا۔ زاہد وہی ہے جو حلال سے پرہیز کرے۔ کیونکہ حرام سے بچنا تو عموماً ہر شخص پر واجب ہے۔ قلب مین کبھی ایسی چیز وارد ہوتی ہے کہ برداشت نہین ہو سکتی۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مان نے بیٹے کے مرنے کی خبر سُنی۔ چیخی چلائی کپڑے پھاڑے۔ اور عقل اس صدمہ کی برداشت سے عاجز رہ گئی۔ اس سے سماع وجد مراد ہے ہم دعا مین لوگون کی موافقت کر لیتے اُن کا ساتھ دیتے اور اُن سے معاشرت رکھتے ہین مگر ہمارے دل سرد ہو کر خدا کے وعدے۔ فضل کے طعام اور منزل اُنس کو دیکھا کرتے ہین۔ اپنی خواہشون مین زہد اختیار کر تاکہ تجکو خدا کی مشیت سے فتحمندی حاصل ہو۔ ترک مشیت و ارادہ محبت کی شرط ہے۔ اس حالت مین تیری زبان گویا آنکھین بینا۔ اور کان شنوا ہو جائین گے۔ الطاف و اکرام ملے گا۔ اور صفائی باطن کے پھل۔ اور جواہرات حاصل ہون گے۔ خدم و حشم ملینگے۔ ہر چیز تیری خدمت کریگی۔ اللہ تعالے تیرے باعث سب پر فخر کا اظہار کرے گا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے جو کچھ رسول تمہین دے اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے باز رہو۔ خدا و رسول کا حکم بجا لاؤ۔ اُنکے فرمان پر عمل کرو۔ اس رستہ مین تو ہی تو ہی کے سوا۔ مین اور ہم کچھ نہین ہے۔ اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے والسماء والطارق کی تفسیر مین فرمایا خدا نے آسمان اور اُسپر چلنے والے کی قسم کھائی ہے۔ آسمان پر چلنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ پہلے آپکی ہمت نے آسمان کا رستہ طے کیا پھر جسم نے۔ آپ کو معراج مین ساتوین آسمان پر لے گئے۔ اللہ تعالی نے کلام کیا۔ اور آپ نے ظاہری و باطنی آنکھون سے اُس کا جلوہ دیکھا۔ زمین مین چشم باطن سے

ملاحظہ فرمایا اور آسمان میں جو چشم ظاہر ہے۔ اسی طرح جب کسی کا قالب درست ہو جاتا ہے۔ وہ قلبی
آنکھ سے خدا کو دیکھ لیتا ہے اُسکے اور آسمان و اسرار کے درمیان پردے قطع ہو جاتے ہیں
ہمتیں آگے بڑھا کرتی ہیں۔ اور نور الٰہی کے باعث اسرار اہل یقین کے دلوں میں سیر کیا کرتے ہیں۔
ان کے دل روشن ہیں۔ مومن کی دانائی سے ڈرتے رہو۔ قلب منور ہو کر آسمان بنجاتا ہے جسمیں
علم کے ستارے ہوتے ہیں اور معرفت کا سورج چمکا کرتا ہے۔ فرشتے اس نور سے روشنی حاصل
کرتے ہیں۔ ہر شخص پر خدا کی طرف ایک نگہبان مقرر ہے کہ شیطان کی دستبرد سے حفاظت کرتا ہے
اور بعض اہل اللہ ایسے بھی ہیں جن کے نگہبان صفیں باندھکر اُنکی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اللہ ان کے
پس پشت محافظ ہے۔ تو محض فصاحت و بلاغت ہے۔ تو نے اپنا گھر اُجاڑ لیا۔ تو اپنے مکان
میں چکر کھا رہا ہے خراس کے اونٹ کی طرح آگے نہیں بڑھتا۔ یہ شاید کسی فقیر کی بددعا ہے
کہ تیری باطنی آنکھیں پھوٹ گئی ہیں۔ تو نے خدا کو چھوڑا۔ خدا نے تجھکو چھوڑ دیا۔ تیری نگاہ
میں بہت سے رستے جمع کئے۔ ارادے بکثرت ہوگئے۔ تیرے قصد کے پر کٹ گئے۔ اور تو دنیا
و آخرت میں گوشت کے لوتھڑے کی طرح پڑا رکھا۔ اب تو ایسے دوست کا محتاج ہے جو افلاس کا
اقرار لیکر تیری دعا رے حق کے ساتھ اہل اللہ سے۔ اور پھر فرشتوں سے اُنس حاصل کر
جب تو ان لوگوں سے محبت کرے گا تو تیرے لیے ایک اور دروازہ کھل جائے گا جب انسانی
مخلوق سے منکر پھر اس دروازہ کو بند کر دے گا تو تیرے لیے جنات کی محبت کا دروازہ کھلے گا۔
اور جب اسے بند کرے گا تو فرشتوں کی محبت کا۔ اشیاء اپنی ذات سے کچھ نہیں کر سکتیں۔
آگ اپنی طبیعت سے نہیں جلاتی۔ پانی اپنی ذات سے پیاس نہیں بجھاتا۔ نمرود کی آگ ابراہیم کو
نہ جلا سکی۔ ابو مسلم خولانی آگ میں ڈالے گئے۔ مگر جلنے سے محفوظ رہے۔ سمندر کو آگ نہیں جلاتی
اگر تو خالص اعمال کرے گا تو مخلوق سے الگ ہو جائے گا۔ اور اُن کے جتھے سے نکلکر خدا سے جا ملیگا
اُسے طلب کرتا رہ گا اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک مسافر کسی کوچہ میں داخل ہو کر اپنے دوست کو ڈھونڈنے
لگا ابتدا سے انتہا تک بار بار کوچہ کے چکر کاٹے۔ مگر دوست کا دروازہ معلوم نہ ہوا۔ اُس کا دوست جو پہلے
سے اس حالت کو دیکھ رہا تھا اس مسافر کی حیرانی اور محبت دیکھکر باہر نکلا۔ ملاقات کی اور گلے سے
لگا لیا۔ جیسا کہ یوسف نے بنیامین کے ساتھ کیا اور یہ کہدیا تھا کہ میں تمہارا بھائی ہوں۔ خدا نے
قلب کی زمین کو معرفت و علم کا ٹھکانا بنا دیا ہے۔ رات دن میں خدا کی تین سو ساٹھ نظریں قلب
پر پڑتی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اُسے قرار نہ دیتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ قلب جب درست ہوتا اور جب قرب
حق سے قرار پکڑ لیتا ہے تو خدا نفع مخلوق کے لیے اسمیں حکمتوں کی نہریں جاری کر دیتا ہے۔ اور اسکو
دین کا ستون بناتا ہے۔ اُن میں بڑا نبی کا۔ چھوٹا صحابہ کا۔ اور سب سے ادنیٰ تابعین کا تمام ہوا۔

وہ قول و فعل اور رضا بہ دیا طن سے امر الٰہی بجالانے کیلئے جو کچھ کہتے ہین اسپر عمل کیا کرتے ہین۔ اُن سے
چشم بیداران کی آنکھین ٹھنڈی ہین۔ خدا انکے پر اُن کے باعث فخر کرتا ہے۔ وہ مبارک شخص جو خدا تعالیٰ
کا ہو اور اُن سے دنیا اور اہل و عیال کا بوجھ ہلکا کرے۔ اہل اللہ کا مشغلہ اُن کو کمائی سے روک رکھتا ہے
وہ مصلحت خلق کے لیے قائم ہین۔ تمام مخلوق اُنکے نزدیک اولاد کی مانند ہے۔ وہ دنیا مین مصروف
نہین ہوتے۔ حالانکہ دنیا اپنے آپ کو اُنکے سامنے پیش کرتی ہے مگر وہ مُنہ موڑ لیتے ہین۔ یہ جو کچھ
تیرے قبضہ مین ہے تیری ملک نہین بلکہ مشترک ہے۔ ہمسائے اس مین شریک ہین۔ تیری
کمائی معاف و اور اسکے لیے تیرے ہات مین دی گئی ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تم کو جس چیز کا خلیفہ
بنایا ہے اُسمین سے خرچ کرتے رہو۔ تاکہ خدا معلوم کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ہمسایہ پر مہربانی
کر۔ فقیرون کو کھلا۔ کیونکہ دوست کا گھر تنگ ہے اور اُسمین آنے والا احتیاج کشایش ہے دیکھنا
چاہیے جسنے مخلوق کا دروازہ بند کیا۔ اور خدا کے دروازہ پر کھڑا ہو کر اپنی حاجتین بیان کین۔ اسباب
و ارباب کو چھوڑ۔ پھر دیکھ کہ کیا کچھ نظر آتا ہے۔ اُسکے دروازے پر ٹھیر۔ اور آلام پر صبر کا تکیہ لگا۔
قضا و قدر یقینی امر ہے۔ رنج نکر۔ اسوقت تجھکو عجیب عالم نظر آئے گا۔ تو دیکھیگا کہ تکوین تیرا
حال کیونکر درست کرتی ہے۔ رحمت کسطرح پالتی ہے۔ محبت کیونکر ترقی دیتی ہے۔ سارا دار و مدار
حاجت کے بعد سکوت پر ہے۔ خدا اسی حالت مین بندہ پر فخر کرتا اُسپر مخلوق و اسباب کے منافع
حرام فرماتا اور اُسے اپنے قرب کی طرف پھیرتا ہے۔ جب اُسکے لطف کے آغوش مین باطنی خوشبو
ملے گی تو ماں کی خوشبو اور اسکی مہربانی سب فراموش ہو جائے گی۔ ایسا کون ہے جو مضطر کی
دعا قبول کرلے۔ وہ اسی لیے مضطر کرتا ہے کہ تو اُس سے دعا کرے۔ وہ دعا مین عاجزی کو
پسند کرتا ہے۔ اور تمام دروازے اس لیے بند کر دیتا ہے کہ تو اُسکے دروازہ پر جا کھڑا ہو۔
احباب دروازہ قرب کو کشادہ دیکھتے ہین۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ ماں بچہ کو باہر نکالکر دروازہ
بند کرلے اور ہمسایون پر تاکید کرے کہ تم بھی اُسکے لیے اپنے دروازے نہ کھولنا (ماں کا یہ فعل
کسی خاص غرض کے لیے ہوتا ہے) پھر بچہ باہر بیٹھکر رونے لگے اور جس دروازے پر جائے
اُسے بند پائے۔ مجبوراً بچہ ماں ہی کے دروازے کی طرف چلا آئے گا۔ اللہ تعالیٰ بندہ پر اسلیے
تنگی ڈالا کرتا ہے کہ اسے اپنی طرف بُلائے۔ اور اُس کا قلب مخلوق سے متعلق نہو۔ سچے فقیر کو
یہ چاہیے کہ اپنے لیے آسانی نہ ڈھونڈھے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو بقدر کفایت لے۔ اگر وہ
مقرب بناکر تجھے بلا مین مبتلا کرے گا تو اس بلا سے تو خوش ہوگا۔ اور اگر ایسا نہوا تو تجھے تیری
بلا مین ڈالدے گا۔ اشیاء کی رغبت تیرے قرب الٰہی اور صبر کو پریشان کر دے گی۔ جو خدا سے
نہین ڈرتا اُسمین عقل نہین۔ جب شہر مین کوتوال نہو اُجڑ جائے گا جس ریوڑ مین چرواہا نہو

۔ جیتے جیتے کھا جائیں گے ۔ دین خوف کا نام ہے ۔ خوف کرنے والا ات کو چلایا کرتا ہے ۔ ایک جگہ نہیں ٹھیرتا ۔ چلتا رہتا ہے ۔ اہل اللہ کی انتہائی سیر قرب الٰہی ہے ۔ دل اور اسرار کی سیر واقعی سیر ہے ۔ جب وہ دروازہ تک پہنچ جاتے ہیں تو سِر اذن مانگتا ہے ۔ چنانچہ اجازت ہوجاتی ہے پھر اُنس قلب کے لیے اجازت چاہتا ہے ۔ پیغمبر علیہ السلام کے قلب کا ستارہ پہلے چاند بنا ۔ پھر چاند سے سورج ہوگیا ۔ خلوت جلوت ہوئی ۔ اور باطن بن گیا ۔ بندہ جبتک تو حید کی حالتیں ہیں ۔ اُسنے اپنی گردن گریبان میں ڈال رکھی ہے ۔ باطن کا خیمہ پشت پر لاد لیا ہے ۔ اور دریا کی تہ میں موتیوں کو دیکھتا ہے مگر اُنکی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا ۔ پاس والے سے کہتا ہے کہ اسے فلاں اٹھا لے ۔ اہل اللہ خدا کے نزدیک بطور نیابت و خلافت آسمان و زمین کے بادشاہ ہیں ۔ میں بادشاہ کے دروازہ پر اُن کا منتظر ہوں ۔ اور تمہارے نفع کے لیے حالت بیداری و خواب میں تمہارا نگران ہوں اس شہر کی اذیت جھیلتا اور آفتوں پر صبر کرتا ہوں ۔ رنج و غم اور فکر و ہلاکت میں صبح سے شام کر دیتا ہوں ایک قدم آگے رکھتا ہوں تو ہٹا دیا جاتا ہوں ۔ ابراہیم بن ادہم دُعا کے متعلق حیران رہے ۔ آنکھ لگ گئی ۔ اللہ تعالےٰ کو یہ فرماتے سُنا کہ اے ابراہیم اسطرح دعا کیا کر ۔ الٰہی مجھے اپنے قضا و قدر پر رضامند رکھ ۔ بلاؤں پر صبر دے ۔ نعمتوں پر شکر کی توفیق عطا فرما ۔ میں تجھسے پوری نعمت و دوام عافیت اور ثبات محبت کا خواہان ہوں ۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب میں ایک آواز آئی ۔ اہل عیال سے دل مُڑ گیا ۔ غار حرا کیطرف جو طور کا ایک ٹکڑہ ہے تشریف لے گئے ۔ وہاں باد نسیم وحی کی خوشبو لے آئی ۔ اس غار میں ابو کبشہ نامی ایک عابد رہ چکا تھا ۔ آپ اس کی جگہہ بیٹھکر عبادت کرنے لگے ۔ اس حالت میں آپ جو خواب دیکھتے تھے صبح صادق کیطرح سچ ہوکر رہتا تھا یہانتک کہ ایک دن غیب سے ندا آئی ۔ اے محمدؐ اے محمدؐ آپ اس سے ڈر کر اپنے گھر آئے اور یہ فرمایا کہ مجھے کملی اُڑھا دو ۔ میں ایک آواز سنتا ہوں کہ کوئی یا محمدؐ کہکر پکارتا ہے ۔ کملی میں لپیٹنے سے یہ بات مخفی نہ رہے گی ۔ اللہ تعالےٰ اپنے حکم پر غالب ہے ۔ ایسے دل کی مثال اُس گٹھلی کی سی ہے جو ایسے گھر کے صحن میں گری پڑی ہو جسکی چار دیواری تو قائم ہے مگر چھت نہیں ۔ اُسپر جاڑوں کا مینہ پڑا ۔ گرمیوں کی دھوپ آتی رہی ۔ کسی نے اُسے نہ دیکھا اور وہ اُگ آئی ۔ پھر جب اُسمیں شاخیں نکلیں اور ایک اونچا درخت بنکر پھل آنے لگے تو لوگوں نے جھاڑنے شروع کر دیئے ۔ حالانکہ کوئی اس تک پہنچ نہیں سکتا ۔ یہی حالت قلب کی ہے خدا جب چاہتا ہے اُسے زندہ کر دیتا ہے ۔ ولایت باطنی امر ہے ۔ اُسکی مثال بادشاہی داستان گو ۔ فرّاش اور باطنی رازدار کی سی ہے کہ سواری تک بادشاہ کے ساتھ رہتا ہے ۔ تو کھانے پینے پہننے کے سوا خدا سے اور کچھہ نہیں مانگتا ۔ اُس سے نہ بچا ک ۔ ان اشیاء کی طلب کے لیے اُسکی عبادت نکر ۔ رحمت کے مقابلہ میں تو کیا عمل کر سکے گا ۔ پھر فرمایا

الٰہی مین غیر سے بے پروا کر دے۔ ماسوٰے مین مصروف نہ رکھ۔ یہ کیا بات ہے؟ اذا آپ نے اس فقرہ کو
غضبناک لہجہ مین فرمایا اسوقت چہرہ پر غصہ کے آثار نمایان تھے پھر چیخ مار کر کھڑے ہو — پھر بیٹھے
اور یہ فرمایا تم تھوڑی دیر مین اسکی خبر معلوم کر لوگے۔ اہل اللہ خدا سے مانگتے کر اس لیے مکر و شبہات سے
ہین کہ کہین حرص اور شرک تفویض و تسلیم انکی طرف منسوب نہو جائے۔ شوق انکے قدم آگے بڑھاتا ہے
جب تو دنیا مین زاہد ہوگا تو دنیا صرف کر ڈالنا تجھپر آسان ہو جائیگا۔ اولیاء اللہ کے بعض حالات
مخصوص ہین۔ ابدال جب تک مخلوق کا بوجھ نہ اُٹھالین اور اُنکی حضوری کے باعث خدا اُن کا
بوجھ اپنے ذمہ نہ لے لے ابدال ہو ہی نہین سکتے۔ بظاہر سارا بوجھ اُنپر ہوتا ہے اور باطن مین
رحمت الٰہی کے ہاتھ پر۔ تصدیق اور دلون سے ازالہ تہمت کو لازم کر لو۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے آیت اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ کی تفسیر مین فرمایا۔ یہ نماز مخلوق اور نفس و طبیعت
اور خواہش و ارادہ کے سو جانے کے بعد ہے۔ قلب اس حالت مین باقی رہے کہ اس کا کھانا پینا
خدا کی مناجات اور قیام اور رکوع و سجود ہو۔ کیا تو نہین جانتا کہ جو دنیا مین اسلیے زہد کرتا ہے کہ یہ
اُسے طلب خداوندی سے نہ روکدے وہ اسی طرح آخرت مین زہد اختیار کیا کرتا ہے تاکہ آخرت
اُس سے باز نہ رکھے۔ اُسکی تمنا یہ ہوتی ہے کہ آخرت پیدا ہی نہوتی۔ کیونکہ یہ شیرین اور اس کا ظاہر
سراسر رحمت ہے۔ قلب و سر زاہد کا چہرہ بنجاتا ہے۔ جو کچھ دل مین ہوتا ہے بظاہر نظر آنے لگتا ہے
زاہد دوام دنیا کو پسند کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اسمین مخفی طور پر عبادت اور اُس سے معاملہ کیا کرتا ہے
تو خدا سے وحشت رکھتا ہے۔ یہ تو بتا کہ تیرا دل دنیا سے کیسا اُکھڑے گا اور خدا سے اُنس کب پیدا
کرے گا۔ وہ ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آسمان سے دوسرے
آسمان کیطرف جاتا ہے یہان تک کہ کوئی دروازہ کوئی شہر اور کوئی آسمان باقی نہین رہتا۔
وہ اپنے نفس پر قیامت قائم کر لیتا ہے اور خدا کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی نیکی بدی کے اعمال نامے
پڑھکر دوزخ کا متوقع ہو جاتا ہے۔ پھر اس امید و بیم کی حالت اور دوزخ مین گرنے یا اُس سے
گذر جانے کی دھکڑ پکڑ مین لطف خداوندی اُس کا ہات پکڑ لیتا ہے اور اپنی رحمت کے پانی سے
دوزخ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اُس سے آواز آتی ہے کہ اے مؤمن آگے بڑھ۔ تیرے نور نے
میری آگ بجھا دی ہے۔ تین ہزار برس کا رستہ ایک لحظہ مین طے کر لیتا ہے۔ پھر جب بادشاہ کے
گھر سے قریب ہو جاتا ہے تو اپنے عقل و ارادہ۔ خدا کی محبت اور اُسکے شوق کیطرف رجوع
کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مین تو محبوب کو ساتھ لیکر داخل ہون گا۔ تجھے نہین معلوم کہ کچا بچہ
جنت کے دروازہ پر کھڑا ہو کر یہ کہے گا کہ جب تک میرے مان باپ ساتھ نہونگے مین جنت مین
نجاؤن گا۔ ہمسایہ اور گواہ کہان ہے۔ اسیطرح جب تک پیغمبر علیہ السلام اپنے ہاتھ سے شہپر

نہین کرتے اور اُسے محبوب تک نہین پہنچا دیتے نا وہ وہان داخل نہین ہوتا - یہ مرتبہ پورا ہوجاتا ہے
تو وہ اپنا حصہ لینے کے لیے دنیا مین بھیجا جاتا ہے تاکہ عادت الٰہی متغیر اور مشروع باطل نہو جائے
تیرا پروردگار مخلوق سے فارغ ہوچکا ہے - اپنا پورا حصہ لیے بغیر کوئی شخص دنیا سے نہین جاتا بیٹا
تو دروازہ مخلوق سے نہین بلکہ خالق سے نیکی چاہو - اسباب حجاب ہین بادشاہ کے دروازہ بند ہین
جب تو لوگون سے اعراض کرے گا تیرا ایسا دروازہ کھلجائے گا کہ تو اُسے پہچان لے گا - اسرار کا
دروازہ جو نہایت مستحکم ہے تیری زور آزمائی بغیر کشادہ ہوگا - مومن اپنی طبیعت سے نکلکر
خدا کا قصد کرتا ہے - اس رستہ مین جان و مال کی بابت آفتین اُسے پکڑ لیتی ہین - اپنے
گناہون بے ادبیون - اور ترک حدود شرع کی طرف رجوع کرتا ہے - دعا سے نہین بلکہ صرف
خدا سے مدد مانگتا ہے - اپنے گناہون کو یاد کرکے نفس کو ملامت کرتا ہے پھر اس سے فارغ
ہوکر باطنی طور پر قضا و قدر اور تفویض و تسلیم کیجانب متوجہ ہوتا ہے - اسوقت ایک کھلا دروازہ
اُسے نظر آجاتا ہے - جو خدا سے ڈرتا ہے اللہ تعالے اُسکے لیے وسعت کر دیتا ہے - وہ آزمایا
کرتا ہے کہ دیکھین بندہ کیسے عمل کرتے - خود فرماتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو برائی
بھلائی سے آزمایا - خیر و شر - عزت و ذلت اور فقر و غنا سے آدمی کا دل درست ہوجاتا ہے
یہان تک کہ جب وہ خدا کی نعمتون کا اقرار یعنی شکر و طاعت کرتا رہتا ہے تو انجام مین زبان
و اعضا کو حرکت دینے کی ضرورت نہین ہوتی - وہ بلا پر صبر اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا رہتا ہے
پھر نیکی بدی کے قدم برابر ہوجاتے ہین تو وہ شکر و صبر کے قدم سے بادشاہ کے دروازہ کیطرف
چلتا ہے - اور توفیق کھینچ لیجاتی ہے - وہ بادشاہ کا دروازہ اور وہان ایسا جلوہ دیکھتا ہے جو نہ
کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گذرا - نیکی بدی کی تو
منقطع ہوکر ہمکلامی و ہمنشینی کی نوبت آجاتی ہے - اے عراقی - اے بیوقوف اے خراسان کے
ادنی تو بلا اخلاص قیام و قعود مین ہے - لوگون کے لیے نماز روزہ کرتا ہے - تیری آنکھین
اُنکے طباق اور سامانون کی طرف لگی ہوئی ہین - اے مخلوق سے خارج - صدیقین اور اللہ والون
کی صفت سے جدا - تم جانتے نہین - مین تمہارا اجرا ستہارا ارادہ - اور تمہاری کسوٹی ہون - کوشش
کرکے اپنا طباق مجھسے چھین لے - مجھپر تلوار نکال - تو کسی بات پر قائم نہین - مقابل مین تیری
رستی مین بلدیتا خیر خواہی اور تجھپر رحم کرتا ہون مجھے خوف ہے کہ تو زندیق - ریاکار - دجال ہوکر
نہ مرے - اور تجھے قبر مین منافقون کا سا عذاب نہو - اپنے طریقہ کو چھوڑ - تو ننگا ہے تقوے
کا لباس پہن - عنقریب تجھے موت آئے گی - مجھ مین تجھ مین عداوت نہین ہے - تو عنقریب
میری باتون کو یاد کرے گا - نیک آدمی کی ملاقات اُسکی حالت کا آئینہ ہوا کرتی ہے خدا

سکو پہچاننے والے کی زبان گنگ ہو جاتی ہے - وہ اُسکی مدد سے بولتا ہے پروا رہتا - اور اُسیکا محتاج ہوتا ہے - مین اپنے شہر مین بعالم طفولیت اپنی نسبت غیب سے یا مبارک یا مبارک کی ندا سُنتا اور اُس سے ڈر کر بھاگ کرتا تھا - اب خلوت مین یہ سُنا کرتا ہون کہ اِنِّی لَا اَرَاکَ تُجِیْرُ دیہر تجکو نیکیو بہتر منصوبہ پاتا ہون) مجات کا ارادہ ہے تجھے میرے ساتھ رہا کر - جو مجھسے بھاگ گیا مین اُسے منافق پاتا ہون - مومن جب ظاہری آنکھین بند کر لیتا ہے تو دل کی آنکھین کھل جاتی ہین اور وہ تمام باطنی جلوے دیکھ لیتا ہے پھر دل کی آنکھین بند ہو کر اسرار کی آنکھین کھلتی ہین - اس سے وہ مقام الٰہی اور مخلوق مین اُسکے تصرف کی کیفیت معلوم کر لیتا ہے - ایکبار موسے کو خطاب ہوا کہ ہم نے تمکو اپنی رسالت و کلام کے ساتھ لوگون پر برگزیدہ فرمایا - اپنا مقرب بنایا - ایک دن تم بکریان چرا رہے تھے - ایک بکری بھاگ گئی - تم نے دور تک پیچھا کیا تھک گئے اور اُسے پکڑ لیا اور پھر گلے لگا کر یہ کہا کہ تو خود بھی تھکی اور مجھے بھی تھکایا - محجوب کی دوا یہ ہے کہ سبب حجاب پر نظر ڈالے - اُس سے توبہ کرے - اور اُسپر یقین رکھے - جو لوگ ہر جگہ سے معصوم و محفوظ ہین اُنکے لیے اس رستہ مین تکوین نہین ہے - تو جب تک جنگلون اور میدانون کو قطع نکرلے کلام نکر - پہلے دو دریا اور دو جنگل طے کرنے لازم ہین - ایک جنگل خلوق کا - دوسرا نفس کا - اور ایک دریا حکم کا دوسرا علم کا - اسکے بعد کنارہ آئیگا - ولی اللہ کے لیے نہ دن ہے نہ رات - اُن کا کھانا - بیمار دن کا سا ہے اور سونا ڈوبنے والون کا سا - اور کلام اہل ضرورت کی طرح کا - خدا کو پہچاننے والے کی زبان گنگ ہو جاتی ہے مگر خدا جب چاہتا ہے اُسے زندہ کر دیتا ہے - اور وہ بلا آلات و حروف - بلا ترتیب و مہلت اور بلا علت بولنے لگتا ہے جسکی زبان اور اُنگلی مین کچھ فرق نہین رہتا - کیونکہ اس وقت حجاب و قید - دروازہ و دربان و اذن و طلب اذن - بحالی - موقوفی - شیطان و سلطان - دل اور بیان وغیرہ کچھ نہین رہتا پھر فرمایا - جو آج غائب رہا وہ محروم رہگیا - تو نہ پہلا قدم رکھتا ہے نہ دوسرا - خانۂ وجود سے نکلنا پہلا قدم ہے - اور اُسکی نعمت یعنی الحمد للہ رب العالمین دوسرا قدم - پھر پاک نفس اُسکے دروازہ پر کھڑا ہو جاتا ہے - ایک نستعین دیدار کے موقع پر ہے - اور وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سجدہ بیدار - نعمتون کو غیر کی طرف منسوب نکر ورنہ مشرک ہو جائیگا - نعمتون کا بدلنے والا بنے گا - اور اسوقت اللہ تعالے اپنی نعمتون کو بدلدے گا - اپنا زنار توڑ - اور خدا کی طرف رجوع کر - جب تک باطنی توبہ اور خدا کے ساتھ تیری خلوص نہو - ظاہر کا اعتبار نہین - اے لڑکے میرے پیارے صاحبزادے پیغمبر علیہ السلام نے نبوت کو برسون چھپایا - یہان تک کہ تبلیغ کی آیت نازل ہوئی - تو ذرا سی بات معلوم کر کے اُس کا اظہار کرتا پھرتا ہے

تیرے گھر تین کپڑوں کی گٹھڑی آپڑی۔ اور تو نے گھر کا دروازہ کھولکر انھیں بیچنا شروع
کر دیا۔ تجھے کیا خبر وہ کسی ہمسایہ کی عاریت یا ودیعت ہو۔ قلب کی اصلاح چار چیزوں سے
ہوتی ہے (۱) لقمونکی نگرانی (۲) طاعت کے لیے فراغ دل۔ (۳) حفظ کرامت (۴) ترک
غیر اللہ۔ مگر تجکو تو لقموں ہی کی خبر نہیں۔ یہ بات پوری پرہیزگاری اور حفظ دین کی تاکید سے
حاصل ہوتی ہے۔ مومن کھانے پینے میں توقف کرتا۔ اور قرآن وحدیث سے اجازت چاہا
کرتا ہے۔ پھر جب مقرب الٰہی بنجاتا ہے تو اُسکے امر سے مامور ہوتا۔ اُسکی نہی سے رکتا۔ اُسکے
علم سے عالم بنتا۔ اور اُسکی مدد سے منصور ہوجاتا ہے۔ موت سے پہلے خدا کے ساتھ عہد و
پیمان کی تجدید کرو۔ غبار ہٹنے دو۔ ساری حقیقت کھلجائے گی۔ اے باطل پرستو۔
جاہلو۔ غفلت شعارو۔ تھوڑی دیر کے بعد تم کو اس کی خبر معلوم ہوجائے گی۔ **سوال**
میں نفس خائن کے فتوے پر کیونکر قناعت کرسکتا ہوں۔ **جواب** اتنا مجاہدہ کر کہ نفس
مرجائے۔ اس کے بعد وہ فقیہ وعالم اور مطمئن ہوکر زندہ ہوگا۔ شہوات ولذات کے دروازے
بند کر۔ جب وہ تیرا تابع ہوگا تو خواہشیں جاتی رہیں گی۔ اور وہ مجاہدہ کے باعث بمنزلہ قلب
ہوجائے گا۔ اہل اللہ رات کے آنے اور اہل وعیال کے سوجانے کی تمنا کیا کرتے ہیں کیونکہ
وہ مکلف ہیں اور اہل وعیال کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ اُن کا دل خدا سے لگا رہتا ہے اعضا اسباب
اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں۔ تو اگر بلا سے پہلے متقی تھا تو بلا کے بعد بھی اُسی کی طرف
رجوع کر۔ اُسکے سوا کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ ضرر و نفع خیر و شر۔ عزت وذلت اور فقر وغنا
سب اُسی کے حکم سے وارد ہوتے ہیں۔ **سوال** صوفیہ کے اس قول کے کیا معنے ہیں کہ
جس کا دیکھنا نفع نہیں دیتا اُس کا وعظ بھی نفع نہ دے گا۔ آپنے **جوابدیا**۔ اہل اللہ کی آنکھوں
اور دلوں سے دنیا و آخرت غائب ہے اور جلوۂ حق سامنے رہتا ہے۔ وہ جب تجھپر نظر ڈالینگے
نفع پہنچائینگے۔ ولی خشک زمین پر نظر ڈالکر اسے سرسبز کردیتا ہے۔ اور یہودی ونصرانی
کو دیکھکر ہدایت پر لے آتا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ آپ ممبر کے پایہ کو بار بار کیوں گلے لگاتے
ہیں۔ فرمایا یہ مجھسے قریب ہے اشیاء کو دیکھتا سنتا ہے مگر چغلخوری نہیں کرتا۔ میں اس لیے اسے
گلے لگایا کرتا ہوں۔ اُسنے کہا کہ ہم آپکے دل سے قریب ہیں۔ جوابدیا اے میری دایہ کے بیٹے
تم اگر خدا سے ڈرنے اُس سے مراقبہ کرنے لگوگے اور اُسکے طالب بنوگے تو ضرور میرے قلب سے
قریب ہوجاؤگے۔ اور میں تمہارا خادم ومحب بنجاؤنگا۔ بندہ جب زہد ورجوع الی اللہ ومجاہدہ
کرتا ہے تو اللہ تعالے اُسے کشائش دیتا۔ اور مقرب بنالیتا ہے۔ اور جب وہ علم پر مطلع ہوکے
آنکھیں بند کرلیتا ہے تو اُسے ہر قسم کا علم اور اطلاع عنایت فرماتا ہے۔ گمنامی واتباع اور

مجاہدۂ حسن ادب مین داخل ہے۔ اہل اللہ مکارم الٰہی کو اعضاء - و قلب - اور سِر ثمرہ و خلوت سے ادا کیا کرتے ہین - وہ خدا کے نزدیک متقی اور مکرم ہین - تمہارا معبود درہم و دینار ہے جسکے جانے سے تم پر قیامت آجاتی ہے ترک نماز جمعہ اور جماعت کی پروا نہین رہتی - کسی کا فاسق و فاجر بیٹا مرجائے تو بکثرت جزع فزع کرتا اور دل بہلانے کے لیے لوگون کے پاس بیٹھتا پھرتا ہے - حالانکہ فرشتے اسکے پاس ہین - اُنسے اُنس نہین کرتا - جب دل صاف ہوجاتا ہے تو فرشتے مونس بنتے اور خلوت مین اُس سے باتین کیا کرتے ہین - اے حق اور شریعت و دین سے غائب رہنے والے - اے دنیا اور نفس و طبیعت پر قائم رہنے والے - اے مخلوق کے عابد اور حق کو بھولجانے والے - خدا کی ملاقات ضروری بات ہے - اسیوقت ملاقات کرلے - مخلوق و نفس کو چھوڑ - مومن ہوجائے گا - حق یہ ہے کہ اسکے ذکر اور علم کے سوا ہر چیز باطل ہے - اور ماسوے سے معاملہ کرنا نقصان اُٹھانا ہے - دنیا کے طالب کثیر ہین - عقبے کے طالب قلیل - اور مولا کے طالب بہت کم - تورات دن دنیا کے ساتھ ہے - وہ تجھسے خدمت لیتی اور الگ ہوجاتی ہے - ہم اُس سے خدمت لیتے ہین اور اُسپر توجہ نہین کرتے - اے بدنصیب تیرا کیا حال ہے - دنیا مین شریعت اور علم کے ہات سے اپنا حصہ لینا ضروری امر ہے - وہ جس چیز کا فتوے دین اُسے لے لے - اور جس کا فتوے نہ دین باز رہ - تو خدا کے سامنے مناجات کیا کرتا ہے یہ اچھا نہین - اپنی خرید و فروخت کھانے پینے - لینے دینے اور کلام کے وقت توقف کیا کر - ان مین جو بات خدا کے لیے ہو اُسے قائم کر - اور جو غیر کے لیے ہو اُس سے باز رہ - غلبۂ محبت کے وقت - دنیا و آخرت - عطا و منع اور قبول و رد کی تمیز ساقط ہوجاتی ہے دل محبت سے لبریز ہوکر محبوب کیجانب سے بُرائی بھلائی ایک ہوجاتی ہے - درو دیوار اور اطراف یکسان نظر آتے ہین - ان سب کا جمع ہوجانا محبت ہے - خبر اور معائنہ ضرر اور نفع ایک ہوتا ہے - اُس کا قلب وجد مین رہا کرتا ہے - کبھی ذکر جلالی سے وجد ہوتا ہے کبھی ذکر جمالی سے - وہ ہر وقت متحیر رہتا ہے - موسے علیہ السلام جسقدر آگ کے پاس جاتے تھے وہ دور بھاگتی تھی یہان تک کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ کی صدا آنے لگی - یہی قلب کا حال ہے انوار قرب دیکھکر آگے بڑھتا ہے اور جب قریب پہنچتا ہے تو وہ اور بعید ہوجاتے ہین - یہان تک کہ تحریری میعاد پوری ہوجاتی ہے - قدمونکی انتہا اسکی میعاد ہے - اس وقت معاملہ برعکس ہوجاتا ہے یعنی طالب مطلوب ہوجاتا ہے - قاصد مقصود بنجاتا ہے - اور مرید مرتبۂ مراد حاصل کرلیتا ہے جذبات الٰہی مین کا ایک جذبہ دو جہان کے اعمال سے بہتر ہے - وہ اپنے بندہ کو طبیعت و ہوئے کے گھر سے خارج - مخلوق و شہوات کا تارک اور محض خدا کا طالب پاتا ہے - عارف اِسحال مین اُٹھتا بیٹھتا ہے کہ اُسکے پاس زاد و راحلہ اور رفیق وغیرہ نہین ہوتا - دن رات

روزہ نماز اور دنیا ہر دین میں مصروف رہتا ہے۔ پھر اس حالت میں وہ قریب کے دروازہ پر پہنچتا ہے۔ لطف
الٰہی سے ہم آغوش ہوتا۔ اسکے فضل کے دستر خوان پر بیٹھتا اور اسکے سابقہ ازلی کو دیکھتا ہے
تو یہ نہیں پر کہ بلندی کا خواہان اور بلا عمل جنت کا طالب ہو بعض صوفیہ کا قول ہے۔ اپنے نفس کو
پسندیدہ چیزوں سے روک لے خبیث کے اقتضا سے نہ کہا۔ اور بلا حکم الٰہی ایک لقمہ نہ اٹھا
اور بلا امر کسی دوا کا استعمال نہ کر نفس کا مزاج طب کی کتابوں اور اُن کے جوابوں کے خلاف
ہو جائے گا۔ خدا نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔ اُس کا طبیب وہ محبوب بن جائے گا جو اسکے کثرت
اور دوا بھی اُسکے کھانے پینے کا نگران رہے گا۔ پھر آپ نے ایک چیخ ماری۔ اور رقت کا دیر اثر ہونے
لگے۔ اور تسلیم کی جانب اشارہ کرکے دونوں ہاتھ آسمان کیطرف اٹھائے۔ آخر مجلس تک یہی حال
رہا۔ پھر فرمایا افسوس تم پر آگ اور بہت بڑی مصیبت آنے والی ہے۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر
دعا کے لیے بیٹھ گئے اور خاموش رہے پھر اس حالت میں کھڑے ہوئے کہ چہرہ بار بار متغیر ہوتا تھا
کبھی زرد ہو گیا۔ کبھی سرخ۔ قلب جب دنیا سے اٹھکر قرب حق کا مہمان بنتا ہے تو مخلوق کیجانب سے
عصمت حاصل ہوتی ہے۔ وہ عرش سے فرش تک ہر چیز سے بے خبر رہتا ہے اسکے حساب گویا
مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی۔ اور گویا اللہ تعالےٰ نے اسکے سوا کسی کو مخلوق ہی نہیں فرمایا۔ شان قلب
کہ ایسے قلب یکتا کا یکتا۔ محب اور محبوب طالب اور مطلوب ذاکر اور مذکور ہوتا ہے۔ خدا کے سوا کسی کو نہیں دیکھتا
شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے اس بلا کی خبر ملی ہے جو اس شہر میں آئیگی۔ پھر شہر والوں کے
لیے رفع بلا کی بابت دعا مانگی اسکے بعد مغلوب الحال کی طرح فرمایا کہ اس شہر میں بعض آدمی قتل اور
سُولی کے مستحق ہیں۔ مگر یہ جلوہ اُسی آنکھ کو نظر آ رہا ہے جو ہزار آنکھوں سے زیادہ مکرم ہے۔
الٰہی تو ان کے سبب ہمیں ہلاک کرتا ہے۔ ان کے گناہوں میں ہمیں پکڑتا ہے۔ ہم نے کیا
کیا ہے آپنے یہ کلمات نہایت غضبناک لہجہ میں فرمائے۔ میں نے دوست دشمن کو تقدیر کی چکی
میں رکھکر گلا دیا۔ ایک ڈال چاندی بن گئی۔ تو کرامات و معجزات کا طالب نہ بن۔ انبیا کے
معجزات اور اولیا کے کرامات کی بابت مزاحمت نکر۔ اگر خدا کا قرب چاہتا ہے تو اس سے
باز رہ۔ جب تو دائمی صحبت رکھے گا تو وہ خود تجھے نوالے کھلائے گا۔ کھا لیجو۔ کپڑے پہنائیگا
پہن لیجو۔ ان چیزوں کی تمنا حجاب ہے۔ اور آنے کے بعد رد کر دینا بھی حجاب ہے۔ اولیا کو جب
خدا کے رستہ پر چلایا جاتا ہے تو جن و انس اور فرشتے اُنکے خادم ہو جاتے ہیں۔ جہاں گرتے
ہیں اٹھا لیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ واصل ہو جاتے ہیں۔ اور اُن سے دنیا اور وجود کی
حرص جاتی رہتی ہے۔ لطف و کرم اُنکی خدمت کرتا ہے۔ پھر جب منزل قرب میں داخل ہونے
کا حکم ملتا ہے تو آفتیں نازل ہوتی ہیں۔ جلال کی آفتیں اُنکے نفس اور بقیہ وجود کو فنا کر دیتی

کے لیے آتی ہین ۔ فتوح ظاہری اور کھانا پینا پہننا اور تندرستی سب روک لیا جاتا ہے ۔ اور وہ شخص قلب
مع باطن مسافت رہجاتا ہے ۔ جن کو طعام فضل اور شراب اُنس عطا کرتی ہے کرامت اُن کا تاج ہو
اور احسان اُن کا لباس ۔ اُن کو علم لدنی اور حکمت کے لقمے دیئے جاتے ہین ۔ پھر بادشاہ حقیقی اُن کو
نام بتاتا اور اپنی سابقہ ولاحقہ نعمتین جتاتا ہے ۔ اور بطور محبوب ہدیہ سب اُن کو دیدیتا ہے ۔ پھر اُنکو اصلاح
و ہدایت اور رہبری وسفارت کیلیے وجود کی طرف لے آتا ہے ۔ بعدہ اُن کے دلون کو تکوین
اور زبانون کو سوال و دُعا مع اجابت کی طاقت عنایت فرماتا ہے ۔ یہ آخری زمانہ نفاق کا زمانہ
ہے ۔ اسمین عُجب اور کبر دائمی ہے ۔ عجب کا حجاب تجکو خدا کی نظر سے گرادے گا ۔ یہ دونون رستہ
کے مخالف اور قلب کے حاجب ہین ۔ اگر کوئی پوچھے کہ نفاق کی تعریف بتاؤ ۔ تاکہ ہم اُس سے اجتناب
کرین ۔ اُس سے کہدو کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے ۔ منافق جب وعدہ کرتا ہے خلاف
کرتا ہے جب بات کرتا ہے ۔ جھوٹ بولتا ہے جب اُسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے
مومن جب تک اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے اور اپنا لقب نہ سُن لے ۔ لباس وطعام اور نکاح وسرور ۔ اور
امن وقرار سے کچھ تعلق نہین رکھتا ۔ وہ خلوت مین اپنا سابقہ ازلی اور نام سُن لیتا ہے ۔ وہ تقدیر
پر معتمد ہوکر جنگلون اور میدانون مین سو رہتا ہے ۔ ملائکہ اُسکی حالت دیکھتے اُس کا لقب سُنتے
اور یہ کہا کرتے ہین کہ یہ کون ہے ؟ دیگر ملائکہ جواب دیتے ہین کہ یہ فلان محبوب ہے ۔ صدیق چالیس
یا سات باتون مین ایک ہوا کرتا ہے اُسکے لیے فلان فلان مراتب ہین ۔ تقدیر اُسے دہنے بائین
پلٹا دیتی اور لقمے کھلاتی رہتی ہے ۔ اور اللہ تعالے پس پشت نگہبان ہے ۔ دل کی جانب سے اُسے
الہام ہوتا ہے کہ اپنے گھر کی طرف چل ۔ اپنا خزانہ محفوظ رکھ ۔ اپنی ذات کو چھپا ۔ اپنے نفس کو
یہ سمجھ کہ گویا خواب مین ہے ۔ تیرا قلب سر بلند ہو گا ۔ کتاب حکم مین بیٹھ ۔ اور کتاب علم مین سویا
کر ۔ تاکہ بالغ ہو جائے اور تیرا لڑکپن جاتا رہے ۔ اسوقت وہ تجھے کھلائے پہنائے گا ۔ کیا تو طبیعت
و ہوا و شہوات سے لبریز ہوکر اس مرتبہ کا ارادہ رکھتا ہے ؟ نماز مین کھڑا ہوکر تو خرید وفروخت
کیا کرتا ہے اور اپنے قلب اور وسوسہ کے باعث کھاتا پیتا اور نکاح کرتا رہتا ہے ۔ کسی نے
پوچھا اس کا کیا علاج ہے ؟ فرمایا حرام اور شبہ سے لقمون کو بچانا پہلا علاج ہے ۔ اور ارتکاب مناہی کے
متعلق مخالفت نفس دوسرا علاج ۔ بندہ جب اُس وسوسہ اور قلق سے جو اُسکے دل مین ڈالا
جاتا ہے ۔ الگ ہونے اور اکھڑنے لگتا ہے تو اُس کا قلق کم ہوتا اور تردد جاتا رہتا ہے ۔ اور ایک اور
چیز جینے سکون وآرام حاصل ہوتا ہے ۔ خلق باقی نہین رہتا ۔ اُسکی تسکین وقرار کے لیے رستہ مین
ٹھیکرے پتھر اس سے مخاطب ہوتے اور یہ کہا کرتے ہین کہ اے خدا کے دوست ۔ اُسکی مراد اور اُسکے
حبیب ۔ اے مقرب الٰہی ۔ ایک شخص نے کہا میرے لیے دعا کیجئے ۔ فرمایا ۔ الٰہی مجھے اپنی طرف

لٹکا کر مخلوق سے بے پروا کر دے - اور اس سائل کو اپنے ذکر کے باعث سوال سے بے نیاز فرما کر
آدمی مخلوق سے بے نیاز ہو کر خدا کے دروازہ کو پکڑتا ہے اور خدا اپنے قرب سے اسے بے نیاز کر دیتا ہے
اور اسحالت مین وہ اُسکے ذکر و شکر مین مشغول ہو کر سوال سے بے نیاز رہتا ہے - اگر تو جنگلون مین کھانے
پینے سے باز رہے گا تو تیرے گھر مین چشمہ پیدا ہو جائے گا - مخلوق تیری ہلاکت کے لیے شیطانکا
زبردست ہتھیار ہے - مخلوق کے پاس رہنا پوری روک ہے - محب طلب محبوب مین نکلجایا کرتا ہے
یوسفؑ یعقوبؑ کی طلب مین نکلے - رستہ مین جسنے اُن کو دیکھا عاشق ہو گیا - آخر چہرہ پر نقاب
ڈال لی - اور گوشۂ زندان مین جا بیٹھے - کیونکہ آپ کا مقصود یعقوبؑ کا دیدار تھا نہ کہ اغیار کا ٥
لیت الذی بینی و بینک عامر ٭ و بینی و بین العالمین خراب ٭ یعنی کاش میرا تمہارا معاملہ بنجاتا - اور
دیگر تمام عالم سے بگڑ جاتا - حق کا منادی آ گیا ہے - اپنی طرف سے مخلوق کی بنیاد اُکھاڑ دو - یہانتک
کہ تحریری حکم اپنی میعاد کو پہنچ جائے - جبتک مینڈکون سے الگ ہو کر پانی خشک نہو جائے اور
جب تک اُسکی عبادت کے لیے تو کسی کنوئین کو خالی نکر لے کلام نکر - تیرا باطن اُسکے سفینۂ قدرت
مین ہے - ہم اسکو دریائے علم مین بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کی تلقین کر - اہل اللہ کی صحبت اس خوفناک
شیر کی سی ہے جو کسی غیر چیز پر پیٹھ پھیر رہا ہو اور اُسکے شغل کے باعث تیری طرف متوجہ نہو - اگر اُدھر
رجوع ہونے کے بعد تیری جانب ملتفت ہو گا تو تجکو پھاڑ ڈالے گا - اور اسیطرح صدیق کی
صحبت ہے - کیونکہ یہ لوگ حقیقی بادشاہ کی صحبت مین اسیطرح رہتے ہین - جنیدؒ کے دوستون مین
ایک شخص واردات قلبی پر حریص تھا - جنیدؒ کو اس کا علم ہو گیا - پوچھا کہ تمہاری نسبت لوگون مین جو
بات مشہور ہے کیا وہ سچ ہے - جواب دیا - ہان سچ ہے - فرمایا کیا تم اپنے قلب سے کلام کر سکتے ہو
کہا ہان - جنیدؒ نے کہا اسوقت تم نے کیا کلام کیا ہے - جواب دیا فلان فلان بات کہی ہے - آپنے
فرمایا - نہین - اُسنے دوبارہ پھر کلام کیا - مگر جنیدؒ پھر بار انکار کرتے رہے - اسنے کہا جو کچھ میرے
پاس ہے وہ بالکل حق ہے - آپ فرمائین آپکے پاس کیا ہے - فرمایا تمہاری تمام باتین سچی ہین
مین تمہاری قلبی صفائی اور ثبات کا امتحان لیتا تھا - اہل اللہ کے دل اُسکے ارادے کے رستے
علم کے خزانے - اسرار کے سینے ہین - قضا و قدر کے جنگل مین تقدیر کے مخزن ہین - اُن کے اسرار
خانہ تقدیر کے رستو نمین چکر لگاتے وقت علوم معرفت کو بطور نقطہ اُٹھا لیتے ہین - اونچی لکڑیون -
اور صورت بلا معنے کو کیا کیا جائے - دونون بہرے گونگے اور اندھے ہین جو کسیطرح نہین سمجھتے -
ایک شخص نے تین سو ساٹھ قصّے تصنیف کیے - حاکم شہر کو ہر روز ایک نیا قصہ سُنا دیا کرتا تھا -
چونکہ وہ اس سے گھبرایا نہ تھا انجام کار امر آخر پہنچ گیا - تو چند دن اور چند رات دعا کر کے گھبرا جاتا
اور مخلوق کی طرف رجوع کر لیتا ہے - اُس مصنف قصہ کا حال کیون نہین یاد کرتا - تو عجیب تر

ہوتا ہے اس لیے یہ آگ اُسے پڑ لیتی ہے - پھر ایمان کامل یہ کہتا ہے کہ اسے مومن آگے چل - تیرے نور نے
آگ کو بجھا دیا ہے - لہذا جو تیر قلعہ کی دیوار پر لگتا ہے اُن کو ضرر نہین دیسکتا - اور یہ ندا ہوتی ہے
کہ جو چاہو کرو - تم کو دنیا و آخرت کی آگ ضرر نہ دیگی - اللہ تعالیٰ کے اکثر بندے ایسے ہین جن کا نام اُس نے
طبیب رکھدیا ہے - اُن کو عافیت سے جلاتا مارتا اور آرام سے جنت مین داخل کر دیتا ہے - خدا کو
پہچاننے والا - شہوات و لذات سے الگ ہوتا ہے - البتہ وہ اپنا ازلی حصہ لینے پر مجبور کیا جاتا ہے -
گھر سے پہلے ہمسایہ کا خیال کرنا لازم ہے - اُسے اچھا ہمسایہ مل گیا تھا - اس لیے گھر بات لگ گیا
اُسنے بادشاہ کیطرف سے مرتبہ پایا اس لیے بادشاہ نے کہدیا کہ تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ
اور امین ہے - خدا کو پہچاننے والا کسی شے پر آنکھ اور ہات نہین ڈالتا - وہ ایسی دولہن کی مانند ہے
جو بادشاہ کی خدمت مین بھیجی گئی ہو - اُس کا کھانا پینا اور دیگر تمام خواہشین محض قرب ہے - نفس مطیع
ہوکر قلب کے ساتھ ہو جاتا ہے اور قلب قید سے نکلکر اُس کا نگہبان بنتا ہے - پھر بادشاہ کہتا ہے
کہ اُسے میرے پاس لے آو - چنانچہ نجابت حسن اخلاق - اور ظہور ادب کے بعد اُسے بادشاہ
کے پاس پہنچا دیتے ہین - بادشاہ اُسے عزت اور قرب دیتا اُسپر احسان کرتا اور خلعت عطا فرماتا ہے
اور بلا واسطہ اُس سے یہ کہتا ہے کہ تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہے - اُسنے
اپنے سوا کسی اور شغل مین نہین ڈالتا - اس کے بعد حضرت شیخ نے چلا چلا کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ کہا
اور یہ فرمایا کہ غائب شدہ حبیب آگیا ہے اور اس لیے محبوب کے ساتھ مشغول ہے کہ کسی اور
چیز مین مشغول نہو جائے - جب صحبت زیادہ تر ہوگی اور سفر کی تکان جاتی رہے گی تو گوشت
پیدا ہوگا - ہڈیان مضبوط ہو جائینگی - عیش نصیب ہوگا - خوف جاتا رہے گا اور اس وقت
وہ بادشاہ محرم راز ہو جائے گا - اور بادشاہ اُسے رعایا و اقالیم کا حاکم بنائے گا - ڈوبتون کو بچانے
کے لیے دریا کی طرف بھیجے گا - اور مُردون - اور بچون کو درندون کے مُنہ سے چھڑانے کے لیے جنگل
کی جانب روانہ کرے گا جب وہ اپنی طبیعت کے گھر سے نکلے گا تو خدا اُسے امانت اور نیابت
کے لائق بنا دے گا - عارفین کے دلون کو وہی خلعت ملتے ہین - جو نبیون اور پیغمبرون کے
دلون کو مل چکے ہین - اور وہی الٰہی انعامات عنایت ہوتے ہین جو اولیاء و ابدال کو دیئے گئے ہین
ایسے بازاری آدمی یہان بادشاہون کے محرم اسرار اور صاحبان اخبار موجود ہین - یہ اُن اولیاء
اللہ اور ملائکہ کی طرف اشارہ ہے جو آپ کی مجلس مین حاضر - اور دیگر حاضرین کی نگاہون سے
مخفی تھے **سوال** بسط کس زمانہ مین قبض - اور تنزل کس وقت امر واقعی ہو جاتا ہے ؟ جواب دیا
کہ اللہ تعالےٰ جب بسط عنایت کرے گا تو تو خود منبسط ہو جائے گا اس وقت رخصت عزیمت
بنے گی اور عزیمت راہبر ہو جائے گی - پھر جب تو سراپا عزیمت ہو گیا تو وہ تجکو فضل و اُنس کے

گھر میں داخل کردے گا۔ اور تو بلا رخصت و عزیمت فعل مجرد ہو کر رہجائے گا اور تیری مثال ایسی ہوگی جیسا کسی کے آگے سبق رکھا ہے۔ ابھی وہ دو چار نوالے کھانے پایا تھا کہ لکڑ دیا گیا دوسرے گھر میں چلو۔ اور یا حضر تناول کرو۔ رخصت ناقص الحال کے لیے ہے عزیمت کامل الایمان کے لیے۔ اور حقیقی بادشاہت فنا ہونے والے کے لیے۔ اس سے پہلے تو ہمیشہ خلوت نشین رہا۔ مگر اسکے خلاف کر۔ مین اُن لوگون مین ہون جو اپنے تذکرے سے نہین شرماتے۔ دو مقام مین مجاہدہ کرتے ہین مینے کسی کو نہین دیکھا (۱) ترک دنیا مین۔ (۲) تحصیل دنیا مین۔ جاہل رہکر خلوت مین نہ بیٹھ۔ مہذب ہونیسے گوشہ گیر ہو۔ پہلے علم و فہم حاصل کر۔ پھر یکسو ہو۔ تو اکثر مجلسون مین حاضر ہوتا ہے مگر عمل کسی بات پر نہین کرتا۔ بہت لوگ ایسے ہین کہ اُنھون نے صرف ایک ولی کو دیکھا۔ اور اُنکی وصیت پر عمل کیا اُسے آخرت کا توشہ بنالیا۔ تو اخبار و آثار سے واقف۔ اور اذکار کی مجلسون مین حاضر رہتا ہے مگر تیرا کوئی قدم آگے کی طرف نہین بڑھتا۔ اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تیرے پاؤن بھی نہ آتے۔ اور جب ایسی مجلسون مین آنے کا ارادہ کرتا پیچھے رہجاتا۔ جسکے دو دن یکسان ہون وہ نقصان مین ہے۔ بیدار ہو خدا تجھپر رحم کرے گا۔ دنیا ایک ساعت ہے۔ اسپر طاعت کر۔ اہل اللہ کو ہیبت نے ضعیف کر دیا ہے۔ اُن کے اعضا مقید ہین۔ مخلوق کی جانب سے اُن کے دلونپر نفرت چھا گئی ہے۔ لزوم و قعود اُن کے احوال کو لازم ہو گیا ہے۔ جب حصہ لینے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالے اُن کے منہ مین لقمہ دینے والے کو بھیجدیتا ہے۔ متقدمین یا متاخرین کا کوئی اعتراض تجھپر نہین ہے۔ اپنے دین کے سر کی حفاظت کر۔ ورنہ مین اپنی نسبت اور حرص کو کاٹ دون گا۔ جاہل نہو۔ اور گھر مین بیٹھکر بیہودہ باتین نہ بنا۔ ہمنے بہت سی دوائین بنی رکھی ہین۔ آؤ تم کو بھی ایک مجرب دوا بتائین۔ اُس دن سے ڈرو کہ جب نہ مال نفع دیگا نہ اولاد۔ کونسا مال؟ وہ مال جو تونے حلال کی وجہ سے کمایا اور جمع کیا ہو۔ اور اہل عرب کیطرح تجھے یہ گمان ہو کہ وہ اولاد کے ساتھ ملکر نفع دے گا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اُس دن مال و اولاد سے نفع نہوگا مگر ہان جو اللہ تعالے کے پاس قلب سالم لیکر گیا وہ نفع مین رہے گا (یہ) شخص تہ دل سے مال و اولاد کو نہین دیکھا کرتا۔ اور نہ اُن کو قلب مین جگہ دیا کرتا ہے بلکہ اپنے آپ کو اُن کا وکیل جانتا اور موافقت حکم الہی کے لیے اُن سے مصاحبت رکھتا ہے اس لیے اُس کا دل مال و اولاد کی آفتون سے محفوظ رہتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کو خبر ملی کہ بادشاہ ایک لونڈی سے تیرا نکاح اور اُسی کے ہاتھ سے تیرا قتل کرا دینا چاہتا ہے اُسنے دلمین سوچا کہ اگر بھاگتا ہون تو سپاہی پکڑ لائین گے۔ اور اگر شاہی حکم نہین مانتا تو ہلاک کر دیا جاؤن گا۔ اور اگر موافقت کرتا ہون تو لونڈی کے ہاتھ سے مارا

حاؤن کا مجبوراً حکم شاہی کو منظور کر لیا چنانچہ بادشاہ نے ایک لونڈی سے نکاح کر دیا - اور اسے یہ سکھایا کہ اسے زہر دیدے یا سوتے میں ذبح کر ڈالے (اسپر افسوس جو آج مجھسے الگ رہے جسن ادب اور اظہار موافقت ولی خوف کے ساتھ بہت بہتر خصلت ہے) اس شخص نے زفاف کی رات خوف کا لباس پہنا آنکھوں میں بیداری کا سرمہ لگایا - اور لونڈی کی حرکات وسکنات کو دیکھتا رہا - شاہی ملازم اسپر حسد کرتے رہے - یہان تک کہ دن نکل آیا اور لونڈی کو اسکے ہلاک کر دینے کا موقع نملا - ایسا آدمی صاحب قلب سلیم ہے - وہ اپنی جورو یعنی دنیا کے ساتھ نہ سویا - آخرۃ کی طرف متوجہ رہا - اس لیے دنیا اُس کا تقوے نہ چھین سکی اور دین کو متغیر نکر سکی - سلامتی اس کا نام ہے - عارف باللہ اور زاہد کا یہی حال ہے - صفائی باطن کے وقت قاصد علم اُسکے پاس آکر یہ کہا کرتا ہے کہ اللہ تعالے تجھے کسی قدر دنیا عطا فرمانی چاہتا ہے تاکہ تو صدیقین کے دلون کو زندہ کر سکے مگر چونکہ اس میں تعب وکدورت ہے اس لیے یہ بتاکہ تیرا قلب اور باطن کس طرح سالم رہے گا - اس وقت قلب و سِر دونون بادشاہ حقیقی کے دروازہ پر جاکر یہ عرض کرتے ہین الٰہی حضور کا کیا ارادہ ہے؟ کیا آپ ہمین محجوب اور اپنے دروازہ سے منقطع فرماکر ہمارا عیش مکدر کر دینا منظور کرتے ہین - ہم بلا عہد وپیمان ہرگز نہ ٹلین گے - چنانچہ وہ جب تک یہ مضمون نہین سُن لیتے کہ خوف نکرو - مین تمہارے ساتھ ہون سُنتا اور دیکھتا ہون - وہان سے نہین ٹلتے پھر دونون حفظ وامن کے ساتھ دنیا کی طرف رجوع کرتے ہین - نفع اُسی کو ہوگا جو ریا ونفاق وملاقات مخلوق کی آفتون سے سالم دل لیکر خدا سے ملے گا - اے مرید متحیر اے تقدیر کے میدان مین حیران رہنے والے - اگر تو اپنے باطن کو پاک کرنا چاہتا ہے تو اُسمین درم ودینار وجواہر اور جیب مین انکی کنجیان نرکھہ - اور اگر دل کو دنیا اور شہوات ولذات اور دیگر مکروہات سے فارغ کرنے کا طالب ہے تو اُسمین ذکر وفکر - موت اور اُسکے مابعد کے حالات کو جگہہ دے - اور اس سے کیمیا بنالے - امیدین کوتاہ کر یہ سمجھہ کہ اب مرنے والا ہون - اعمال کوتاہی امید سے درست ہوجاتے ہین - اور اگر تو امیدون کو دراز کرے گا تو کسی چیز کو دیکھے گا اور کسی کو خرچ کر دیگا - امیدون کو کوتاہ کرنے والا سب سے الگ ہوکر پہلے زہد کا لباس پہنتا ہے پھر فنا کا پھر معرفت کا - پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے تم مجھے چھہ چیزون کی ضمانت دو - مین تمہارے لیے جنت کا ضامن ہون - تم مین جب کوئی بات کرے جھوٹ نہ بولے اور جب امانت رکھے تو خیانت نکرے - اور جب وعدہ کرے پورا کر دے - اپنے ہاتھون کو روکو - نگاہون کو پست رکھو - شرمگاہون کو بچاؤ - اس حدیث کو طبرانی نے اسطرح روایت کیا ہے کہ تم چھہ چیزون کے کفیل ہوجاؤ - مین تمہارے لیے جنت کا کفیل ہون - بات کرو تو جھوٹ نبولو - امانت رکھو

توخیانت نکر۔ وعدہ کرو تو خلاف نکرو۔ ہاتھوں نگاہوں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہو۔
جب تیرا باطن صاف اور متحد ہوجائے گا تو تو بلا واسطہ خدا کی پکار سنے گا۔ خوف ورجا اگر متحد
ہوگیا تو تجکو خطاب الٰہی آئیگا اسے لڑکے اُٹھکے اسپ قدرت کے سموں مین پڑا رہ۔
خواہ وہ تجھے پیس ڈالے۔ یا گزرجائے۔ جو خدا کی راہ مین تلف ہوتا ہے اس کا بدلہ خدا کے
ذمہ ہے اور وہ تجھسے تجاوز کر گیا تو تیرا اتفاق قائم ہوجائے گا۔ تقدیر کے تیر کا نشانہ بنجا۔ یہ تیر
تجکو زخم پہنچائے گا قتل نکرے گا۔ اسے سراپا مار۔ مہذب بن۔ آگے بڑھ۔ سنکے سرے سے
عمل کر۔ سب پرلات مار۔ اور جب مین نصیحت کرنے بیٹھوں تو اپنے گھر بیٹھنے سے توبہ کرلے۔
یہاں ولایت اور درجے ملتے ہین۔ اے گرفتار اہل وعیال۔ کمائی عیال کے لئے رکھ اور دل فضل الٰہی
کے لیے۔ بعض لوگون کو حلال کمائی سے ملتا ہے۔ بعض کو دعا سے۔ بعض کو بلا فکر و سوال۔ اور
بعض کو لوگون کے ہاتھ سے۔ یہ حالت ریاضت ہے جو دائمی نہین رہتی۔ پہلی حالت یعنی
کسب سنت ہے۔ دوسری حالت یعنی دعا ضعف کی علامت ہے۔ تیسری حالت عزیمت ہے
اور ضرورت کے لیے کمائی کی رخصت ہے۔ کبھی ایسا شخص بھی بھیک مانگتا ہے جو کھانا نہین چاہتا
وہ مسئول کے حق مین امتحان ہے۔ اور اس کا سوال رات کے وقت سوال کرنے کی مانند ہے
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ رات کے وقت سوال کو رد نکیا کرو۔ کیونکہ کبھی سائل تمہاری
نعمتون کے شکریہ کا امتحان لینے آیا کرتا ہے۔ اور وہ نہ جن ہوتا ہے نہ انسان۔ اسیطرح یہ
شخص سوال پر مامور ہے تاکہ اللہ تعالٰے معلوم کرلے کہ تم اُسکی نعمت کا شکریہ کیونکر ادا کرتے
ہو۔ علما کے پاس اکثر بیٹھو۔ قبرون اور صالحین کی زیارت زیادہ کیا کرو۔ قلب زندہ ہوجائے
گا۔ اگر وہ مضبوطی کے ساتھ اوامر و نواہی بجالاتے رہے تو تقدیر اُنسے موافقت کریگی عبد اللہ
بن زبیر ہفتہ بھرمین چند لقمے کھایا کرتے تھے۔ تو جب تک ٹوٹے برتن یا مسکینون کی اُس کشتی
کی مانند نہوجائے گا جسکو خضر نے عیب دار کردیا تھا تیری حالت درست نہو گی۔ پس تجپر
جمع اور تفرقہ۔ اور قلت و کثرت کیحالت طاری ہوگی۔ جو میرے ہاتھ سے نکلکر دوزخ کیطرف
چلا گیا خدا اسپر رحم نکرے گا۔ الٰہی مین عفو اور باطنی ثبات اور رضا کا خواہان ہون۔ اگر تو
واصل حق ہوجائےگا تو وہ صرف ادائے فرائض پر قناعت کرے گا۔ شاہی باورچی بوڑھا
ہوگیا ہے۔ عقل و نظر۔ سماعت و اشارہ۔ باقی نہین رہا۔ لیکن اُس کا وہی وظیفہ جاری
رکھا گیا جو پہلے عمل کی حالت مین تھا۔ اے اپنے گمان مین مرید صادق۔ تو اپنی روزی
ہمسایہ کو کس دن دے گا۔ اپنا کرتہ عمامہ۔ مصلےٰ اور رسالہ کب خیرات کرے گا۔ اہل اللہ
اپنے نفوس طبیعت و خواہش اور کھانے پینے کو چھوڑ کر جیتے جی مرگئے ہین۔ معنوی طور پر فنا

ہو چکے ہین۔ قدرت کا ہاتھ اُن کا متولی ہے۔ نہلانے والے کی طرح قدرت اُن کو دہنے بائین
کروٹین دلاتی ہے۔ اور اُن کا کُتا دونون ہاتھ پھیلائے دہلیز پر بیٹھا رہتا ہے۔ یعنی بتفسیر
آستانۂ قدرت ہاتھ پھیلائے ہوئے موجود ہے۔ گناہ وارتکاب خواہش ومعصیت وخطا سے
محو بچانا اعضار کی دوا ہے۔ رات کو چوری اور مار پیٹ سے پاؤن کو گناہون اور بادشاہونکی طرف
چلنے سے روک سکے۔ تو آدمیون سے لیتا ہے اور یہ بات آنکھ کو نیکیون پر پڑنے سے روکتی ہے
نفس جب فنا ہو جاتا ہے تو حکم امر کرتا ہے اور دل صحبت محبوب کی طرف اُڑ جاتا ہے۔ ولی
آداب بجالانے کے باعث پیغمبر کی سی صفتین حاصل کرتا ہے۔ حکم طبیعت وعلم کے مابین
متحیر رہتا ہے۔ کبھی طبیعت کو رد کرتا ہے۔ کبھی علم کو۔ اور یہ کہتا ہے کہ جو کچھ رسول عنایت
کرین اُسے لے لو۔ اور حکم قلب یہ کہتا ہے کیا یہ کافی نہین کہ مین تیرا خادم اور نگہبان ہون
اور بادشاہ کے ساتھ ہے۔ رات اُن کے بادشاہ کا تخت اور خلوت اُنکی دولہن کا چبوترہ ہے
دن بعض سامان کی تلاش مین اُن کو اجنبی کر دیتا ہے مبینین چھپانے کے قابل ہوتی ہین
اے لڑکے اپنا خواب بھائیون سے بیان نکر۔ عزت پائے گا۔ لوگو قسمت کا لکھا پورا
ہونے تک گونگے اور خاموش بنجاؤ۔ میرا حال منکر نکیر سے قبر مین پوچھ لینا۔ وہ تیرے
پاس آئینگے اور میرا حال بتاوینگے۔ تیرا نام گنہگار ہے محشر مین تجھسے حساب مناقشہ
ہوگا۔ قبر مین تیری حالت موہوم ہوگی۔ خدا جانے دوزخیو نہین ہو یا جنتیو نہین۔ تیرا انجام
مبہم ہے۔ درستی حال پر مغرور نہو۔ تجھے کیا خبر کل تیرا نام کیا ہوگا اے لڑکے صبح کو شام
تک اور شام کو صبح تک جینے کا خیال نکیا کر۔ گذشتہ دن تیری بھلائی بُرائی کا گواہ بنکر
چلا گیا۔ آیندہ کل کی خبر نہین کہ آئے یا نہ آئے۔ تیرے لیے فقط آج کا دن ہے۔ تو کس قدر
غافل ہے۔ اور غافلون کی مصاحبت تیری غفلت کے علامت ہے۔ اے بیوقوف جسپر
حق کی علامت ظاہر نہوا اسکی صحبت مین کیون رہتا ہے۔ اُسکی مصاحبت کیون کرتا ہے جسکی
بنیاد ضعیف ہے ظاہر آراستہ اور باطن سختی اور خدا کے آگے بیحیائی سے لبریز ہے۔ یہ چیز
شانے ہلانے۔ اور آنکھون مین سرمہ لگانے سے نہین ملتی بیداری سے ملتی ہے۔ مخلوق
اور اُن کے تکلفات کا کچھ اعتبار نہین۔ اے بیوقوف تو دروازہ دروازہ پھر کر اسلئے سوال
کرتا ہے کہ مال بکثرت جمع ہو جائے۔ تیرے لیے فلاح کی امید کیونکر ہو۔ تو دربان کیطرح
بادشاہ کے دروازہ پر کیون نرہا کہ بادشاہ کو اُسکے آنے کی خبر دیتا۔ آنے والے کا حال
سُنتا۔ اور تنہائی مین اُس کا مونس بنجاتا۔ مخلوق کو اپنا کنبہ بنا کر اُنسے الگ کیون نرہا۔
تو اپنے گھر مین اپنا کام کیون نکرتا رہا۔ تاکہ آنے والے اپنے قابل چیزین تجھسے لیتے۔ تیری

خلوت سا اور قلب و سِر اور تیرا باطن تیرا گھر ہے - خدا کے اوامر و نواہی کو بجا لانا اور تقدیر کے
معاملہ میں اس سے موافقت رکھنا خدا کی مصاحبت ہے - مخلوق کے درمیان تیری ہمت و
دعا میں موجود ہیں - ایک آنکھ کے باعث ہزار آنکھوں کو عزت ملتی ہے - اگر تو خلوت میں
کراماً کاتبین کا اعزاز کرے گا - مولا کا مطیع رہے گا - اہل اللہ کی عزت نگاہ رکھے گا - اور
ان کے آگے اپنی رسوائی نہ ہونے دے گا تو تیرا نام کریم رکھا جائے گا - پھر جب تو کریم ہو گیا تو
تیرے باعث ہزار آنکھیں عزت پائیں گی - تیرے گھر والوں ہمسایوں اور شہر والوں کی بلائیں
دفع ہونگی - تو ہمیشہ گدائی کرتا اور دروازہ پر جاتا ہے - تیرے پاس گدا کس دن آئیگا - تجھے کب
کھانا طلب ہو گا - تیرے دروازہ پر سائل کس دن آئیں گے - تو اپنی حالت سے کب فارغ
ہو گا اور اپنے گرد کس دن خیمہ لگائے گا - بادشاہ کے پاس دلہن بنکر کب جائے گا قرب
کے لیے اہلیت و لیاقت و صلاحیت کس دن ظاہر کرے گا - اپنے القاب و فخر کو کب ظاہر
کرے گا - اور پیغمبر علیہ السلام کے برگزیدہ لوگوں میں کس دن شامل ہو گا - تاکہ وہ اپنی برکت تیرے
حوالے کریں - علماء کو قول و فعل اور حال و مقال میں پیغمبروں کا وارث ہونا چاہیے نہ کہ
فقط نام اور لقب میں - نبوت نام ہے اور رسالت لقب - اے جاہل - نبوت و رسالت باقی
نہیں ہے - ولایت و غوثیت و قطبیت باقی ہے - کیا تم آخرت کے بدلے دنیوی زندگی سے
رضامند ہو - دنیوی زندگی تیرا نفس و ہوس اور طبیعت ہے - اس کا نام دنیا ہے - اور جو
خواہش سے الگ ہے وہ تیرا ازلی حصہ ہے جسے تو ہمت و اعضاء سے حاصل کرے وہ دنیا ہے
اور جو بادشاہ عنایت کرے یا ضروری چیز ہو وہ دنیا نہیں ہے - رہنے کا گھر - بدن ڈھانکنے
کا لباس - پیٹ بھر اور روٹی - اور آرام کے لیے گھر والی دنیا نہیں ہے - مخلوق کی جانب
متوجہ ہونا اور حق سے منہ موڑنا دنیوی زندگی ہے - ہوائے نفسانی کفر اور عبادت کی
ضد ہے - سبب مسبب کی اور ظاہر باطن کی ضد ہے تو لے اگر ظاہر کو درست کر لیا تو اب
باطن کی درستی کا حکم دیا جائے گا - پھر جب تو حکم کو عمل سے مضبوط کرے گا تو اس کا غلام و
تابع اور مصاحب اور اپنی طبیعت سے جدا ہو جائے گا - عالم تجھے دیکھ کر عاشق ہو گا - اس وقت
تو دو جبروتوں میں ایک خاوند اور بادشاہ و وزیر کے مابین ایک دربان کی مانند ہو جائیگا
دنیا و آخرت - مخلوق و خالق اور ملائکہ کے نزدیک محبوب اور دلوں کے لیے باعث فرحت ہو گا
ہمارے لیے ایک حالت ہے جو ہمیں تمہارے پاس سے غائب کر دیتی ہے - داؤد علیہ السلام
نے اپنے فرزند سلیمانؑ سے کہا - کہ فقیری کے بعد گناہ کرنا نہایت قبیح ہے - اور عابد ہو کر ترک
عبادت اس سے زیادہ برا ہے - کیا تم آخرت کے بدلے دنیوی زندگی پر رضامند ہو

دنیوی زندگی تیرا وجود اور آخرت اسکی فنا ہے۔ ہیبتین اور اسرار۔ عوام اور خواص ان سب کے لیے تغیر ہے۔ تو دنیا کو تو خود دیکھ رہا ہے مگر تجھپر آخرت کا حال نہین کھلا۔ تیرے سامنے ایسی چیز آئے گی جسے تو سمجھ نسکے گا۔ حیران رہجائے گا۔ اسوقت آخرت کی حقیقت معلوم ہوگی جو چیز عقل مشترک کے باعث حاصل ہو وہ دنیا ہی کی جانب سے ہے اور جو چیز عقل المعقول کے ذریعہ سے ملے وہ آخرت کیطرف سے ہے تیرا باطن آخرت ہے اور ظاہر دنیا۔ دنیا کے حالات خدا سے الگ ہین۔ مولے سے تعلق کرنا قیل و قال چھوڑ دینا۔ تعریف و مذمت اور رنج و غم سے الگ رہنا آخرت ہے۔ جو چیز تجھے غمگین رکھے وہی تیرا مطلوب ہے۔ جب تو اپنے ارادے مین صادق ہوگا تو خدا ہاتھ پکڑ کے تجکو اپنی قدرت کی صحبت مین کھینچ لے گا۔ اور تیرے دو قدمون کا فاصلہ آدم علیہ السلام کے قدمون سے بہت زیادہ ہوگا۔ یہ صدق ارادت۔ حسن ادب اور ہمسایون کے قول سے بہرا بنجانے کی برکت ہے۔ اے جاہل تیرے لیے ہلاکت ہے۔ کیونکہ حق اور اس کے فضل اور اسکے بندون سے ناواقف ہے۔ انھون نے سُنا اور مان لیا۔ نیک بندہ پہلے اپنا حصہ لوح محفوظ مین دیکھتا ہے پھر اپنے اہل و عیال کا۔ اسکے بعد جب اُسے تعجب ہوتا ہے تو اسکے باطن مین ندا آتی ہے کہ وہ ہمارا ایک بندہ ہے جسپر ہم نے احسان کیا ہے۔ اور وہ ہمارے نزدیک نیک لوگون مین ہے۔ یہ مرتبہ سابقہ ازلی سے ملتا اور مشائخ کی پیروی سے صاف طور پر حاصل ہوتا ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالے سماع و وجد کی حالت مین تھے کہ ایک کاغذ جسپر فقہ کا ایک مسئلہ درج تھا آپکے سامنے آیا۔ فرمایا کہ مین اسکے جواب دینے کے لیے اذن طلب کرون گا اور کچھ سوچونگا۔ پھر ارشاد کیا کہ نکاح واجب ہے یا نہین۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے بعض نے سنت کہا ہے اور بعض کا قول ہے کہ نفس غالب ہو تو شافعی اور احمد کے نزدیک عبادت مین مشغول رہنا اولےٰ ہے۔ امام ابو حنیفہ نے نکاح کو افضل فرمایا ہے۔ تو اگر مرید ہے تو شغل عبادت افضل ہے اور اگر مُراد ہے تو اپنے لیے خود تدبیر نکر۔ وہ چاہے تیرا نکاح کرا دے چاہے کسی اور کام مین لگا دے۔ اگر تیری قسمت مین نکاح ہے تو قسمت تیرا دامن پکڑ لے گی اور خدا سے فریاد کرے گی۔ کہ اس شخص سے میرا حق دلوایئے۔ کیونکہ یہ مجھسے بھاگا ہے۔ اور آپ نے مجھے اس کا حصہ کر دیا ہے۔ اب مین کیا کرون یہ مجھسے رو گردان ہو گیا ہے قسمت تجھے خدا کی طرف متوجہ کر دے گی۔ البتہ مرید کو باطنی اعتبار سے نکاح کرنا حرام ہے۔ مگر اس شرط سے حلال ہو سکتا ہے کہ اُسکے پاس ایک کُرتا زیادہ ہو۔ یا چار اُنگل زمین ہو۔ مرید تو سیاح ہوتا ہے کہ جس کو نہ قرار میسر ہے نہ کپڑے۔ اور نہ اثاث البیت وہ تو کپڑون کے اعتبار سے بالکل ننگا ہوتا ہے۔ پھر جب مطلب کو پہونچتا ہے اور اسکی

سیاحت منقطع ہوتی ہے تو اس کا بادشاہ اگر نکاح کرانا چاہتا ہے کرا دیتا ہے۔ وہی اُسے موجود کرتا ہے وہی مقصود۔ جو احمق کے ساتھ رہے وہ احمق کا احمق ہے۔ جو خدا کو نہ پہچانے وہ آخرت کے بدلے دنیوی زندگی پر رضا مند ہے اسے لڑکے تیرا حصہ تغیر نہیں کیا سکتا۔ اختیار طبیعت و ہوا کے باعث شیطان کے ہات سے نہ کھا۔ تھوڑی دیر صبر کر تا کہ تو منزل جنت یا قرب الٰہی میں پہنچ جاوے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے لڑکپن سے آج تک اپنے لیے ایک وظیفہ مقرر کر رکھا ہے۔ اب دو رکعتیں پڑھکر پھر جاتا ہوں۔ آپ نے جواب دیا اس شخص میں کوئی تغیر اور سستی نہیں ہے بلکہ یہ سابقہ رحمت کی نظر ہے۔ تجھپر کسی صدیق کی نگاہ پڑی ہے جسنے خدا تک پہنچا دیا اور تیرے ساتھ احسان کیا ہے پھر اُسکے ساتھیوں سے کہا کہ اسے اپنے ساتھ رکھو۔ تمہارے زمانہ کے بعض ایام میں اللہ تعالےٰ کی بخشش عام ہوتی ہے تم اسکی بخشش کے درپے رہا کرو۔ تیرا قلب بوڑھا نہیں ہوا۔ بلکہ بادشاہ نے اُسے دروازہ قرب پر بٹھا لیا ہے۔ وہ ظاہر میں ضعیف اور باطن میں قوی نہیں ہوتا بلکہ ہر حال میں یکساں رہتا ہے۔ ہڈیوں کا ضعف قلب کے سبب نہیں ہوتا۔ اُسکی جلد کمزور ہو گئی ہے غیرت اور احسان نے اُسکے باطن کو اُچاٹ لیا ہے۔ تیرا قلب خدا کا دروازہ دیکھتا ہے۔ اس لیے قرب کی ہیبت اُسے پچھاڑ دیتی ہے۔ قلب کی سپردگی میں ایک اور شغل ہے جو ہر چیز سے روکتا ہے۔ قلبی اعمال کا ایک ذرہ ظاہری اعمال سے ہزار مرتبہ بہتر ہے جب تک ادائے فرض وسنت باقی رہے گا کوئی چیز ضرر نہ کرے گی۔ جنیدؒ سے کسی نے کہا کہ خراس کا ایک بیمار اونٹ دور سے چلاتا ہے۔ اور اُسنے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا۔ نماز کے وقتوں میں اُسکی کیا حالت ہوتی ہے۔ جواب ملا کہ اذان سُنکر خاموش ہو جاتا ہے فرمایا وہ بیمار نہیں ہے۔ بعض لوگ لڑکپن سے لیکر موت تک اعمال پر قادر رہتے ہیں اور بعض بڑھاپے تک۔ اگر یہ قرب و علم اور مشاہدہ کے اعتبار سے ہے تو کچھہ خوف نہیں۔ اور اگر اسکے سوا کوئی اور بات ہے تو یہ شیطان ہے کہ تجھے بہکاتا ہے اور نفس ہے کہ ایذا پہونچاتا ہے۔ حکم کی پابندی علم و صبر پیدا کرتی ہے۔ کیا تجکو اسکی خبر ہے ؟ سب سے الگ ہو اور پھر اُس سے مل۔ اتصال حاصل کر اور پھر واصل ہو جا۔ حرص و امید و عزت نفس کی دوکان پر بیٹھنے والا محروم ہے۔ اس سے سر کو موت اور قلب کو سیاہی حاصل ہوتی ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ دلوں پر زنگ آجاتا ہے۔ قرآن پڑھنا اسکی جلا ہے۔ الٰہی ہمیں ہدایت دے اور ہمارے باعث اوروں کو سیدھا رستہ دکھا۔ ہمپر اور ہمارے سبب اوروں پر رحم کر۔ ہمیں اور ہمارے سبب اوروں کو اپنی معرفت دے جہاں کہیں رہوں مجھے مبارک کر۔ مل۔ پھر جدا ہو۔ پھر واصل ہو جا۔ سمجھہ پیدا کر پھر خلق

مخلوق کے ساتھ رہے گا فلاح نہ پائے گا۔ مخلوق سے خالق کی طرف رجوع کر اُسکے قرب کی
دہلیز پر جا پڑ۔ محبت کا ہاتھ تجکو کھینچ لیگا۔ اور تو اُس گھر کا جلیس بنجائے گا۔ پھر جب تو وہان کے
آرام و مکانات کو دیکھیگا تو ہر جانب فراخی حاصل ہوگی۔ تیرے بازو مضبوط ہونگے۔ اور تو
اُس گھر کے کنگرون تک اُڑ جائے گا۔ یہ کنگرے تیرے لیے عالیشان محل بنجائین گے۔ پھر اگر تو گر گیا
تو اُسی گھر کے صحن مین گرے گا۔ اور صاحبخانہ کے ہاتھون مین رہے گا۔ تیری دعا قبول ہوگی
اگر مخلوق کو نفع دینا چاہتا ہے تو ایسا کیا کر۔ ورنہ محض بیہودہ باتین نہ بنا۔ اس سے مراد وہ
کلام ہے جو بے عمل واعظ لوگون کو سنایا کرتے ہین۔ نماز غیر سے انقطاع کے بعد خدا سے ملجانے
کا نام ہے۔ ایک جسم دو مکانون مین متجزّی نہین ہوسکتا۔ خلق سے انفصال اور خدا کا اتصال
اہل اللہ کی نماز ہے۔ اور نیک بندونکی نماز یہ ہے کہ جنت کو قلب کے داہنی طرف رکھتے ہین
دوزخ کو بائین طرف۔ پلصراط کو آگے۔ اور اللہ تعالے کو ان تمام اسرار پر خبیر جانتے ہین۔
صاحب یقین کی نماز خلق سے انفصال اور خالق کا اتصال ہے۔ نفس جب کھانا مانگتا ہے تو
صدق طلب کی علامت یہ ہے کہ باطن سے پرندے کے بچون کے چیخنے کی سی آواز آنے لگی۔ اُسوقت
اُسے بقدر سدّ رمق دینا چاہیئے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا نے نفس کو اُس کا گناہ اور تقوی
الہام کیا ہے۔ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ بادشاہ حقیقی کے پاس قلب کے رسائی کے بعد
ان دونون آیتون پر عمل کرنا چاہیئے۔ اسوقت نفس اور الہام کا مرتبہ ملے گا۔ اس سے پہلے
واردات مین تفریق کیجائے گی۔ کیونکہ الہام شیطان۔ الہام طبیعت۔ الہام نفس اور الہام فرشتہ جُدا
جدا ہے۔ جب تو فی سبیل اللہ کسی کا مصاحب بننا چاہے تو کامون کے موقوف ہولے اور لوگون کے
سو جانے کے وقت کامل وضو کر۔ پھر نماز پڑھ۔ نماز کا دروازہ خضوع ہے اور خدا کا دروازہ نماز سے
کھول۔ پھر بعد فراغ یہ دعا کر کہ الٰہی مین کس کی صحبت مین رہون۔ واقعی رہبر۔ تیرے دین
کی خبر دینے والا بتلا دے اگر۔ تیرا خلیفہ اور نائب کون ہے۔ اللہ تعالے کریم ہے۔ تجھے
محروم نہ رکھیگا۔ تیرے قلب مین الہام کردے گا۔ باطن کیطرف وحی بھیجکر بیان فرمادیگا دروازے
کشادہ اور رستے واضح ہوجائین گے۔ جو طلب مین کوشش کرتا ہے اُسے مطلوب ملجاتا ہے
خدا خود فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرینگے ہم اُن کو اپنے رستے دکھادین گے۔
علت تجھمین ہے اُسکے کلام مین نہین۔ پھر جب تیرے قلب کے نزدیک جہتین متحد ہوجائین
اور تعیین واحد غالب آجائے تو اپنے آپ کو چھوڑ اور اُس کا قصد کر۔ اُسکی صحبت درندون
اور سانپون کی مانند ہے۔ اُسکے فقر۔ نقصان۔ نسب۔ اختلال حال۔ پیسا مانی اور قصور
عبادت کو نہ دیکھ کیونکہ یہ معنے اُسکے باطن مین موجود ہین۔ ظاہر اور جسم اور چہرے پر نہین ہین

اُس سے کلام کی ابتدا نکر۔ اور اسکی حالت کو نہ بدل۔ خدا کی طرف سے اُسکے فائدے کا منتظر رہ وہ دن کاتب ہے۔ اور مضمون غیر کا ہے۔ وہ سفیر اور دعوت کرنے والا ہے۔ طبق کسی اور کا ہے۔ وہ بیان کرنے والا ہے۔ مگر بیان غیر کا ہے۔ خدا جو کچھ اسکی زبان سے نکلوائے اُسے قبول کرلے اُسکے اشارون کو دیکھتا رہ۔ اسکی عہد کبھی نہ توڑ۔ اُسکے آگے سرنگون اور خائف رہا کر۔ اسکے حال وقال اور افعال مین اُسے تہمت نہ لگا۔ اُسے ہر عاقل پر فضیلت دے۔ وہ تجکو اپنے پاس سے خدا کے پاس پہنچا دیگا۔ اُس کا بچا ہوا کھانا نہ کھا۔ اسکی بات کا جواب ندے۔ ہماری اور جانورون کی طبیعت ایک ہے لیکن عقل وشرع۔ علم وقرب۔ اور معرفت وطاعت دونون کو جدا کر رہی ہے۔ وہ فی الواقع اصل دونونکی ایک ہے۔ علم پر عمل کرنے والے میت کے پاس سے گذر کر اُسے زندہ کرتے ہین اور گنہگار کے پاس جاکر اُسے ذاکر بنا دیتے ہین عارف کے گھر مین غیر کیلیے طبق آیا کرتے ہین۔ وہ خراج تحصیل کرنیمین کوشش کیا کرتا ہی اور جب حاصل ہوتا ہے خدا کے سپرد کر دیتا ہی۔ اور وہ اپنی مزدوری مخلوق سے نہین بلکہ خدا ہی سے لیتا ہے۔ الله تعالی جب تیری بہتری چاہتا ہے تو تجھے آگاہ اور عیوب نفس سے خبردار کر دیتا ہے۔ تمہارے عالم جاہل اور جاہل مفتری کی۔ اور زاہد حریص ہین۔ دین کے بدلے دنیا نہ کما۔ اس سے تو آخرت حاصل ہوتی ہے۔ شیخ رضی الله تعالے عنہ نے آیت ادعونی استجب لکم الی آخرہا کو ظاہر پر محمول فرما کر یہ کہا ہے کہ غیر الله سے سوال کرنے والا حد سے متجاوز ہونے والا ہے۔ عبد الله بن مسعود اپنے احباب سے فرمایا کرتے تھے کہ تم میرے قلب کی روشنی ہو۔ جو الله کے لیے میرا کلام سنکر اُس سے نفع اُٹھائے وہ بیشک دلکی روشنی ہو ورنہ اسکی حاضری باعث کدورت ہوگی۔ ابراہیم جب آگ سے نکلے۔ اور آپکے غلام اور مویشی وغیرہ بکثرت ہوگئے تو ملک شام مین بہت سے دروازون کا ایک گھر بنایا اُسکی قیمت دینے اور قوم کے گھر بنانے کے بعد وہین رہ پڑے۔ اور مخلوق کی تربیت کو پسند فرمایا نیک صحبت کا نام ہے۔ اور محبت وصلت کا

سوال حال کی اقتدا کرنی چاہیے یا مقال کی

شیخ نے جواب دیا عوام سے مقال کی اقتدا چاہیے اور خواص کے حال کی۔ اے سائل تو کن لوگون کے لائق ہے۔ مجھے اپنی نبض دکھا۔ تاکہ تجکو تیری حالت کے مطابق جگہہ دون اور مرض کی شدت جتا کر اُس کا علاج کرون پیغمبر علیہ السلام بیمارون کی عیادت کیا کرتے تھے۔ ہم اس سے منع کیے گئے ہین مگر تندرستونکی عیادت اپنی ہمت سے کرتے ہین ہمارے پائون تمہارے گھرون کی طرف چلتے۔ اور ہمارے ہاتھ تمہارا مال لینے سے روکے گئے ہین ہم تو حال اور تقدیر کی حیثیت سے مامور ہین۔ شیخ رضی الله تعالی عنہ نے فرمایا۔ ممکن ہو کہ ایک مرنے والا دس بیٹے چھوڑے اور وہ سب یکسان نیکبخت ہون۔ باپ کے

بعد بیٹے برابر ترکہ بانٹ لیا۔ اُن میں سے باپ کا گوشہ دل ایک کی جانب زیادہ تھا۔ اور وہ سارا مال اُسی کو دینا چاہتا۔ تقسیم ترکہ کے بعد تقدیر الٰہی سے ایک ایک کر کے سب مرگئے۔ اور سارا اسی ایک کے پاس آگیا۔ کیا اس میں کوئی عیب ہے۔ ہم و السلام۔ الٰہی مخلوق اور نفس و ہونے کو ہم سے روک دے۔ تو اس موقع پر یہ کہہ سکتا ہے کہ تم جس دریا میں تیرتے ہو اُسی سے ڈرتے ہو۔ اُس کا جواب یہ ہے کہ خدا سے جاننے والے ہی ڈرا کرتے ہیں۔ اُن کا علم باعث خوف ہے۔ جب تو نے کسی چیز کی مضرت کو جان لیا تو اُس سے ڈرا اور پرہیز کر۔ موت ضروری امر ہو۔ اُسکے لیے عمل کرتا رہ۔ اے شخص نہ تیرے گھر کے لیے چھت ہے نہ بچوں کے لیے آٹا۔ اہل و عیال کے پاس نیچے اوپر کے کپڑے۔ جاڑا آگیا ہے۔ سامان کرلے۔ بادشاہ آرہا ہے استقبال کر۔ شیر قریب ہے اس سے بچ۔ اس شیر کا دوسرا نام موت ہے۔ نماز میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کے یہ معنی ہیں کہ ہم تیرے مطیع ہیں اور تجھے معبود یگانہ جانتے ہیں۔ تو خدا کو کب پائے گا۔ خالص عمل کس دن کرے گا۔ مخلوق و ریا و نفاق و عجب اور دوستوں کے متعلق زہد کب اختیار کرے گا۔ خدا کے آگے کس دن جھکے گا۔ جھکنا دل اور خلوت کے اعتبار سے ہوتا ہے شہوت نفس رویت حق کے ساتھ مزاحم ہوتی ہے تو بندہ اُسکی رویت سے شرما کر شہوت کو ترک کر دیتا ہے۔ تو شدت شہوت کے وقت اپنی خلوت میں یعقوبؑ کو دانتوں میں انگلی دبائے کب دیکھے گا۔ تجھے اپنی عصمت کب نظر آئے گی۔ یہ عصمت خدا کی غیرت ہے۔ یوسفؑ زلیخا کے ساتھ خلوت میں گئے۔ غیرت آگئی۔ اُلٹے بھاگے۔ خدا خود فرماتا ہے۔ یہ اس لیے تھا کہ یوسفؑ سے برائیوں اور بےحیائیوں کو دفع کردیں۔ وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے۔ تیری حالت یوسفؑ کی طرح کس دن بدلے گی۔ یوسفؑ جب خدا کے گھر میں عصمت کے پابند رہے تو خدا نے قیدخانہ میں اُنسے موافقت کی اور خلوت میں عصمت عطا فرمائی۔ لوگو اسیطرح خدا کے بندے بنجاؤ۔ یوسف صدیقؑ کی حالت خدا سے طلب کرو۔ قطع اسباب اور ترک کل کا نام توکل ہے۔ دل بدلکر فرشتہ بنجاتا ہے۔ پھر فرشتے جس چیز کو سنتے پہچانتے ہیں دل بھی سنتا اور پہچان لیتا ہے۔ بعدہ ترقی پاکر فرشتے پر حاکم ہوجاتا ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت موسےٰؑ کے قصہ میں فرمایا۔ واقعی سیر باطن کی سیر ہے۔ موسےٰؑ نے طور کی جانب آگ دیکھکر اپنی اہلیہ کو چھوڑا۔ ایسی کیا چیز دیکھ لی تھی؟ ظاہری آنکھ سے آگ۔ اور باطنی سے نور ظاہری آنکھ سے مخلوق کو ملاحظہ کیا تھا اور باطنی سے خالق کو۔ اپنی اہلیہ سے فرمایا تم یہیں ٹھہرو۔ مجھے آگ نظر آئی ہے۔ اس آگ نے اُن کے دل کو کھینچ لیا اور بیوی بچہ سے بے پروا کردیا۔ اس لیے فرمایا کہ تم ٹھہرو۔ میرے سامنے اونچے ہات اور تقدیر کے ایسے زبردست

آ سکتے آسکتے ہین جو اہل اللہ کو اُنکے اہل سبحانی سے پیدا کر دیا کرتے ہین۔ اے علم نخبیرہ اور اے علم بسم اللہ آگے بڑھ۔ اے نفس ثابت قدم رہ۔ اے قلب باطن تو دیکھ۔ اُس شخص کی بدنصیبی جو اپنے باپ سے ایمان لا کر آخر میں محبوب نرکھے۔ وہ محجوب اور مغضوب ہے۔ موسیٰ نے اپنے اہلبیت سے کہا۔ ٹھیر جاؤ تا کہ مین تمہارے پاس خبر لاؤن یعنی راہِ حق کی خبر دون۔ اس لیے کہ اس سے پہلے آپ کو رستہ معلوم نہ تھا۔ آنحضرت شیخ کے پاس نقیب النقباء ابن الاشفی تشریف لائے۔ جو پہلے کبھی نہ آئے تھے۔ آپ نے انکی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کاش تو پیدا نہ ہوتا۔ اور اگر پیدا ہوا تھا تو اس حکمت کو معلوم کرتا جسکے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اے سونے والے بیدار ہو۔ تیرا رستہ آگے سے گھِر گیا ہے۔ قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ تیرا عمل کیا ہے۔ معلم کون ہے اور داعی دین کون؟ تیرا نسب صحیح نہین ہے۔ کیونکہ خدا و رسول کے نزدیک تو اہل تقویٰ صحیح النسب ہین۔ پیغمبر علیہ السلام سے پوچھا گیا آپکی آل کون ہو۔ فرمایا ہر متقی محمدؐ کی آل ہے۔ خاموش تجھمین عقل نہین ہے تو جلد پر جھوٹ پیر بڑی ڈال کر پیاسا مر رہا ہو۔ دو قدم رکھنے سے خدا سے جا ملے گا۔ پہلا قدم مخلوق پر رکھ۔ دوسرا نفس پر۔ گر اسے مرید تو بہت سے قدم رکھکر دنیا و آخرت سے واصل ہوا ہے۔ نجات کا ارادہ ہے تو میری سخت کلامی پر صبر کر۔ مجھپر جب جنون سوار ہوتا ہے تو مین تجکو نہین دیکھا کرتا جب میرے باطن و اخلاص کی طبیعت پُرجوش ہوتی ہو تو مین تیرا چہرہ نہین دیکھتا۔ ہان نیکی۔ ازالۂ خبث باطنی اور تیرے گھر کی آگ بجھا کر اہل و عیال کی حفاظت کا ارادہ کیا کرتا ہون۔ آنکھین کھول۔ اور اپنے آگے نظر ڈال۔ عذاب اور مواخذہ کا لشکر تیری طرف بڑھا آ رہا ہے۔ اے بے وقوف افسوس۔ تو چند روز مین مر جائے گا۔ اہل و عیال اور اسباب و مال سب زائل و متفرق ہو گا۔ تیرا اپنے گھر بار جورو بچوں کو چھوڑ کر قبر اور مٹی۔ اور عذاب یا رحمت کے فرشتون سے رفاقت کرنی پڑے گی۔ اے کیچ کرنے۔ انتقال کر جانے اور زائل ہونے والے۔ اے عاریت وہ پاک ذات ہے جس نے عاموں کو جبکہ تم پر احسان کیا نگران کو پہچانتے نہین۔ اے بدنصیب۔ کیا تو ہر برس۔ یا ہر مہینے۔ یا ہر ہفتے خالی ہاتھون میرے پاس نہین آتا۔ اچھا ہم سے بلا قیمت ایک چیز لے سکتی اس ایک کی لاکھ چیزین تجھے مل جائین گی۔ مین تیرا بوجھ اٹھانا چاہتا ہوں اور تو اس سے ڈرتا ہے کہ کہین مین اپنا بوجھ تجھپر نہ ڈالدون۔ اس سے مت ڈر۔ مجھے اللہ تعالیٰ کفایت کر دیگا۔ تجھے ایک کلمہ سننے کیلئے ہزار برس کا سفر اختیار کرنا چاہیے حالانکہ مجھمین تجھمین صرف چند قدم کا فاصلہ ہے۔ تو نہایت سست جاہل اور نادان ہے۔ تیرے گمان مین یہ ہے کہ تو کچھ دے رہا ہو دنیا نے تجھ جیسے ہزار ون کو قریب کیا اور نگل گئی۔ تباہ و برباد کر کے دنیا نے ختم کیا اور تجھ

کر لی۔ اگر دنیا میں خیر ہوتی تو ہمت سے پہلے اس کا طالب نہ ہو سکتا۔ تمام کام خدا ہی کی طرف راجع ہیں۔ اور جو کچھ ہم کر رہے ہیں اسکی جانب سے ہے۔ پھر آپ جب چوکی سے نیچے اترائے تو ایک شاگرد نے عرض کیا۔ کہ آپنے وعظ میں مبالغہ اور نصیحت میں سختی فرمائی۔ آپنے فرمایا۔ اگر میرا کلام اثر کر گیا ہے تو اس کا دل پھر جائے گا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ ہر مجلس میں آتا تھا۔ اور اکثر غیر اوقات میں حاضر ہو کر آپکے سامنے نہایت تواضع و ادب سے بیٹھتا تھا۔ اس کے بعد شیخ نے فرمایا الٰہی میں صبر و معافی کا خواہاں ہوں۔ الٰہی سب سے بے نیازی کا طالب ہوں۔ اگر تو مخلوق کے پاس اپنے کچھ لینے کے لیے جائیگا تو خدا ناراض ہوگا۔ جو شخص کچھ مال حاصل کرنے کے لیے کسی دولتمند کے آگے جھک جاتا ہے اس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔ تو مخلوق سے مانگنے کا خوگر ہے اسی حالت میں خدا سے ملے گا۔ میں نے مقام رحبہ میں ایک سائل شخص کو دیکھا کہ جسنے ایک ریشمی جبہ پچیس دینار کو بیچا تھا۔ میں اسکے پیچھے ہو لیا۔ وہ ایک ایسے آدمی کے پاس جا کھڑا ہوا جو کھانا کھا رہا تھا اور اس سے ایک نوالہ لیکر کھا لیا۔ میں نے کہا کہ تو نے تو ابھی جبہ فروخت کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں تمہارے سبب سے اپنا پیشہ نہیں چھوڑ سکتا۔ جو انتہائے ولایت تک پہنچ جاتا قطب زمانہ بنجاتا ہے۔ اور تمام مخلوق کا بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ مگر اس اکیلے کو تمام مخلوق کی برابر ایمان عطا کیا جاتا ہے تاکہ اوروں کا بوجھ اٹھانے پر قادر ہو۔ تو میرے کرتے اور چادر کو نہ دیکھ یہ موت کے بعد کا لباس ہے۔ یہ کفن ہے اور میت کا کفن اچھا ہوا کرتا ہے۔ یہ لباس کملی پہنے موٹا کھانے پینے اور بھوکا رہنے کے بعد نصیب ہوا ہے۔ تمہارے سوا میرا شغل ایک اور سے رہتا ہے۔ اے اہل بغداد۔ اے زمین آسمان والو۔ عاقل بنو۔ خدا اس چیز کو پیدا کرتا ہے جسے تم نہیں جانتے۔ یہ مرتبہ بناوٹ اور آرایش سے نہیں ملتا۔ بلکہ باطن ظاہر کی اور ظاہر باطن کی تصدیق کر رہا ہے جب تک تیرا پروردگار۔ اور جہت۔ اور محبوب ایک نہ ہو جائے کام نہ کر۔ قرب تیرے دل میں کب خیمہ لگائے گا۔ قلب و باطن مجذوب اور مقرب کس دن ہوگا۔ تو مخلوق سے الگ ہو کر خدا سے کس دن ملاقات کرے گا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو خدا کی طرف منقطع ہو گیا خدا اسے تمام کاموں میں کفایت کرتا ہے۔ اور جو دنیا کی طرف متوجہ رہا خدا اسے دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے۔ اسمیں خرق عادت کا مادہ [illegible] خدا کا قرب اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ بندہ اپنے قلب کی توجہ سے بالکل اسی کا ہو جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص غیر کے ارادہ سے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ میرے لیے نہیں بلکہ میرے شریک کے لیے ہے۔ میں شریکوں سے بے نیاز ہوں۔ اخلاص مومن کی بنیاد اور اعمال اسکی دیواریں ہیں۔ دیواریں بدلجاتی ہیں۔ زمین نہیں بدلا کرتی۔ اس کا [illegible]

بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں خدا کی طرف منقطع ہو چکا ہوں مگر میرے کام
نہیں بنے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے تھے معاذ الله
رسالت میں خلل نہیں بلکہ تیری ہی ذات میں کچھ خلل ہے۔ تم کو خدا کی ذرا خبر نہیں۔ کیونکہ تم دنیا اور
اسکی زینت کے عاشق ہو۔ اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہوتا تو ایک ذرہ کی طلب کے لیے حیلہ
نکرتا۔ اپنے نفس کو تقدیر کے میدان میں ڈال دے۔ بڑھتے بڑھتے تیرا درجہ باب قرب تک
پہنچ جائے گا۔ اور ایک ایسا خوبصورت چہرہ نظر آئے گا جو دنیا و آخرت کی زینت سے جدا
بنا ہوا ہوگا۔ تم دونوں میں محبت کامل ہو کر حجاب اور وسائط مرتفع ہونگے۔ تقدیر کے
میدان سے تو نفس کی فریاد سنے گا یعنی وہ یہ کہے گا کہ اپنی امانت سونپ دے۔ اور مجھے
پوری خدمت لے۔ میں یہاں مقید ہوں۔ اور اس کا کہا ماننے کی بابت قرب تیرے
پاس سفارش لائے گا۔ اس وقت علم کا ہاتھ نفس کیطرف دراز ہوگا اور حکم کا ہاتھ اسکے
موافقت کرے گا۔ لیکن مخالفت طبیعت و ہوا و ارادہ سے پہلے ابتدا امر میں اسباب پر
غور کرنا۔ اور اپنے آپ کو متعرض سمجھنا یہ دائمی حسرت اور دھوکا دینے والی محرومی کا
باعث ہے اگر تو یہ جانتا کہ دنیا تجھے چھوڑ دیگی تو ہرگز اسے نا مانگتا۔ جب تیرا باطن درست
ہو جائے گا تو ساری دنیا درست ہو جائے گی۔ اس کا شربت زہر ہے۔ یہ پہلے حلوا
دیتی ہے پھر زہر۔ یہانتک کہ جب وہ تیرے دل تک پہنچی۔ اور تجھے اپنے قابو میں کر لیتی
ہے تو زہر بنکر قتل کر دیتی ہے۔ متقدمین گوشہ نشینی سے پہلے واردات قلبی میں تمیز
حاصل کر لیا کرتے تھے۔ اے وسوسۂ نفس و شیطان اور واردات قلبی میں تمیز نکرنے
والے۔ تو معاصی و زلات و کفر کے متعلق کے شیطان کے وسوسہ کو فرشتے کے اس
الہام سے جو طاعات اور دخول صالحہ سے تعلق رکھتا ہے کیونکر پہچانے گا۔ منصور حلاج
سے کسی نے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجئے۔ جواب دیا کہ تو جیت کے قابل نفس ہو۔ اگر تو اسپر
سوار ہو گیا تو تیرا رفیق ہے ورنہ وہ تجھپر سوار ہو جائے گا۔ اگر تو نے بادشاہ کے ساتھ
شراب پی ہے تو نشہ اتر لے اور ہوش آنے کے وقت تک جنگل میں نکلجا۔ تا کہ تیری
زبان سے کوئی شاہی راز ظاہر نہ ہو جائے۔ اور تو ہلاک نہ کر دیا جائے۔ اسی لیے بادشاہ
کو چ اسکے تحیر نے سے بہتر ہے۔ اگر تو خدا سے ملنا چاہتا ہے تو دنیا اس کے لیے سواری ہے
احکام شرع کے بعد خلوت نشینی خدا کا دروازہ ہے۔ جس شے کا سبب معلوم ہوگا ارادہ بھی
بات ہے۔ علم کا دروازہ حکم کے رستے میں ہے۔ حکم اوامر اور نواہی ہیں۔ حکم جو کچھ بتائے گا
ہم اسے سنیں گے۔ قبول کر لیں گے۔ اور مطیع ہوں گے۔ اس وقت ہم پر اپنی امانت کی

لہٰذا ضروری ہے کہ آدمی عالم ہو۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ باوجود حاجت اگر ہم مبتلائے مصیبت ہیں تو کیا پرواہ ہے۔ اس سے کہہ دو کہ تو کسی قدر علم کا محتاج ہے۔ اہل حکم ذخیرہ کرتے ہیں اور اہل علم خرچ کرتے رہتے ہیں۔ حکم زہاد کے ساتھ ہے اور علم سے یقین و محبوبیت اور اُنس رکھنے والوں کے ساتھ۔ زہد حکم کے ہمراہ ہے اور محبت علم کے ہمرکاب۔ یہ اُس کا شریک ہے اور وہ اس کا وزیر۔ تکلف سے زہد کرنے والا گویا مبتلاء بخار ہے۔ اور واقعی زاہد مبتلائے سل۔ اور عارف گویا مرنے کے بعد زندہ ہو گیا ہے تکلف سے زاہد بننے والا خواہش کو چھوڑتا اور روزے رکھتا ہے اس لیے اُسمیں حرارت بڑھجاتی ہے۔ اور زاہد دائمی طور پر خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے اس لیے اُس کا مرض دائمی ہوتا ہے یعنی سل ہو جاتی ہے اور اُسکے حساب دنیا مرجاتی ہے۔ وہ اُسی حال میں لطف الٰہی کے بچھونے پر بیٹھا رہتا ہے۔ پھر اُسکے زہد کے دروازہ پر اُس کا حصہ آتا ہے کھانا افراط کے باعث رکھا رکھا سڑ جاتا ہے۔ اور کپڑے کھونٹی پر پڑے پڑے گلجاتے ہیں کھانا اور گناہگاروں نے دنیا کو اچھی طرح طلب نہیں کیا کہ حرام کھانے لگے اللہ تعالے اُس بندہ کو دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ عارف کا گوشت معدوم ہو جاتا ہے۔ ہڈیاں کمزور اور کھال بودی ہو جاتی ہے عدد و تک گھلجاتے ہیں۔ خواہش معزول اور طبیعت مغلوب ہوتی ہے۔ مگر قلب میں روح وسنے اور توحید و معرفت باقی رہتی ہے۔ یہاں دل کے سوا اور کوئی فرشتہ نہیں ہوتا خدا اُس کا متولی ہو اُسے موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اُسکی خواہشیں اور لذتیں معنوی طور پر مرجاتی ہیں اُن کو علمی اور صدیقی موت آتی ہے معنوی نظارہ دکھا کر خدا اسے زندہ کر دیتا ہے جسکو وہ اپنے دروازہ پر میت بنا کر ڈالدیتا ہے حکم و اسرار سے اور شکر و رعایا اُسکی پرورش کیا کرتے ہیں۔ پھر خدا اپنا ملک دکھانے اور اسرار پر اطلاع دینے کے بعد اُسکے جسم و روح اور ظاہر و باطن کو اپنا حصہ لینے کے لیے ایک جگہ جمع کر دیتا ہے۔ اس سے پہلے مشرق و مغرب اُسکے سامنے کر دیئے جائیں تو قدرت اور ارادہ الٰہی کے باعث اُنمیں سے ایک ذرہ نہیں لیتا۔ وہ اپنے انبیاء و اولیاء اور خواص کی خواہشوں میں حائل ہو کر انھیں اُنسے جُدا کر دیتا ہے۔ تاکہ اُن کے باطن صاف رہیں۔ پھر جب اُن کو اُن کا حصہ دینا چاہتا ہے تو دوبارہ زندہ کر دیتا ہے۔ عیسےٰ علیہ السلام نے نہ کبھی نکاح کیا۔ نہ لونڈی خریدی۔ آخر زمانہ میں خدا اُن کو زمین پر اُتارے گا۔ اور وہ قریش میں ایک لڑکی سے نکاح کریں گے جس سے لڑکا پیدا ہوگا۔ عارف علم و زہد کی مضبوطی اور شک کے موقع پر زہد اختیار کرنے کے بعد اپنے حصوں اور خواہشوں کو لیا کرتا ہے۔ ٹھنڈا پانی اور گرم روٹی زاہدوں کے نزدیک شراب پینے اور خنزیر کھانے کی برابر ہے بہت سے زاہد و عارف اپنے زہد و نظر معرفت کے باعث حق سے محجوب رہتے ہیں۔ مگر

ایسے بہت کم ہین - اکثر وہ نیت سے سالم رہتے ہین - حاصل کلام یہ ہے کہ اہل دنیا کا قرب
تجکو خدا سے دور کردیگا - راہ صواب یہ ہے کہ تو آخرت وطاعت کی طرف متوجہ ہو تو نجات
پائیگا - تیرا حصہ زبردستی تجکو ملے گا اور یہ حکم کرے گا کہ اپنی طبیعت سے جدا ہو کر شرعی
رخصت پر عمل کر پھر رخصت بر رخصت شرعی رخصتوں کو چھوڑنے کا حکم دیگا - اور تیرے تمام زوال
عزیمت ہوجائین گے - اور جب تو اسپر صبر کریگا تو دلین خدا کی محبت اور اسکے بعد ولایت حاصل ہوگی
اگر تو عاقل ہے تو اپنے نفس کو دوزخی سمجھ - اس خیال سے تیرے عمل نیک ہوتے جائین گے -
پھر اگر تو جنتی نکلا تو نیک اعمال اُس کا شکریہ ہوجائین گے - جب تو گھر سے نکلے تو یہ سمجھ کر نکل کہ
پر جارہا ہون - واپس نہ آؤنگا - یہ جان رکھ کہ تو کسب کے ساتھ آزمایا گیا ہے اور اسپر یقین کر کہ
اللہ تعالی بلا کسب و کوشش رزق دیتے رہتا ہے - مومن کبھی پہاڑ کی مانند ہے - کبھی تنکے
کی مانند - بلاؤن کے وقت پہاڑ ہے اور محبت الٰہی کے وقت تنکا - جیسے ہوائین ادھر
اُدھر جھکاتی رہتی ہین - اسکے ختم رسالت و نبوت تو جاتی رہی مگر ولایت نہین گئی اپنے
وجود کے ساتھ بادشاہ کی مصاحبت نہین ہوا کرتی - اس کے سامنے اندھا اور بہرا بنجا اور
بلا حس و حرکت مردے کی طرح رہا کر - اُن محجوبون پر افسوس جو اپنی محجوبی سے ناواقف ہین - تو
نہ تو خود بھلائی کرتا ہے - اور نہ اہل خیر کا مددگار بنتا ہے - بلکہ سراپا شر ہو کر دنیا بلا آخرت
اور ظاہر بلا باطن کو پسند کر رہا ہے - تجکو تیری ولایت و دولتمندی اور دوست نفع نہین دینگے عنقریب
مرکر ذلیل ہوگا - جو عزت کا طالب ہو اُس سے کہدو کہ عزت خدا و رسول اور اولیاء و صدیقین
کے لیے ہے - دنیا دریا - شریعت کشتی اور لطف خداوندی ملاح ہے - جو شخص متابعت شرع
سے جدا ہوجاتا ہے وہ غرق ہوتا ہے اور جو شریعت کی کشتی مین سوار ہوکر دین رہتا ہے
ملاح اُس کو اپنا نائب بنا کر کشتی وغیرہ سب اُسکے سپرد کردیتا ہے اور اُس سے تعلق کرلیتا
اسیطرح جو دنیا کو چھوڑ کر کام مین مشغول ہوتا اور ایذا پر صبر کرتا ہے شریعت کا محبوب بنجاتا ہے
اور اسحالت مین اسے لطف الٰہی و معرفت اور خاص خلعت عطا ہوتے ہین - ولایت پیدا ہوتی
ہے - اگر غیر نہ ملے تو تیرے لیے ملاقات الٰہی مین بہت کچھ وسعت ہے - کوئی چیز باقی نہ رہے
تو غم نکر - بادشاہ اپنے مال مین تصرف کیا کرتا ہے - بندہ اور اُس کا مال سب خدا کا ہے
وہ جو چیز آج تجھسے لے گا - کل دیدے گا - مومن سے آگ یہ کہے گی کہ اے مومن اسکے بدلے تیرے
نورنے میری لپٹ کو بجھا دیا ہے - اسیطرح دنیا مین جب ایمان قوی ہوتا اور باطن قرب الٰہی
تک پہنچتا ہے تو آفتون کی آگ آتی اور دل کی گرمی مین بجھ جاتی ہے اور مجاہدہ کی
آگ مرید کی راہ مین ٹھیر جاتی ہے - کیونکہ مرید کے پاس بقیہ دنیا اور ملاقات خلق و سامان

نشین بن - جاہل عابد کا بگاڑ اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے - علم کے ساتھ خدا کی شریعت کا چراغ ہاتھ
مین لے علم حاصل ہوگا - اسباب کو منقطع کر - بھائیون اور ہمسایون کو چھوڑ - ازلی حصون مین زیادہ کمی بیشی
نہین ہوا کرتا - تیری جورو تیری سواری ہے - اپنی سواری کو اُس کا حصہ دے - زاہدین - اور
شکایت اُٹھا - زہد زبردستی اعراض کرنے کا نام ہے - حرص چھوڑ حسن ادب سیکھ - ماسوے اللہ سے
قطع تعلق کر - اغیار و اسباب سے جُدا ہو - اس سے ڈر کہ کہین چراغ گل ہو کر ہمیشہ کے لیے اندھیرا
نہو جائے - جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے نامعلوم چیزین بتا دیتا ہے - جو خالص اللہ
کے لیے چالیس روز تک صبح کو عبادت کرتا ہے اُسکے دل سے حکمت کے دریا اُبلتے اور زبان پر
آجاتے ہین پھر وہ مومن کیطرح حق کی روشنی دیکھتا ہے - موسیٰ نے آگ دیکھکر اپنی اہلیہ
سے کہا تھا کہ تم یہان ٹھیرو - مین نے آگ دیکھی ہے - اللہ تعالےٰ نے اُن کو آگ کے رستہ
سے پکارا - اور اُس کا دیکھنا خدا کی طرف رہبر ہوگیا - عارف شجر قلب سے آگ دیکھکر اپنے نفس و
ہوا اور اسباب و وجود سے یہ کہا کرتا ہے کہ تم ٹھیر جاؤ - مین نے آگ معلوم کرلی ہے - سِرّ قلب
کو آواز دیتا ہے کہ مین تیرا خدا ہون - صرف میری عبادت کر - غیر کے آگے نہ جھک - مجھے
پہچان - مجھسے مل - غیر سے جدا ہو - میرا طالب بن - غیر سے مُنہ موڑ - میرے علم و قرب اور
سلطنت کی طرف آ - جب یہ مرتبہ ملتا ہے تو پوری ملاقات ہوجاتی ہے - اور خدا اپنے بندہ
کو عجیب و غریب اسرار معلوم کرا دیتا ہے - حجاب و کدورت زائل ہو کر نفس کو اطمینان حاصل ہوتا ہے
الطافِ الٰہی مبذول حال ہوتے ہین - اور یہ حکم ملتا ہے کہ فرعون کیطرف جا یعنی شیطان
و نفس و ہوی کو ہمارا رستہ دکھا - اور یہ کہہ کہ میری پیروی کرو - مین تم کو سیدھی راہ بتاؤنگا
مل - پھر منقطع ہو - پھر مل اور واصل ہوجا - اے مسکین تیرے قوے عنقریب زائل ہونگے
تیرے دوست تجکو چھوڑ دینگے - اور تیرے فقر دنیوی کے ساتھ عذاب اخروی جمع ہوجائیگا
قبر اس قدر بھیچے گی کہ تیری پسلیان ادھر سے اُدھر نکلجائینگی - اور تو منکر نکیر کو جواب نہ دیگا -
قبر مین تجھپر عذاب ہوگا - اور دوزخ کی طرف سے دروازہ کھولدیا جائیگا - اُسکی گرم ہوائین
اور عذاب آتے رہینگے - لوگو دنیا مین ادب کو نگاہ رکھو کہ تمہارا دین اور ظاہر و باطن سلامت
رہے اور تو خدا کے آگے کھڑا کر دیا جائے - اس وقت تیری آنکھون کانون - اور مُنہ سے
حجاب زائل ہوگا وہ تجکو لقمے دیگا - قوت پر قوت - بصیرت پر بصیرت زائد کریگا - عمر اور
بقا کو بڑھائیگا - رزق مین ترقی دیگا - تیری سعی کی قدر اور حسن ادب کی تعریف کریگا
اور صابر و عاقل و متدین نام رکھنے کے بعد تیرا نام شاکر رکھیگا - تیری حالت بدلدیگا - اللہ تعالےٰ
کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلین - اہل اللہ متابعت شرع

اور علم و قدر کے ذریعے سے اپنے برے اخلاق بدلڈالتے ہین - گویا وہ اپنے ہاتھ پانون اور قطع اعضائے خبیثہ کا جن مین کیڑے پڑگئے ہین مشورہ دیئے جاتے ہین جنہین حرکت اور چون وچرا کچھہ نہین رہتا - انکی بشری عقلین باقی رہتی ہین - پھر جب بیہوشی کا زمانہ جاتا رہتا ہے اور عقل آجاتی ہے تو الطاف الہی تغیر پیدا کردیتے ہین - بھوک کے بعد کھانا - پیاس کے بعد پانی - شکار رہنے کے بعد کپڑا ملتا ہے - تو جب تک مرتبہ سلوک مین رہتا ہے تو یہ تجکو ہر بات مین کمی کا حکم دیتا ہے تاکہ خواہش کی آگ بجھہ جائے - اور تو اپنے حق کے مطابق اپنا حصہ لے سکے - شرع کے امر و نہی پر عمل کرتا رہے پھر جس قدر زمانہ ایسی حالت مین گذرتا رہتا ہے تیرے قدم قرب الہی کیطرف بڑہتے رہتے ہین - اہل اللہ چند قسم ہین بعض کا ایک دن مین تمام ہوتا ہے بعض کا ایک مہینے مین اور بعض کا برسون مین - اپنا وقت چون وچرا مین نہ کھو - بلکہ کمر باندھکر عمل کر - تو جب اسکے گھر مین عمل کرے گا تو کیا عجب کوئی جوان عورت تجھے پکڑلے - اور اسکی لونڈیون مین سے کوئی لونڈی تجھپر عاشق ہو - تیری صورت بدلجائے - اور تیری ٹوکری جھاڑا بیچدیا جائے - تو نگہبان یا بادشاہ - نائب یا وزیر بنایا جائے - جو خدا کو پہچان لیتا ہے یہ حالات اسکے لیے کچھہ زیادہ نہین ہین جب تو واصل ہوگا تو وہ تجکو چاہے گا - زہد اور ترک خدا کے معرفت اور وصول الی اللہ سے پہلے - اور اس سے بیشتر ہے کہ تو اپنی ذات اور لقب و نام کو پہچانے بندہ اپنے مرے - سامان اور کپڑے - اہل وعیال - گھر اور ہمسائے جورو اور تمام دوستون کو چھوڑکر ایک پانون آگے رکھتا ہے - اور ایک پیچھے - اور پھر امید و بیم کے قدمون سے آگے قریبا وہ سب سے بیخبر ہو کر سب کو چھوڑتا اور اپنے نفع نقصان سے بیخبر رہتا ہے - اور ترک کل کے بعد بادشاہ کے دروازہ پر آکر اسکے غلامون اور چارپایون کے پاس امید و بیم کیحالت مین کھڑا رہتا ہے اسے معلوم نہین کہ مجھسے کیا کام لیا جائے گا - بادشاہ اس کو دیکھتا اور اسکے حال سے واقف ہوتا ہے - اس لیے غلامون کو حکم دیتا ہے کہ اس کو سب سے برگزیدہ کرلو - پھر وہ ایک کام سے دوسرے کام کی طرف بدلتا رہتا ہے - یہان تک کہ اسکے آگے دربان - اور یکتا مقرب ہوجاتا ہے - اور خلعت و طوق - پٹکا اور تاج لیکر اسکے اسرار پر مطلع ہوتا اور اہل اللہ کے نام پروانے لکھتا ہے کہ تم مع اہل وعیال میرے پاس چلے آؤ - اللہ تعالے نے قسم کھالیتا ہے کہ مین تیرا حال متغیر نکرون گا بلکہ اس کو صحبت اور دائمی ولایت کا متوقع کردیتا ہے - اسوقت معرفت کے ساتھہ زہد نہین رہتا - اور ایسا عارف لاکھون مین ایک ہوتا ہے - یہ بات تقدیر درست بعد علم کی بدولت حاصل ہوتی ہے - تو ان مین شامل نہین ہوتا جنکی بابت اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ مین نفس لوامہ کی قسم کھاتا ہون - مومن سوچا کرتا ہے کہ مین نے فلان

کلمہ کیوں کہا۔ فلاں جگہ قدم کیوں رکھا۔ فلاں کھانا کیوں کھایا۔ وہ اپنے نفس سے حساب لیتا
اسے ادب دیتا اور پوچھتا رہتا ہے کہ تو نے فلاں کام کیوں کیا؟ کیا یہ قرآن و حدیث کے مطابق
ہے یا نہیں۔ محاسبہ کے بعد یقین کو لازم کر لو کیونکہ وہ ایمان کا خلاصہ ہے۔ ادائے فرائض اور
دنیا میں زہد یقین ہی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اجابت دعا کے وقت سکون و قرار ہوتا ہے۔ تیری
دعا قبول نہیں ہوتی۔ تو تو اعتراض کرنے لگتا ہے۔ ہر شے میں رجوع الی اللہ صد یقین کی
علامت ہے۔ پھر جب وہ اپنا حال چھپانا چاہتے ہیں تو کچھ حاصل کرنے کے لیے مخلوق کی طرف
رجوع کرتے ہیں۔ ان کا دل خدا کے ساتھ ہوتا ہے اور جسم مخلوق کے پاس۔ طبیعت بدلنے کے
لیے آدمی دنیا میں عمل کا محتاج ہے۔ وہ اپنے نفس و خواہش و شیطان سے مجاہدہ کر کے صفات
بہائم سے اخلاق انسانی کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ کیا تو اس پروردگار کا منکر ہے جس نے تجھ کو اول
مٹی سے بنایا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر پورا مرد بنا کر کھڑا کر دیا۔ کیا اس کا بدلہ یہ ہے کہ تو اس کا انکار
کرے۔ لوگوں کی آنکھوں سے شرمائے۔ اور اسکی نگاہ سے حیا نہ کرے۔ اسے ظاہر میں ولایت
کے مدعی۔ اور کھلم کھلا گناہ کرنے والے تجھے شرم نہیں آتی کہ دنیا کے بدلے دین بیچ رہا ہے۔
تمہاری ہر نعمت خدا کی طرف سے ہے اس کا شکریہ کہاں ہے؟ اسے لڑکے خالق کے بارہ
میں کسی کو تہمت نہ لگا۔ کیونکہ تو خطا و صواب دونوں کر سکتا ہے۔ جب تک تیرے عمل درست
نہ ہو جائیں دوسروں کو برا نہ کہہ۔ برائی بھلائی شرع کے سپرد ہے نہ کہ عقل کے۔ یہ بات
ظاہر کے اعتبار سے ہے۔ کسی کی باطنی تحسین یا برائی سے اپنے احوال کو محفوظ رکھ۔ قلب کا
فتوے فقیہ کے فتوے پر غالب ہے۔ کیونکہ فقیہ اجتہاد سے فتوے دیتا ہے اور قلب اپنی عزیمت
سے وہ بات بتاتا ہے جو خدا کو خوش لگے اور حق کے مطابق ہو۔ یہ حکم پر علم کا فتوے ہے
حکم کے بندے بن جاؤ۔ پھر حکم کے ساتھ علم کی غلامی کرو۔ یعنی اس سے موافقت کرو۔ اسکے
آگے جھک جاؤ۔ علم کے ساتھ حکم کی صحبت اختیار کرو۔ شریعت جس بات کی شہادت نہ دے
وہ ارتداد ہے۔ اگر تو اہل حق کے پاس رہے گا تو جہاں وہ ٹھیر گئے ہیں وہیں تو ٹھیریگا
اور جو کچھ وہ کھاتے ہیں وہی تو کھائے گا۔ ظاہر و باطن خدا کا شکر کرو۔ اے شہر والو
جو کچھ تم کر رہے ہو وہ میرے نزدیک برا ہے اور جو میں کر رہا ہوں وہ تمہارے نزدیک قابل
انکار ہے۔ ضدین متفق نہیں ہوا کرتے۔ میں تم میں آسمان والے کی قوت سے زندہ ہوں۔
ہمارے قلوب کے پہلو کو قرار نہیں۔ تیری جوانی خدا کے غصہ میں تمام ہو گئی۔ تو جورو بچوں۔
ہمسایوں اور بادشاہ کو خوش کرتا رہا۔ اور حقیقی بادشاہ اور فرشتوں کو ناراض۔ حالانکہ
اسکی طرف رجوع کرنا اور انجام کار مرجانا پڑے گا۔ ماں باپ بھائی دوست اور بادشاہ سب

پہونچ جاتین گے کوئی یہ پوچھا کرے کہ قیامت کب آئے گی۔ کیونکہ جو مرگیا اُس کے حساب کیلیے قیامت قائم ہوگئی۔ وہان اولیا واللہ خدا کے قریب ہین ہین جو خدا کی طرف منسوب ہونے کے باعث زندہ ہین۔ وہ کئی بار مرچکے ہین (۱) حرام سے انتقال کرگئے ہین۔ (۲) شبہ سے (۳) مباح سے (۴) مطلق حلال۔ (۵) خدا کے سوا ہر چیز سے۔ وہ ان چیزون سے مردہ ہین۔ نہ اُن کے طالب ہین نہ قریب جاتین۔ وہ گویا مسخ ہو کر معانی بلا صورت رہگئے ہین۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کو زندہ کردیتا ہے۔ اِن کا جاری ہونا اور پھیرنا خدا کے نام کی برکت سے ہے۔ قلوب جب تقدیر کے دریا مین تیرتے ہین تو اُن کا پھیرا وُ خدا کے علم و قرب کے دروازہ پر ہے۔ بیداری خدمت ہے اور خواب اُس کا وصال۔ بندہ جب نماز مین سو رہتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتون کے سامنے فخر کیا کرتا ہے۔ جسم نفس سے ہے۔ اور روح طائر۔ اہل معرفت کے نزدیک مخلوق مکھی، مچھر اور ریشم کے کیڑے کی مانند ہے۔ تم اُن کے حالات کو ضبط نہین کرسکتے۔ عاقل بنو۔ کیونکہ احمق اور ہلاک ہونے والا ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ جو بخشش و عطا کا حکم دے وہ تیرا دوست ہے اور جو فقراء کے مال سے غنی ہونا چاہے وہ اور زیادہ فقیر ہوگا۔ تجھسے صرف اسلام پر اکتفا نکیا جائے گا۔ تو خدا کے لیے کب عمل کرے گا تاکہ حق تجھکو نفع دے۔ جب میرے اعضا حرکت کرنے لگین تو سمجھ لو کہ میرا قلب جل گیا ہے۔ اے دنیا میرے دوستو تیرا ابتدا مین تلخ ہوجا تاکہ وہ تجھکو دوست نرکھین اور انتہا مین اُنکی خادم بن تاکہ وہ تجھ مین مشغول نہون۔ عیسےٰ علیہ السلام قیامت کا ذکر سنکر ایسا روتے اور چیختے چلاتے تھے جیسا ماں کسی مردہ بیٹے پر۔ اور یہ فرماتے تھے کہ انسان کو یہ سزاوار نہین کہ قیامت کا ذکر سنے اور آرام سے بیٹھا رہے۔ تو مردہ ہے جسمین حس و حرکت نہین۔ تو کبھی عاشق نہین ہوا۔ عارف بہت دنون تک دنیا مین رہنے سے غمگین رہتا ہے کیونکہ اُسے اغیار کے پاس جانے مخلوق کیطرف حاجت لیجانے اور غلبۂ ہوا و نفس و طبیعت و شیطان کے باعث خدا سے محجوب رہجانے کا خوف ہوتا ہے۔ جو دنیا مین بیخوف رہا وہ بہت بڑا نادان ہے اسے لڑکے تو جسقدر خوف کرے گا اُسی قدر امن مین رہے گا۔ خدا تجکو مقرب بنائے گا۔ تجھسے ہمکلام ہوگا۔ اسرار دکھائے گا۔ اپنے دروازے کھولے گا۔ فضل و قرب کے دسترخوان پر بٹھائے گا۔ تجھسے خوش ہوگا مگر خوف اور رنج و غم کا مطالبہ کرے گا۔ اسوقت ایک سائل کچھ پوچھنے کھڑا ہوا۔ آپنے اُسکی بات نہ سُنی اور فرمادیا کہ یہ رنج و غم کا موقع ہے بجلی ایک چمک ہے۔ اور مینہ ہفتہ بھر تک برستا رہتا ہے۔ بندہ خدا کا مقرب بنتا ہے مگر قرب احکام کی مضبوطی سے حاصل ہوتا ہے۔ بات مین یقین کی کتاب رکھنے اور اسرار پر مطلع ہونے سے ملتا ہے۔ بنی عقیل کا ایک شخص جو قاری و فقیہ تھا نصرانی ہوگیا۔ بعض لوگون نے بلاد کفار

مین اُسے صلیب پہنے دیکھا۔ اور یہ کہا کہ وہ قرأت اور دینداری کیا ہوئی؟ جواب دیا مجھے قرآن میں سے بجز اس ایک آیت کے اور کچھ یاد نہین رہا۔ وقدمنا الی ما عملوا الآیۃ ہم کفار کے اعمال کیطرف متوجہ ہوئے اور ان کو نیست و نابود کر دیا۔ پہلے سِر مرتد ہوتا ہے پھر قلب۔ اس کے بعد نفس اور پھر اعضا پھر سِر جب مرتد ہو جاتا ہے تو اُس کا ظہور ضرور ہوتا ہے۔ منافق مسجد مین ایسا رہتا ہے جیسا طائر قفس مین۔ ظاہر شرع اُس کا قفس ہے۔ اگر ہمین علم ظاہر اجازت دیتا تو ہم تیرے گناہ بیان کر دیتے اور تجھے۔ او کافر۔ او منافق۔ کہکر پکارتے۔ لیکن شرع نے ہمارا ہات پکڑ لیا ہے۔ حکم کے خادم اور علم کے طالب بنو۔ تمپر تمام علوم کھل جائینگے۔ شرع کو سیکھکر سب سے الگ ہو جا۔ پھر اگر تو خواص مین ہوگا تو خدا تجکو اپنے علم پر مطلع کر دے گا۔ تیرا نفس جب تجکو مولا تک پہنچا دے گا تو تو اسکے دروازہ پر جا کھڑا ہوگا۔ اور بادشاہون کیطرح داخل ہوگا۔ اور جب تو دروازہ کھلا پائے گا تو تجکو حکم ملے گا کہ تنہا نہ آ۔ تجھپر تیرے اہل کا حق ہے۔ تم اپنے تمام اہل کو لیکر میرے پاس آ جاؤ۔ اے بشر۔ اپنے قلب و اعضا وغیرہ کے ساتھ یہان ٹھیر اس وقت خرید فروخت اور معاوضہ وغیرہ کچھ نہین ہے۔ اے نہ کھانے والے کھا۔ اور اے نہ پینے والے پی۔ کنوین نے جب کھودے جانے کے وقت کدال پھاوڑون کو برداشت کر لیا تو اس سے پانی کا چشمہ نکل آیا اور اسکے قریب مسافر اور قافلے ٹھیرنے لگے۔ اگر تو مجاہدات اور بلا پر صابر نہو گا عارف نہو سکے گا۔ اے فقیر صبر کر۔ عنقریب خدا تجھپر نظر ڈالے گا بلند مرتبہ دے گا۔ عظمت اور ملک و جلال کا تاج اور خلعت عنایت کرے گا۔ الٰہی مخلوق سے بعد اور اپنا قرب عطا کر۔ الٰہی مخلوق سے بے پروائی دے اور اپنا محتاج رکھ۔ ماسوائے سے بے پروا ہو کر خدا کو یاد کر کھا کر۔ ظلمت وجود مین رہکر جب تیرا قلب قرب کے دروازے سے تعلق کر لے گا تو علم کی صبح طلوع کرے گی۔ اور دل کی آنکھ اسرار کا سرمہ لگائے گی۔ اور تو اس وقت تقدیر کی فہرستین پڑھ لے گا۔ اُسکی مخلوق کے بادشاہون اور برگزیدہ اولیاء کے لیے دخول جنت کے بعد کھانا پینا موجود ہوگا۔ تو دنیا مین بہت دیر تک کھاتا پیتا اور سوتا رہتا ہے اور دو دو بار آواز دیکر کہتا ہے کہ مین اولیاء اللہ مین شامل ہون۔ مین ابدال مین داخل ہون۔ یہ بات صرف تمنا سے حاصل نہین ہوتی۔ خلق اللہ مین نجبا۔ خدا کی مُراد کو دیکھا کرتے ہین۔ کیا تم کو اسکی خبر ہے۔ اے اہل مجالس۔ اے قیل و قال والو۔ اسوقت شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے ہاتھون مین دم کیا۔ اور ہر طرف توجہ فرمائی۔ جو شخص خلوت مین پرہیزگار نہو اور محبت الٰہی کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو مال و اسباب نہ خرچے اور جنت کی محبت کا مدعی بنے وہ جھوٹا ہے۔ جو پیغمبر علیہ السلام کی محبت کا مدعی ہو۔ اور فقر یا فقیرون کو دوست نہ رکھے وہ کذاب ہے۔ تو سر کی آنکھ سے دنیا کو قلب کی آنکھ سے آخرت کو اور باطن کی

آنکھ سے مولا کو دیکھ سکتا ہے۔ مخلوق کے ساتھ اس ادب سے رہ کہ تیری آواز کسی کی آواز سے بلند نہو۔ گناہوں کے ساتھ خدا کا مقابلہ نکر۔ اُسکے افعال کی بابت معارض نہ بن۔ آفتاب حضرت جاہل پر طلوع ہوا کرتا ہے۔ اور جسنے خواہش طبیعت و نفس پر خدا کو پسند کر لیا ہے اُسپر نہیں ہوتا یہ چیز عقل سے پرے ہے۔ روح اور قلب موافقت سے خوش ہوتے ہیں۔ جبر و تعدی سے خوش نہیں ہوتے۔ مگر جبکہ ایسی حالت میں جبر کیا جائے کہ اُس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ وہ ہر حال میں خوش ہے۔ مرید صادق کو جب کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اسے ظاہری اعمال کو حکم کے آئینہ میں اور باطنی اعمال کو علم کے آئینہ میں دیکھ لیتا ہے۔ اگر اُسکے اعمال دونوں آئینوں میں ٹھیک نظر آتے ہیں تو اُن کو خدا کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ اور ایک آئینہ میں ٹھیک اور ایک میں نہیں ہوتا تو وہ ایسے عمل کو پیش کرتا ہے۔ بلکہ دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور اُسے ارشاد ہوتا ہے کہ اپنے کام درست کر۔ تاکہ تیری سعی مشکور ہو اور تیرے عمل کی تعریف کیجائے۔ کیونکہ اس دروازہ میں حکم اور علم ہی کے ذریعہ سے داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر جب ایسا ہو گیا تو تیرے لیے ایسے اعمال آسان کیے جائینگے جو پہلے اعمال سے ممتاز ہونگے۔ وہ اعمال تجھ میں اور تیرے پروردگار میں پوشیدہ ہیں۔ اُس عمل کی نہ کسی مقرب فرشتے کو خبر ہے نہ کسی نبی مرسل کو اُنکی شرعی عقل غائب ہو کر اُسکی جگہ عقل عقول عنایت کیجاتی ہے۔ تیسرے دن جب ختم ہو جاتے ہیں تو وہ بھوک کے کھانے۔ پیاس کے بعد پینے اور بیداری کے سونے کی طرف پھیر دیئے جاتے ہیں۔ رنج کے بعد راحت ملتی ہے۔ پھر اُن کو ایک ایسا شخص ملتا ہے جو اُنکو چیزوں سے روک لیتا ہے۔ کیونکہ وہ اسرار کے خزانوں سے مطلع ہوتا ہے۔ پھر یہ بندہ اہل شہر اور اہل اقلیم کے افعال سے اپنے ارادے کے متعلق مطلع ہو جاتا ہے۔ اور جب قطب کا مرتبہ ملگیا تو تمام دنیا کے اعمال۔ اُن کی قسموں۔ اور انجام کار کی خبریں معلوم کر لیتا ہے۔ اور اسرار کے خزانوں سے واقف کر دیا جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی بھلی بری چیز اُس سے مخفی نہیں رہتی۔ اس لیے کہ وہ ملک میں یکتا۔ خدا کا رازدار۔ انبیا کا نائب اور سلطنت کا امین ہے۔ قطب زمانہ اسی کو کہتے ہیں۔ قلب فرشتوں کے اُترنے کی جگہ اور سر خدا کا منظر ہے۔ اللہ تعالے جب کسی بندہ کو الگ کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اُس کو آدمیوں سے نفرت دیتا ہے۔ پھر درندوں۔ وحشیوں اور جنات سے انس کرتا ہے پھر جب جنات اور درندوں میں رہنے سے اُسکی انسانی وحشت باقی رہتی ہے۔ تو ملائکہ کو اُس کا مونس بنا دیتا ہے۔ جو مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ وہ جنگلوں میدانوں اور دریاؤں میں انکا کلام سنتا ہے۔ اسے انقطاع کا ارادہ کرنے والے تجھ سے۔ پہلے کلام ہے پھر رویت۔ اس کے بعد جب وہ فرشتوں کے کلام سے خوگر ہو جاتا ہے تو اُنکی صورت دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کرتا ہے۔

اسمین اور فرشتون مین پردہ اُٹھا دیا جاتا ہے۔ مخلوق الٰہی مین فرشتون سے زیادہ کسی کے کلام
مین لطف نہین ہے۔ فرشتے سب سے زیادہ حسین ہین اور ان کا کلام نہایت لطیف ہے۔ اسکے بعد پردہ
پڑجاتا ہے اور اللہ تعالےٰ اُسکو اپنے دروازہ پر بُلا لیتا ہے۔ پھر اپنا اُنس عطا فرما کر اسے مقرب
بنا لیتا ہے۔ پھر جو کچھ ہوتا ہے وہ ہوتا رہتا ہے۔ سکوت کے بعد قلب کی طرف وحی کیجاتی ہے۔
چنانچہ حضرت موسےٰ کی والدہ کیطرف خوف کے وقت وحی کی گئی۔ اے قلب اگر تو اُس سِر کی
بابت خوف رکھتا ہے جو تجھ مین پنہان ہے تو جسم کو تنہائی کے دریا اور وحدت کے جنگلون مین
ڈالدے۔ اہل وعیال اور دوستون کو چھوڑدے۔ تجھسے تو حضرت موسےٰ کی والدہ ہی بہتر ہین
جنھون نے اپنے بچہ کو دریا مین ڈالدیا۔ دو قدم باہر نکلتا اور ڈرتا رہتا ہے۔ یہ تیرے نقصان
ایمان کے باعث ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم موسےٰ کی والدہ کا دل مضبوط نکردیتے
تو وہ ہلاک ہوجاتین۔ اسیطرح جب تو انقطاع مراد ومطالب کے وقت تنہائی کے جنگل مین گھبرائیگا
اور مخلوق وسامان کیطرف رجوع کرنا چاہے گا تو اللہ تعالےٰ تیرا دل مضبوط کردیگا۔ اے توحید
وعلم وتقوے مین ناقص رہنے والو۔ تم کہان ہو۔ ہر حال مین توبہ لازم ہے۔ اے بدنصیب
دین بیچکر کھانا نفاق اور کسب سے کھانا سنت ہے۔ اس سنت کو لے تاکہ ایمان حاصل ہو۔ کوئی
پیشہ ہاتھ مین لیکر قلب کی طرف سے مخلوق کے دروازے بند کرلے۔ پھر نکل۔ یا بیٹھا رہ۔ اندھا
بہرا ہوکر اُسکے دار العلم مین ادہر اُدہر پھرا کر۔ حق کے سوا کچھ نہ سُن۔ اور فضل خداوندی کے سوا
کسیکو نہ دیکھ۔ پھر احتیاط کے ساتھ جہان کے جس گوشہ مین چاہے سیر کیا کر۔ اے عوام کیا یہ بات
نہین ہے کہ تم مین جب کسی کو کوئی چیز ملتی ہے تو اسے مخلوق کے ہاتھ سے لیکر جلد لیتا ہے۔
یہی حال ہمارا ہے۔ جب کوئی چیز ملتی ہے تو ہم اُسے خدا کے ہاتھ سے لیکر چلدیتے ہین جب عارف کا
درجہ اونچا ہوتا اور اُسکی ولایت متحقق ہوجاتی ہے تو اُسکے دل مین لینے دینے کا خیال ہی نہین
آتا۔ اشیاء اُسکے پاس آتی ہین اور وہ اُن سے الگ رہتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بعض اشیاء کا
لینا اُسکی قسمت مین ہے۔ اللہ تعالےٰ نے خطاب کیا کہ اے موسےٰ کی ماں جب تم کو اپنے بچہ
کا خوف ہو تو اُسے دریا مین ڈالدو۔ اسی طرح اگر تجھکو اپنے دین کا خوف ہوا کرے تو قلب کو خدا
کی طرف ڈالدیا کر۔ اُسے اور اپنے اہل عیال کو اُسی کے سپرد کردیا کر۔ اور یہ کہا کر کہ الٰہی سفر
مین تو ہمارا مصاحب ہے اور اہل وعیال مین ہمارا نائب۔ خدا کی معرفت ومحبت روپیون کی
ہمیانی کے مانند ہے جو ہر وقت کمر سے بندھی رہتی ہے۔ جہان جائے گا تیرے ساتھ ہے۔
تو اس وقت قدرت کے ساتھ سوئے گا اور قدرت وقادر سے کلام سُنے گا قسم اور پھر خدا کی
قسم اولیا کا حال وہی ہے جو انبیاء کا۔ مگر ان کا لقب اور ہے اُن کا لقب اور۔ انبیا کے

پاس منکر نکیر نہیں آتے۔ کیونکہ وہ مخلوق کے شافع ہیں۔ اسیطرح اولیاء سے حساب نہیں لیا جاتا کیونکہ خواص مین داخل ہین۔ اسے ہوئے وطبیبت اور تعریف و ثنا کے بندے جس بات پر علم چل گیا ہے اور علم الہی سبقت کرچکا ہے وہ ضرور ہوکر رہے گی۔ قسمت کا لکھا ضرور پورا ہوگا لیکن بات اتنی ہے کہ دیکھین تو اُسے اپنے ہاتھ سے لیتا ہے یا خدا کے ہاتھ سے۔ اپنے آپ کو موجود سمجھتا ہے یا مفقود۔ توحید کے ساتھ بندے کے قلب مین اسرار الٰہی ہوا کرتے ہین جنکی اطلاع شیطان و عقول اور فرشتوں کو بھی نہین ہوتی۔ اُس کا قرب اپنی فنا کے دروازے سے ڈھونڈ جب تو اسپر رضامند ہوگا تو وہ تجکو محبوب رکھے گا۔ خبردار کرے گا۔ مصاحب بنائے گا اور علم کے ساتھ تو ہمیشہ اسکی صحبت مین رہے گا۔ عابد عبادت کے باعث اُس کا مصاحب ہوتا ہے۔ لیکن اسبات کو کہ مریدکون ہے عارف ہی جانتا ہے تو اُس کا تابع رہا کر۔ اگر اس بات مین تو نے خدا سے موافقت کی تو بہادر نہ اس دروازے سے ہنکا دیا جائے گا۔ ہم مشائخ کے پیچھے ذرہ کیطرح چلا کرتے تھے تاکہ اُن سے داخل ہونے کے بابت کلمات سیکھ لین۔ جو اپنی رائے پر بے نیاز رہا گمراہ ہوگیا

پھر آپنے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ نائب رسول متابعت کیا کرتا ہے۔ رسول کے متروکات کو چھوڑتا اور معمولات کو لے لیتا ہے۔ یہ امر تجبیر صبح کیطرح ظاہر ہوجائے گا۔ بندہ پر وجود و فنا کے دو کپڑے نئے ہوتے رہتے ہین۔ کبھی فنا ہوجاتا ہے اور حق اسپر متوجہ ہوتا ہے اور کبھی موجود ہوتا ہے اس وقت حق کی خبرین دیا کرتا ہے۔ میرا قلب میرے حق سے روایت کیا کرتا ہے۔ اپنے خلوت کے دروازے بنا۔ ایک مخلوق کیطرف۔ دوسرا خالق کی طرف۔ خالق و مخلوق دونون کے حق ادا کر۔ حق کے لیے مخلوق کے ساتھ رہ۔ مخلوق کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور قرب حق عطا کیا جائے گا۔ حق کے ماسوے سب خلق ہے۔ اور یہ معنی عام طور سب کو شامل ہین۔ مخلوق کے ساتھ صحبت کے یہ معنے ہین کہ صحبت حق کی اُن کو نصیحت کیا کر۔ جب تو صحبت حق کے بعد مخلوق سے صحبت رکھے گا تو مخلوق کے ساتھ نہین بلکہ خدا ہی کے ساتھ ہوگا۔ صحبت حق کی علامت یہ ہوکہ تو نفع و ضرر کو مخلوق کی طرف سے خیال نکرے۔ بلکہ تمام مخلوق اسکی تابع ہے۔ اکثر اولیاء کے قلوب نے اُس کے فضل کا کھانا کھایا ہے۔ اسکی باتین سُنین۔ اور اُسکے قرب کی لذت دیکھی ہے۔ اللہ تعالے نے موت سے پہلے دنیا مین اُن کے دلون کو خطاب کیا ہے۔ اس کے بعد قیامت مین خطاب ہوگا۔ بعض اہل اللہ کو دنیا مین خطاب ہوتا ہے۔ ابوالقاسم جنید رح فرماتے ہین کہ مین نے چالیس ابدال کی شہادت کے بعد کلام کرنا شروع کیا ہے۔ اُن مین ایک سری سقطی رح ہین۔ آخر اُن کے قول پر عمل نکیا یہان تک کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے جنید اب تمہارے بولنے کا وقت آگیا ہے۔ اگر تو حق اور

زیادتی مراتب اور ثبات کا طالب ہے تو جو کچھ منہ سے کہتا ہے اُسپر عمل کر۔ ورنہ تجھپر افسوس۔ جس طرح
نماز مین استقبال قبلہ کرتے ہین۔ اسیطرح بلا مین استقبال قبلہ چاہیے۔ یعنی جیساکہ تو نماز مین کعبہ کیطرف
توجہ کرتا ہے مصیبت کے وقت دلی توجہ کیا کر۔ اگر آفتون کے وقت مخلوق کی جانب توجہ کریگا تو تیرا
ایمان باطل ہو جائے گا کیونکہ ایمان کا ظہور آفات ہی کے وقت ہوا کرتا ہے۔ اسمین دل کا ٹوٹنا
کبیرہ گناہ ہے۔ عوام کے دل دنیا کے لیے ٹوٹتے ہین۔ خواص کے دل آخرت کے لیے۔
اور اخص الخواص کے دل مولا سے غافل رہنے یا کشف کے بعد حجاب حائل ہو جانے سے ٹوٹجاتے
ہین۔ ہر شخص کی دل شکستگی جُدا جُدا ہے۔ ایسے بہت کم ہین جنکے دل صرف خدا کے لیے ٹوٹتے ہون

سوال کسی نے پوچھا پیغمبر علیہ السلام کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ اس دعا
کو قبول نہین کرتا جو خوش آوازی کے ساتھ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ وہ دعا قبول نہین ہوتی جسمین
تکلف کے ساتھ مسجع یا مقفےٰ الفاظ کی رعایت رکھی گئی ہو۔ مین اور میری امت والے تکلف اور بناوٹ
سے بری ہین۔ مومن پر کبھی امید غالب ہوتی ہے اور وہ اپنے گناہون کے دفتر مین کوئی گناہ نہین دیکھتا
اُسے لڑکپن سے ہدایت کی تلقین ہوتی ہے۔ وہ کتاب سے منتقل ہو کر پڑھانے والے کی طرف جاتا ہے
اور وہان سے محراب کی جانب انتقال کرتا ہے۔ یہ بات شاذ و نادر ہے۔ ایسے شخص کو اوس کے
دفتر مین اپنا کوئی گناہ نظر نہین آیا کرتا۔ اس لیے اُسپر ایک قسم کی معصیت کو مقدر کر دیا جاتا ہے تاکہ
خود بینی کے باعث ہلاک نہو جائے۔ یہ معصیت اُسکے لیے بطور سابقۂ ازلی ہوتی ہے۔ جیساکہ اہل و
عیال کا نفقہ پہلے ہی سے لازم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ یہ بات بہت ہی کم ہے اس لیے قابل اعتبار نہین۔
نفس کے لیے دو ارادے ہین۔ اور دونون ایک دوسرے کی ضد ہین۔ ایک ماسوے اللہ کا اور
دوسرا حق کا۔ یہ دونون چالیس برس کی عمر تک کبھی لڑتے ہین کبھی صلح کر لیتے ہین پیغمبر علیہ السلام
کا یہ قول کہ جس شخص کی عمر چالیس برس کی ہو گئی اور اُسکی نیکیان بدیون پر غالب نہ آئین وہ دوزخ
کے لیے تیار رہے۔ اسے دلائل کے طالبو۔ طریق ظاہر رویت باطن کے لیے دایہ ہے تو جب تک
ماسوے کو پہچانے گا اور وہ تجھے جانین گے تو تو بلہوس رہے گا۔ کبھی تو اُن کا تابع رہے گا اور کبھی
وہ تیرے مطیع ہو جائین گے۔ اس گھر کے دو رستے ہین۔ ولی کی تین علامتین ہین۔ (۱) ہر چیز
مین خدا کے بھروسے پر کل سے استغنا۔ (۲) قناعت۔ (۳) رجوع الی اللہ۔ پھر اگر تو ولایت کا
مدعی ہے تو ان خصلتون کو حاصل کرے۔ ورنہ ہرگز ولی نہین ہو سکتا جب تک ایمان و تقوے۔ قوۃ
علم و زہد۔ معرفت اور محبت الٰہی پورے طور پر حاصل نہو۔ عالم کو بادشاہون کے پاس جانا درست
نہین۔ اسکے بعد اگر علماء امراء کے پاس جائین گے تو قوت لیکر جائینگے اور قوی ہو کر نکلین گے
مین ایک شخص کی صحبت مین تھا جو بسا اوقات میرے گذشتہ و آیندہ حالات بتا دیا کرتے تھے۔

اُن کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا رہتا تھا - اور وہ اُمراء کے پاس جایا کرتے تھے - اس سے میرے
دل مین خطرہ پیدا ہوا اُنھون نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا مین گھیرا ہوا ہے - مین اسکو وہان اس لیے
نہین چھوڑتا کہ لوگ اسکے سبب ہلاک نہو جائین - رہا اُمراء کے پاس جانا - یہ فقط اس غرض سے
ہے کہ مین اُن کو نصیحت کرتا اور عدل کا رستہ بتاتا ہون - لوگو، تمہاری صحبت مین خلل ہے -
ہم مشائخ کی خدمت مین ادب سے رہے ہین **سوال** ایک شخص نے پوچھا کھانے مین جب حرام و
حلال ملا ہوا ہو تو روزہ نماز کیونکر درست ہوگا - فرمایا - شرع نے حرام و حلال الگ الگ ظاہر کر دیا
ہے - اور تامل کا حکم بھی دیا ہے - جس چیز پر تیرا دل انکار کرے وہ حرام ہے - اور جس پر اقرار
کرے وہ حلال - اور خاموش رہے لا و نعم کچھ نکہے وہ مشتبہ ہے - اگر رغبت کی چیزین نملین اور تیرا
نفس صابر رہے اس کا نام قناعت ہے - تو جانتا ہے کہ خدا کے پاس بہت سی طاعتین - روزہ
اور نمازین جاتی ہین مگر وہ اُنکی پروا نہین کرتا - اُسے تو تیرا وہ دل مطلوب ہے جو کدورت اور اغیار سے
پاک ہو - زاہد منافق کا ظاہر پاک ہوتا ہے اور باطن مکدر - اُسکے چہرہ پر صفائی - کندھون مین اور
بدن پر کمل کا جبہ ہوتا ہے - بظاہر اُس کا ہات رُکا رہتا ہے - مگر باطن مین گدائی کرتا ہے -
اس کا نفس تعریف و مذمت کیطرف راغب اور آنکھ لوگون کے مال کیجانب طامع ہوتی ہے - عارف
باعتبار ظاہر اپنے اور اپنے متعلقین کا دنیوی حصہ لیتے ہین، قُوت ہوتا ہے مگر وہ بادشاہ کا سفیر اور گویا
اُسکے گھر کا معمار - اور باوجود حضور و سلامت باطن و صفائی قلب اُسکے لشکر کا بخشی ہوتا ہے
اُسکے وسلے علم کی موجین اُٹھتی ہین - دنیا کے دریا اُس کو سیراب نہین کر سکتے - اُسکے قلب کے لحاظ سے
آسمان و زمین اور جو کچھ اُن مین ہے بالکل معدوم ہے - یہ عارف کی صورت ہے اور وہ زاہد کی - تجکو اُن کا
حال معلوم نہین - بس تو مخلوق کی نسبت بدگمانی سے اپنی زبان کا ٹکر کیون نہین میٹھتا - اے
ارباب دنیا سے دینی طور پر اُن کا مال کھانے والو - اے ناحق شناسو - تم عوام کی نسبت توبہ
کرنے کے زیادہ مستحق ہو - تم کو بہت کچھ اپنے گناہون کا اقرار کرنا چاہیئے - تمہارے پاس خیر ہے
نہ کشایش - نہ نجات ہے نہ نور - اور نہ تم دیندار ہو - وہی تمہاری دنیا وہ عنقریب فنا ہو جائیگی
تم اپنی طبیعتون اور خواہشون سے لیتے ہو - دنیا کو آخرت کے لیے نہین بلکہ دنیا ہی کے لیے حاصل
کرتے ہو - میرا مشغلہ تمہارے ساتھ ہے اور میرا کلام تم پر حجت ہے - (اس سے اپنے زمانے اور اپنے
شہر کے واعظون کیطرف اشارہ تھا) خاموش رہو اور سیکھو - تم مین کوئی کلام نکیا کرے - وعظ
اوروں کا حق ہے - مین آج اپنی زبان اور اپنا قلب مستعار لیتا ہون - اُنس تنہائی سے حاصل
ہوتا ہے اور خلوت قرب کی کُنجی ہے - اے خلوت مین خاموش رہنے والے جلوت مین خاموش
رہنا بہت بڑی شان ہے - **اے لڑکے** پہلے خلوت ہے پھر جلوت - پہلے خاموشی پھر

پھر گریبانی - پہلے حقیقی بادشاہ کیطرف چل - پھر مجازی بادشاہوں کی طرف - بعض صدیقین کا قول ہے کہ مطلق حلال ربحانیوں میں ہے - اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلے ربحانیوں میں شامل ہو - آخر کار ربحانیوں میں جا ملے گا - پاک ناپاک میں تمیز حاصل ہو گی - یہ حالت تیرے سِر کے چراغ معرفت کے سورج اور قرب حق کے لیے بمنزلہ قمر ہے - حرام نفس کے وجود سے ہے - حلال قلب کے وجود سے اور محض حلال صفائی باطن کے وقت ملتا ہے - یہ باتیں عقل سے پرے کی ہیں - جب تک نفس موجود ہے گویا تو حرام کھا رہا ہے اور جب تک قلب موجود ہے مشتبہ شئے اُٹھا رہا ہے - پھر صفائی سِر کا مرتبہ مل گیا تو تیرا کھانا پینا خالص حلال ہے - شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا - یہ کیوں کہا گیا کہ نفس بُری باتوں کا حکم دیا کرتا ہے - جواب یہ ہے کہ نفس کو حرام و حلال کے کچھ پروا نہیں ہوتی اُسکی مثال بُری جورو کی سی ہے جو خاوند کو حکم دیا کرتی ہے کہ چوری کر اور ہمیں کھلا - اسلیے حلال و حرام کی تمیز نہیں رہتی - اسلیے حضور نے فرمایا ہے کہ دیندار عورت سے نکاح کیا کرو - دیندار عورت آخرت کے کاموں میں مدد دے گی - نفس اس بُری جورو کی مانند ہے - تو اگر حلال و حرام میں تمیز کرنا چاہتا ہے تو جب خالص حلال تیرے سامنے آئے خواہ وہ تیری ہی کمائی کا کیوں نہو ذرا توقف کیا کر اور حساب لے کہ روٹی سالن کہاں سے پکا ہے ؟ اسوقت تیرا قلب سِر کیطرف اور سِر خدا کی طرف توجہ کرے گا پھر اللہ تعالی تیرے قلب کیطرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو حلال کھانے کی بابت اشارہ کرے گا - کُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ہمارا دیا ہوا پاک رزق کھایا کرو - اسوقت کھالے - اور وہ کھانا حرام یا مشتبہ ہو گا تو فرشتہ ندا کرے گا وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ یعنی جسپر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ - ایسا کھانا حرام ہے - اسکے قریب نجا - اللہ تعالے اس سے بہتر عطا کرے گا - قضا و قدر کے سامنے گردن جھکا کر بیٹھ جا - اُسکے فضل کا ہاتھ آئیگا اور تجھے تیرے حصہ کی طرف کھینچ لیجائے گا - زہد ایک ساعت کا عمل ہے تقوے دو ساعت کا البتہ معرفت دائمی عمل ہے - ہم تیرے حال کو متقدمین کے حال سے مقابلہ کرکے دیکھتے ہیں تو تجکو اس طریقہ پر نہیں پاتے - تو نے اپنے نفس کو کھلایا اُسنے دیکھ لیا کہ تو اُسکی خواہشیں پوری کر رہا ہے اس لیے وہ تجھپر غالب آگیا - اگر تو اُسکے مادہ کو قطع کرنا چاہتا تو اُسکے توڑنے میں مشغول ہوتا - تو نے تو اُسکی خواہشیں پوری کیں - اور شیطان کے لیے دروازہ کھولدیا کیونکہ شیطان نفس میں آرزوئیں ڈالتا رہتا ہے - اُسکے لیے زبان نہیں بلکہ شیطان ہی القا کرتا ہے - شیطان الجن تجھپر اسیوقت قدرت پائے گا جبکہ شیطان الانس غالب آئے گا - اور جبکہ فضول باتوں میں سبقت کرے گا - اگر تو اُس کا مادہ قطع کردے گا اور اُسے حرام و مشتبہات سے روکے گا تو اُسکی آگ بجھ جائے گی - اُسمیں امید و بیم کے درخت اُگ آئینگے - باطنی ظلمت پر نور کی

اور نفس قلب کی طرف مطمئن ہو جائیگا۔ اسوقت ندا ہوگی یٰاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ الآیہ یعنی اے
نفس مطمئنہ اپنے خدا کی طرف چلا آ۔ تو اُس سے خوش اور وہ تجھسے رضامند۔ عام آدمی کو موت کے
وقت ندا کیجاتی ہے کہ تو قرب کے دسترخوان اور حضوری کے تکیہ سے دور رہ۔ مقربین ہمارے نزدیک
برگزیدہ اور پسندیدہ لوگون مین شامل ہین جب تک نفس پاک نہو تب ہرگز پاک نہین ہو سکتا۔ تو
سگ اصحاب کہف کیطرح تابع بنجا۔ باب قرب کی چوکھٹ پر بیٹھا رہ تاکہ قلب کی حضوری رہکر نفس کے
نکلنے کا منتظر رہے ضعف ایمان کے وقت ظاہر شرع اور قرآن و حدیث کی رخصت پر عمل کر پھر جب
ایمان قوی ہو جائے تو عزیمت اور مشکل کام اختیار کر۔ اگر تو اپنے نفس پر سوار ہو گیا تو تقدیر او
اُسکی موافقت مین سیر کرتا پھرے گا۔ منصور حلاج سے سولی دیئے جانے کے وقت کسینے کہا
کہ کچھ وصیت کرو۔ جواب دیا اپنے نفس کی احتیاط کرو یعنے اُسکی خدمت مین مشغول نہو۔ اگر احتیاط
نکرے گا تو وہ تجکو اپنے کام مین لگائے گا۔ میرے پاس ابتداء مین ایک کرتا تھا۔ بار ہا بازار مین
لے گیا کسینے نخریدا۔ آخر ایک شخص کے پاس ایک دینار کے بدلے رہن رکھدیا۔ اتفاقاً عید آگئی
وہ شخص کرتا لیکر آیا۔ اور یہ کہا کہ مین نے دینار معاف کیا۔ مین انکار کرتا رہا مگر اُسنے زبردستی
پہنا دیا۔ مینے اس واقعہ سے معلوم کر لیا کہ وہ کرتا میری قسمت کا تھا۔ جسکے متعلق میرا نہ کام
ندلیگا **سوال** کسی نے بعض علماء کے اس قول کا مطلب پوچھا کہ ہم نے غیر اللہ کے لیے علم سیکھا
تھا مگر انجام مین وہ علم اللہ ہی کے لیے ہو گیا۔ جواب دیا کہ اولیاء اللہ کے حق مین یہ قول بمنزلہ توبہ کے ہے
کیونکہ غیر اللہ کے لیے علم پڑھنا شرک ہے۔ اور اس کا محمل ایک اور بھی ہے۔ یعنی غیر اللہ سے مراد آخرت ہے
مگر آخرت کے لیے علم سیکھنا بھی ایک قسم کا نقص ہے۔ تاہم وہ لوگ اُخروی علم پر عمل کرتے رہے
یہانتک کہ اسنے اُن کو قرب الٰہی تک پہنچا دیا۔ اُنھون نے ظاہر کو باطن سے اور فرع کو اصل
سے حاصل کیا۔ عوام کے دسترخوان پر بیٹھے۔ پھر فضل کے خاص کھانے کھائے۔ ایک حالت
مین دو لقمے تناول کیے۔ اور جو کچھ اُن کو ملا تھا اُسمین عوام کو شریک کر لیا۔ خدا جب کوئی کام
لینا چاہے گا تجھے اُسپر آمادہ کر دے گا جسنے میرا ابتدائی حال سُن لیا اور مجھسے الگ ہو کر بیٹھ گیا
وہ فی الواقع گنہگار ہے۔ جب کسی عارف کے ہات سے کوئی شخص کسی کرامت کا نظارہ کر لیتا تھا
وہ دیکھنے والے کو قسم دیدیتے تھے۔ کہ مرتے دم تک اس کا اظہار نکرنا۔ اب یہ حال ہے کہ جو شخص
برسون خدا کے لیے کوئی عمل کرتا ہے اور اسے کوئی راز رات کو معلوم ہو جاتا ہے تو خلق اصباح
اُسے بیان کرنے لگتا ہے۔ انجام یہ ہے کہ ایسا آدمی اور اُس کا علم سلب کر لیا جاتا ہے جبتک
قضاء و قدر اظہار کا حکم ندے صاحب کرامت کا فرض ہے کہ حفاظت قلب و سر کے ساتھ
اپنی کرامت کو مخفی رکھے۔ دنیا اور اُسکی زینت جب تیرے قلب مین جگہ پکڑنے لگے تو اُسے

گریز کر۔ وہ تیرے پیچھے پیچھے ہولے گی **سوال** کسی نے پوچھا ترک تعلق دنیا بہت مشکل بات ہے فرمایا تجھپر مشکل ہے۔ کیونکہ دودھ چھوڑنا اسی بچہ پر مشکل ہوتا ہے جو ماں کے سوا اور کسی کو نہین پہچانتا۔ مگر جو کھانا پینا سیکھ لے وہ اس دودھ سے بچتا ہے جو اس چھاتی یا تھن سے نکلے جسمین سوئی کے سے چھید ہین۔ اللہ تعالی کیطرف چل۔ اور اسکے دروازہ کا قصد کر کیا تعجب تو اسکے اولیا مین شامل ہوجائے۔ وہ دنیا کو تجھسے روکے گا یہان تک کہ تیرا قلب صاف ہوجائیگا اور تیرے دلسے اسکی یاد جاتی رہے گی۔ اور اسے تیرے الگ ہوجانے کے باعث حسرت رہیگی۔ اور اسکی جگہ خدا کی محبت آجائے گی۔ پھر جب قلب اسکی محبت سے پُر ہوگا اور ظاہری اسباب منقطع ہوجائینگے تو دنیا کو خادمہ بناکر تیرے سامنے لایا جائے گا۔ اس حال مین بھی تیرے بدن پر زرہ ہوگی۔ اور خدا کی طرف کے نگہبان رہین گے۔ دنیا کا زہر نکال لیا جائے گا۔ دنیا میٹھی زبان سے کہے گی کہ تیرا حصہ فلان فلان مقام مین ہے۔ فلان شخص کی بیٹی تیری قسمت مین ہے وہ ہر لحظہ تیری خوشامد کرے گی۔ اے اہل عراق۔ اے دنیا کی سلطنت والو۔ بادشاہو۔ اے لباس والو۔ اے والیان ملک۔ میرے گھر مین بہت سے کپڑے لٹک رہے ہین۔ جو نسا چاہتا ہون مین لیتا ہون۔ میرے معاملہ مین سلامت روی اختیار کرو۔ ورنہ مین ایسا لشکر لے آونگا کہ تم اسکی طرف متوجہ نہو سکوگے۔ والسلام۔ چھوڑنا زہد ہے اور لینا معرفت۔ پہلو نکی باتین چھوڑ۔ ان مین ہر شخص اپنے وقت کا شیخ تھا۔ زاہد عارف کا غلام ہوتا ہے۔ زاہد مین کسیقدر بقیہ طبیعت و خواہش کے ساتھ دنیا و آخرت کی خوبی ہوا کرتی ہے۔ آخر مین ترک ہوتا ہے۔ اسوقت اسکا دل اسرار حاصل کرتا ہے یہان تک کہ قلب سے ہر چیز جاتی رہتی ہے۔ اور زہد کی انتہا ہوجاتی ہے پھر معرفت و صفائی حاصل ہوتی ہے۔ کدورت زائل ہوتی ہے۔ قرب وحق اور مسبب آتا ہے سبب منقطع ہوتا ہے۔ اسوقت ثبات رجوع کرتا ہے اور وہ اسکے دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے۔ مخلوق کو امر و نہی کیا کرتا ہے۔ تیرے گناہ تجھسے متعلق ہین۔ دشمن تاک لگا رہے ہین۔ اگر ان کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو جلد توبہ کر اور آخرت مین مشغول ہوجا۔ خدا تجھپر گواہ ہے اور وہ ہر جگہہ تیرے ساتھ ہے۔ ابن عطا یہ دعا کیا کرتے تھے۔ الٰہی دنیا مین میری غربت پر رحم کر۔ موت دو قسم کی ہے ایک عوام کی موت۔ جو معمولی ہے۔ دوسری خواص کی موت۔ یہ خواہشون نفسون طبیعتون اور عادتون کی موت ہے۔ اسوقت دل زندہ ہوجاتا ہے۔ پھر زندہ دلی سے قرب اور قرب سے حیات ابدی ملتی ہے۔ انہین اور موت کے ذکر مین پردہ پڑجاتا ہے۔ ایک باطنی چیز اسے مخصوص کرلیتی ہے۔ اور وہ ظاہر مین لوگون کو موت یاد دلایا کرتا ہے۔ اور ظاہری حکم بتاتا رہتا ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم ظاہر مین وحدانیت کی گواہی دیتے ہو۔ مگر تمہارے باطن

برعکس ہین - متبارت منہ کیطرف ہین اور دل درم و دینار کیطرف - خوف کرنے والا اندھیرے سے چلدیتا ہے مگر خوف کہان ہے - الٰہی مین نجات کا طالب ہون جو شخص مخلوق مین یکتا ہو شیطان مطیع ہو کر اور ہتکڑیان پڑکر اسکے قلب کے سامنے آتا ہے - تو جب تک خدا کو یاد کریگا محب رہیگا اور جب یہ سنلے گا کہ وہ تجکو یاد کر رہا ہے تو محبوب بنجائے گا جب تک اسکو زبان سے یاد کریگا تائب ہوگا - وجب قلب سے یاد کرے گا سالک بنے گا - پھر جب بسر سے اسکو یاد رکھے گا عارف ہوجائیگا جب تک تیرے برے اخلاق درست نہوجائین صالحین کے پاس نہ بیٹھ - ورنہ لقمہ وخرقہ تجکو ہمیشہ متغیر کرتا رہے گا اور اسحالت مین تیرا بگاڑ درستی کی نسبت بہت زیادہ ہوگا - رعونتین چھوڑ - اور اسکے بعد کسی سے دوستی نکر - کسی کا مصاحب نہ بن - اپنی حالت پر نظر ڈال - اے ناپاک تر - اے احمق - تجکو یہودی ونصرانی مجھسے زیادہ پیارے ہین - دجال خراسان سے آئیگا اس کا ظاہر حال درست ہوگا - میری نسبت وہ تیرا زیادہ محبوب ہے - اللہ کے بندو حیات ابدی - اور ایسے پانی کیطرف آؤ جو کبھی خشک نہین ہوتا - اس دروازہ کی جانب متوجہ ہو جاؤ جو کبھی بند نہین ہوتا - لازوال سایہ اور کم نہونے والے پھل کیطرف توجہ کرو - اس کے معنے خدا ہی کو معلوم ہین - اے شہوات ولذات وہوس کے تربیت کرنے والو - خیر کسی اور چیز مین ہے - ہماری صدق ارادت کی آگ مین جل جا - تمام پردون اور دروازون کو طے کرلے گا ہم مین تجمین کوئی حجاب نرہے گا اور تو ہمارے طرح اسے دیکھ لے گا - سب کچھ قسمت سے متعلق ہے - اے مدعی ولایت کا دعوے نکر - یہ علم خود تیرے سر چڑھکر بولے گا - ولایت اعمال سے متعلق ہے نکہ اقوال سے - یہ باطنی بنیاد ہے - اور اتصال قلب اسکی عمارت ہے - ایمان اور اسکی حقیقت اسکی کنجی ہے - تجھے اسکی ذرا خبر نہین - بعض یکتا اور مطمئن بندون کا دامن پکڑلے اور ان سے لقمہ نہ مانگ - تاکہ وہ تجھے اپنے کپڑے پہنائین اور اپنے آگے کھڑا رہنے دین - اسکی مداومت سے وہ تجکو اپنا بنالے گا - اپنے کلمات کی گدڑی پہنائے گا - اور اپنے بعض احوال پر مطلع کریگا - تیرے زخم کو درست اور مقام کو پاکیزہ کردے گا - پھر تو اگر اپنے دلمین واردات حق کا نظارہ کرے تو آنکھین بند کرلے - اور خاموش رہ - اس کا بھید ظاہر نکر - واردات الٰہی اختلاف احوال ومقامات کے لحاظ سے ان کے قلوب کیطرف آیا کرتے ہین - ان کا ظاہر تغیر باطن کے سبب متغیر ہوتا رہتا ہے - وہ مرید جو ان کے اسرار سے واقف ہو اس بات کا محتاج ہے کہ اندھا بہرا اور بیہوش ہوکر رہے - شیخ کو جب اسکی نجات معلوم ہوگی اور اخفائے اسرار کے متعلق اسکا ادب ثابت ہوگا تو کیا عجب اسکے قلب کو اپنے بعض کپڑے پہنادے - اور طہارت قلب کے ساتھ خدا سے دعا کرے جسطرح یوشع بن نون موسےؑ کے ساتھ تھے

اے لڑکے جو چیز تیری ملک نہین وہ تیرے قبضہ سے خارج ہے۔ آیندہ تیری قسمت کی جو
تو تجھے ملجائے گی اور جو کسی اور کی ہے اُسے ہاتھ نہ لگ گی۔ پھر اگر تیری قسمت کی ہے تو تو سوتا رہیگا
اور وہ تیرے پاس آجائے گی۔ اب یہ رنج و تعب جو نقصان دین کا باعث ہے کس لیے ہے؟ اگر تو
ہمیشہ علم کی باتین سُنے گا اہل علم کی صحبت اختیار کرے گا معرفت اور آیندہ کی بابت سوچتا رہے گا
تو تجھپر ترک اسباب و ارباب آسان ہوجائے گا۔ اخلاص کے بعد مخلوق کے لیے ترک عمل ریا و کار
ہے۔ لیکن رویت مخلوق کے وقت حصول اخلاص کے لیے عمل چھوڑ دینا قابل اسیدبات ہے۔
تو جب تک مرید رہے حکم کی پابندی کر۔ کیا عجب تیرا عمل تجکو علم تک پہونچا دے۔ علم تیرے قلب
و اعضا و سِر سے عمل کا طالب ہے۔ اور تجکو امر و نہی کرتا ہے۔ الٰہی ہم مین ہر شخص تیرا طالب ہے
لیکن سنتین ہم کو تجھسے روک رہی ہین۔ خدا کے احکام تجھپر بمنزلہ دین ہین۔ پھر اگر تو نے باوجود
قدرت انھین موخر کیا تو تو ظالم ہے۔ اور اگر چھوڑ دیا تو کافر۔ دنیا کو کھیل اور جمع کرنے کی نیت سے نہ لے
بلکہ بقدر ضرورت اپنا حصہ لے لے۔ جب مرتبۂ تسلیم کے باعث تیرا اسلام ثابت ہوگا اور تو اپنے
نفس کو قضا و قدر کے حوالے کر دیگا تو اللہ تعالےٰ اول تیرے قلب کو خلعت پہنائے گا پھر ظاہر و
باطن کو آراستہ کرے گا۔ اور تو ایک دن مین چند بار مرجائے گا۔ پھر وہ تجھے زندہ اور ناپاکی و کدورت
سے پاک کرے گا۔ وہ مخلوق کو دیکھکر مرتا ہے اور خالق کو دیکھکر جی اُٹھتا ہے۔ حرکت کرتا اور اُٹھتا
بیٹھتا ہے۔ مخلوق اور اپنے وجود سے غائب ہوجاتا ہے وہ حق کے ساتھ زندہ اور مخلوق کیطرف سے
مردہ ہوجاتا ہے وہ صادق مرید تختی کتاب کی مانند ہے جب کوئی مرید آتا ہے سارے مرید اُسے مٹانے
کا حکم دیتے ہین۔ وہ پہلے نفس و خلق کو اور پھر دنیا اور آخرت کو مٹا دیتا ہے۔ اسکے تمام ہوجانے کے
بعد اللہ تعالےٰ جسطرح چاہتا ہے اُسے پلٹ دیتا ہے۔ جب تو استقامت پر ترقی کرجائے تو حرام اور
شبہ کو چھوڑ دے۔ اسکے بعد مباح کو چھوڑ کر خالص حلال کو لے لے۔ اس کا نام اجماع حکم و علم اور
اجماع ظاہر و باطن ہے خالص حلال وہ ہے جو کسی کی ملک مین نہو۔ مثلاً جنگل اور دریا کی چیزین
اسوقت بلا انتظار و اہتمام حلال روزی تیرے پاس آجائے گی۔ سوتے مین کوئی شخص تجھے کھلا
جائے گا۔ اور تو آنکھ کھولکر فرشتون اور ارواح انبیاء کو اپنے چارون طرف دیکھے گا۔ علم تجھے اس کے
لینے کا فتوے دیگا۔ اور سلامت قرب ضامن بنے گی۔ مخلوق کے امید و بیم۔ تعریف و مذمت۔ اور
صورت و معنے سے فارغ ہو کر بیٹھ۔ اللہ تعالےٰ کیطرف سے بحالی۔ اسکے بعد قرب و غنا۔ دوام صحبت
مخلوق سے نفرت۔ اور فناء عن الوجود کا مرتبہ ملے گا۔ اثبات کے بعد محو۔ عدم کے بعد وجود
بُعد کے بعد قرب۔ کدورت کے بعد صفائی۔ قطع کے بعد وصل اور گم ہونے کے بعد ملاقات کی
طالب ہو۔ صحت قلب بلا لسان ہے اور صحت سر بلا قلب۔ و بلا وجود۔ یہان صرف خدا ہی

دراہیت ہے - جب چاہے گا اسے زندہ کردے گا اور اُسکے باعث بندونکی اصلاح کریگا اور اُنھین مقرب بنائے گا - اے باطل - اے بلہوس - اسباب وارباب کو چھوڑ - واصل ہوجائے گا - اور جس چیز کو چھوڑے گا سامنے آجائے گی - یہان ہر قسم کا کھانا طبق مین چنا ہوا ہے - طبیب محبوب اور قرب کے گھر مین موجود ہے - اسوقت ایک شخص کوئی مسئلہ پوچھنے کھڑا ہوا - آپنے فرمایا خاموش مین تیرے سوال کو نفس وطبیعت کیطرف سے نکلتا دیکھتا ہون - میرے ساتھ خطرہ مین نہ پڑ مین صاحب شمشیر اور قتال ہون - اللہ تعالےٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے - مگر اے عامی تجکو خدا اپنے عذاب سے خوف دلاتا ہے - اور اے خاص تجکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے - اور اے خاص الخاص تجکو اپنے تقلیبات یعنی حال کے بدل دینے سے ڈراتا ہے - اے عامی تجکو تیری سماعت وبصارت توڑنے اور مال واہل چھین لینے اور پھر دار آخرت کیطرف انتقال کے بعد مواخذہ مین آجانے سے ڈراتا ہے - اور اے خاص الخاص تجکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے - حتے الامکان خوف کے قدم پر جما رہاکر - غافل نہو حق تیرے بہتر سے باتین کیا کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مین خدا ہون - کسی سے خوف نکر - جب یہ مرتبہ ملتا ہے تو جب کبھی تو خوف کیطرف قدم بڑھائیگا وہ تجکو روکے گا - اور جب حالت اُنس مکدر ہوگی وہ صاف کردے گا - جب قلب صاف ہوجاتا ہے تو آسمان وزمین کی سلطنت ضرر نہین پہنچا سکتی - یہ بات آرایش ظاہری - تمنا اور تکلف سے حاصل نہین ہوتی - بلکہ یہ لیاقت آسمان سے آتی ہے - علی الخصوص جبکہ دل مین زہد ہو تجکو ترقی دیسکتا ہے - اسوقت تجپر اور تیری مجلس والونپر رحمت نازل ہوتی ہے - مباہات اور افضال الٰہی لپے درپے آتے ہین - ایک مرید نے کسی حکیم سے کہا کہ مین جنت مین تھوڑی سی جگہ چاہتا ہون - جواب دیا جسطرح تمنے آخرت کی بابت قناعت کرلی ہے دنیا کی بابت بھی اسیطرح قناعت کرلے - موت ضروری امر ہے پھر اسیوقت مرجا - میت کسی سے میل جول نہین رکھا کرتا - اسے دینے نہ دینے - اُمید وبیم - اور دشمنی ودوستی سے کچھ علاقہ نہین رہتا - وہ تو ساکن وساکت ہے - نفع حاصل کرلنے اور ضرر دفع کرنے مین میت کیطرح رہاکر - میت کلام نہین کیا کرتا - وہ جب چاہے گا تجھے گویائی عنایت کردیگا - اگر تو مخلوق اور اپنے نفس کی طرف سے مرجائے گا تو ایسے کلام کے ساتھ ناطق ہوگا جو بالکل حق ہے - کیونکہ میت اسی بات کی خبر دیا کرتی ہے حضرت شیخ کے پاس ایک رقعہ آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک صوفی آدمی آپسے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے فرمایا - یہ باطل ہے - کیونکہ صوفی مخلوق کی نگاہ سے الگ رہتا ہے - صوفی مطلوب ہوا کرتا ہے نہ کہ طالب - ایک شخص نے سوال کیا گدڑی جب حد سے زیادہ پھٹجائے تو کیا کرے - فرمایا خاموش بیٹھا رہے - یہان تک کہ تقدیر اُسے بقدر پیوند کوئی کپڑا عنایت کرے یا نئی گدڑی دے ڈالے

گنجی کر پڑے تو دروازہ پر شور مچا۔ چوکھٹ پر بیٹھا رہ۔ تو مخلوق کا بندہ ہے۔ وہ توبہ کرتے ہیں۔ تو موٹا ہوتا ہے
اور پشت پھیرتے ہیں تو ذلیل پڑجاتا ہے۔ تو ہالک اور مشرک ہے۔ تیرا اول توحید سے خالی ہے تو منافقت کا
غلام ہے نیکیوں سے بے بہرہ ہے۔ شمار سے خارج ہے۔ تیری گنتی علماء و مریدین و مرادین و سالکین میں ست
کیسے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اگر مجھے خدا سے شرم نہ آتی تو تمہارے مکانوں پر آکر مہمان بنتا اور ایک ایک کے کان مروڑ کر
اسے تہذیب و ادب سکھاتا۔ ہائے رے۔ پیسے کی محبت۔ یہ دیکھنے والے کو اپنی طرف کیوں کھینچتی ہے۔ تجھ پر افسوس
تجھے دنیا کا طالب ہے۔ حالانکہ وہ مشرق میں ہے اور میں مغرب میں ہوں دنیا سے توحید کے باعث اپنا حصہ
لے لیتا ہوں۔ تجھے آخرت و قرب الٰہی طلب کر پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیواریں گر پڑی ہیں۔ بنیاد
بکھر گئی ہے۔ اے اہل زمین آؤ۔ ہم گری ہوئی چیزوں کو درست کردیں۔ اور اس دیوار کو کھڑا کریں اے
شمس و قمر۔ اور اے لیل و نہار۔ یہ چیز تو پوری ہو کر رہے گی۔ لوگوں نے جواب دیا۔ ہاں بیشک۔ بعض
حال مخفی رکھا جاتا ہے۔ اب ہم حکم الٰہی آنے تک سوتے ہیں بسم اللہ۔ یہ فرما کر شیخ علیہ الرحمۃ نے
چوکی سے کمر لگائی۔ اور ہاتھ سر کے نیچے رکھکر آنکھیں بند کر لیں۔ اور تھوڑی دیر ٹھیر کر اٹھ بیٹھے۔ اور یہ
فرمایا۔ تم بیوقوف اور دیوانے ہو۔ مجھ سے الگ رہنا تمہارے لیے بلا عذر راس المال کے خسارہ کا باعث
ہے۔ ہوس نکر۔ اسوقت آپکی مجلس میں استاد دارالامام عزالدین بن رئیس الرؤسا مع خدم و حشم حاضر
ہوا۔ یہ شخص اس سے پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ اسکے آتے وقت آپنے فرمایا۔ تم میں بعض لوگ بعض کے
خادم ہیں۔ اللہ کا خادم کون ہے۔ تم سب مخلوق اور وجود ہو۔ اے میت۔ اے مٹی۔ تو مٹی ہو جائیگا
تیری قبر روندی جائے گی۔ ایک مٹی سے دوسری مٹی کیطرف اور دہر سے لحد کیجانب منتقل ہوگا۔ تجھے
کچھ خبر نہیں۔ بڑھاپا آگیا۔ تو بہرا ہے۔ تجھے خبط اور جنون ہے۔ موت کے بیدار کرنے سے پہلے بیدار ہو جا
اپنے نفس کو نصیحت دے۔ اسے وصیت کر۔ مال کو تقسیم کر دے۔ تو قبر کا مسافر ہے۔ جب لوگوں کی
اجل آتی ہے تو ایک ساعت آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ تو جس چیز کا مالک ہے یا جسکی تعظیم و تکریم کرتا ہے
اس کا بوجھ تیرے ذمہ ہے۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجھکو ڈرائے اور دشمن وہ ہے جو بہکائے۔ الٰہی
ہمکو غافلوں کی خواب سے بیدار کر۔ اور بعض کو بعض سے نفع دے۔ ہم کو ہماری اور اپنی ذات سے مشغول
رکھ۔ تاکہ ہمارے نفس درست ہوں۔ اور ہم ان کو تیرے حوالے کریں اور تمام عمر مشغول رہیں۔
غیر کو نصیحت کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ تو مومن ہو۔ بندہ کو وصول الی اللہ کے بعد دعوت مخلوق
کرنی چاہیے۔ جھوٹوں کی پیروی نکر۔ اس خائن پر افسوس جسنے خدا اور اپنے نفس اور نبی کی خیانت کی
امر کرتا ہے عمل نہیں کرتا۔ منع کرتا ہے خود باز نہیں رہتا۔ اس کا فعل قول کے خلاف ہے۔ سر کے
مونچھیں منڈوانے اور چہرہ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ ایمان اسجگہ ہے۔ یہ اشارہ ان لوگوں کی طرف
تھا جو استاد دارالامام کو گھیرے ہوئے تھے۔ ایمان انکی صفت ہے۔ انہیں ہر شخص اپنے قلب کا

کوتوال ہو۔ وہ نفس و خواہش و طبیعت اور ہمہ دنیا سے ڈرتے ہیں۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے بعض لوگوں
کو دیکھا جنکے ہونٹ مقراضوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون۔ جواب ملا۔ آپکی امت کے علماء۔ الٰہی
سبکو درست کر دے۔ الٰہی ہمیں نیک بنا دے۔ اور ہمارے ساتھ نیکی کر۔ ہماری حاجتیں اور توجہ اپنی طرف کرلے
کھڑا ہو اور اپنا ہات میرے ہات پر رکھ (یہ اشارہ استاد دار الامام کیطرف تھا) تاکہ ہم اس اجاڑ گھر اور مال
اولاد سے الگ ہوکر اپنے خدا کی طرف چلیں۔ اور اللہ تعالے کی پناہ اور عمل کیجانب رغبت کریں۔ تو عنقریب
خدا کی طرف جائیگا اور تیرے اعمال کا سوال کریگا۔ اسنے تجکو توحید کے لیے پیدا کیا ہے۔ دنیا و آخرت
کے لیے نہیں بنایا۔ دنیا تجکو شکم پر اور سیراب نکرسکے گی۔ یہ تو بیوفا۔ اور مکار ہے۔ تیرا اپنے نفس کو دیکھنا
اور اپنی تدبیر سے دنیا کی جانب متوجہ ہونا۔ اور اُسے وزیر بنالینا بہت بڑی مصیبت ہے۔ مومن مدبر
ہوتا ہے بدنصیب نہیں ہوتا جب تو نفس سے الگ ہوجائیگا تو تیرا قلب تجھ سے کلام کریگا۔ پھر سِر کی [illegible]
میسر ہوگی۔ بعدہ تم دونوں کو خدا دوست رکھے گا۔ اسوقت تو بندوں اور شہروں کا کوتوال ہوجائیگا
نفس کو الگ کر دے۔ اگر تو کسی بڈھے کو دیکھے تو یہ کہا کر کہ یہ خدا کا بندہ مجھ سے پہلے کا ہے۔ اسیطرح
نیک و بد۔ جوان اور بچہ کیجانب حسن ظن رکھا کر اس سے تیرا نفس الگ ہوگا اور دنیا دل سے نکلجائیگی۔ [illegible] آنکھ
آخرت کو لیکر تجھے دروازہ قرب تک پہنچادیگی۔ اُسکی سلطنت اور عظمت۔ و جلال کا دروازہ دکھائیگی۔ آخرۃ تیری
نظر میں چھوٹی ہوجائیگی تو اُسکا مشتاق ہوگا۔ اُسکی ملاقات کو محبوب رکھے گا۔ دنیا کو نفرت کی نگاہ سے
دیکھے گا۔ اور وہ تیرے دل سے نکلکر اُس مطلقہ عورت کی مانند ہوجائیگی جسکو ظہور حیض کے بعد طلاق دیگئی ہو۔ تو نفس کو
اس سے بچائیگا۔ پھر آخرت مزین ہوکر آئیگی۔ اور سابقہ ازلی اُسکے عیب بتا کر یہ کہیگا کہ یہ حادث و مخلوق ہے
اسمیں اسلام لانیکے بعد یہود و نصاریٰ سب تیرے شریک ہیں۔ البتہ نقد صاف جنت قرب الٰہی اُسکی محبت اور
وصول الی اللہ ہے۔ ان مطلبوں میں مصروف ہو جنھوں نے دنیا کو نہ سمجھا۔ اُسکے طالب ہوئے آخرت کو سمجھا اُسکے تابع
ہوگئے۔ مخلوق کو سمجھا اُسکے پاس تحیر گئے۔ اے قوم۔ خدا سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کیطرف وحی بھیجی کہ
میری بیخبری کے عالم میں مواخذہ سے ڈرو۔ یعقوبؑ پہلے یوسفؑ پر روتے تھے پھر اُن کے نفس پر رونے لگے
فراست سے اُن کا نبی ہونا معلوم کرلیا تھا عصمت کے خوف سے روتے تھے کیونکہ انہیں حسن و جمال تھا۔ تم
اندھے بہرے اور گونگے ہو تمہارے ظاہری کان موجود ہیں مگر قلوب بہرے ہیں۔ اے دوزخ کی لکڑیو۔ اے
عوام۔ اے کمینو۔ تم سراپا ہوس ہو۔ تمام امور خدا کیطرف رجوع کریں گے۔ میں تمہارا چرواہا۔ ہانکنے والا
اور نگہبان ہوں۔ اگر توحید کی تلوار سے سب کو کاٹنے کے بعد ضرر و نفع کی بابت میں تمہارا وجود خیال میں لاتا
تو میں اسمقام پر ترقی نہ پاتا۔ میں نے اس مقام کو لازم کرلیا ہے۔ تمہاری تعریف و مذمت۔ اقبال و ادبار میرے
نزدیک برابر ہے۔ بہت سے لوگ مجھے برا کہتے ہیں مگر اُنکی مذمت آخر میں تعریف سے بدلجاتی ہے۔ یہ دونوں
باتیں خدا کی طرف سے ہیں۔ میری تمیز توجہ اور رحم سے لیئے اللہ کے لیے ہے۔ اگر ممکن ہوتا تو میں

بےبسی کے ساتھ اُسکی قبر مین جاتا ۔ اور بخیر بت کو اسکی طرف سے جواب دیتا ۔ اللہ تعالےٰ جب کسی بندہ سے محبت
رکھتا ہے تو اُسکے قلب مین وجد اور اپنا شوق ڈالدیتا ہے ۔ بایزید بسطامیؒ اس لیے تو مرتبہ جلا وطن کیے گئے
کہ اُنکی زبان سے عجیب کلام سُنے جاتے تھے ۔ اللہ تعالی اہل محبت کے قلوب پر قرب کے دروازے کھولتا ہے
اور اُن کو پانچ نمازون اور لقب انسانیت کے سوا اور کسی چیز مین مخلوق کے ساتھ جمع نہین کرتا ۔ اُنکی
صورتین آدمیونکی سی ہین ۔ دل تقدیر کے ساتھ ہین اور اسرار خدا کے ساتھ ۔ تیری طاعتین تیرے چہرہ
اور کپڑے اور ظاہر تک ہین حالانکہ ارتداد و کفر تیری خلوت و باطن مین موجود ہے ۔ تیرا قلب نفاق و عجب
اور مخلوق کی بدظنی سے پُر ہے ۔ اگر تو بہ نکی تو تجکو تلوار ہی پاک کر سکتی ہے شرع نے ہمکو سکوت و اخفا کا
حکم دیا ہے ورنہ مین تیری گرفتاری کا اشارہ کرتا اور آستین پکڑ کے تجھے نکالدیتا ۔ ہمارا کلام تمہارے کانون
مین اور ہمارے قلوب تمہارے باطن مین اثر ڈالتے ہین ۔ جو مجھپر تہمت لگائے اور جُھٹلائے خدا اُسے جدا
کر دے ۔ اللہ تعالی اُنہین اور اُسکے عیال و مال اور شہر مین تفرقہ ڈالدے ۔ مین ہر نماز کے وقت یہ چاہتا ہون
کہ لوگون کو نماز پڑہانے کے لیے کسیکو خلیفہ کر جاؤن مگر جب نماز کا وقت آتا ہے مین نماز ہی کیطرف واپس کر دیا
جاتا ہون ۔ اور یہی حال ہر مجلس کے وقت ہے ۔ الٰہی جسکی ہم مین طاقت نہو وہ ہمپر نہ لاد ۔ خوش ہونے
والون کے ساتھ خوش نہو ۔ بلکہ غم کرنے والونکے ساتھ غم کیا کر ۔ ہنسنے والونکے ساتھ نہ ہنس بلکہ رونے
والون کے ساتھ رویا کر ۔ عالی ہمتی کے ساتھ چلو ۔ اور اُسکے دروازہ اُسکے قرب کی چوکھٹ پر اپنا
حصہ کھایا کرو ۔ تیرے پاس عقل نہین حصول دنیا سے اعراض کر ۔ اور اگر اہل و عیال تیرے متعلق ہون
تو اُن کے لیے لے ۔ نہ کہ اپنے لیے ۔ پیغمبر علیہ السلام صدقات لیتے اور فقیرون مسکینون اور مجاہدین کو
دیدیا کرتے تھے ۔ پھر ازواج مطہرات کے پاس آکر فرمایا کرتے تھے کیا تمہارے پاس کچھہ ہے ؟
اگر کچھہ نہوتا تو فرمادیتے کہ مین نے اسوقت سے روزہ کی نیت کر لی ہے ۔ آپ کے پُرچھنے سے یہ بات
معلوم ہو گئی تھی کہ آپ روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہین ۔ اسیطرح عارف کبھی کبھی گرمی مین سونے
کے لیے کوٹھے پر چڑہتا ہے اور اوپر ایک کھڑکی دیکھکر اُسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے گھر مین
سوتے وقت ہوا آنا مقصود ہے ۔ لیکن وہ کھڑکی کا دروازہ کھلا دیکھکر یہ معلوم کرتا ہے کہ اس سے جنگل
کیطرف بھاگجانا مد نظر ہے چنانچہ وہ نکل بھاگتا ہے ۔ مخلوق مین نبوت کے آثار ۔ اُس کا فائدہ ۔ اور
معنے باقی ہین ۔ اور وہ اولیاء کے قلوب پر منقسم ہے ۔ نبوت ایک عمدہ کھانا پینا تھا ۔ اب اہل اللہ کا
جھوٹا باقی رہگیا ہے ۔ اے حرام اور سود کھانے والو میرے پاس سے چلے جاؤ ۔ مین قصہ گو نہین ہون
بلکہ توحید و اخلاص کا مربی ہون ۔ مین تمہاری بھیڑ کو کیا کرون ۔ تم مین منفعت نہین ہے ۔ تمہارے
اعمال بُرے ہون یا بھلے ۔ تمہارے مُنہ پر پکار پکار کر اپنا حال کہہ رہے ہین ۔ سکوت ایسی چیز
ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے ۔ کیا عجب یہ بات تیرے چہرے سے مٹجائے ۔ تیری خلوت متغیر ہو

اور چہرہ کی سیاہی باقی ہے۔ ایک آدمی حج کرکے آیا۔ اسنے کہا خدا کے آگے توبہ کر۔ جواب دیا مین تو
حج مین تھا۔ مین نے کہا یہ تو مین جانتا ہون۔ لیکن زنا و فسق و فجور تو وہان بھی ہے۔ اسنے توبہ کی
آخر مرگیا۔ مینے اسپر نماز پڑہی تو یہ معلوم ہوا کہ گویا تابوت سے نکلکر میرا دامن پکڑ لیا ہو۔ مین نے کہا کہ
مین تجکو اسی سے ڈراتا تھا۔ تمہارے دعوون مین کسقدر جہوٹ اور مکر ہے۔ تیرے لیے شیخ ہے اگر
تو اسکے لیے ہوجائیگا۔ اسے اسکے حوالے کرنا کہ وہ تجکو آزادی کا پروانہ دیوے اور تیری سیاہی مٹا ڈالے
اور تو طاعت و خیر سے تھک نجائے۔ تو اس پروانہ کو موت اور فراق کے وقت پڑہیگا۔ مین اسدن
تمہاری شفاعت کی امید رکھون تو یہ شرک ہے۔ مین نے توحید کو لڑکپن سے پالا۔ آج اسے ضایع
کردون۔ کُھلے دروازے کو تمہارے سبب بند کردون۔ مین ایسی دوستی تم سے نہین رکھتا اور نہ
اسمین کوئی خوبی ہے۔ اسوقت ایک شخص چیخ اٹھا اور اللہ اللہ کہا۔ آپنے فرمایا تعجب ہے اسکا حساب کیا تھا
کہ یہ لفظ ریا سے کہا ہے یا نفاق سے۔ اخلاص سے یا شرک سے۔ یہ دن تھوڑا لیکن جس کا جی چاہے
بیٹھے اور جو چاہے چلا جائے۔ پھر آپ چیخے اور بہت لوگ چیخنے چلانے توبہ کرتے آپکی طرف گئے۔
اتفاقاً ایک چڑیا آپکے سر پر آبیٹھی۔ آپ دیر تک سر جھکائے رہے اور چڑیا اسیطرح سر پر بیٹھی
رہی۔ آدمی چوکی پر چڑہ آئے چار طرف سے چیخنے چلانے لگے۔ آپ اسحال مین رہے یہانتک کہ
بعض اصحاب نے ہاتھ بڑہایا چڑیا اڑگئی۔ پھر آپنے دعا کی۔ لوگ چیخنے چلاتے دعا اور توبہ مین مشغول
رہے۔ آپ چوکی سے اترے اور اسحالت مین جامع مسجد رصافہ کی طرف تشریف لیگئے اور بہت سے
لوگ روتے چلاتے وجد کرتے کپڑے پہاڑ پہاڑ کر آپکے ساتھ ہولیے۔ پھر آپنے فرمایا یہ آخری
زمانہ ہے۔ الٰہی ہم اسکے شر سے پناہ مانگتے ہین۔ اپنی آبرو نگاہ رکھو۔ ضروری سامان جمع کرنے
کے لیے کمائی کرو یہ اللہ تعالے سے لینے کا دروازہ ہے۔ اسکے باعث مخلوق سے مستغنی ہوجا۔
مسبب سبب کو اور باطن ظاہر کو خطاب کر رہا ہے۔ یہ تو بتا کہ تکلیف سے فراغت حاصل ہوئی یا ہمیشہ
نئی بات کے متعلق جدید تکلیف ہوا کرتی ہے۔ ظاہر اپنے باطن سے یہ کہا کرتا ہے کہ ہمارے ساتھ
چل۔ تاکہ ہم سبب و معین اور اصل کے پاس جائین۔ قضا و قدر کا دروازہ کھٹکھٹائین علم کے
دروازہ اور فضل کے سرے پر کھڑے ہون۔ بھری نہر پر چلین۔ اور اسکی اصل تک جا پہنچین
پھر جب وہ دونون اصل تک پہنچتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہر فضل کے پہاڑ سے نکلی ہے۔ دونون وہان
بیٹھتے اور خیمہ لگا دیتے ہین۔ اسوقت کفایت و عنایت اور ہدایت و معرفت حاصل ہوتی ہے علم آتا ہے کہ
ہمارے لیے مختلف دروازے ہین جنسے ہم داخل ہوجاتے ہین۔ تو ادب حاصل کر۔ ابراہیم خواص
کا قول ہے مین ایک جنگل مین عرصہ تک رہا۔ مگر وہان کسیکو نہ پایا۔ آخر ایک ایسی جگہہ جا نکلا کہ
جس سے اور زیادہ وحشت ہوئی۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان ایک جوان کھڑا ہوا ہے۔ تعجب کے

پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو - جواب دیا اللہ کی طرف سے - مینے کہا - کہاں جاؤ گے - فرمایا - اللہ کیطرف -
میری زبان سے یہ نکلگیا کہ اگر تم سچے ہو تو اُسپر اپنی جان فدا کر دو - اُسنے ایک چیخ ماری اور زمین پر گر پڑا - مینے آگے
بڑھکر دیکھا تو جان نکل چکی تھی - مین اس خیال سے کہ انکو دفن کر دونگا پرے جا کر تیا جمع کرنے لگا - جب واپس آیا تو لاش
ندارد تھی - اُسوقت ہاتف نے آواز دی - ای ابراہیم اُسکو ملک الموت نے ڈھونڈا - جنت دوزخ نے تلاش کیا مگر کہین نہ پایا -
مینے کہا اچھا پھر کہان گیا - جواب ملا - جنتون اور نہرون مین اچھے مقام پر قدرت والے بادشاہ کے پاس ہے - اے طالبو
غافل نہو - گھرون مین اُنکے دروازون سے آؤ - اُن مشائخ کے دروازون سے داخل ہوا کرو جو طاعت الٰہی مین فنا ہو گئے ہین
سرسبز معنی اور منزل قرب کے جلیس اور بادشاہ کے مہمان بنگئے ہین صبح شام اُنکے پاس طبق آتے اور طرح طرح کے
خلعت ملتے ہین - خدا کی مخلوق - زمین آسمان اُسکی معرفت و اسرار اُسی کا طواف کرتے ہین - تو اُس دیوار کے پیچھے ہے
جسکا عرض تین میل کا ہے اور ہاتھ مین سوئی لیکر اسے توڑنا چاہتا ہے کسطرح توڑ سکے گا - اہل اللہ جب دیوار کے پاس پہنچتے
ہین تو اُنکے لیے ہزار دروازے کھلجاتے ہین اور ہر دروازہ اپنی طرف بلاتا ہے - نعمت لیکر مولا کیطرف چل کہین وہ نعمت
تجکو قید نکر لے - اُسے اور قید کرنیوالے کو چھوڑ دے - نعمت کو دیکھ کہ فی الواقع نعمت ہے یا نقمت - یا رحمت - اُسکے ظاہر پر فریفتہ ہو
منعم کو نہ بھول - داہنے بائین نہ دیکھ - منعم سے آنکھین نہ پھیر دنیا کے ہاتھ سے نکھا - شاید اُسمین زہر ہو - جب کھانا آگے
آئے تو اپنے دو وزیر یعنی قرآن و کتاب کیطرف دیکھ - اُن کا مشورہ لے لے - اگر وہ حکم دیدین تو جلدی ہی نکر - ذرا ٹھیر
خوش نہو بلکہ اپنے نفس سے فتوے لے - خواہ مفتی کیسا ہی فتوی دیا کرین - اگر تو نفس پر مجاہدہ اور اُسکی مخالفت کریگا
تو وہ قلب کے ساتھ ملکر ایک چیز ہو جائیگا - اُسوقت یہ خطاب ہوگا کہ اے نفس مطمئنہ اپنے خدا کیطرف آجا - نفس کو دل کی
دلکو سر کی - اور سر کو خدا کی خبر ملجائیگی - پرہیزگاری و تقوے کا حق ادا کر - پھر بے پروائی سے کہا یا کر - شیخ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا - الٰہی ہم تیرے قرب کا ارادہ کرنیوالے - تیرے طالب و محب - اور تیرے مرید ہین ہمسے ہمارے اہل
عیال اور گھر بار چھٹ گئے ہین - ہمین رسوا نکر - غیر اللہ مین مشغول ہونا کھیل نفس کے ساتھ شغل رکھنا گناہ اور
مخلوق مین مصروف رہنا اُسکے دروازہ سے الگ ہو جانا ہے - اولیا وہ ہین کہ فرشتے پیچھے ہاتھ باندھکر اُنھین
سجدہ کرتے ہین - بعض اولیاء اللہ فرشتون کو اسحالت مین دیکھتے ہین - ایک بزرگ ملک شام کی مسجد مین بیٹھے
دلمین سوچ رہے تھے کہ کاش مجھے اسم اعظم معلوم ہوتا - اُسوقت دو شخص نازل ہوئے اور اُسکے پہلو مین بیٹھ گئے - ایک نے
دوسرے سے کہا کیا تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو؟ اُسنے کہا ہان - پہلے نے جواب دیا اللہ اللہ کہا کر - اس بزرگ نے
دلمین کہا کہ مین آج سے اللہ اللہ کہا کرونگا - دوسرا بول اُٹھا کہ فقط زبان سے اللہ کہنا ہمارا مقصود نہین ہے بلکہ اسطرح
اللہ اللہ کہو کہ دلمین اُسکے سوا اور کچھ نہو - وہ بزرگ کہتے ہین کہ اسکے بعد وہ دونون میرے سامنے آسمان پر چڑھ گئے
اپنے ظاہر کو مخلوق کے اور قلب کو آخرت کیلئے کر لے - اور اگر قدرت ہو تو دنیا و آخرت سے الگ ہو کر سر کو مطیع الٰہی
بنا دے - ورنہ سلامت نرہیگا - جنگلون میدانون مین بکجا خلوتون اور صحراؤن مین ایمان حاصل کر - پھر مخلوق کیطرف آ -
اور اُنکی جانب چلنے سے پہلے خلوت کا رفیق طلب کر لے - پھر قدرے کلام کے بعد فرمایا - اہل اللہ بلا قصد لینے اور

تقدیم کریتے ہین - وہ دونون یکساتھ قائم ہین - تجھسے لیکر تجھی پر ستہ تہ کردیتے ہین - مرید اللہ تعالی سے لیا کرتا ہو اور بنانہ مخلوق سے - کیونکہ عارف قاصدار بادشاہ کا نائب ہوتا ہو مخلوق سے غیر کیلیے لیتا ہو - اسکا بطن بادشاہ کے ساتھ دروازون اور پہرہ دون پر سے ہو - اسکی خواہشین اور تمام مخلوق اسکے قدمونکی نیچے ہوتی ہو - عصائے موسیٰ تمام اشیا کو نگل کر متغیر نہین ہوتا تھا - اگر میری بات پرست ہو تو تجھ کبھی فلاح نہو گی مین تجھکو تیرے بطن کے لیے تعلیم نہین دیا کرتا اور نہ اپنا عصا تجھسے جدا کرتا ہون کیونکہ مجھے تیری سطوت و حکومت کا ذرا خوف نہین - تیرا شغل تجھکو میرے پاس آنے سے روک رہا ہو وہ تیرے حق مین برا ہو تیری برائی تیرے اہل و عیال کو لاحق ہو گی اور وہ عنقریب بھیک مانگنے لگین گے صالح آدمی اپنے کنبے سمیت خدا کی طرف رجوع کرتا اور سبکو اسکے حوالے کردیتا ہو اور فاجر تجھین درم و دینار اور زر و زمین - اور اپنے پیشے سپرد کرتا ہو - اس لیے انکا انجام نقیری ہو - تو جاہل ہو خدا کا مبغوض اسکی رحمت سے دور اور ملعون ہو - دنیا کی محبت بہو بیون کے بچھڑے کی طرح تیرے دلمین سما گئی ہو - الٰہی جو امانت دین کے لیے دنیا کا طالب ہوئے روزی دے اور جو تیری آخرت کا طالب ہوئے رزق پہنچا - اور جو آخرت کو ریا کاری سے طلب کر یا دنیا کو دنیا کے لیے چاہے اسے روزی نہ دے - کیونکہ یہ دونون تجھسے باعث حجاب ہین - کاش تم مین ایک شخص فلاح حاصل کرتا تاکہ کل ہم اس کا دامن پکڑ لیتے - جب کوئی نیک آدمی میرے پاس آتا ہو تو مین کہدیتا ہو کہ اگر تمہارے پاس کل صبح کا کھانا ہو تو ہمین اپنے ساتھ بٹھا لینا - ہماری دعوت کر دینا - اور اگر ہمارے پاس کچھ ہوا تو ہم تمہارا حصہ پہنچا دین گے - میرے بیغرض کلام کو لیلو - فلاح پاؤگے - اگر یہ صحیح ہے تو مجھے تمہین دونو نجات ملی - اور اگر خلاف ہو تو تم کو نجات حاصل ہو گی اور ہمین خسارہ اٹھاؤنگا مخلوق تین قسم کی ہو - فرشتے - شیطان - اور انسان - فرشتے خیر محض ہین - اور شیطان شر محض - انسان ملا جلا ہو - خیر بھی ہو شر بھی خیر غالب ہوتی ہو تو فرشتو سے جا ملتا ہو - اور شر کا غلبہ ہو تو شیطان سے - **اے قوم** اسلام روتا ہو اور فجار و فساق و اہل بدعت و ضلال - اور ظالمون - مکر کے کپڑے پہننے والون - جھوٹے مدعیون کے ظلم سے سر پر ہاتھ رکھکر فریاد کر رہا ہو - متقدمین اور اپنے معاصرین کو دیکھ کر امر و نہی کرتے اور کھاتے پیتے رہتے ہین مگر تیری طرح نہین ہین - تیرا دل کسقدر سخت ہو - کتا شکار کرنے اور کھیتی مویشی کی نگہبانی مین مالک کا خیر خواہ ہوتا ہو - اُسے دیکھکر خوش ہو جاتا ہو - مالک شام کے وقت اُسے بہت تھوڑا سا کھانا دیتا ہو اور تو دن رات پیٹ بھر کر اسکی نعمتیں کھاتا ہو - اور اُس کا حق ادا نہین کرتا - اسکا حکم رد کرتا ہو اسکی حدونکو نگاہ نہین رکھتا - اے لڑکے فقر و صبر سلامتی کی برابر کسیکو نسمجھ - فقیر مین خدا کے قریب غنی ہین - کیونکہ غنی سرکشی کرتا اور خدا کو بھلا دیتا ہو - وہ دنیا زندگی خواہش - اور نفس و طبیعت کو خدا کے حکم پر ترجیح دیتا ہو - روزہ پر افطار کو - حلال پر حرام کو - بیداری پر غفلت کو - اور توبہ پر معصیت کو اختیار کر لیتا ہے - افسوس تیری شرمگاہ کھلی ہوئی ہو - کچھ تو شرم کر پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کسی شخص کا حال سن لینا اسکے پاس آنے اور اسکے پاس آنا اسکی حالت کی خبر دیئے جانے سے بہتر ہے - کیونکہ جب تو اُس کا حال معلوم کرلے گا تو اُسے اور اُسکے عمل کو برا سمجھے گا تو

اس زمانہ میں اکثر لوگونکو اسحالت میں پائیگا کہ وہ تجہیز لعنت کرتے ہون گے - اُنکے خرقے ظاہری ہین باطنی نہیں
اُجاڑ مکانہین قفل لگا ہوا ہے وہ گھن کہائی اور پرانی لکڑیونکی مانند ہین - جو جلانے کے سوا اور کسی لایق نہین
مومن دنیا اور آخرت مین بادشاہ ہے - وہ خدا کی طاعت بجا لاتا اور گناہ کو چھوڑ دیتا ہے خلوت وجلوت مین خدا کو
پالیتا ہے اُسنے ناراض ہو کر دنیا کو طلاق دیدی ہے اور دنیا اُسکے پیچھے پیچھے قسمین لاتی چلی آتی ہے کہ اپنے حصے کا کھانا
پینا لیتا جا - وہ جواب دیا کرتا ہے کہ تاوقتیکہ آخرت کے دروازے پر نہ پہنچ جاؤن گا کچھ نہ کھاؤن گا - کیا خبر اُسمین
زہر ہو - تو جبتک آخرت کی حکومت مین نہ پہنچ لے صبر حصہ تیرے پاس کچھ نہین ہے - آخرت جب تلاش لیکی
اور تیرے کھانیکو اُلٹ پلٹ کر چکے لیگی - سونگھ چکے گی - اُسوقت کھاؤن گا - اسحالنین آخرت تجکو دنیا کی طرف
لیجائیگی - کھانا پینا کھلائے پلائے گی - پھر دنیا تجھ مین اور اُسمین دروازہ بند کردیگی - پھر تجکو غیرت الٰہی کا
ہات پکڑ لے گا - اور یہ کہے گا کہ غیر کی طرف قرار پکڑنے کے کیا معنے ہیں آخرت تو مخلوق وحادث ہے - تو اس سے
پہلے ہمارے پاس کیون نہ آیا - اللہ تعالیٰ جب تجکو تعلیم دیگا پہنائیگا تجھسے اُنس کریگا - تجکو تریاق کھلائیگا اور
توفیق واتقاء وحفاظت کی زرہ عنایت کریگا تو تو اُس کا مصاحب بنکر دنیا کی طرف آئیگا - اور تیرے لئے
ایکجگہہ بنادیگا - جہان سے تو اہل دنیا و آخرت سے خطاب کیا کریگا - تو دنیا لیکر کیا کریگا - کیا وہ تجھسے کھڑی
بھر کے لیے بخار کو دفع کر سکتی ہے - موت آکر خود تجکو دنیا سے الگ کردیگی - اور یہ واقعہ بسا اوقات ایکساعت
کے بعد ہو جاتا ہے - مردانِ خدا کا دامن تھام لے - اِنکے پاس بہت سے دیوانے دریائے دنیا کے غریق ہوتے ہین
وہ مریضون کا علاج کرلیتے - ڈوبے ہوؤن کو بچاتے اور اہل عذاب پر رحم کرتے ہین - اگر تو پہچان لے تو ایسے کے
پاس رہ پڑ - اور اگر نہ پہچانے تو اپنے نفس پر رو یا کر - قضاء پر رضامند رہنے والونکے آگے تقدیر تبسم کیا کرتی ہے
اور اُنکا ہات پکڑکے بادشاہ تک پہنچاتی اُنکے لیے دروازہ کھلواتی - اور اُن کو شاہی مقرب بنادیتی ہے اُسوقت
وہ خدا کی جماعت مین داخل ہو جاتے ہین - یہ بلہوسی نہین ہے بلکہ اصل کا اہل ہے - تقدیر سے موافقت رکھو اُس سے
جھگڑا نکرو - نرمی اور موافقت کو لازم کرلو - یحییٰ بن معاذ کا قول ہے کہ اُن صدیقین کا کلام جو پیغمبرونکے قائممقام
اور اسرار کے متعلق اُنکے نعم البدل ہین وحی الٰہی کے قائم مقام ہے - انکا کلام خدا کی طرف سے - اُسکی مدد سے -
اور اُسیکے عشق ومحبت کے متعلق ہوا کرتا ہے - کسی مقبرہ مین بیٹھکر مُردے سے خطاب کر کہ تمہین کیا ملا تمہارا
انجام کیا ہوا - اہل واولاد - حویلیان اور مال - جوانی اور قوت - امر ونہی - لینا دینا - دوستی اور خواہشیں
کیا ہوئین - وہ تجھے جواب دینگے کہ ہم جو کچھہ پیچھے چھوڑ آئے ہین اُسپر نادم ہین - اور جو آگے روانہ کردیا تھا اُس سے
خوش ہین - جب تو زندون اور عورتون مردون سے الگ ہو کر قبرونپر جایا کرے تو ضرور اُسپر عمل کیا کر - عاقل بنو -
تم عنقریب مرنیوالے ہو - ایکدن آپکی مجلس مین جنازہ لایا گیا حضور نے فرمایا - اس میت پر نگاہ ڈالو جب موت
قریب آئی تو اُسنے اسے بیہوش کردیا - اسکی عقل وہوش وحواس سب جاتے رہے - اپنے اقارب مین سے کسیکو نہ پہچان سکا -
یہی حال معرفۃ الٰہی کا ہے - معرفت جب قلب پر وارد ہوتی ہے تو بیہوش کردیتی ہے - ہوش جو اس کھو دیتی ہے - اُسوقت بندہ خدا کے سوا کسیکو
نہین پہچانتا -

حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات کے بعض حالات

حضرت شیخ عارف ربانی جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کتاب ہذا کی وفات کے وقت آپکے صاحبزادہ سید
عبد الوہاب نے حضور سے کچھ وصیت چاہی۔ فرمایا خدا کے خوف و طاعت کو لازم کر لو۔ اور اسکے سوا کسی سے امید و بیم نہ رکھو۔ تمام حاجتیں خدا کے
سپرد کرو۔ اور اسی سے مانگو۔ اسکے سوا کسی پر بھروسا نکرو۔ صرف حق سبحانہ تعالی پر اعتماد کرو۔ توحید۔ توحید۔ توحید۔ سبکا
خلاصہ توحید ہے۔ مرض موت میں فرمایا قلب جب اللہ تعالی سے تعلق کر لیتا ہے تو کوئی شے اس سے خالی اور کوئی چیز اس سے باہر نہیں
ہوتی۔ میں سراپا مغز ہوں جسمیں چھلکا نہیں ہے۔ پھر اپنی اولاد کو فرمایا۔ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں اور
باطن میں کسی اور کے ہمراہ ہوں۔ مجھمیں تم میں اور تمام مخلوق میں زمین و آسمان کا فاصلہ ہے مجکو کسی اور کسی کو مجھپر قیاس نکرو
پھر فرمایا تمہارے پاس تمہارے سوا اور لوگ یعنی فرشتے ہیں۔ انکو جگہ دو اور انکے ساتھ ادب سے رہو۔ اسجگہ بڑی رحمت ہے۔ انپر جگہہ تنگ نکرو
مجکو آپکے ایک صاحبزادہ نے خبر دی ہے کہ آپ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وغفر اللہ لی ولکم وتاب علی وعلیکم فرماتے تھے اور یہ کہتے تھے
بسم اللہ تم رخصت کیے گئے نہیں ہو۔ یہ حال کو آپ ایکدن رات تک فرماتے رہے۔ پھر یہ کہا۔ کہ میں کسی چیز کی پروا نہیں رکھتا
نہ فرشتے کی نہ ملک الموت کی۔ اے ملک الموت الگ ہو۔ ہمارے لیے وہ ہے جو ہمیں تیرے سوا دوست رکھتا ہے۔ اسوقت آپ
بیمار ہے۔ یہ اسدن کا ذکر ہے جسکی شام کو وفات پائی۔ آپکے ایک صاحبزادے نے اسوقت کی حالت پوچھی۔ جواب دیا کہ اسوقت مجھسے کوئی
شخص کسی قسم کا سوال نکرے۔ میں وہی ہوں۔ اللہ تعالے کے علم میں پلٹیاں کھا رہا ہوں۔ آپنے اپنے صاحبزادہ سید عبد الجبار
سے کہا تم سوتے ہو یا بیدار ہو تو مجھمیں فنا ہو جاؤ۔ بیدار ہو جاؤ گے۔ میں آپکے پاس ایسی حالت میں گیا کہ آپکی اولاد کی ایک جماعت
موجود تھی۔ اور آپکے صاحبزادہ سید عبد العزیز آپکے ملفوظات لکھتے جاتے تھے۔ ارشاد فرمایا۔ کاغذ عفیف کو دیدو۔ میں نے لیا اور
یہ لکھا۔ سیجعل اللہ بعد عسر یسرا یعنی عنقریب اللہ تعالے مشکل کے بعد آسانی کریگا۔ اخبار صفات کو جسطرح آچکے ہیں حاکم بناؤ۔
حکم متغیر ہوتا ہے علم نہیں بدلتا۔ حکم منسوخ ہوتا ہے علم منسوخ نہیں ہوتا۔ اور نہ کم ہوتا ہے اللہ کا علم اسکے حکم کے ساتھ ہے۔ آپکے
صاحبزادوں سید عبد الرزاق اور سید موسے نے مجھے خبر دی کہ آپ دونوں ہات دراز فرماکر یہ کہتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ۔ آؤ۔ اور اس صف میں داخل ہو جاؤ۔ میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ نرمی اور مہربانی کرو
پھر آپکے پاس حق کے ساتھ موت کی بیہوشی آگئی۔ اسوقت آپ یہ فرماتے تھے کہ میں اس خدا کی مدد چاہتا ہوں جو زندہ
اور قائم رہنے والا ہے کبھی نہ مریگا۔ اور نہ اسے فوت ہونیکا خوف ہے۔ سبحان من تعزز بالقدرۃ وقہر عبادہ بالموت۔
(یعنے وہ پاک ذات ہے جو اپنے قدرت کے باعث غالب اور موت کے سبب اپنے بندوں پر قاہر ہے) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
مجکو آپکے صاحبزادے سید موسے نے خبر دی کہ لفظ تعزز آپکی زبان سے اچھی طرح ادا نہوا۔ بار بار اسے کہتے رہے یہانتک کہ ادا کر دیا۔
آواز بڑھائی اور تشدید اچھے طور پر نکالا۔ اور یہ لفظ آپکی زبان سے درست ہو کر نکلا پھر فرمایا اللہ اللہ اللہ اسکے بعد آپکی آواز پست ہو گئی
زبان تالو کو لگ گئی۔ اور انتقال فرمایا۔ خدا ان سے رضامند ہو۔ اور انکو اپنے سے رضامند رکھے پھر ہمیں اور انہیں قدرت والے
بادشاہ کے پاس اچھے ٹھکانے میں جمع کر دے۔ والحمد للہ رب العالمین وصلوات اللہ علی سید الانبیاء ومقدم الشفعاء محمد
صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ اجمعین

تمام شد